مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

از افادات

عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اول دار العلوم دیوبند

ترتیب

مولانا محمد ظفیر الدین صاحب

مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند

مکتبہ حقانیہ

ملتان

مکمل و مدلّل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد نہم ۹

کتاب الطلاق نصف اول

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی

قدس سرہٗ مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند

مُرتّب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

حسب ھدایت

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند

مکتبہ حقانیہ

ملتان پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین
فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد نہم

کتاب الطلاق

باب سوم
طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلانیت طلاق واقع ہوتی ہے ۱۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد نہم ارباب فضل وکمال، علماء ومشائخ اور عام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر سے لبریز ہے کہ رب العالمین نے اپنے ایک بے مایہ بندہ کو علمی اور دینی خدمت کی توفیق بخشی اور اس میں کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔

فتاویٰ کی ابتدائی جلدوں کے تین اڈیشن آچکے ہیں، اس سے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواص وعوام میں یہ سلسلہ مقبول ہے، اور وہ اس سے برابر مستفید ہو رہے ہیں، یقیناً یہ سب دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے۔

پیش نظر جلد طلاق کے مسائل واحکام پر مشتمل ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ نماز، روزہ کے بعد نکاح وطلاق کے مسائل ہی ایسے ہیں جن کی عام طور پر بکثرت ضرورت پیش آتی ہے توقع ہے کہ یہ جلد بھی پہلی جلدوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

کون ایسا انسان ہے جس سے غلطی نہیں ہوتی، اور خاکسار مرتب تو ایک ادنیٰ درجہ کا طالب علم ہے اس سے اگر غلطی سرزد ہوئی ہو تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، باقی اپنی حد تک فتاویٰ کی ترتیب، مکررات کے حذف، حوالجات کی تلاش وجستجو اور کتابت وطباعت کی نگرانی میں کوتاہی نہیں ہونے دی ہے، علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے بلاتامل اطلاع دیں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

اخیر میں سرپرست شعبہ سیدی حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند، اپنے شفیق اساتذہ کرام، اور اراکین شوریٰ کی خدمات بابرکات میں ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور حوصلہ افزائیوں کے صدقہ میں یہ خدمت انجام پارہی ہے، اللہ تعالیٰ خاکسار کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے، اور دنیا وآخرت کی کامرانیوں اور کامیابیوں سے متمتع فرمائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

طالب دعاء:- محمد ظفیر الدین غفرلہ

۵/ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین

کتاب الطلاق

باب اول وقوع طلاق کی شرطیں، طلاق کب اور کیوں کر دی جائے، اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں

عورت کب طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے

سوال (۱) عورت کس صورت میں طلاق طلب کرسکتی ہے۔

الجواب:- اگر باہم زوجین میں نااتفاقی ہو، اور کوئی صورت موافقت کی نہ ہو، اور حقوق طرفین ادا نہ ہو سکتے ہوں تو عورت طلاق طلب کرسکتی ہے اور خلع کرا سکتی ہے[1]، لیکن اس میں اختیار عورت کا کچھ نہیں ہے، مرد کو اختیار ہے کہ وہ طلاق دے یا نہ

[1] ولا باس به عند الحاجة للشقاق بعد الوفاق بما یصلح للمهر (در مختار) ای بوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفی القهستانی عن شرح الطحاوی السنة اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اهلهما لیصلحوا بینهما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع اهـ وهذا هو الحكم المذكور فی الآیة (وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان یریدا اصلاحا یوفق الله بینهما۔ النساء) (رد المحتار باب الخلع ص ۷۶۷/۲) ظفیر۔

دے اور خلع کرے یا نہ کرے[1]۔

جب میاں بیوی میں میل نہ ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۲) زوجین میں اتفاق نہیں ہے، کیا ہونا چاہئے۔

الجواب:- شوہر کو چاہئے اتفاق کرے، ورنہ طلاق دیدیوے[2]۔ فقط

صرف دل میں بار بار خیال آنے سے کہ تین طلاق دے دی طلاق نہیں ہوئی

سوال (۳)- محمد ابراہیم کو ایک دن بے روزگاری کی وجہ سے یہ خیال آیا کہ میری حالت تو ایسی تنگدستی کی ہے اور میں نے اپنے ساتھ اپنی زوجہ کی حالت بھی تباہ کردی، میں نے ناحق اپنی شادی کی، اس کے ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ تین طلاق دیدی لیکن زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا نہ اس کی نیت طلاق کی تھی، جب یہ خیال دل میں آیا تو فوراً زبان سے استغفار اور لاحول پڑھا، لیکن شیطانی خیال ہے کہ بار بار وہی خیال آتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی مگر زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالتا، کیا اس خیال سے نکاح میں کوئی خلل واقع ہوا یا نہیں۔

الجواب:- حدیث صحیح میں ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل بها او تتکلم بها رواه الشیخان[3]۔ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں محمد ابراہیم کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[4]۔

---

[1] فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیهما فیما افتدت به تلك حدود اللہ فلا تعتدوها (البقرہ ۲۹) ظفیر۔ [2] الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان (البقرہ ۲۹) واما سببه فالحاجة الی الخلاص عند تباین الاخلاق وعروض البغضاء الموجبة عدم اقامة حدود اللہ، ثم یکون واجبا اذا فات الامساك بالمعروف (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۲۵۳ ج ۳) ظفیر۔ [3] مشکوۃ باب الوسوسہ ص ۱۸ الفصل الاول۔ ظفیر

[4] فقد افاد ان رکنه (ای الطلاق) اللفظ الدال علی ازالة حل المحلیة (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۲۵۲ ج ۳) وشرعا رفع قید النکاح ... بلفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق ورکنه لفظ مخصوص (درمختار) هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کنایة ... فخرج الفسوخ ... وارادة اللفظ ولو حکما لیدخل الکتابة المستبینة واشارة الاخرس ... (ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵ ج ۲ و ص ۵ ج ۲) ظفیر۔

جب بیوی کی خبر گیری نہ کر سکے تو طلاق دینا واجب ہے

سوال (۴)۔ ایک شخص صاحب ملکیت نے اپنی عورت کو گھر سے الگ کر دیا ہے، خرچ بھی کچھ نہیں دیتا، اب وہ نہایت مصیبت سے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے، شخص مذکور نے اپنی ملکیت بھی دوسرے کے نام کر دی ہے، اس لئے بذریعہ عدالت انگریزی بھی کچھ چارہ جوئی نہیں ہوسکتی، اب وہ عورت اس بے کسی کی حالت میں طلاق لینے کی مستحق ہوسکتی ہے یا بدستور اس فاقہ کشی اور بے کسی میں مبتلا رہ کر جان بحق تسلیم ہو جائے، اگر کوئی صورت طلاق کی نکل سکے تو تحریر فرما دیں۔

الجواب:- اس صورت میں بیشک شوہر کے ذمہ لازم ہے کہ جب کہ وہ امساک بالمعروف نہیں کرتا اور اپنی زوجہ کو نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اس کو طلاق دیدے، اور اس مصیبت سے اس کو خلاصی دیوے، قال اللہ تعالیٰ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ[1]۔ درمختار میں ہے ویجب لوفات الامساک بالمعروف[2] الخ پس معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں شوہر مجبور کیا جاوے گا طلاق دینے پر[3] لیکن عورت خود بلا طلاق شوہر کے اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوسکتی اور تفریق نہیں کرا سکتی، قال فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها الخ ولا بعدم ایفائه الخ حقها الخ[4]۔

آواز کا پردہ نہ کرے تو طلاق دیجائے یا نہیں

سوال (۵)۔ ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی، ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔

---

[1] البقرة ۔ ۲۲۹۔ ظفیر۔ [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۲۲ ج ۲۔ ظفیر

[3] ولذا قالوا اذا فاته الامساك بالمعروف ناب القاضی منابه فوجب التسریح بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۲۵۵ ج ۳)۔ ظفیر۔ [4] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۰۳ ج ۲ مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقة۔ ظفیر۔

الجواب: ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے[1]، شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نصیحت کرتا رہے، اور وہ نماز پڑھتی ہے اسی کو غنیمت سمجھے، نماز پڑھتے پڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بضرورت بولنا غیر محرم سے درست ہے، کذا فی الشامی[2]۔ فقط۔

بیوی متبع شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۶) - اگر کوئی عورت باوجود ہر قسم کی فہمائش کے اپنے اخلاق اعمال درست نہ کرے، اور کفر و شرک کی رسوم اور باتوں کو نہ چھوڑے، اور اس کا شوہر متبع شریعت ہے، اور اس کو اپنی عورت سے محض اسی بنا پر رنج رہتا ہے تو کیا وہ طلاق دے سکتا ہے۔

الجواب: - طلاق دینا ایسی صورت میں واجب نہیں ہے، لیکن اگر طلاق دیوے درست ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کو سمجھاتا رہے اور طلاق نہ دیوے[3]۔

---

[1] الاصح حظرہ الا لحاجۃ الخ بل یستحب لو موذیۃ او تارکۃ صلاۃ ومفادہ لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲) ظفیر

[2] خلا الوجہ والکفین الخ وصوتها علی الراجح (در مختار) قولہ وصوتها معطوف علی المستثنی یعنی انہ لیس بعورۃ الخ فانا نجیز الکلام مع النساء للاجانب ومحاورتهن عند الحاجۃ الی ذلک ولا نجیز لهن رفع اصواتهن وتمطیطها ولا تلیینها الخ (رد المحتار باب شروط الصلوٰۃ مطلب فی ستر العورۃ ص۳۷۶ ج۱) ظفیر۔

[3] وقولهم الاصل فیہ ای فی الطلاق الحظر معناہ ان الشارع ترک هذا الاصل فاباحہ بل یستحب لو موذیۃ او تارکۃ صلاۃ ومفادہ ان لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۲ ج۲ وص۵۷۲ ج۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیها تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا ایضا فصل فی المحرمات ص۴۰۳ ج۲) ظفیر۔

جان کے خوف سے طلاق دی گئی اس کا کیا حکم ہے

سوال (۷) ۔ ایک شخص نے اپنے بھائی کو مار کر تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ عند الحنفیہ اکراہ سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط۔

طلاق شرعی اور بدعی میں فرق ہے یا نہیں

سوال (۸) ۔ طلاق شرعی اور بدعی، غیر شرعی کی تعریف حسب تشریح فقہاء کیا ہے، اور دونوں کا حکم ایک ہے یا فرق ہے، اس پر ایک بنگالی مولوی نے یہ جواب لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تین طلاق بدعی ہوں تو حلالہ کی ضرورت نہیں، تجدید نکاح کافی ہے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب :۔ اقول قال فی الدر المختار والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین فی طهر واحد لا رجعۃ فیہ الخ قال شارحہ العلامۃ الشامی قولہ ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی وعن الامامیۃ لا یقع بلفظ الثلث ولا فی حالۃ الحیض لانہ بدعۃ محرمۃ وعن ابن عباسؓ یقع بہ واحدۃ الخ وذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث (الی ان قال) وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحا بایقاع الثلث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[2] الی آخر ما نقل عن الکمال ابن الہمام صاحب فتح القدیر فعلم ان الطلاق البدعی

---

[1] ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو عبدا او مکرہا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (در مختار) وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۱ ج ۲) ظفیر۔ [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲ و ص ۵۸۷ ج ۲۔ ظفیر۔

ایضاً واقع ومن طلقت ثلثا بالطلاق البدعی فقد حرمت علی الزوج بالحرمة الغليظة حتی لا تحل له حتی تنکح زوجاً غیره کما قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له حتی تنکح زوجاً غیره[1] فھذه الآیة باطلاقها تدل علی ان المطلقة الثلاثة بای وجہ کان لا تحل للزوج الاول حتی تنکح زوجاً غیره ھذا فقط۔

جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے سے طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے

سوال (۹) ۔ میری عورت میرے والد صاحب کی بہت بے عزتی کرتی ہے، والد مجھے مجبور کرتا ہے کہ تم دوسری شادی کرو، اور اس عورت کو طلاق دیدو، چھ ماہ سے میں نے اس کو نکال دیا ہے، اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے، میں کچھ خرچ وغیرہ اس کو نہیں دیتا اگر طلاق دیدوں تو والد میرا مجھ سے خوش ورنہ ناراض اور عورت زبان درازی سے ہرگز باز نہیں آتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، اور طلاق دینے کی کیا ترکیب ہے۔

الجواب :۔ ایسی حالت میں طلاق دینا درست بلکہ مناسب[2] ہے، اور طلاق دینے کی اچھی صورت یہ ہے کہ جب وہ عورت پاک ہو، یعنی اس کو حیض نہ آتا ہو اس وقت اس کو ایک طلاق دیدی جاوے، یعنی اس طرح اس عورت سے کہدیا جاوے کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دی[3]۔ فقط

انگریزی لباس کی وجہ سے طلاق ضروری نہیں

سوال (۱۰) ۔ ایک عورت انگریزی لباس پہنتی ہے، اگر وہ انگریزی لباس کو نہ چھوڑے تو اس کو طلاق دینا لازم ہے؟ یا کیا۔

---

[1] سورۃ البقرہ ع ۲۹۔ ظفیر [2] وایقاعه ای الطلاق مباح الخ بل یستحب لو موذیة (در مختار) قوله لو موذیة اطلقه فشمل الموذیة له اولغیره بقولها او بفعلها (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲ و ص ۵۷۳ ج ۲) ظفیر۔ [3] ورکنه لفظ مخصوص خال عن الاستثناء طلقة رجعية فقط فی طهر لا وطؤ فیه وترکها حتی تمضی عدتها احسن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲ ج ۲ و ص ۵۷۳) ظفیر۔

الجواب:۔ اس وجہ سے طلاق نہ دینا چاہئے[1]۔

پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۱) ۔ ایک شخص ہے اگر اس کی پیشانی پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا تو کہتا ہے کہ اس نے میرے اوپر جادو کر دیا، اور اگر اس کے سامنے پانی ڈالدیا تو کہتا ہے کہ جادو کر دیا، اس کے گھر والوں نے میلاد کرایا تو کہتا ہے دیکھو جادو کر دیا، اگر اس کی عورت کو اس کے پاس لایا جاتا ہے تو اس کو کھانے پینے کو بالکل نہیں دیتا، اگر اس کی عورت کے سامنے کتا، بلی نکل جاوے تو عورت کو مار پیٹ کرتا ہے اور رات کو چارپائی پر سجدہ کرتا رہتا ہے اور نماز بھی چارپائی پر پڑھتا ہے، اگر کوئی چیز آسمان میں نظر آتی ہے تو کہتا ہے دیکھو جادو آیا، اور گھر والوں کو مارتا ہے، آیا شخص مذکور دیوانہ ہے یا نہیں اگر اس کو دیوانہ کہیں گے تو اس کی طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسی باتیں وہمی ہی کہہ سکتا ہے، لہذا محض ان باتوں کی وجہ سے اس کو مجنون نہ کہیں گے۔ اور اگر جملہ حرکات و افعال سے اس کا مجنون ہونا اور دیوانہ ہونا لوگوں کو معلوم ہو تو اس وقت اس کو مجنون اور دیوانہ کہیں گے اور شریعت میں مجنون اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔ اور جو مجنون نہ ہو محض وہمی اور کم عقل ہو، اس کی طلاق واقع ہوجاتی ہے[3] قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثۃ وعدّ منھم المجنون[4] الحدیث

---

[1] قیل الاصح حظرہ ای منعہ الا لحاجۃ الخ ومفادہ ان لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۱ و ص۵۷۲) لباس اگر ساتر (پردہ پوش) ہے تو اس میں کوئی مخصوص تراش خراش منصوص نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے باہمی تعلقات بگاڑ لئے جائیں۔ ظفیر۔ [2] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ والمجنون الخ والصبی ولو مراھقاً (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۸۵ و ص۵۸۶) ظفیر۔ [3] یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھاً او سفیھاً خفیف العقل (ایضاً ص۵۸۲) ظفیر۔ [4] مشکوۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص۲۸۴ و سنن ابن ماجہ باب طلاق المعتوہ ص۱۴۸۔ ظفیر۔

بیوی کو نفرت ہو تو طلاق دیدینے میں گناہ نہیں ہے

سوال (۱۲) - شوہر اپنی بیوی سے جس قدر محبت کرتا ہے، بیوی اسی قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور بھاگتی ہے، اور سرزنش کرنے پر دن بدن رنجش بڑھتی جاتی ہے، تو اگر شوہر طلاق دیدے تو اس کو گناہ ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ یکجائی بود و باش اور باہمی اتحاد کی کوئی صورت نہیں تو مرد طلاق دے سکتا ہے، اس معاملہ میں اس کے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ یہی شکل بہتری کی ہے[۱]، فقط۔

صرف تحریر طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۱۳)۔ کریم گوجر نے عورت مدخولہ منکوحہ خود کو تحریری طلاق لکھوا کر دی مگر زبانی کچھ نہیں کہا، طلاق اس صورت میں واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے، خود لکھ دے یا کسی سے لکھوا دے اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی[۲]۔ فقط۔

صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۴)۔ ایک شخص کو خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر بکر سے بولوں تو میری زوجہ کو تین طلاق۔ اب اس کی یہ حالت ہے کہ جب سانس لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ "طلاق دی" نکل رہا ہے، تھوک نکلتے اور لقمہ نگلتے زبان سے یہ

۱؎ فی القہستانی عن شرح الطحاوی السنۃ اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اہلہما لیصلحوا بینہما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع (رد المحتار باب الخلع ص ۷۶۴/۲) بل یستحب (الطلاق) لو موذیۃ (در مختار) اطلقہ فشمل الموذیۃ لہ او لغیرہ بقولہا او بفعلہا (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲/۲) ظفیر۔ ۲؎ کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (در مختار) لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲) ظفیر۔

آواز محسوس ہوتی ہے کہ "طلاق دی" کہہ رہا ہے، آیا کسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس واقعہ میں کسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اور محض لفظ "طلاق دی" برسبیل تذکرہ کہنے سے جب کہ اس کی نیت اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، (سوال میں جتنے الفاظ ہیں وہم پر دلالت کرتے ہیں، اور خیال ووسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، ظفیر)

محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۵):- اگر کسی شخص کو محض خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر میں دوسری شادی کروں تو اس پر تین طلاق، اس صورت میں دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی[۱] فقط۔

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوتی کہ "طلاق دلانا چاہتی ہو"

سوال (۱۶):- اگر شوہر اپنی زوجہ کو صرف یہ لفظ کہے "کیا طلاق دلانا چاہتی ہو" تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- اس قدر شوہر کے کہنے سے کہ کیا طلاق دلانا چاہتی ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، ہکذا فی عامۃ کتب[۲] الفقہ۔

---

[۱] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا ما لم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الوسوسہ فصل اول ص ۱۸) ورکنہ ای رکن الطلاق لفظ مخصوص (در مختار) ہو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ الخ واراد اللفظ ولو حکما (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۵ ج ۲) لو کرر مسائل الطلاق بحضرۃ زوجتہ ولا ینوی لا تطلق (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۲۷۳ ج ۳) ظفیر۔ [۲] اس کے لئے دیکھئے اوپر والا حوالہ۔ ظفیر ۱۲۔

مرد کیطرح عورت مرد کو چھوڑ کر دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۷):۔ جس طرح مرد کو اختیار ہے کہ اپنی زوجہ کو بلا حصول اس کی رضاء کے بذریعہ طلاق اپنی زوجیت سے خارج کرسکتا ہے، اسی طرح عورت بھی مرد کی بدکاری وغیرہ سے مجبور ہو کر بلا حصول اس کی رضامندی کے شرعاً اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو کر نکاح ثانی کرسکتی ہے۔

الجواب:۔ طلاق کا اختیار شریعت سے مرد کو ہی دیا گیا ہے، عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا، حدیث الطلاق لمن اخذ الساق[1] وغیرہ اس پر شاہد ہیں اور آیت الرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَى النِّسَاءِ[2] وغیرہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، اس لئے حنفیہ کا مذہب مفتی بہ یہ ہے کہ عورت باختیار خود علیحدگی نہیں کرسکتی، البتہ بصورت ناموافقت وعدم ادائے حقوق مرد کو شرعی حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو کالمعلقہ نہ چھوڑے بلکہ یا خبر گیری کرے ورنہ طلاق دیدیوے[3] اور حاکم شوہر کو اس پر مجبور کرسکتا ہے[4] فقط۔

عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۸):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کی عدم موجودگی میں طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ طلاق دینے کے وقت عورت کا سامنے ہونا اور پاس ہونا ضروری نہیں ہے۔

مذاق سے جو تین طلاق دی ہے اسکے بعد رجعت جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۹):۔ زید کے دوست نے

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۹ ج۲ وابن ماجہ ص۱۵۱۔ ظفیر۔

[2] سورۃ النساء۔ ۵۔ اس کے علاوہ یہ آیت بھی سامنے رکھی جائے اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف (بقرہ) اس سے معلوم ہوا کہ حق طلاق صرف مرد کو ہے ظفیر

[3] ویجب ای الطلاق لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۵۸ ج۲) ظفیر [4] ولنا انه لما فات الامساك بالمعروف ناب القاضی منابه فوجب التسریح بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۵۵ ج۳) ظفیر۔

زید سے زید کی بی بی کے بارہ میں مذاق کیا، زید نے مذاقاً تین دفعہ یہ کہدیا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، مولوی عبد اللہ ٹونکی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی دوسرے ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع ہوگئی، لیکن رجوع کر سکتے ہو، چنانچہ زید نے رجوع کر لیا، اور جس وقت زید نے لفظ طلاق کہا تھا، اس کی نیت طلاق نہ تھی، بلکہ مذاقاً کہا تھا، اور زید نے مشکوٰۃ کے ترجمہ کو دیکھا، اس میں لکھا ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین بار کہنے سے ایک بار سمجھا جاتا تھا، اس لئے رجوع جائز ہے، اور یہ ہی حال حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے زمانہ تک رہا، آیا شرعاً رجوع کرنا زید کو صورت مسئولہ میں جائز ہے۔

الجواب:- چونکہ پہلے سے ذکر زید کی زوجہ ہی کا تھا، لہذا الفاظ مذکورہ سے زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور اضافت صریح کی بھی حاجت نہیں ہے[1] بلکہ قرائن سے واضح ہے کہ زید اپنی زوجہ ہی کی نسبت کہہ رہا ہے کہ طلاق دی الخ اور تین بار لفظ طلاق کہہ کر رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور نکاح بدوں حلالہ کے جائز نہیں، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2]، اور اجماع صحابہ اس پر ہو گیا ہے کہ مطلقہ ثلثہ سے اگرچہ بلفظ واحد ہو، بدوں حلالہ نکاح درست نہیں[3]، فقط۔

---

[1] ویقع بها ای بهذہ الالفاظ وما بمعناها من الصریح الخ فلا فرق بین عالم وجاهل (در مختار) ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه (رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲) والحاصل ان قولهم الصریح لا یحتاج الی النیة (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۵۴ ج۳) ظفیر

[2] سورۃ البقرہ ع- ۲۹- ظفیر۔ [3] والبدعی ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی الخ مذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۵ ج۲ و ص۵۷۷ ج۲) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة وثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (عالمگیری مصری ص۴۷۳ ج۱) ظفیر۔

بخار کی مدہوشی میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۰):- ایک شخص کی نسبت محلہ والے یہ دعوے کر رہے ہیں کہ دو تین برس ہو چکے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظ دیدی ہے، پھر اس مطلقہ کو گھر میں رکھ کر بود و باش کر رہا ہے اور وہ شخص بہت دنوں سے بیمار تھا، طلاق کے وقت بھی اس کو بخار لاحق تھا، بعض شاہد یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ طلاق دینے کے وقت بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا، دوسرے روز جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے کیوں طلاق دی تو جواب دیا کہ میں نے کیا کہا اور کیا کیا مجھے کچھ بھی معلوم نہیں میں بخار کی وجہ سے مدہوش ہو گیا تھا، اب قول اس کا معتبر ہوگا یا نہیں، سوال یہ ہے کہ تین برس تک شہادت نہ دینا اور طلاق کو ظاہر نہ کرنا بلکہ اس کی ساتھ مواکلت و مشاربت کرتے رہنا، اب طلاق کو ثابت کرتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ویجب الاداء بلا طلب لو الشهادة فی حقوق الله تعالیٰ وهی آخر، شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد کطلاق امرأته[۱] اس سے معلوم ہوا کہ گواہان طلاق کا بلا عذر تاخیر شہادت کرنا موجب فسق و رد شہادت ہے، لہذا اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی، اور شوہر جب کہ منکر ہے طلاق سے یا یہ کہتا ہے کہ مجھ کو یاد نہیں ہے تو اس صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی[۲]۔

حالت حیض کی طلاق واقع ہوتی ہے اور رجعت کرسکتا ہے بلکہ واجب ہے

سوال (۲۱):- اگر کسے زوجہ خود را در حالت حیض طلاق دہد واقع شود یا نہ و رجوع تواند کرد یا نہ

الجواب:- طلاقش واقع شود و رجعتش واجب است، اگر ایک دو

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص ۵۱۲ ج ۴ ۔ ظفیر

[۲] ۵ ز۔ یقع طلاق المولی علی امرأة عبده الخ والمجنون والمعتوه المغمی علیه والمدهوش والنائم (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ولا یقع طلاق الصبی وان یعقل والمجنون والنائم والمبرسم والمغمی علیه والمدهوش هكذا فی فتح القدیر (عالمگیری مصری ص ۳۶۷ ج ۱) ظفیر

طلاق دادہ است و در طلقات ثلثہ آں زن مغلظہ می شود، بدوں حلالہ نکاح باو جائز نیست، درمختار میں ہے، او واحدۃ فی حیض موطوءۃ الخ وتجب رجعتہا علی الاصح فیہ ای فی الحیض رفعاً للمعصیۃ[1] الخ

باپ نے طلاق نامہ لکھا بیٹے نے دستخط کیا کیا حکم ہے

سوال (۲۲):- شخصے بر پسر خود خشم گرفتہ گفت کہ زوجہ خود را طلاق بدہ یا باوے، بر جائے دیگر برو پسر گفت کہ شما طلاق نامہ نوشتہ طلاق دہند، پدر طلاق نامہ نوشتہ پسرے داد کہ بروے دستخط کن، پسر طلاقنامہ خواندہ برآں دستخط کرد، و از زبان ہیچ نگفت بعد چند روز پسر می گوید کہ من جبراً و اکراہاً بر طلاق نامہ دستخط کردہ بودم۔

الجواب:- دریں صورت طلاق واقع شود کہ طلاق مکرہ ہم واقع است کذا فی الدر المختار[2] وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد[3] الحدیث لیکن صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوئی، اس لئے اکراہ اور زبردستی زبان سے کہلوا دینے سے تو طلاق واقع ہوتی ہے زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، فقہاء نے صراحت کی ہے وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیہ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹/۲۔ ظفیر۔)

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۶/۲۔ ظفیر۔ [2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا او مکرھا فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹/۲)، ظفیر۔ [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ آگے ان تین کی صراحت ہے النکاح والطلاق والرجعۃ (ایضاً) ظفیر۔

بلا اجازت بیوی کہیں چلی جائے تو اس کو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۲۳):- ایک عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے اپنے بہنوئی کے ساتھ چلی گئی تو شوہر کو طلاق دینا واجب ہے یا نہ۔

الجواب:- طلاق دینا واجب نہیں، لیکن اگر طلاق دے گا واقع ہو جاوے گی[۱]

عورت نے کہا کہ میں نے شوہر سے قطع تعلق کر لیا میں اس کی بہن وہ میرا بھائی اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۴):- مطیع اللہ خاں اور ان کی زوجہ زمرد بیگم دس بارہ برس سے خانگی معاملات پر ناچاقی ہو کر مسماۃ والدین کے گھر رہنے لگی، مطیع اللہ خاں اس کو لینے اور رضامند کرنے کی غرض سے گئے، مگر مسماۃ رضامند نہیں ہوئی، اور یہ کہا کہ آج کے دن سے ہم نے اپنا تعلق مطیع اللہ خاں سے قطع کر دیا، آج سے میں ان کی بہن وہ میرے بھائی ہیں، آیا عورت کو یہ حق ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے اور تعلق قطع کر دے اور عورت اس صورت میں مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب:- عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ باختیار خود اپنا تعلق زوجیت اپنے شوہر سے منقطع کر لیوے، طلاق دینے اور قطع تعلق کرنے کا اختیار شرعاً شوہر کو ہے کما ورد "الطلاق لمن اخذ الساق" رواہ ابن ماجہ[۲] پس قول عورت کا لغو ہے، اس سے قطع تعلق نہیں ہوا اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مہر مؤجل کا مطالبہ عورت بعد طلاق یا موت کے کر سکتی ہے، اور ابھی چونکہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور زوجین زندہ ہیں تو عورت مطالبہ ادائے مہر مؤجل کا نہیں کر سکتی[۳]۔ فقط

[۱] ومفادہ ان لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲/۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۴۰۲/۲) ظفیر۔ [۲] سنن ابن ماجہ باب طلاق العبد ص ۱۵۱، اس کے الفاظ یہ ہیں انما الطلاق لمن اخذ بالساق۔ ظفیر۔ [۳] الا التاجیل الطلاق او موت (در مختار) فالمختار انہ لا یطالب بالمہر المؤجل الی الطلاق (رد المحتار باب المہر ص ۴۹۳/۲) ظفیر

خدا کی قسم اس کو کبھی نہیں رکھوں گا کہنے سے طلاق نہیں پڑی

سوال (۲۵):- زید نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور یہ الفاظ کہے مجھ کو خدا کی قسم اس عورت کو میں کبھی نہیں رکھوں گا، چنانچہ عرصہ چار سال کا ہو گیا کہ نان و نفقہ نہیں دیا، تو زید کے ایسے صاف الفاظ ہوتے ہوئے بھی کیا اس کی نیت بابت طلاق دریافت کی جاوے گی یا کیا؟

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کے دریافت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ صیغہ استقبال میں اگر صریح الفاظ طلاق کے ساتھ بھی تکلم کر لے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی مثلاً اگر یوں کہے کہ خدا کی قسم میں تجھ کو یا اس کو طلاق دیدوں گا، تو اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی، کذا فی العالمگیریہ[1]

والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا مگر پسند نہیں اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۲۶):- ماں باپ نے لڑکے کا نکاح کیا اور لڑکا ناراض ہے کہ یہاں نہ کرو، اب ان دونوں میں ناراضی رہتی ہے، اب اگر یہ طلاق دیوے تو کچھ مواخذہ تو نہیں ۔ ؟

الجواب:- بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرے طلاق نہ دے[2]، لیکن اگر موافقت کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دینا جائز ہے کچھ مواخذہ اس میں نہیں ہوگا۔[3]

زبردستی نکال دینے کی وجہ عورت اپنے باپ کے گھر آجائے تو یہ طلاق کی وجہ نہیں ہو سکتی

سوال (۲۷):- اگر کوئی شخص اپنی بیٹے کی بیوی کو مار کر باہر نکال دے اور جہاں وہ

---

[1] بخلاف قوله کنم لانه استقبال فلم یکن تحقیقا بالتشکیك وفی المحیط لو قال بالعربیة اطلق لا یکون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فیکون طلاقا عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۲ ظفیر

[2] عن ابی الدرداء قال اوصانی رسول الله صلی الله علیه وسلم بتسع لا تشرك بالله شیئا واطع والدیك وان امراك ان تخرج من دنیاك فاخرج لهما (الادب المفرد باب بر والدیه مالم یکن معصیة) ظفیر

[3] وایقاعه مباح ای ایقاع الطلاق وقیل الاصح حظره الا لحاجة (در مختار) لما فیه من کفر ان نعمة النکاح (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۵۷۱) ظفیر

رہتی ہو، وہاں تالا لگا دے اور عورت مذکور والدین کے مکان پر آجائے تو یہ عورت قابل طلاق ہے یا نہیں بوجہ نکلنے کے، اور نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ یہ مجبوری باہر نکلی اور اپنے والدین کے گھر گئی تو اس وجہ سے وہ عورت نافرمان اور ناشزہ شرعاً نہیں ہوئی، لہٰذا اس وجہ سے وہ مستحق طلاق کی نہیں ہے[1] اور اس نکلنے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔ فقط

ایک طلاق کے بعد دوسری تیسری طلاق کب دی جائے

سوال (۲۸):- بار اول طلاق دینے کے بعد دوسری و تیسری طلاق دینے کے لئے کتنے وقفہ کی ضرورت ہے

الجواب:- زوجہ مدخولہ کے لئے طریقہ طلاق سنی کا یعنی موافق سنت کے یہ ہے کہ اس کو تین طلاق تین طہر میں دیجاویں، لیکن اگر ایک دفعہ میں تین طلاق دیدے گا تب بھی تینوں طلاق واقع ہو جاویں گی، اور اس طرح طلاق دینے والا مرتکب فعل خلاف سنت کا ہوگا[3]، فقط۔

---

[1] فتجب (ای النفقة) الزوجة علی زوجها الخ ولو هی فی بیت ابیها اذا لم یطالبها الزوج بالنقلة به یفتی وکذا اذا طالبها ولم تمتنع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ص ۹۹۲/۲) اس سے معلوم ہوا کہ جب اس نے خود نکال دیا تو عورت کا کوئی گناہ نہیں وہ بے قصور ہے، لہٰذا بلا کسی وجہ کے طلاق منع ہے الاصح حظره ای منعه الا لحاجة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۱/۲) ظفیر۔ [2] الطلاق شرعاً رفع قید النکاح الخ بلفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق (در مختار) ای علی مادة ط، ل، ق، صریحاً او کنایة الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲/۲) ظفیر [3] اما الطلاق السنی فی العدد والوقت فنوعان حسن واحسن فالاحسن ان یطلق امرأته واحدة رجعیة فی طهر لم یجامعها فیه ثم یترکها حتی تنقضی عدتها والحسن ان یطلقها واحدة فی طهر لم یجامعها فیه ثم فی طهر آخر اخری ثم فی طهر آخر اخری واما البدعی ان یطلقها ثلاثاً فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة الخ فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا (عالمگیری مصری کتاب الطلاق ص ۳۴۸/۱ و ص ۳۴۹/۱) ظفیر۔

بیمار کی طلاق بھی واقع ہوتی ہے

سوال (۲۹) :- ایک شخص مریض نے کسی وجہ سے اپنی زوجہ کو گواہوں کے روبرو تین طلاق دیدی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، دوبارہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی[1] اور بدوں حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ کو نکاح میں نہیں لاسکتا[2]۔ فقط

غصہ میں بلانیت کہا تم کو سو طلاقیں تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰) :- ایک شخص نے تکرار میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو سو طلاقیں دی، اب وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے غصہ کی حالت میں بلانیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، بدون نیت کے طلاق واقع ہوجاتی ہے[3] اور غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے بلکہ ظاہر ہے کہ اکثر غصہ ہی سبب طلاق دینے کا ہوتا ہے، اور بعض کنایات میں فقہاء کا حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بلانیت کے کرنا اس کی دلیل کافی ہے، اور شامی میں غایہ حنبلیہ سے نقل کر کے لکھا ہے ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم وھذا الموافق عندنا[4]۔ فقط

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھا الخ او مریضاً۔ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۵ ج۲ ظفیر۔ [2] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا کذا فی الھدایہ ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولۃ بھا او غیر مدخول بھا کذا فی فتح القدیر (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص۱۰۵ ج۱) ظفیر۔ [3] لان الصریح لا یحتاج الی النیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۱ ج۲) ظفیر۔ [4] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶ تحت مطلب فی طلاق المدھوش۔ ظفیر۔

بلا وجہ طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۳۱):- ایک شخص کی شادی نو برس کی عمر میں ہوئی اور فقیری و گوشہ نشینی کی غرض سے اپنی عورت سے مباشرت کرکے ، ۱ برس کی عمر میں طلاق دیدی ، عورت میں نہ کچھ عیب ہے نہ دھبہ لگا ہے تو وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں اور اس کی فقیری پر طلاق کا کیا اثر پڑے گا ، اور بذریعہ خط اور تنہائی میں طلاق کا کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر بلا کسی وجہ کے بھی طلاق دیوے تو گنہ نہیں ہے ، البتہ بلا کسی وجہ کے طلاق دینا بہتر نہیں ہے ، در مختار میں ہے وایقاعہ مباح عند العامۃ لاطلاق الآیات[1] اس پر شامی نے نقل کیا ہے ، لاطلاق قولہ تعالیٰ فطلقوھن لعدتھن لاجناح علیکم ان طلقتم النساء ۔ ولانہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصۃ لالریبۃ ولاکبر ولکن افعلہ الصحابۃ[2] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں اگر شوہر نے بعد بالغ ہونے کے طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور طلاق دینے والا مرتکب کسی گنہ کا نہیں ہوا ، اور اس کی فقیری میں اس وجہ سے کوئی فرق نہیں آیا ، اور خط کے ذریعہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[3] ، اور تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے ، اگرچہ سوائے شوہر کے کسی کو خبر نہ ہو ، فقط

حالت حیض میں کہا طلاق ، طلاق ، طلاق اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں ،

سوال (۳۲):- ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو طلاق ، طلاق ، طلاق ، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں ، شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں ، اور عدت کب سے شمار ہوگی ۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۱ ج ۲ ۔ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۱ ج ۲ ۔ ظفیر [3] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (در مختار) المراد بہ فی الموضعین نوی او لم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر ۔

الجواب:- اس عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ بُرا ہے مگر طلاق ہو گئی[۱]، اور وہ بائنہ مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر سابق کے لئے حلال نہ ہو گی[۲] اور عدت طلاق کی وقت طلاق دینے سے شمار ہو گی[۳] فقط۔

استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۳) :- استفہام اور خبر کاذب سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، مثلاً کسی نے ایک شخص سے کہا کیا تم نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، اس نے کہا ہاں دی ہے۔

الجواب:- استفہام کے جواب میں یہ کہنے سے کہ ہاں دی ہے یا جھوٹ کہدینے سے کہ ہاں دی ہے، طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی[۴]۔ فقط۔

ثقہ دو گواہی سے طلاق کا حکم کرنا درست ہے

سوال (۳۴) :- ایک لڑکی کی شادی عرصہ چھ سات سال کا گذر چکا، کسی جگہ ہوئی تھی، یہ لڑکی اپنے خاوند کے یہاں ایک مرتبہ جا کر دوبارہ نہیں گئی، نہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تھی۔ اب لڑکی کے والد نے اس کا نکاح دوسری جگہ لالچ کی وجہ سے کر دیا ہے، یہاں پر مولانا مولوی شمس الدین نے جس کے یہاں اب نکاح ہوا ہے، اسی کے رشتہ داروں کی تین شہادت لیکر

---

[۱] والبدعی ثلاث متفرقة (وكذا بكلمة واحدة) في طهر واحد أو في حيض موطوءة (الدر المختار على هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۶۶ ج ۲) ظفیر [۲] وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالإجماع لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها أي بالثلاث حتى يطأها غيره الخ بنكاح نافذ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۳۸ و ص ۳۹ ج ۲) ظفیر [۳] يلزم المرأة بعد زوال النكاح (عالمگیری مصری باب العدة ص ۵۲۹ ج ۱) ظفیر [۴] لو اقر بالطلاق كاذبا او هازلا وقع قضاء لا ديانة (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔

نکاح جائز کر دیا ہے، یعنی دو چچا حقیقی اور ایک پھوپھا حقیقی کی شہادت لے کر نکاح جائز کر دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر دو گواہ طلاق کے معتبر و ثقہ ہیں تو عدت طلاق کی جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں پوری کر کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، چچا اور پھوپھا کی شہادت معتبر و مقبول ہوتی ہے[1]۔ فقط

پسند نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۵):- اگر مرد عورت کو نہ چاہے، اگر عورت مرد کو جھوٹ الزام لگاوے، جس سے مرد کو نقصان ہوا ہو، اور مرد بدنام ہوتا ہو، مرد کی کچھ خطا نہ ہو، ایسی صورت میں طلاق دیوے یا نہ دیوے؟

الجواب:- طلاق دیدیوے تو درست ہے[2]، لیکن بہتر یہ ہے کہ طلاق نہ دے اور قصور اس کا معاف کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حیض و نفاس کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۳۶):- اگر کسی نے بحالت حیض یا نفاس اپنی عورت کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دی تو واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے، لیکن ایسی حالت میں طلاق بدعت و مکروہ ہے، اور اگر طلاق ثلاثہ نہ ہوں تو رجعت کرنا اس میں لازم ہے[3]، مگر تین طلاق کے بعد رجعت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ ثلثہ کو شوہر اول نکاح میں نہیں لا سکتا[4]۔

---

[1] وتقبل شهادة الرجل لاخيه وعمه لانعدام التهمة الخ (هداية ص ۱۶۲ ج ۳)

[2] وفي غاية البيان يستحب طلاقها اذا كانت سليطة موذية (البحر الرائق كتاب الطلاق ص ۲۵۵ ج ۳) ظفير [3] وطلاق الموطوءة حائضا بدعي فيراجعها ويطلقها في طهر ثان (البحر الرائق كتاب الطلاق ص ۲۵۹ ج ۳) ظفير، [4] وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (عالمگیری مصری کتاب الطلاق باب الرجعة ص ۵۰۱ ج ۱) ظفير۔

طلاق میں طا کی جگہ تا ریا قاف کی جگہ کاف نکل جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۷):- طلاق کے لفظوں میں حروف ط، ت، ق، ک کی بھی امتیاز ہونی چاہئے یا نہ۔

الجواب:- اس میں کچھ فرق نہیں سب الفاظ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے[1]

کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۸):- کیا طلاق دیتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا اکیلا بھی دے سکتا ہے۔

الجواب:- ضروری نہیں ہے طلاق تنہائی میں دینے سے بھی واقع ہوجاتی ہے[2]، گواہوں کا ہونا ثبوت طلاق عند القاضی کیلئے بوقت انکار شوہر ضروری ہے۔

تیرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۳۹):- لڑکا کس وقت بالغ ہوتا ہے، اگر ۱۳ سال کا لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے تو معتبر ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل احتلام وغیرہ لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو فتویٰ اس پر ہے کہ پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ شمار ہوگا کذا فی الدر المختار[3]، پس جس لڑکے میں کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو، اور وہ تیرہ برس کا ہو

---

[1] یقع (الطلاق) بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح ويدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك او ط، ل، ق او طلاق باش بلا فرق بين عالم وجاهل وان قال تعمدته تخويفا لم يصدق قضاء (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ص۵۹۰ ج۲ وص۵۹۱ ج۲) ظفیر

[2] ذهب جمهور الفقهاء من السلف والخلف الى ان الطلاق يقع بدون اشهاد لان الطلاق من حقوق الرجل ولا يحتاج الى بينة كى يباشر حقه ولم يرد عن النبى صلى الله عليه وسلم ولا عن الصحابة ما يدل على مشروعية الاشهاد قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذا نكحتم المومنات ثم طلقتموهن وقال الله تعالى اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف ظفیر۔

[3] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم يوجد فيهما شئ فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ص۱۳۲ ج۵) ظفیر

تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذافی کتب الفقہ۔[1]

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیجدو تو میں طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں عورت نے بھیجدیا شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰):- زید ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ کر ملایا ٹاپو چلا گیا، جس کو عرصہ زائد نو سال سے ہوتا ہے، اور اس دوران میں ہندہ کی کچھ خبر نان ونفقہ وغیرہ کی نہ لی، اب زید نے بذریعہ خط ہندہ کو اطلاع دی کہ اگر ہندہ بذریعہ خط اپنا مہر بخش کر اور دو گواہان سے دستخط ثبت کرا کر میرے پاس بھیجدے تو میں ہندہ کو طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں، چنانچہ ہندہ نے ایسا ہی کیا جس کو عرصہ دو ماہ سے زائد ہوا، مگر اب تک زید نے کوئی جواب ہندہ کو نہیں دیا تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- زید نے جو کچھ خط میں لکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہندہ مہر کی معافی لکھ بھیجے گی تو میں طلاق لکھ بھیجوں گا[2]، پس یہ وعدہ ہوا زید کی طرف سے طلاق دینے کا مہر کی معافی پر ہے پس زید کو چاہئے کہ موافق اپنے وعدہ کے طلاق دیدیوے اور لکھ بھیجے، لیکن جب تک زید طلاق نہ دے گا، اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ مہر معاف ہوگا، کیونکہ معافی مہر کی طلاق دینے پر معلق ہے، الغرض بدون طلاق دینے زید کے طلاق واقع نہ ہوگی، زید کو پھر لکھا جائے کہ وہ کچھ جواب دیدیوے۔ فقط

بیماری کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ طلاق دی، کیا اب ساتھ رہنے کی کوئی صورت ہے

سوال (۴۱):- زید نے بحالت غضب و بیماری تب ولرزہ اپنی زوجہ کو تین مرتبہ بہ تکرار یہ الفاظ کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، آیا زید کی زوجہ کسی طرح اس کے نکاح میں

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ھدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۸ ج ۲) ظفیر۔ [2] ولیس منہ اطلقک بصیغۃ المضارع الا اذا غلب استعمالہ فی الحال کمافی فتح القدیر (البحر الرائق باب الصریح ص ۲۶۷ ج ۳) ظفیر۔

رہ سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی[1] بدون حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا، اور کیفیت حلالہ کی یہ ہے کہ عورت مطلقہ بعد گذرنے عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں، دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی وصحبت کے طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت شوہر اول اس سے نکاح کرسکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره[3] الآیہ فقط۔

ایک جملہ میں تین طلاق پر اجماع ہے یا نہیں اور یہ واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۴۲):- طلاق ثلاثہ جملۃً واحدۃً پر اجماع ہے یا نہیں جو شخص اجماع کی مخالفت کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے، غصہ میں جو عوام الناس اکثر تین طلاق دیتے ہیں واقع ہوتی ہے یا نہ

الجواب:- اس پر اجماع ہے اور مخالف اور منکر اس اجماع کا گمراہ ہے فتح القدیر میں اس اجماعی مسئلہ کو لکھ کر لکھا ہے فمإذا بعد الحق الا الضلال[4]۔

---

[1] يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مكرهاً الخ او مريضاً الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص۵۷۹ و ص۵۸۰ ج۲) ويقع طلاق من غضب خلافاً لابن القيم (رد المحتار كتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) ظفير [2] وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة لم تحل حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت (عالمگیری مصری باب الرجعة ص۵۰۱ ج۱) ظفير

[3] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۔ ظفير [4] والبدعى ثلاث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالاولى الخ وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحاً بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه (رد المحتار كتاب ص۵۷۶ ج۲ و ص۵۷۷ ج۲) ظفير۔

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر ظاہری علامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا کیا حکم ہے

سوال (۴۳) :- کسی نے حالت غضب میں طلاق دی دو شاہد نے گواہی دی، لیکن ظاہری علامتوں سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا، لیکن وہ دعویٰ مدہوش ہونے کا کرتا ہے، ایسی حالت میں اس کا قول معتبر ہوگا یا شاہدوں کا۔

الجواب :- جب کہ ظاہری علامت سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کرے گا، لیکن اگر وہ خود سمجھتا اور جانتا ہے کہ میں مدہوش تھا اور کچھ خبر نہ تھی تو دیانۃً طلاق واقع نہ ہوگی[1]۔

طلاق غضبان

سوال (۴۴) :- غضبان کے ظاہری اقوال و افعال میں جب مجنونیت پائی جاوے تب وہ مدہوش کہلا سکتا ہے، یہ حق ہے یا نہیں، یا صرف اس کے قول کی تصدیق کی جاوے گی۔

الجواب :- جب کہ اس کے ظاہری اقوال و افعال سے اس کا مدہوش و مجنون ہونا معلوم ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی طلاق کے وقوع کا حکم نہ ہوگا اور جب کہ ایسا نہ ہو تو اگر وہ مدہوش ہونے کا مدعی ہو تو قول اس کا معتبر ہوگا ورنہ نہیں کذا فی الشامی[2]۔

[1] لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ والمجنون والصبی والمعتوہ والمغمیٰ علیہ والمدہوش والنائم لانتفاء الارادۃ (درمختار) علی ثلثۃ اقسام احدہا ان یحصل لہ مبادی الغضب بحیث لا یتغیر عقلہ ویعلم مایقول ویقصدہ وہذا لااشکال فیہ (ای نفذ طلاقہ) الثانی ان یبلغ النہایۃ فلا یعلم مایقول ولا یریدہ فہذا لاریب انہ لا ینفذ شئ (ای لا یقع طلاقہ) (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۲۶ ج ۲) ظفیر۔

[2] قلت للحافظ ابن القیم الحنبلی رسالۃ فی طلاق الغضبان قال فیہا انہ علی ثلثۃ اقسام احدہا ان یحصل لہ مبادی الغضب بحیث لا یتغیر عقلہ ویعلم مایقول ویقصدہ وہذا لااشکال فیہ الثانی ان یبلغ النہایۃ فلا یعلم مایقول ولا یریدہ فہذا لاریب انہ لا ینفذ شئ من اقوالہ الثالث من توسط بین المرتبتین بحیث لم یصر کالمجنون فہذا محل النظر والادلۃ تدل علی عدم نفوذ اقوالہ لکن اشار فی الغایۃ الی مخالفۃ الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم اھ وہذا الموافق عندنا لما مر (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۷ ج ۲) ظفیر۔

غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق

سوال (۴۵):- غضب کے تین درجہ ہیں، مبادی، متوسط، نہایت، اول کے دو درجوں میں وقوع طلاق کا فتویٰ دینا صحیح اور حق ہے یا نہ۔

الجواب:- حنفیہ کا مذہب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علامہ شامی نے اس میں کچھ بحث کی ہے اور پھر اس پر اشکال بھی پیش کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے جو خالی اشکال سے نہیں ہے[۱]۔

کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۴۶):- ایک شخص بات چیت عقلمندوں کی سی کرتا ہے اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے پہنتا ہے، لیکن معاملات میں بہت نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً پندرہ کی چیز پانچ میں فروخت کر دیتا ہے، اور اگر کوئی کہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، تو تعجب نہیں کہ ایسا بھی کرے اور لالچ میں طلاق دیدے، اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- یہ شخص مجنون نہیں ہے جس کی طلاق واقع نہ ہو، بلکہ طلاق ایسے کی واقع ہو جاتی ہے[۲]، فقط

---

[۱] لکن اشار فی الغایۃ الی مخالفتہ الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم (ایضاً) اس سے پہلے حاشیہ کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ غصے مبادی میں بھی طلاق واقع ہوتی ہے اور متوسط میں بھی، البتہ درجہ نہایت میں نہیں واقع ہوتی۔ ظفیر

[۲] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً الخ اوھازلاً اوسفیھا خفیف العقل (درمختار) وشرح السفہ فی اللغۃ الخفۃ وفی اصطلاح الفقہاء خفۃ تبعث الانسان علی العمل فی مالہ بخلاف مقتضی العقل (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۲ / ۲) ظفیر۔

تیرہ، چودہ سال کے لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۷۴):- ایک لڑکے کا عرصہ آٹھ نو سال سے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہوا ہے، لڑکے کی عمر تخمیناً تیرہ، چودہ سال ہے، اور لڑکی کی عمر بیس پچیس برس ہے، لڑکی جوان کا سخت خطرہ ہے، لہذا سب فریق متفق ہیں کہ ان میں جدائی کی جاوے، اور لڑکے کا نکاح اس کی زوجہ کی بہن سے کردیا جاوے اور لڑکی منکوحہ کو طلاق دلاکر کسی دوسری جگہ ہم عمر کے ساتھ اس کا نکاح کردیا جاوے، شرعاً لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- شرعاً عمر بلوغ کی پندرہ سال ہیں، اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثلاً انزال واحتلام لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر وہ بالغ ہوگا اور اسی وقت اس کی طلاق واقع ہوسکتی ہے، اس سے پہلے اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کما صرح بہ الفقہاء من ان طلاق الصبی غیر واقع[1] در مختار وغیرہ وفی الحدیث رفع القلم عن ثلثۃ وعد صلی اللہ علیہ وسلم منھم الصبی[2] اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی بھی طلاق نہیں دے سکتا، نہ باپ دادا نہ کوئی دوسرا ولی عصبہ لحدیث ابن ماجہ انما الطلاق لمن اخذ الساق در مختار[3] پس جب تک کہ وہ لڑکا بالغ ہوکر طلاق نہ دیدیوے، اس وقت تک دوسرا نکاح اس لڑکی منکوحہ بالغہ کا درست نہ ہوگا، لیکن یہ سب اس وقت ہے کہ اس نابالغ کا نکاح اس کے ولی جائز نے کیا ہو، اور اگر غیر ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے، اور اگر ولی نہ ہو تو باطل ہے، پھر طلاق کی ضرورت نہیں، فقط

لہ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب ج۲ ص۵ ظفیر **۲ہ** مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ ظفیر **۳ہ** الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۔ سنن ابن ماجہ ص۱۵۱۔ ظفیر۔

جبراً طلاق دلانے سے پڑتی ہے یا نہیں | **سوال (۴۸)**:- ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کرلیا تھا مگر اس کے خسر نے جبراً طلاق دلادی تو طلاق پڑگئی یا نہیں، وہ دونوں پھر اسی نکاح میں رہ سکتے ہیں یا نہیں، اور رجوع کریں یا دوسرے مرد سے نکاح کرانے کی ضرورت ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ جبراً طلاق دلوانے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے[۱]، لیکن اگر ایک طلاق دی ہے تو عدت کے اندر بلا نکاح کے وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ کو رجوع کرسکتا ہے[۲]، اور اگر عدت گذرچکی ہے تو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے[۳]، فقط۔

زبان سے کہتے ہی طلاق ہوگئی تھی تحریر ضروری نہیں | **سوال (۴۹)**:- زید نے ہندہ کو تین اشخاص کے روبرو دومرتبہ طلاق دی مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ طلاق تحریر ہوگی، اور وہ اولی متصور ہوگی، عدت تاریخ تحریر سے شروع ہوگی، چنانچہ زید نے تحریر طلاق بھی لکھ دی، ایک حیض گذرجانے کے بعد زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کردیا، اس کے بعد ہندہ کے بھائی نے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا تو زید نے کہا کہ مقررہ طلاق سے زائد ہوچکی ہے، اب کوئی گنجائش باقی نہیں، بغیر حلالہ کے جائز نہیں ہوسکتا، مگر مولوی صاحب نے تاریخ تحریر سے طلاق اولی وثانی کا اعتبار

---

[۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھا فان طلاقہ ای المکرہ صحیح (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر [۲] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک او لم ترض (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۷۳ ج۲) ظفیر [۳] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا لان حل المحلیۃ باقٍ لان زوالہ معلق بالطلقۃ الثالثۃ فینعدم قبلہ (ھدایہ باب الرجعۃ ص۳۷۹ ج۲) ظفیر۔

کرکے تجدید نکاح کی رائے دی اسی بنا پر تجدید نکاح ہوگئی، زبانی طلاق دینے کی تاریخ سے طلاق عائد ہوگی اور عدت شروع ہوگی یا تاریخ تحریر سے، اور یہ تجدید نکاح درست ہوئی یا نہیں، کیا ان میں تفریق کرادی جاوے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق اسی وقت ہوگئی تھی، جس وقت زید نے زبانی دو مرتبہ طلاق دی تھی، یہ قول غلط ہے کہ بدون تحریر طلاق کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ زبانی طلاق شریعت میں معتبر[1] ہے اور عدت بھی اسی وقت سے شروع ہوجاتی ہے جس وقت زید نے زبانی طلاق دی تھی[2]، پھر ایک حیض کے بعد جو زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کردیا، اس سے غرض زید کی انشاء طلاق جدید تھی تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، پھر بدون حلالہ کے زید سے اُس عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا،.. تفریق اور علیحدگی کرادی جائے، جیسا کہ خود زید کے قول سے ثابت ہے اور باوجود تصریح زید کے کہ مقررہ طلاق سے زائد ہوچکی ہے، مولوی صاحب کا تجدید نکاح کرانا اور اس کی اجازت دینا سخت غلطی[3] ہے، البتہ اگر زید کہتا کہ دوسرے طلاق نامہ میں جو طلاق لکھی گئی ہے اس سے اسی سابق دو طلاق کی خبر دینا مقصود ہے، انشاء طلاق جدید مراد نہیں ہے تو پھر حکم تجدید نکاح بلاحلالہ کے صحیح ہوگا، مگر جب کہ خود زید کے قول سے انشاء طلاق جدید ثابت ہے تو پھر کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے، کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

---

[1] ویقع طلاق کل زوج اذا کان، عاقلا بالغا (ھدایہ کتاب الطلاق ج۲ ص۳۳۸)، فالصریح قولہ انت طالق ومطلقۃ وطلقتک فھذا یقع بہ الطلاق الرجعی ولا یفتقر الی النیۃ لانہ صریح فیہ لغلبۃ الاستعمال (ھدایہ باب ایقاع الطلاق ج۲ ص۳۳۹) ظفیر [2] العدۃ ھی انتظار مدۃ معلومۃ یلزم المرأۃ بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری ج۱ ص۴۹۵) ظفیر [3] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت (عالمگیری مصری ج۱ ص۵۰۱) ظفیر۔

مجھے کہا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہذا میں نے طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۰):- میں نے اپنی مخطوبہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نکاح کر لیا، مگر میری مخطوبہ باوجود اس کے میرے انتظار میں بیٹھی رہی، آخر لوگوں کے کہنے سننے سے نکاح کی تیاری ہوئی مگر عین موقع پر اس کے والد نے کہا کہ پہلی زوجہ کو طلاق دیدو، مجھے نہایت رنج ہوا، اور صاف انکار کر دیا، ایک روز ایک مولوی نے کہا کہ تم کاغذ لکھ دو تو ان کی زبان بند ہو، اور وقت گذر جائے گا، اور صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک زبان سے نہ کہی جاوے، مولوی کے کہنے پر مجھے یقین ہوا کہ صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوگی چنانچہ مولوی مضمون بتلاتا تھا اور میں لکھتا تھا، لفظ سہ طلاق کا بھی لکھوایا اور زوجہ کا نام وغیرہ بھی لکھا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق جس طرح زبان سے کہنے سے واقع ہوتی ہے لکھنے سے بھی ہو جاتی ہے، پس جب کہ اس مولوی نے باقاعدہ آپ کے قلم سے طلاق نامہ لکھوایا اور آپ نے لکھا تو آپ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اس مولوی نے آپ کو دھوکہ دیا چنانچہ اس کی تحقیق شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[1] اور حدیث شریف میں آیا ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[2] اس سے معلوم ہوا کہ ہنسی اور مذاق سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور بلا نیت بھی صریح طلاق واقع ہو جاتی ہے[3]، فقط۔

---

[1] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (در مختار) ثم المرسومة لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الکتابة (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر

[2] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر [3] ولا یفتقر الی النیة لانہ صریح فیہ لغلبة الاستعمال (ھدایہ باب ایقاع الطلاق ص ۳۳۹ ج ۲) ظفیر۔

طلاق نامہ کا مضمون لکھوا کر نقل کرنے سے طلاق ہوگئی

سوال (۵۱) :- زید سے زید کے بھائی نے کہا کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدو، زید نے انکار کیا، بھائی نے ناراضی ظاہر کی، زید نے بھائی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ کہا کہ آپ طلاق نامہ کا مضمون بنادیویں میں نقل کردوں، چنانچہ زید نے نقل کردیا اور زبان سے نہیں کہا، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کے زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرے شخص کو کہنے سے کہ تو طلاق نامہ لکھ لے میں اس کی نقل کردوں گا، اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جد هن جد وهزلهن جد الحدیث[۱] اور شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[۲] ص ۴۲۹ جلد ثانی شامی۔ فقط۔

بیوی نے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۵۲) :- ایک شخص شراب خوار جب شراب پی کر گھر میں آیا اور اپنی زوجہ پر سختی کی تو اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی تو اس کہنے سے اس پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں عورت مذکورہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ عورت کے اس کہنے سے کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی ہوں، طلاق نہیں ہوئی اور کچھ گناہ اس میں نہیں ہے، لیکن آئندہ ایسا لفظ نہ کہے[۳]۔ فقط۔

---

[۱] مشکوۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر [۲] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۲ ص ۵۹۰۔ ظفیر۔ [۳] طلاق کا حق شوہر کو ہے بیوی کو نہیں، اس لئے بیوی کا اس طرح کا کوئی جملہ بھی اثر نہیں رکھتا، جس سے طلاق کا شبہ ہو سکتا ہے۔ باقی ایسا کہنا بدزبانی ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر۔

ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

سوال (۵۳):- زید نابالغ کا نکاح اس کے ولی نے قریشہ نابالغہ سے کیا اور چند روز بعد کسی وجہ سے کہ ابھی تک دونوں نابالغ ہیں زید کے ولی نے قریشہ کو طلاق دیدی، یہ طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ طلاق نہیں ہوئی[1]۔

بارہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے

سوال (۵۴):- ۱۲ سالہ لڑکے نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے، علامت بلوغ انزال وغیرہ کوئی ظاہر نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- بارہ سال کی عمر کا لڑکا جس کو علامت بلوغ انزال وغیرہ کچھ نہ ہو، وہ شرعاً نابالغ ہے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الحدیث رفع القلم عن ثلثۃ الحدیث[2] وھکذا فی الدر المختار[3] والشامی۔ فقط۔

جذام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ سے طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۵۵):- زید کی عورت کو جذام ہوگیا ہے محلہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں، اور زید پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ عورت کو طلاق دیدے اور اس کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے، یہ جائز ہے یا نہ۔

---

[1] ولا یقع طلاق المولی علی عبدہ لحدیث ابن ماجہ انما الطلاق لمن اخذ بالساق (در مختار) کنایۃ عن ملک المتعۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲) ظفیر۔

[2] پوری حدیث اس طرح ہے عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستقیظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی وغیرہ (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر

[3] لا یقع طلاق المولی علی عبدہ الخ والمجنون والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر۔

الجواب:- عورت کے جذامی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، اور محلہ والے جبراً شوہر سے طلاق نہیں دلوا سکتے اور محلہ والوں کو اس عورت کے نکالنے کا حق نہیں ہے، البتہ اس سے علیحدہ رہیں اور کھانا اس کے ہاتھ کا نہ کھاویں یہ درست ہے۔ لیکن شوہر کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کر سکتے اور نہ شوہر کے ذمہ طلاق دینا اس کا ضروری ہے البتہ اس سے احتیاط رکھنا چاہئے اور کھانا وغیرہ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا چاہئے اور توکلاً علی اللہ اگر کھا لیوے تو کچھ ممانعت نہیں ہے۔ الغرض یہ امر شوہر کی طبیعت پر موقوف ہے جس طرف اس کی طبیعت راغب ہو وہ امر کرے، شریعت کسی امر پر اس کو مجبور نہیں کرتی۔

زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۵۶):- زید اپنے سسر بکر کے پاس دارجلنگ رہتا تھا، عرصہ چار ماہ کا ہوا، اپنے وطن کو بایں وجہ چلا آیا کہ اس کے سسر بکر اور اس کے لڑکے دونوں نے انواع اقسام کی دھمکی جان دے کر محض ایک سادہ کاغذ پر زید سے دستخط کرا کر انگوٹھ لگوالیا ہے اور طلاق دلوادی، ایسی حالت میں زید کا طلاق دینا صحیح ہوا یا نہیں، اور بکر کا طلاق لینا اپنی لڑکی بالغ کی جانب سے شرعاً جائز ہوا یا نہ۔

الجواب:- اگر زید کو مجبور کر کے زبردستی اس سے لفظ طلاق کا کہلا لیا ہے اور اس نے مجبور ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے، تب تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، اب کچھ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مکرہ کی طلاق بھی عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے[1] اور اگر زید نے زبان سے طلاق نہیں دی محض سادہ کاغذ پر زید سے دستخط اور انگوٹھ کرا لیا ہے۔ اور پھر اس کاغذ پر کسی سے طلاق لکھوالی ہے تو اس صورت میں

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھاً فان طلاقہ صحیح (در مختار) ای طلاق المکرہ صحیح (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔

زید کی زوجہ پر طلاق نہیں ہوئی۔[1] فقط

جبر سے طلاق دینے سے بھی ہو جاتی ہے

سوال (۵۷):۔ ایک شخص کی شادی ایک عورت سے ہوئی، دین مہر پانسو روپیہ ایک اشرفی قرار پایا، اس عورت کے دین مہر میں اس کے شوہر نے اپنا مکان اور اپنی کاشتکاری جو دین مہر کی قیمت کا تھا لکھ دیا، اور اس سے چار پانچ لڑکے بھی ہوئے، اس کے بعد اس کی ماں اپنے گھر لے گئی، جب اس کا شوہر رخصتی کے لئے گیا تو لڑکی نہیں آئی، اور دین مہر کا دعویٰ کر دیا، لڑکی کے وکلاء نے شوہر کے وکلاء سے ظاہر کیا کہ طلاق دلا دی جائے، اور ہم دین مہر معاف کرا دیتے ہیں، شوہر کو یہ منظور نہ تھا، مگر وکلاء نے اس کو زبردستی دبا کر صلحنامہ پر دستخط کرا دیئے اور اس نے اپنی زبان سے طلاق نہیں دی، دوسرے دن عورت اجلاس پر گئی اور پیشکار نے صلحنامہ پڑھ کر سنا دیا، اور اس نے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں عورت مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ حنفیہ کے نزدیک جبر واکراہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور استدلال اس کا اس حدیث سے ہے ثلث جدہن جد وھزلھن جد الحدیث،[2] لیکن اگر شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور دوسرے لوگ طلاق نامہ لکھ کر جبراً اس کے دستخط کرالیں، اور اس کو اقرار اس کا نہ ہو کہ یہ طلاق نامہ میں نے

---

[1] وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹/ ج۲) ظفیر۔ [2] مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو مکرھا فان طلاقہ ای المکرہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹/ ج۲) ظفیر۔

لکھوایا ہے تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی، درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبداً او مکرہاً فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق[1] قولہ لا اقرارہ بالطلاق، وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق الخ شامی

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ اس کی شادی اس کی چھوٹی بہن سے درست ہوئی

سوال (۵۸):- ایک لڑکے نابالغ کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا، لڑکی بالغ ہوگئی، اور لڑکا ہنوز نابالغ ہے اور اس کے باپ کا انتقال ہوگیا ہے، لڑکی کے والدین نے لڑکے کو بلاکر اس سے طلاق لے لی، اور چھوٹی لڑکی کا نکاح اس سے کردیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی[2]، اور اس زوجہ کی چھوٹی بہن سے نکاح بھی نہیں ہوا[3]۔ فقط۔

لفظ تلاخ کے ساتھ طلاق دی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۵۹):- ایک شخص نے بحالت غصہ شدید اپنی زوجہ کو کہا تلاخ دی میں نے تلاخ دی تلاخ اس صورت میں وہ عورت کو رکھ سکتا ہے یا۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئیں[4]، بدون

---

[2] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲۔ ظفیر [2] لا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم لقولہ علیہ السلام کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمجنون ولان الاہلیۃ بالعقل الممیز وہما عدیم العقل والنائم عدیم الاختیار (ہدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۶ ج۲) ظفیر

[3] قرآن میں حرمت علیکم امہاتکم جہاں آیا ہے وہیں یہ بھی ہے وان تجمعوا بین الاختین (النساء رکوع ۴۔) جب پہلی بہن نکاح میں باقی رہی تو دوسری سے نکاح صحیح ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظفیر

[4] ویقع بہا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاک وتلاک او ط.ل.ق او طلاق باش بلا فرق بین عالم وجاہل (درمختار) وقال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وہی خمسۃ فزاد علی ماہنا تلاق وزاد فی النہر ابدال القاف لاما قال ط وینبغی ان یقال ان فاء الکلمۃ اما طاء او تاء واللام اما قاف او عین او غین او کاف او لام واثنان فی خمسۃ بعشرۃ تسعۃ منہا مصحفۃ (ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ و ص۵۹۱ ج۲) ظفیر۔

حلالہ کے وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق درست ہے

سوال (۶۰):- تقریباً ۱۷ سال کی عمر کا لڑکا اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- پندرہ برس کی عمر میں شرعاً حکم بلوغ کا ہوجاتا ہے اور اسی پر فتوی ہے، کذا فی الدر المختار، پس سولہ سترہ برس کی عمر میں اگر شوہر طلاق دیوے گا تو واقع ہوجاوے گی[1]۔ فقط۔

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا

سوال (۶۱):- اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا، تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔ فقط۔

میرا اور اس عورت (بیوی) کا نکاح سالم نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۶۲):- اگر کوئی اپنی عورت کے بارے میں کسی دوسرے شخص سے مخاطب ہو کر کہے کہ میرا اور اس عورت کا نکاح سالم نہیں ہوا تو کیا دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے اگر بغیر دوبارہ نکاح کے ہمبستر ہوگیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ نکاح پہلے ہوچکا ہے تو اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی[3]۔ اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، اور مقاربت درست ہے۔

---

[1] وبلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ فان لم یوجد فیهما شیٔ فحتی یتم لکل منهما خمس عشر سنة به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (ایضاً کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر

[2] اس میں کوئی لفظ طلاق کے معنی کا نہیں، دوسرے صیغہ مستقبل کا ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ظفیر

[3] یہ جملہ باب الکنایات سے نہیں ہے ۱۲ ظفیر

بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور کہا کہ ہاجرہ بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۶۳) :- ایک شخص نے دوسرا نکاح کیا، بایں طور کہ اس منکوحہ کا نام پیدائشی صغریٰ بی بنت پانچو ہے اور بلا نام لے کر پکاری جاتی ہے، چنانچہ نکاح کے وقت صغریٰ بی بنت چھدا سوتیلے باپ کا نام لیا گیا تھا، زوجہ اولیٰ کے باپ اور اپنے بھائی کے دباؤ سے ناکح نے زوجہ ثانیہ کو طلاق دی، بایں طور کہ منکوحہ کا ایک تیسرا نام جو نہ پیدائشی ہے نہ پکارا جاتا ہے، ہاجرہ بنت چھدا کہہ کر طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة واشار الیها فیصح[۱] اھ اس سے معلوم ہوا کہ اگر لڑکی مجلس نکاح میں حاضر نہ ہو، اور گواہان و وکیل اس کی طرف اشارہ نہ کریں تو پھر باپ کا نام غلط لینے سے یا اس لڑکی کا نام غلط لینے سے نکاح نہیں ہوتا، لہذا صورت مسئولہ میں نہ نکاح صحیح ہوا، اور نہ طلاق واقع ہوئی۔ فقط۔

بلا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۶۴) :- زنے خود را از خانہ خود بسبب تنازع و تکرار بیروں می کند، عرصہ دوازدہ سال بر آں منقضی می شود، نہ او را خرچ نان و نفقہ می دہد و نہ باوے جمع آید، نہ طلاق دہد، لیکن بزعم خود زن خود را مطلقہ می پندارد، دریں صورت شرعاً چہ حکم است۔

الجواب :- بدون طلاق دادنش او را مطلقہ پنداشتن معتبر نخواہد شد، باید کہ او را طلاق دہد، بعد طلاق و گذشتن عدت نکاح ثانی می تواں کرد و نکاح اول فسخ خواہد شد، ہنوز نکاحش باقی است، از اخراج و عدم ادائے نفقہ طلاق

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ - ظفیر۔

واقع نمی شود، ومطلقہ پنداشتن اور الغو است[۱]۔ البتہ اگر بوقت اخراج بہ نیت طلاق او را گفتہ است کہ برو و از خانہ بدر شو، یا غیر آں از الفاظ کنایہ و نیت طلاق کردہ است طلاق واقع شود۔

حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۶۵):- زید کا نکاح نشہ کی حالت میں قاضی نے پڑھا دیا، بعد دو برس کے نشہ کی حالت میں ایک جلسہ میں تین طلاق دیدی، بعد نشہ زائل ہونے کے نہایت افسوس کر کے اپنے گناہ سے توبہ کی، اب دوبارہ ان کا عقد جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- حالت نشہ میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً لیدخل السکران ولو عبداً او مکرھاً او ھازلاً او سفیھاً او سکران اھ درمختار ملخصاً قولہ لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل زجراً لہ فلا منافاۃ بین قولہ عاقل وقولہ الآتی او سکران[۲] الخ شامی۔ پس اگر شوہر نے تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے مطلقہ ثلثہ کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[۳] الآیۃ اور طریقہ حلالہ

---

[۱] اس لئے کہ نہ صریح طلاق کا لفظ کہا اور نہ کنایہ کا کوئی لفظ صرف نہ لانا طلاق نہیں ہے ۱۲ ظفیر۔

[۲] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲۔ قولہ سکران السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف بہ السماء من الارض وقالا بل یغلب علی العقل فیھذی فی کلامہ الخ وبین فی التحریر حکمہ انہ ان کان سکرہ بطریق محرم لا یبطل تکلیفہ فتلزمہ الاحکام وتصح عباراتہ من الطلاق والعتاق والبیع والاقرار وتزویج الصغار من کفوء والاقراض والاستقراض لان العقل قائم الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۲ ج ۲)، ظفیر۔

[۳] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔

کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے جو کہ تین حیض ہیں (اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو، اور تین ماہ ہیں، اس کے لئے جس کو حیض نہ آتا ہو) دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص بعد وطی کے طلاق دیوے، اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے[1] فقط۔

زبردستی طلاق اضافی دلوائی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۶۶):- زید نے عمر سے بطور اکراہ طلاق اضافی کہلا دی، آیا کوئی صورت حلت نکاح کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اکراہ سے طلاق کہدینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[2]، اور طلاق اضافی بھی عقد بطریق تعلیق صحیح ہے، مثلاً یہ کہے کلما تزوجت امرأة فہی طالق تو جس وقت کسی عورت سے نکاح کرے گا، اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی[3]۔ کذا فی الدر المختار[4]۔ فقط۔

پندرہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

سوال (۶۷):- لڑکا ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو تولد ہوا ہے، اب ہم لوگوں نے حساب کیا ہے، پورے پندرہ برس ہوتے ہیں۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت (عالمگیر مصری ص ۱/۴۷۵) ظفیر [2] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرہا فان طلاقہ ای المکرہ صحیح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲/۵۷۹) ظفیر [3] اذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح نحو ان یقول لامرأة ان تزوجتک فانت طالق وکل امرأة اتزوجہا فہی طالق الخ واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری مصری فصل فی تعلیق الطلاق ص ۱/۴۵۰) ظفیر۔ [4] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۲/۶۷۷۔ ظفیر۔

اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر قمری حساب سے پورے پندرہ برس کی عمر پوری ہو جاوے تو وہ لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے[1]، اور تاریخ وسن ولادت عیسوی سے جو آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء لکھی اس کے حساب سے ۱۹۱۹ء کی ۳۱ مارچ تک چودہ سال عیسوی ہوئی اور اکتوبر ۱۹۱۹ء کی ۲۱ تک چودہ برس سات ماہ پورے ہوں گے، اور سنہ قمری کے حساب سے ایک سال میں دس دن کا فرق ہوتا ہے، پس جنتری میں حساب دیکھ لیا جاوے کہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو قمری کونسا مہینہ اور کیا تاریخ تھی اس سے حساب لگ جاوے گا[2]، فقط

کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے

سوال (۶۸):- زید کے دل میں وساوس اس قسم کے آتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا، یا دیدی، خلاصہ یہ ہے کہ کلام نفسی میں اگر کوئی شخص طلاق دے اور الفاظ طلاق زبان سے نہ نکلیں تو طلاق پڑ جائے گی یا نہیں۔

الجواب:- اس سے کچھ نہیں ہوتا، یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی[3]۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ فان لم یوجد فیهما شئ فحتی یتم خمس عشرة سنة به۔ (الدر المختار فصل فی بلوغ الغلام ص ۹۷/۵ ج ۲)

ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔ [2] واهل الشرع انما یتعارفون الاشهر والسنین بالاهلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلک مالم یصرحوا بخلافه، فتح (رد المحتار باب العنین وغیره ص ۸۱۱ ج ۲) ظفیر

[3] ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها مالم تعمل بها او تتكلم بها رواه الشیخان (مشکوة باب الوسوسه ص ۱۸) ظفیر۔

تھانہ میں جو عمر لکھی ہوئی ہو، اس کے حساب سے پندرہ سال پوری ہو جائے تو طلاق واقع ہوگئی

سوال (۶۹) :- یک طفل است علامت بلوغ از احتلام واحبال وغیرہ در و ظاہر نیست و جسم او و قد او قصیر معلوم می شود، عمر او بموجب تحریر چوکیدار علاقہ کہ در تھانہ و دفتر سرکاری می باشد بموجب سن انگریزی عمر او چودہ سال شش ماہ و شش روز می شود، و بموجب سن ہجری عمر او ۱۴ سال ۱۱ ماہ و ۱۷ روز می شود، تحریر چوکیدار در بارہ طلاق معتبر است یا نہ دیگر شہادت وغیرہ سوائے تحریر مذکور بر سن تولد او موجود نیست، بیان فرمایند کہ بعد کامل شدن پندرہ سال سن طفل مذکور بموجب تحریر مذکورہ طلاق او نافذ گفتہ آید یا ثبوت شہادت ضروری است چونکہ شہادت موجود نیست تا ظہور علامت بلوغ توقف کردہ آید یا چگونہ پانزدہ سال مکمل بموجب سن عیسوی کردہ شوند یا بموجب سن ہجری، بعد اتمام پانزدہ سال کامل بموجب تحریر چوکیدار حکم بموجب سنہ ہجری شہادۃ تولد حکم بلوغ او کردہ و طلاق از و گرفتہ منکوحہ او دیگر جا نکاح کند یا نہ۔

الجواب :- در شامی جلد رابع باب کتاب القاضی تصریح و تحقیق ایں امر کردہ کہ تحریرات دفاتر سلاطین و حکام دفتر بیاع و صراف وغیرہ معتبر است بالعرف[1]، پس سنہ و تاریخ ولادت اطفال کہ در دفتر سرکار است معتبر و مسلم خواہد شد اگرچہ بذریعہ چوکیدار باشد کہ عرفاً ہمیں معتبر و مسلم گردیدہ است و حکام آں را مسلم شمردہ و از آں تاریخ پانزدہ سال عمرش اگر تمام گردد، حکم بلوغش حسب

[1] يجوز الرجوع في الحكم الى دواوين من كان قبله من الامناء لان سجل القاضي لا يزور عادة حيث كان محفوظا عند الامناء (رد المحتار كتاب القضاء ص ۴۲۸ ج ۴) وابن الشحنة وابن وهبان جزما بانه يعمل بدفتر الصراف ونحوه قال ان هذه العلة في الدفاتر السلطانية اولى الخ اما خط البياع والصراف والسمسار فهو حجة (كتاب القاضي ص ۴۲۹ ج ۴) ظفير۔

تصریح فقہاء کردہ خواہد شد، فی الدر المختار، فان لم یوجد فیھما شیٔ منھا فحتی یتم لکل منھما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی[1] پانزدہ سال قمری بحساب شہور وسنین اسلامیہ گرفتہ خواہد شد کہ ہمیں حساب معتبر در شرع است[2] قال اللہ تعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس[3]، پس طلاق کسے کہ بعمر پانزدہ سال بحساب اہلہ رسیدہ است واقع است، فقط۔

جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہو گئی

سوال (۷۰) :- ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی، چنانچہ عورت اور اس کے باپ کا نام جو بوقت نکاح کہا گیا تھا بوقت طلاق طالق نے وہ نام نہیں لئے بلکہ بخلاف ان دونوں ناموں کے منکوحہ اور اس کے باپ کے دوسرے نام لے کر طلاق دی، آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- جو نام اس منکوحہ کا اور اس کے باپ کا لے کر طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ پکاری جاتی ہے اور ارادہ کی جاتی ہے، اگرچہ بوقت نکاح وہ نام نہ لیا گیا ہو تو طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی (ورنہ طلاق واقع نہ ہو گی، کیونکہ نام بدل جانے سے وہ اجنبیہ کے حکم میں آگئی[4] ظفیر)۔

---

[1] رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص ۱۰۸ ج ۵۔ ظفیر [2] واھل الشرع انما یتعارفون الاشھر والسنین بالاھلۃ (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۶۵ ج ۲) ظفیر

[3] سورۃ البقرۃ - رکوع ۲۴۔ ظفیر [4] حاصل یہ ہے کہ جب طلاق بیوی کو ہی دی اور وہ اس نام سے جانی پہچانی جاتی ہے جس نام سے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر ایسا نہیں ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی رجل قال امرأتہ عمرۃ بنت صبیح طالق وامرأتہ عمرۃ بنت حفص ولا نیۃ لہ لا تطلق امرأتہ وان کان صبیح زوج ام امرأتہ وکانت تنسب الیہ وھی فی حجرہ الاصل انہ متی وجدت النسبۃ وظیرا سمیا بغیرہ لا یقع لان التعریف لا یحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ص ۲۵۳ ج ۳) ظفیر۔

مجنوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۷۱) :- ایک شخص حالت جنون میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار وغیرہ لا یقع طلاق المجنون والصبی[1] الخ فقط۔

شوہر کی نافرمان بیوی کیا نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

سوال (۷۲) :- جو عورت بلا رضامندی اپنے خاوند کے اپنے رشتہ دار کے یہاں سکونت اختیار کرے خاوند کے بار بار آنے پر بھی خاوند کے گھر واپس نہ آوے، مشکوک لوگوں کے سامنے بے پردہ آوے، بلکہ خاوند کے رنج پہنچانے کی نیت سے خاوند کے دشمنوں سے میل ملاپ رکھے، خاوند پر ناجائز تہمت رکھے اور مقابلہ سے پیش آوے، بہر صورت خاوند کی اطاعت سے باہر ہو، آیا ایسی عورت نکاح سے باہر ہو چکی یا نہیں۔

الجواب :- ایسی عورت جو خاوند کی نافرمانی کرے، اور اچھے کاموں میں اس کا کہنا نہ مانے اور معصیت کا ارتکاب کرے سخت گنہگار فاسقہ فاجرہ ہے اور نان ونفقہ اس کا شوہر کے ذمہ سے ساقط ہے، جب تک کہ وہ شوہر کی فرماں برداری نہ کرے گی، اور جہاں وہ رکھے وہاں نہ رہے گی، اس وقت تک اس کا نفقہ نہ ملے گا[2] اور نکاح فسخ نہیں ہوا، وہ عورت بدستور اپنے شوہر کی زوجہ ہے، دوسرا نکاح کسی

---

[1] لا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ الخ والمجنون الخ والصبی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر

[2] لا نفقة لخارجة من بیته بغیر حق وهی الناشزة (در مختار) ای بالمعنی الشرعی اما فی اللغة فهی العاصیة علی الزوج المبغضة له الخ وللزوج ان یمنع امرأته عما یوجب خللا فی حقه (رد المحتار باب النفقه ص ۸۹۰ و ص ۸۹۱ ج ۲) ظفیر۔

دوسرے شخص سے نہیں کرسکتی۔[1] فقط

کیا طلاق پر کچھ مدت گذر جائے تو وہ تمادی ہو جاتی ہے

سوال (۷۳):- ایک ملا شخص جس سے ایک مسئلہ طلاق کا پوچھا جاوے اور عرض بھی کردی جاوے کہ فلان شخص نے اپنی عورت کو باوجود طلاق دینے کے اپنے پاس رکھ رکھا ہے اور اس سے ہم بستر ہوتا ہے، ملا صاحب ثبوت شہادت لے کر اپنی زبان سے اقرار فرمادیں کہ شہادت طلاق معتبر ہے، اور طلاق کا دینا ثابت ہو چکا ہے، مگر چونکہ طلاق دیئے ہوئے عرصہ زیادہ گذر چکا ہے، اس واسطے طلاق کی معیاد باقی نہیں رہی جو طلاق چھ سات مہینہ کی معیاد گذرنے کے بعد پوچھی جاوے وہ طلاق ہرگز نہیں پڑتی ہے۔ یعنی اس طلاق کی معیاد گذر چکی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب:- طلاق جس وقت واقع ہو جاتی ہے، پھر اس کی معیاد نہیں ہے کہ اس معیاد کے بعد حکم طلاق کا نہ رہے، یہ غلطی اور جہالت اس ملا کی ہے جو ایسا کہتا ہے، البتہ طلاق رجعی ہو، بائنہ اور مغلظہ نہ ہو تو اس میں عدت کے اندر رجعت بدوں نکاح کے درست ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کے ساتھ رجوع کرسکتا ہے[2] اسی

---

[1] طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے یا بعض اوقات فسخ نکاح قاضی کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے، بیوی اپنی غلط حرکتوں سے بطور خود نکاح سے باہر نہیں ہو سکتی ہے۔ الطلاق حق من حقوق الزوج لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ سألت زوجها طلاقا من غیر باس فحرام علیها رائحة الجنة رواہ اصحاب السنن (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۳) ولان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶/۲) ظفیر۔

[2] واذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک اولم ترض الخ واذا انقطعت الدم من الحیضة الثالثة بعشرة ایام انقطعت الرجعة (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۴/۲) عدت ختم ہونے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے اور بائنہ سے تین سے کم طلاق کی صورت میں بغیر حلالہ کے نکاح جدید ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ظفیر۔

طرح طلاق بائنہ میں بھی نکاح جدید ہوسکتا ہے[1]، اور طلاق مغلظہ یعنی تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کرسکتا، ہکذا فی کتب الفقہ[2]۔ فقط

پندرہ سالہ جو ابھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے،

سوال (۷۴):- ایک لڑکا پندرہ سال کا ہوگیا ہے، مگر بالغ نہیں ہوا ہے، اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ عمر اس کی پندرہ برس کی پوری ہوگئی ہے تو شرعاً وہ بالغ سمجھا جاتا ہے، اگرچہ احتلام وغیرہ نہ ہوا ہو[3]، پس اس کی طلاق شرعاً واقع ہوجاوے گی[4]۔ فقط

چودہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے

سوال (۷۵):- لڑکے چودہ سالہ غیر محتلم ممیز کی طلاق شرعاً واقع ہوجاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہو اور ممیز ہو[5]، اور چودہ سال کی عمر میں شرعاً بلوغ کا حکم نہیں دیا جاتا، جب کہ احتلام وغیرہ علامت بلوغ ظاہر نہ ہو، درمختار میں ہے والصبی ولو مراہقا

---

[1] وان کان الطلاق بائناً دون الثلث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ایضاً ص ۳۷۹/۲)، ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت (ایضاً ص ۳۷۹/۲)، ظفیر [3] وبلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الا فان لم یوجد فیہما شیئ فحتی یتم خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ص ۱۳۲/۵)، ظفیر [4] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵/۲)، ظفیر

[5] لا یقع طلاق المولی علی عبدہ الخ والمجنون والصبی ولو مراہقا او اجازہ بعد البلوغ (ایضاً ص ۵۸۶/۲)، ظفیر۔

اواجازۃ بعد البلوغ شامی میں ہے قولہ اواجازۃ بعد البلوغ لانہ حین وقوعہ وقع باطلاً والباطل لایجاز[۱]۔ فقط

بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۷۶):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس آدمیوں کے روبرو یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق صحیح ہوگئی اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی[۲]۔

جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۷۷):- زید پر سخت تشدد کیا گیا کہ وہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، چنانچہ اس نے لکھ دیا کہ بمجبوری میں تین طلاق دیتا ہوں، اور باکراہ یہ ہی الفاظ تلوار کی چھاؤں میں زید سے کہلوائے گئے، کیا ایسی صورت میں عند الشرع طلاق واقع ہوگئی۔

الجواب:- اگر شوہر پر جبر و اکراہ کرکے اور ڈرا دھمکا کر طلاق دلوائی جائے تو طلاق واقع ہوجاتی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے اومکرھاً فان طلاقہ صحیح[۳] الخ اور شامی میں بحر سے نقل کیا ہے کہ زبان سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو واقع ہوجاتی ہے، لیکن اگر جبراً طلاق لکھوائی جائے، اور شوہر زبان سے کچھ نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق[۴] الخ۔

[۱] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶ ج۲۔ ظفیر [۲] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً اومکرھاً الخ (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲) ظفیر [۳] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲۔ ظفیر۔ [۴] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲۔ ظفیر۔

ولی کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائے گی

سوال (۷۸):- ایک لڑکے بالغ نے ولی کے تشدد کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو مکرھا[۱] الخ انتھی ملخصاً فقط

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، نیت طلاق نہیں تھی، دوسرے کو دھوکہ دینا تھا کیا حکم ہے

سوال (۷۹):- بدر الحق نے اپنی زوجہ کو طلاق اس طرح پر دی کہ نواب کی لڑکی سکینہ جو ہماری زوجیت میں ہے، تین طلاق دیا، حالانکہ سکینہ اس کی بیوی نہ تھی، بلکہ اس کی بیوی کا نام حبیبہ ہے، اور نیت طلاق دینے کی نہ تھی اور یہ حیلہ اس لئے کیا کہ بدر الحق دوسری شادی کر رہا تھا، اس بناء پر لوگوں نے کہا کہ تم پہلی بیوی کو طلاق دیدو، لہٰذا اس نے اس حیلے سے طلاق دی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں بدر الحق کی بیوی، پر طلاق واقع نہیں ہوئی وہ بدستور اس کی منکوحہ ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تغیر اسم کی صورت میں نسبت الی الاب کچھ مفید نہیں ہے، کیونکہ جب اس نے نام بدل دیا تو اس تبدیلی نام سے وہ ایک اجنبی عورت سمجھی جاوے گی، اور باپ کی طرف جو نسبت کی گئی ہے وہ غلط ہے اور بے معنی ہے علی الخصوص ایسی حالت میں کہ ایقاع طلاق کی نیت بھی نہ ہو، نقل صاحب البحر عن المحیط وفی المحیط الاصل انہ متی وجدت النسبۃ وغیر اسمھا بغیرہ لا یقع لان التعریف لا یحصل بالتسمیۃ متی بدل اسمھا لان بذلک الاسم تکون امرأۃ اجنبیۃ بحر الرائق[۲] جلد ۳ وفی العالمگیریۃ عن الذخیرۃ ولو قال امرأتہ

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۹ ظفیر۔ [۲] البحر الرائق باب الطلاق الصریح ج۳ ص۲۷۵ ظفیر

الحبشیۃ طالق ولا نیۃ لہ فی طلاق امرأتہ وامرأتہ لیست بحبشیۃ لا یقع علیہا وعلیٰ ھذا اذا سمّی بغیر اسمہا ولا نیۃ لہ فی طلاق امرأتہ[1]۔ عالمگیریہ جلد ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تمت

سوال (۸۰):- ایک شخص دوسرا نکاح کرنے گیا تو اولیاء مخطوبہ نے کہا کہ تم اپنی بی بی مسماۃ افروزہ خاتون بنت ابو میاں کو طلاق دو، ہم نکاح کردیں گے، تب اس نے تسمیہ میں قصداً غلطی کرکے کہا کہ عافیہ خاتون بنت ابو میاں کو میں نے تین طلاق دی تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(دوسری شادی کیلئے دھوکہ کے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے)

الجواب:- نام کی غلطی سے جس طرح کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا، طلاق بھی واقع نہ ہوگی، پس اس صورت میں اس کی زوجہ افروزہ خاتون پر طلاق واقع نہ ہوگی[2] غلط وکیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغیر حضورہا لم یصح للجہالۃ وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الخ درمختار[3]۔ فقط۔

سوال (۸۱):- ایک شخص نے اپنی عورت کا نام نہیں لیا، اور بدون نیت طلاق کے یوں کہا کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق

(بغیر نام لئے طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے)

---

[1] عالمگیری مصری باب ایقاع الطلاق ج ۱ ص ۳۸۲۔ ظفیر۔ [2] لو قال امرأتہ الحبشیۃ طالق وامرأتہ لیست بحبشیۃ لا یقع الخ وفی المحیط، الاصل انہ متی وجدت النسبۃ وغیر اسمہا بغیرہ لا یقع لان التعریف لا یحصل بالتسمیۃ متی بدل اسمہا لان بذلک الاسم تکون امرأۃ اجنبیۃ (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ج ۳ ص ۲۷۳) ظفیر۔ [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۶۔ ظفیر۔

اس وقت اس کی بیوی موجود نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بی بی مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- وقوع طلاق کے لئے زوجہ کا موجود ہونا شرط نہیں ہے اسی طرح لفظ طلاق میں نیت کی بھی شرط نہیں ہے، بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے کما فی الدر المختار و یقع بها ای بهذہ الالفاظ و مابمعناها من الصریح الخ وان نوی خلافها او لم ینو شیئاً الخ درمختار[1]۔ پس اس صورت میں اگر ذکر زوجہ کا تھا یا اس پر غصہ تھا، یا کسی نے سوال طلاق زوجہ کا کیا تھا، اس پر زوج نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوں گی، اور وہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کرسکتا

مندرجہ گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

سوال (۸۲):- آج کل دیہات میں مستورات کی گالی اپنی اولاد کو یہ ہے کہ باپ اور بھائی کو خاوند کی جگہ سمجھتی ہیں، اور اولاد کو باپ، بھائی کا چودا بناتی ہیں، ایسی گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ایسی گالیوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا[2]، مگر سخت گناہ ہوتا ہے، توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ گالی گلوج زبان سے نہ نکالنی چاہئے کہ یہ جاہلوں اور فاسقوں کا کام ہے۔ فقط

تلاک کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۸۳):- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تین دفعہ لفظ "تا" کے ساتھ طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۱ ج ۲ و ص ۵۹۲ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] بنیادی بات یہ ذہن نشیں رہے کہ عورت نکاح توڑنے پر بطور خود سوائے ردت کے کسی جملہ سے قادر نہیں ہے، طلاق مرد کا حق ہے عورت کا نہیں، لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲) باقی گالم گلوج بُری بات ہے حدیث میں ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر متفق علیہ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص ۴۱۱ ظفیر

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ "تاہ" کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے درمختار میں ہے و یدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاک وتلاک الخ اور شامی میں ہے قال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وھی خمسۃ فزاد علی ما ھنا تلاق[1] الخ فقط

سوال (۸۴):۔ طلاق دینے کی نیت سے کاغذ خرید اگر نہ زبان سے کچھ کہا اور نہ کاغذ لکھا کیا حکم ہے

ایک شخص اپنی عورت منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے اور تمسک کے لئے کاغذ اسٹامپ عہ، روالا بھی خرید کرتا ہے، اس وقت تک کوئی لفظ طلاق صراحتاً یا کنایۃً زبان سے ظاہر نہیں ہوا، لیکن کسی وجہ سے اس نے طلاق نہیں دی اور اسٹامپ تحریر کیا، کیا اس ارادہ قلبی اور اسٹامپ کے خریدنے پر بغیر تلفظ لفظ طلاق کے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، ارادہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔

سوال (۸۵):۔ ستانے والے شوہر کو مجبور کیا جائے کہ طلاق دیدے

میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردیا تھا، اس نے بہت تکالیف دیں، جس کو عرصہ دس بارہ سال کا ہوگیا کہ برابر تکلیف برداشت کرتی رہی، وہ گھبرا کر میرے مکان پر چلی آئی اور اس نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا تھا کہ تو میری ماں ہے اور میں تیرا بڑا لڑکا ہوں۔

---

[1] دیکھیے رد المحتار للشامی باب الصریح ج۲ ص۵۹۰ و ص۵۹۱، ظفیر [2] الطلاق رفع قید النکاح بلفظ مخصوص ھو ما اشتمل علی الطلاق (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ج۲ ص۵۷۰ و ص۵۷۱، قولہ لفظ مخصوص ھو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ فخرج الفسوخ … وارادالفظ ولو حکما لیدخل الکتابۃ المستبینۃ (ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۱) ظفیر۔

اب مقدمہ عدالت میں پیش ہے، عدالت کہتی ہے کہ تم فتویٰ شرعی منگادو، ورنہ عورت کو زبردستی اس کے خاوند کے یہاں بھیجدیا جاوے گا، لہٰذا جو حکم شریعت کا ہو، وہ تحریر فرمادیں، تاکہ فتویٰ عدالت میں پیش کیا جائے اور لڑکی عذاب سے نجات پاوے، فقط۔

الجواب:۔ ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی[1]، البتہ ایسی حالت میں کہ زوجین میں موافقت نہیں ہے اور شوہر طرح طرح کی تکالیف اپنی زوجہ کو پہنچاتا ہے، زوجہ کو اس کے پاس نہ بھیجنا چاہیئے، بلکہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا طلاق دے کر اس کو رہا کرے یا نان نفقہ کی خبر لے اور حقوق زوجیت ادا کرے[2] فقط

مستقبل کے صیغہ سے طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۸۶):۔ ان زید ا قال لزوجتہ الھندۃ اطلقك واحدًا ثم قال ثانیا ساطلقك ثلاثا، نوی بالقولین الاستقبال، ھل تقع الفرقۃ بینھما ام لا ورجع بعد الیومین الیھا ھل یکون العاصی۔

الجواب:۔ لا تقع الفرقۃ بالقولین لان معنی الاستقبال

---

[1] وان بانت علی مثل امی او کامی، وکذا لو حذف علی بر الاظہار او طلاقا صحت نیتہ ووقع مانواہ لانہ کنایۃ والا ینوشیئا او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ (درمختار) قولہ او حذف الکاف باد، قال انت امی، قولہ لغا لانہ مجمل فی حق التشبیہ لا یحکم بشئی (ردالمحتار باب الظہار ص ۷۹۴/۲) ظفیر۔ [2] ویجب الطلاق لو فات الامساك بالمعروف (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲/۲) ظفیر۔

فی الثانی ظاهر بالسین وفی الاول لماان ادا الاستقبال لم یقع به ایضاً وان وقع فالمراجعة جائزة فیه فلا یکون عاصیاً بالمراجعة فالی فی الدر المختار او انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد[1] وهکذا صرح فی العالمگیریة بانه لا یقع الطلاق باطلقك لانه وعد[2]۔

طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۸۷):- اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا، اور نیت کچھ نہ ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، چاہے نیت کرے یا نہ کرے، ایسی صورت میں نیت کا اعتبار نہیں[3] بخلاف ما اذا قال انت طالق للسنة و لم ینص علی الثلاث لا تصح نیة الجمع فیه کذا فی الهدایة[4]۔

نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۸۸):- اگر کوئی شخص نام بدل کر طلاق دے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اگر سہواً نام بدل دے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں سہواً نام بدلا ہو یا عمداً طلاق واقع نہیں ہوئی، سئل عمن اراد ان یقول زینب طالق فجری علی لسانه عمرة علی ایهما یقع الطلاق، فقال فی القضاء تطلق التی سمی وفیما بینه وبین الله تعالی لا تطلق واحدة منهما کذا فی الشامی[5]۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۷۰ ج ۲۔ ظفیر [2] عالمگیری مصری کتاب الطلاق ص ۳۸۴ ج ۱۔ ظفیر [3] صریحه مالم یستعمل الا فیه کطلقتك و انت طالق و مطلقة ۔۔۔ یقع بها ای بهذه الالفاظ و ما بمعناها من الصریح الخ واحدة رجعیة وان نوی خلافها من البائن او اکثر او لم ینو شیئا (در مختار) لما مر ان الصریح لا یحتاج الی النیة (رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ و ص ۵۹۳ ج ۲) ظفیر [4] هدایه کتاب الطلاق ص ۳۳۶ ج ۲۔ ظفیر [5] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲۔ ظفیر۔

جھوٹے انکارِ نکاح سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۸۹):- زید اور ہندہ نے کسی مصلحت سے حاکم کے سامنے جھوٹا اقرار کیا کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے

الجواب:- زید اور ہندہ کا نکاح قائم ہے، جھوٹ اقرار کرنے سے کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا، طلاق نہیں پڑتی، فقط۔

جب غصہ میں ہوش حواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے

سوال (۹۰):- ایک شخص کا اپنے سالہ کے ساتھ بہت جھگڑا و نزاع ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ شخص غصہ میں بدحواس ہو گیا، اور الفاظ بیہودہ و ناگفتہ بہ اور فحش اپنی زبان سے بکنے لگا، منجملہ اور الفاظ فحش کے لفظ طلاق بھی اس کی زبان سے اسی بے ہوشی کی حالت میں نکلا، آیا ایسے جنون کی سی حالت میں لفظ طلاق کہنا اور زبان سے نکلنے میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہ۔

الجواب:- جب غصہ اس درجہ پہنچ جاوے کہ کچھ ہوش و حواس نہ رہیں تو ایسے حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا حققہ فی الشامی حیث قال الثانی ان یبلغ النہایۃ فلا یعلم ما یقول ولا یریدہ فہذا لا ریب انہ لا ینفذ شئی من اقوالہ[1] الخ وقال قبیلہ نقلاً عن الخیریۃ وسئل نظماً فیمن طلق زوجۃ ثلاثاً فی مجلس القاضی وھو مغتاظ مدھوش فاجاب نظماً ایضاً بان الدھش من اقسام الجنون فلا یقع[2] الخ۔

جس غصہ میں ہوش نہ تھا طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۹۱):- عبد العزیز نے اپنی زوجہ کے قصور پر اس کو مارا، اور تین طلاق دیں، لیکن غصہ میں اس کو خبر طلاق کی نہ تھی، عبد العزیز اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲ مطلب فی طلاق المدھوش۔ ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدھوش ص ۵۸۹ ج ۲۔ ظفیر۔

اپنی زوجہ کو لکڑی سے تین بار مارا، اس کے بعد مجھے کچھ بھی خبر نہ رہی بوجہ غصہ کے۔ آیا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

الجواب: - قال فی رد المحتار نقلاً عن الخیریہ وسئل نظماً فیمن طلق زوجتہ ثلثاً فی مجلس القاضی وھو مغتاظ مدھوش فاجاب نظماً ایضاً بان الدھش من اقسام الجنون فلا یقع واذا کان یعتادہ بان عرف منہ الدھش مرۃً یصدق بلا برھان[1] الخ پس ہر گاہ مسمی عبدالعزیز طالق مدعی اس امر کا ہے کہ مجھے بوجہ غایت غیظ و غضب کے کچھ خبر طلاق کی نہیں رہی تو مابینہ و بین اللہ اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو گی، اور اگر اس کی عادت سے اس کا ایسا غصہ معروف ہے تو قاضی بھی اس کے قول کی تصدیق کرے گا بلا برہان کے کما مر عن الخیریہ۔

طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں

سوال (۹۲): - طلاق میں خطاب ہونا اور سامنے ہونا زوجہ کا شرط ہے یا نہیں۔

الجواب: - خطاب ہونا اور روبرو ہونا زوجہ کا شرط نہیں، اگر زوجہ غائب ہو اور اس کو خطاب نہ کیا جاوے، اور غائبانہ طلاق دی جاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے[2]۔ فقط

جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۹۳): - ایک شخص اپنی عورت کو پردہ میں رہنے کی اور نماز کی تاکید کرتا تھا، اس پر عورت ناراض ہو کر خاوند کے گھر سے باپ کے گھر چلی گئی اور فسق و فجور و شرک و کفر کے کام کرنے لگی، جھوٹی قبر چلہ سالار مدار پر غلاف، مالیدہ، گھونگی وغیرہ چڑھاوا

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶، ظفیر [2] ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ کما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۶) ظفیر۔

چڑھاتی ہے، اور ہنود کے میلوں میں جاتی ہے، بے پردہ پھرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے، اور خاوند طلاق نہیں دیتا، اس امر میں کیا حکم ہے، اور عورت مذکورہ باوجود ارتکاب امور متذکرہ بالا مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب:- ایسی صورت میں طلاق دیدینا مناسب ہے، اگرچہ واجب نہیں ہے، قال فی الدر المختار لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا[1]۔ لیکن شامی نے یہ تحقیق کیا ہے کہ جب امساک بالمعروف فوت ہو جاوے تو طلاق دینا واجب ہے[2] مقتضی اس کا یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق دینا ضروری ہے، مگر یہ کہ عورت تائب ہو تو پھر طلاق دینا ضروری نہیں ہے، اور عورت اگر مدخولہ ہے تو کل مہر واجب ہے، اور اگر قبل دخول و خلوۃ طلاق دے گا تو نصف مہر لازم ہوگا۔

جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے

سوال (۹۴):- عرصہ دو برس سے میں نے اپنی زوجہ کو چھوڑ رکھا ہے، طلاق نہیں دی، اور وہ طلاق چاہتی ہے کیا طلاق دینا ضروری ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے ویجب لوفات الامساک بالمعروف[3] یعنی زوجہ کو اچھی طرح نہ رکھ سکے اور اس کے حقوق ادا نہ کرے تو طلاق دینا ضروری ہے۔ فقط

شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۹۵):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو شراب کے نشہ میں تین طلاق دی، حالت نشہ میں طلاق واقع ہو جاتی

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ ظفیر [2] ویجب لوفات الامساک بالمعروف فالظاہر انہ استعمل لاباس ابتداً ھنا للوجوب الخ رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲۔ ظفیر۔

ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی جیسا کہ شامی میں ہے، وفی التتارخانیہ طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا۔[1]

نشہ میں جو طلاق دی جائے اس کا کیا حکم ہے

سوال (۹۶):- زید نشہ پی کر اپنی زوجہ کو طلاق طلاق بکتا ہے، اور لوگوں کی مار پیٹ کرنے کی وجہ سے طلاق طلاق کہتا ہوا چلا جاتا ہے، تین دن کے بعد اپنی بی بی سے قصور کی معافی چاہتا ہے۔ اور طلاق کی وجہ دریافت کرنے پر لاعلمی ظاہر کرتا ہے، غرضکہ حالت نشہ میں متعدد مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا ہے، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی ہوئی، مجنون وسکران میں کیا فرق ہے، اردو کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور سکران کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ دونوں فاتر العقل ہیں۔

الجواب:- شامی میں ہے وفی التاتارخانیۃ طلاق سکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا[2] پس بموجب اس روایت کے صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ مطلقہ ہوگئی، پھر اگر زید نے لفظ طلاق تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہا ہے تو اس کی زوجہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، رجعت اس سے درست نہیں، اور نکاح جدید بھی بلا حلالہ کے درست نہیں ہے اور اگر لفظ طلاق دو مرتبہ کہا ہے تو اس میں رجعت عدۃ کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، لیکن ظاہر سوال سے زید کا چار دفعہ لفظ طلاق کہنا معلوم ہوتا ہے کہ دو مرتبہ خود بخود حالت نشہ میں لفظ طلاق کہا اور دو مرتبہ لوگوں کی مار پیٹ پر

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ ظفیر۔ [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲۔ ظفیر۔

تو اگر فی الواقع ایسا ہی ہے، اور یہ تکرار عبارت نہیں ہے تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور رجعت و نکاح جدید بلا حلالہ کے درست نہیں ہے، اور گو اس میں شک نہیں کہ مجنون کی طرح سکران بھی فاتر العقل ہے۔ لیکن مقدمہ طلاق میں اس کا یہ سکر جس کی صحیح تعریف یہ ہے کہ بوجہ نشہ کے آسمان کو زمین سے فرق نہ کرسکے[۱]۔ زجر اور توبیخ کی غرض سے غیر قابل اعتبار تصور کیا گیا ہے، اور بجائے فاتر العقل کے قائم العقل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً لیدخل السکران[۲] سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سکران لزوم احکام میں زجراً بمنزلہ ہوشیار کے اور حکم میں عاقل کے ہے بخلاف مجنون کے یعنی ایسا شخص جس کی دماغ میں خلقی طور پر کوئی نقصان ہو، یا کسی آفت اور صدمہ کی وجہ سے ایک ایسا خلل واقع ہو گیا ہو کہ جس کی وجہ سے بھلے اور بُرے میں اس کو کوئی امتیاز باقی نہ رہے، نہ کسی کام میں اس کی نظر نفع نقصان پر ہو کہ وہ بحکم حدیث رفع القلم عن الثلاثۃ[۳] اس حکم سے خارج ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت سے ظاہر ہے، پس اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں، اور اسی وجہ سے حالت جنون میں مجنون کی طلاق کے متعلق عدم وقوع کا حکم دیا گیا ہے[۴]۔

---

[۱] السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف بہ السماء من الارض وقالا بل یغلب علی العقل فیھذی فی کلامہ الخ قال فی البحر والمعتمد فی المذھب الاول (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲/۴۲۴) ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲/۵۹۰ قولہ لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل زجراً لہ (رد المحتار ایضاً) ظفیر [۳] مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر [۴] ولا یقع طلاق المولی علی عبدہ الخ والمجنون (در مختار) قال فی التلویح الجنون اختلال القوۃ الممیزۃ بین الامور الحسنۃ والقبیحۃ الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲/۵۸۶) ظفیر۔

طلاق دیتے وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے

سوال (۹۷):- جس طرح صحت عقد کے واسطے شہادت شاہدین لابدی ہے، طلاق کے باب میں کیوں حضور شاہدین ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے اور ادنیٰ اسباب سے بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے۔

الجواب:- حکم شریعت اسی طرح ہے کہ نکاح بلا شاہدین صحیح نہیں ہے، اور طلاق کے لئے یہ شرط نہیں ہے[1]، اور ہم لوگوں پر احکام شریعت کی پابندی لازم ہے، چون و چرا کی اجازت نہیں ہے (نکاح میں اعلان ضروری ہے تاکہ وہ ناجائز تعلق سے ممتاز ہو جائے، طلاق میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، ظفیر)۔

تنہائی میں طلاق دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے

سوال (۹۸):- اگر طلاق اور کسی کے سامنے نہیں دی، تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اور مہر دینا پڑتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- طلاق ہر طرح واقع ہو جاتی ہے، کوئی پاس ہو یا نہ ہو[2]، مہر لازم ہے۔

بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے

سوال (۹۹):- کسی کی بیوی اگر اس کے اثر میں نہ ہو، اور علی الاعلان خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرے تو مرد کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب:- اس کو سمجھانا چاہئے اور زدوکوب سے ایسی حالت میں تنبیہ کرنا درست ہے، اور طلاق دینا شرعاً ایسی حالت میں واجب نہیں ہے بلکہ جہاں تک ہو اصلاح کی جائے اور اس کو سمجھایا جاوے[3]۔

---

[1] وفی البحر قید نا الاشہاد بانہ خاص بالنکاح (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲) ظفیر [2] وقوع طلاق کیلئے کسی کا پاس ہونا شرط نہیں ہے، ظفیر [3] قال اللہ تعالیٰ واللتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن، فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا (سورۃ النساء) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیھا تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود اللہ فلا باس ان یتفرقا (در مختار) الفجور العصیان کما فی المغرب (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) بل یستحب لو مؤذیۃ او تارکۃ صلوٰۃ ومفادہ ان لا اثم بمعاشرۃ من لا تصلی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲ ج ۲)

عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

سوال (۱۰۰) :- ایک عورت شوہر کے گھر سے بھاگ کر ماں باپ کے یہاں چلی گئی، نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور مہر ساقط ہوگیا یا باقی ہے۔

الجواب :- ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا[1]، لہذا اس صورت میں نکاح قائم ہے، فسخ نہیں ہوا مگر ایسا کرنا بُرا ہے، البتہ اتنے دن کا نفقہ ساقط ہوجائے گا[2]۔

بیوی کا نام اختری تھا اور اس نے کہا اتری کو طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۱۰۱) :- عبدالکریم نے اپنی بیوی مسماۃ اخترالنساء کو اس عنوان سے الفاظ طلاق کہے کہ میں نے اتری کو تین طلاق دی ہے، لیکن بیوی کا نام اخترالنساء ہے، بچپن میں لوگ اختری کہا کرتے تھے اور اس کی بیوی اتری کے نام سے مشہور نہیں، اور عبدالکریم بسوگند شدید کہتا ہے کہ مجھے تطلیق زوجہ کی اصلا نیت نہ تھی، اس لئے تہدیداً میں نے اختری کے بجائے اتری کہہ کر طلاق دی ہے تاکہ میری بیوی ڈر جائے، اس صورت میں عبدالکریم کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر اتری کے نام سے وہ نہ پکاری جاتی تھی تو اتری کو تین طلاق دینے سے عبدالکریم کی زوجہ اخترالنساء یا اختری پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اضافۃ الی الزوجہ وقوع طلاق کے لئے ضروری ہے اگرچہ اضافہ معنویہ ہو کالخطاب والاشارہ، درمختار میں ہے۔ قید بخطابھا لانہ لو قال ان خرجت یقع الطلاق الخ لم یقع لترک الاضافۃ الیھا الخ وفی رد المحتار

---

[1] نکاح شوہر ہی توڑ سکتا ہے، یا بوقت ضرورت قاضی، اور یہی وجہ ہے عورت کے ہاتھ یہ معاملہ نہیں رکھا گیا ہے، لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۴۲۵ ج ۲) ظفیر۔ [2] لا نفقۃ لخارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی الناشزۃ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ص ۹۰۱ ج ۲) ظفیر

قولہ لترکہ الاضافۃ ای المعنویۃ فانہا الشرط والخطاب من الاضافۃ المعنویۃ الخ وکذا الاشارۃ نحو ھذہ طالق وکذا نحو امی اُتی طالق و ن یحنب طالق الخ[1] ص۳۲۲ جلد ثانی کتاب الطلاق، شامی۔ البتہ اگر شوہر یہ کہتا کہ میں نے اپنی زوجہ اتری کو تین طلاق دی تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جاتی۔

بیوی کو زوجہ دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۰۲):- ہندہ زید کے نکاح میں تھی، بعدہ زید نے ہندہ کو طلاق دیدی، ہندہ نے عدت گزار کر بکر سے نکاح کرلیا اب بکر زوج حالیہ نے کسی مصلحت سے کرایہ بہی یا سرکاری بہی میں ہندہ زوجہ زید لکھا دیا اور قصد بکر کا طلاق کا نہ تھا اور نہ ہے، بکر کی اس مصلحت جوئی یا تدبیر کا یہ نتیجہ تو نہ ہوگا کہ ہندہ کو بکر کی طرف سے طلاق پڑ جائے۔

الجواب:- ہندہ زوجہ زید لکھ دینے سے ہندہ پر بکر شوہر حال کی طرف سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ لکھ دینا لغو ہے یا باعتبار سابق کے ہے، یعنی مطلب اس کا یہ ہے کہ ہندہ زوجہ سابقہ زید، درمختار میں ہے کہ اگر اپنی زوجہ کا کسی دوسرے سے نکاح بھی کردے تو بدون نیت طلاق کے اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس غیر سے نکاح اس عورت کا صحیح نہ ہوگا وفی القنیۃ زوج امرأتہ من غیرہ لم یکن طلاق ثم رقم ان نوی طلقت، درمختار[2] مگر اس صورت میں یہ بھی

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص۵۹۰ ج۲، الاصل انہ متی وجدت النسبۃ و غیّر اسمہا بغیرہ لا یقع (الطلاق) لان التعریف لا یحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ص۲۷۷ ج۳) ظفیر۔ [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ج۲ ص۶۰۵، سئل اُلک امرأۃ فقال لا لاتطلق اتفاقا وان نوی (درمختار) ومثلہ قولہ لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح الخ والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا (ردالمحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲) ظفیر۔

نہیں ہوا کہ غیر سے اس کا نکاح کیا جاتا، لہٰذا یہاں کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی۔

حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۳):۔ ایک عورت مرض دیوانگی میں مبتلا ہوئی، وہ مکان میں نہیں ٹھہرتی تھی، اِدھر اُدھر آزادی سے پھرتی تھی۔ حالت علالت میں وہ عورت حاملہ ہوئی، اس کے بعد وہ عورت اچھی ہوگئی، اب اس کا شوہر حاملہ ثابت ہونے پر طلاق دینا چاہتا ہے تو طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور عدت اس کی وضع حمل[1] ہے اور وہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جاوے گا یعنی اس بچہ کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا۔ اور تفصیل اس میں یہ ہے کہ اگر طلاق رجعی ہے تو دو برس اور اس سے زیادہ تک بھی اگر وضع حمل ہو تو نسب بچہ کا اس سے ثابت ہوگا بشرطیکہ عورت نے عدت گذرنے کا اقرار نہ کیا ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو دو برس سے کم میں اگر بچہ پیدا ہو تو نسب اس سے ثابت ہوگا ورنہ نہیں، کذا فی الدر[2] المختار۔

شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے اور پھر اس نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا

سوال (۱۰۴):۔ زید سفر کو جاتے وقت اپنی زوجہ کو نصیحت

---

[1] (وفی حق الحامل) مطلقا ولو امۃ او کتابیۃ او من زنا بان تزوج حبلی من زنا و دخل بہا ثم مات او طلقہا تعتد بالوضع (وضع جمیع حملہا) (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۱ ج ۲) ظفیر

[2] فیثبت نسب ولد معتدۃ الرجعی وان ولدت لاکثر من سنتین ولو لعشرین سنۃ فاکثر لاحتمال امتداد طہرہا وعلوقہا فی العدۃ ما لم تقر بمضی العدۃ وکانت الولادۃ رجعۃ لو فی الاکثر منہما لا فی الاقل کما فی مبتوتۃ جاءت لاقل منہما من وقت الطلاق ولم تقر بمضیہا و لو لتمامہما لا یثبت النسب (ایضاً فصل فی ثبوت النسب ص ۸۵۷ و ص ۸۵۸ ج ۲) ظفیر۔

کی کہ تمہارے بھائی کی شادی ہوگی، اگر وہاں کوئی کام خلاف شرع ہو تو تم وہاں سے چلی آنا اور یہ بھی کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کی بات نہیں سنتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے، زوجہ نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، زید کے سفر میں جانے کے بعد بی بی شادی میں گئی اور خلاف شرع امور پر وہاں سے نہیں آئی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی[1]۔

بلا علم دھوکہ سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط کرا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۵-۱۰۶) زید کی شادی بکر کی لڑکی زبیدہ سے ہوئی، اور قبل عقد ایک زر دین مہر کا بیع مقاسہ اور اس کے ساتھ ایک اقرار نامہ بزبان بنگلہ رجسٹری کرایا گیا، زید کو دونوں کاغذ پڑھ کر سنائے گئے، مگر زید بنگلہ سمجھنے سے قاصر تھا، زید نے تصور کیا کہ صرف دین مہر کی رجسٹری کی گئی ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ اقرار نامہ جعلی و فریبی ہے، عرصہ ہو گیا بکر نے لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور مہر کی نالش کر کے ڈگری حاصل کر لی ہے، بکر کہتا ہے کہ از روئے اقرار نامہ طلاق واقع ہو گئی، اب رخصت نہیں ہو سکتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب تک زید کو یہ علم نہ ہو کہ اس اقرار نامہ میں کیا شرائط ہیں تو وہ اقرار نامہ زید کی طرف سے زید کا مسئلہ نہ سمجھا جاوے گا، اور

---

[1] نصیحت کی خلاف ورزی سے طلاق واقع نہیں ہوتی وشرعاً رفع قید النکاح فی الحال بالبائن او المآل بالرجعی بلفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق (در مختار) ای علی مادة ط، ل، ق صریحا مثل انت طالق او کنایة کمطلقة بالتخفیف الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۰ و ص ۵۷۱) ظفیر۔

جب کہ وہ شرائط زید کو تسلیم نہیں ہیں تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی۔[1]

فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق پھر یاد آیا کہ کیا ہے، اب کیا کرے

سوال (۱۰۶):- زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے بوقت حلف اس کو یقین کامل تھا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا، چنانچہ اسی یقین پر اس نے یہ قسم کھائی تھی، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے وہ کام قسم کھانے سے پہلے کر لیا تھا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی، کما فی الدر المختار۔ ولو الحالف مکرہا او مخطئا او ذاہلا او ناسیا[2] الخ۔

کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کر لے تو کیا بیوی والے پر طلاق دینا ضروری ہے

سوال (۱۰۷):- زید کی زوجہ ہندہ کو عمر ناجائز طور سے عرصہ دراز سے اپنے یہاں رکھتا ہے، عمر زید سے کہتا ہے کہ تو اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، زید نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ میری زوجہ ہندہ کو میرے سپرد کر دو، لیکن عمر ہنوز ایسا کرنے کو تیار نہیں، اس صورت میں زید کو دیوث کہا جائے گا یا نہیں، اور شرعاً زید پر طلاق دینا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں عاصی و فاسق و ظالم عمر ہے، زید مظلوم

---

[1] واستکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج وختمہ و عنونہ وبعث بہ الیہا وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ۔ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص۵۹۰ ج۲۔ ظفیر

[2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ج۔ ظفیر

ہے، اس کی زوجہ اسی کو ملنی چاہیئے، اور زید کے ذمہ طلاق دینا اس کا لازم وواجب نہیں ہے قال فی الدر المختار لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة[1] اھ (اس میں گناہگار اور ظالم وہ شخص ہے جس نے دوسرے کی بیوی پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور زنا کا مرتکب ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن فایاکم ایاکم متفق علیہ مشکوٰۃ باب الکبائر ص۱۷۔ ظفیر۔)

بیوی کی خودکشی کے خوف کی وجہ سے طلاق نامہ لکھ دے تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۰۸):۔ ایک شخص کی بیوی کو اثر جنون ہے، ایک روز خاوند اور بیوی میں تکرار ہوا، بیوی نے خاوند سے کہا کہ مجھ کو طلاق نامہ لکھ دو، میں تمہارے یہاں نہیں رہوں گی، اور تلوار ہاتھ میں لے کر کہا کہ اگر طلاق نامہ نہیں لکھو گے تو اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرلوں گی، خاوند کا ارادہ دلی طلاق دینے کا نہیں تھا، بیوی کے اصرار پر طلاقنامہ لکھ دیا اور تین طلاقیں لکھ دی اور بی بی کو پڑھ کر سنادیا اور یہ کہا کہ اس پر گواہی کرا کر دوں گا، بخیال اس کے کہ بی بی کی حالت مجنونانہ ہے، جب جنون اور غصہ کم ہوجاویگا سمجھ میں آجاوے گی، جب زوجہ کا غصہ فرو ہوگیا تو افسوس کرنے لگی، اس صورت میں بیوی خاوند پر مباح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہوگئی[2] لقولہ علیہ السلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[3] بدون

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۴۰۲ ج۲، ولو زنت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ وجاز لہ وطؤھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۶ ج۲) ظفیر [2] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع وقیل مطلقا (در مختار) نوی اولم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) ظفیر [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ ظفیر۔

حلالہ کے وہ عورت اپنے خاوند پر حلال نہیں ہے[1]۔ فقط۔

دل میں یہ سوچنے سے کہ "طلاق ہے" یا یہ کہ "نہیں رکھوں گا" طلاق نہیں ہوگی۔

سوال (۱۰۹):- ایک لڑکا جس کی عمر ۱۴، ۱۵ سال کی ہے، اس نے اپنی زوجہ پر غصہ میں دل میں یہ خیال کیا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا، اور اس کو طلاق ہے، دو چار روز کے بعد اس نے عورت سے صحبت کرلی آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:- اگر محض دل میں یہ خیال کیا تھا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا اور اس کو طلاق ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ لفظ کہ اس کو طلاق ہے زبان سے کہا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، پھر جب اس نے اس سے صحبت کرلی، رجعت ہوگئی، لہذا اب وہ اس کی زوجہ ہے۔ فقط

روپیہ اور زیور لے کر بھاگنے سے طلاق نہیں پڑتی

سوال (۱۱۰):- میری زوجہ صبح کے وقت بلا اطلاع میرے مکان سے سات سو روپیہ نقد میرا اور میرے والدین کا نیز اپنا زیور اور میری ضعیف والدین کا زیور قریب چار سو روپیہ تالا توڑ کر اپنی والدین کے مکان پر لے کر چلی گئی، کوشش کرنے پر زیور اور چہار صد روپیہ تو ملا باقی نہیں ملا، اس صورت میں یہ عورت میرے نکاح میں ہے یا خارج ہوگئی۔

الجواب:- نکاح قائم ہے[2]۔

پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر بیوی کو بھیجدے تو طلاق ہوجائے گی

سوال (۱۱۱):- ایک لڑکا عمر ۲۰

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا والاصل فیہ قولہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ (ہدایہ باب الرجعہ ص۳۷۹ ج۲) ظفیر

[2] عورت کی اس حرکت سے طلاق نہیں واقع ہوئی، اس لئے کہ طلاق کا حق مرد کو حاصل ہے، البتہ اس کی یہ حرکت باعث بدنامی ہے بچنا چاہئے لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج۲ ص۵۳۶) ظفیر

سال اور لڑکی عمر ۱۰ سال جس کا ابھی تک کھلاوہ بھی نہیں ہوا، لڑکے نے ایک کارڈ پینسل کا لکھا ہوا جس میں ایک لفظ طلاق کا لکھ کر روانہ کر دیا۔ یا رنج میں ایک دفعہ طلاق، لکھ دیا تو طلاق واقع ہوگی یا نہ۔

الجواب:- پنسل سے لکھا ہو یا رنج کی وجہ سے لکھا ہو، جب کہ شوہر نے لفظ طلاق اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیج دیا خواہ کسی کے پاس بھیجا، اس سے ایک طلاق واقع ہوگی[۱]، اور زوجہ چونکہ غیر مدخولہ ہے، اس لئے ایک طلاق سے وہ بائنہ ہوگئی، اور عدت لازم نہیں ہے اور رجعت بلا نکاح کے اس سے نہیں ہو سکتی، اور نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے[۲]

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوگئی

سوال (۱۱۲):- زید کی عمر سترہ برس کی ہے، زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو واقع ہوگئی یا نہیں، زید کو نابالغ کہتے ہیں۔

الجواب:- شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے[۳]، پس زید جب کہ سترہ برس کا ہے طلاق اس کی واقع ہوگئی، کذا فی الدر المختار[۴]، فقط۔

حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۱۱۳):- ایک شخص نے جنون کی حالت میں بی بی کو طلاق دی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستقیظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المجنون حتی یفیق[۵] اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم فقط۔

---

[۱] وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی اولم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲) ظفیر

[۲] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلثا وقعن وان فرق بانت بالاولی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۲/۲) وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع ومنع غیرہ فیہا (ایضاً باب الرجعۃ ص ۷۳۶/۲) ظفیر

[۳] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیہما شئی فحتی یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲/۵) ظفیر

[۴] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۶/۲) ظفیر

[۵] دیکھئے مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ ص ۳۳۶/۲) ظفیر

۱۴ سال دس دن کی عمر میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۱۴): ۔ ایک شخص کی عمر ۱۴ سال ۱۰ دن کی ہے، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب: ۔ اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال وغیرہ نہ پائی جاوے تو لڑکا پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً بالغ شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے بالغ شمار نہیں ہوتا، پس اگر اس میں کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال و احتلام پایا گیا ہے تو طلاق اس کی واقع[1] ہے اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی گئی تو چودہ سال دس دن والے کی طلاق واقع نہ ہوگی[2]۔ فقط۔

عورت نے زنا کرایا شوہر معاف کردے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۱۵): ۔ ایک عورت نے اپنے دیور سے زنا کیا، عورت کے خاوند نے کہا کہ تو مجھ سے طلاق لے کر اس سے نکاح کرلے۔ عورت شوہر سے قصور کی معافی چاہتی ہے تو مرد کو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: ۔ جب کہ وہ عورت توبہ کرتی ہے تو اس کو چھوڑنا اور طلاق دینا ضروری نہیں[3] ہے، اس کا قصور معاف کردے، اور آئندہ کو اس سے توبہ کرالیوے اور اللہ سے بخشش چاہے۔ فقط۔

ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۱۱۶): ۔ جس کی ولایت سے نکاح ہو جاتا ہے اس سے یا اس کے بعد جو ولی جائز موجود ہو، اس سے طلاق و خلع وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ فان لم یوجد فیهما شئ فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵)

ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً (هدایه کتاب الطلاق ص ۳۳۸ ج ۲) ظفیر [2] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (هدایه کتاب الطلاق ص ۳۳۶ ج ۲) ظفیر [3] ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲) لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیه وجاز له وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۶ ج ۲) ظفیر۔

الجواب: - طلاق کا اختیار سوائے زوج کے اور کسی کو نہیں قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولا یقع طلاق الخ الصبی و لو مراہقا[1] اور حدیث ابن ماجہ میں ہے انما الطلاق لمن اخذ الساق الحدیث[2] پس کوئی ولی شوہر صغیر کی طرف سے طلاق کا مجاز نہیں ہے۔

عورت بھاگ جائے توشوہر کیا کرے

سوال (۱۱۷): - ایک شخص کی عورت زیور کپڑے برتن لے کر رات کو بھاگ گئی، اس کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے، اس کو رکھے یا نہ۔

الجواب: - ایسی عورت کو اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے، شریعت میں طلاق دینا اس کا واجب اور لازم نہیں ہے، اور اگر بوجہ موافقت نہ ہونے کے اور اس سے نفرت کرنے کے اس کو طلاق دیدے تو یہ بھی درست[3] ہے فقط۔

طلاق کا معنی نہ جانتا ہو اور کہے طلاق دیدی تو بھی طلاق ہو جائے گی

سوال (۱۱۸): - اگر زوج اپنے عرف میں طلاق کا ذکر کر رہا ہو، اور لفظ کے معنی بالکل نہیں جانتا، عورت نے اس کو کہا کہ تین مرتبہ مجھے مخاطب کر کے طلاق دیدے، طلاق کے معنی بالکل نہیں سمجھتا، طلاق ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب: - لفظ طلاق کہنے سے بے سمجھے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔[4]

تین دفعہ کہا میں تجھ کو طلاق دوں گا، طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۱۹): - زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دوں گا آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ و ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق ص ۱۵۱، ظفیر [3] ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة الخ الا ان یخافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرقا الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ ظفیر

[4] صریح ما لم یستعمل الا فیہ کطلقتک وانت طالق الخ یقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح ویدخل نحو طلاغ الخ بلا فرق بین عالم وجاهل (ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر

الجواب: - الفاظ مذکورہ کہنے سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ مستقبل کے لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی[۱] کذا فی العالمگیریہ وغیرھا[۲] لانہ وعد۔ فقط

خیالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۲۰): - نکاح ہونے سے تھوڑی دیر بعد اس کے دل و زبان پر شیطانی وسوسہ خیالات فاسدہ آپ ہی آپ بلانیت و قصد و ارادہ کے جاری ہو گئے ہوں کہ تو نے فلاں کو قبول کیا یا نہیں، میں نے نہیں کیا یا میں نے اس کو ترک کیا اور دل میں خیالات فاسدہ ہو کر بلا ارادہ کے آہستہ زبان سے کوئی لفظ طلاق وغیرہ کا بھی نکل گیا ہو تو اس شخص کا نکاح صحیح رہا یا نہیں۔

الجواب: - ایسے وساوس اور خیالات اور حرکت لسانی وہمی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح نہیں ٹوٹتا جیسا کہ درمختار میں ہے وادنی المخافتۃ اسماع نفسہ ومن یقرب بہ الخ ویجری ذٰلک المذکور فی کل ما یتعلق بنطق کتسمیۃ علی ذبیحۃ الخ وعتاق وطلاق الخ[۳] فقط۔

عقل مختل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۲۱): -

جواب فتویٰ پہنچا، آپ کی تحریر سے دو وجہ طلاق نہ ہونے کی پائی جاتی ہیں، ایک یہ کہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں، دوسرا یہ کہ نہ شوہر مقر ہے، گواہ تو دو ہیں ایک بڑا بھائی جس کا بیان تحریر کیا گیا ہے، اور دوسرا اس کا رشتہ دار یعنی جس نے طلاق کہا اور حقیقت میں مرض سخت میں وہ ضرور مبتلا تھا، اب کیا حکم ہے۔

---

[۱] او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ج۲ ص۶۵۰) ظفیر۔

[۲] عالمگیری مصری ج۱ ص۳۸۷۔ ظفیر

[۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی القراءۃ ج۱ ص۴۹۸ و ج۱ ص۴۹۹ ۱۲ ظفیر۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق شامی میں ہے وکذا یقال فیمن اختل عقلہ لکبر او لمرض او لمصیبۃ فاجأتہ فمادام فی حال غلبۃ الخلل فی الاقوال والافعال لا تعتبر اقوالہ[1] الخ پس جب کہ بوجہ شدت مرض کے اس کی عقل اس وقت مختل تھی، اور بقول طبیب حاذق وہ مرض بھی ایسا ہی تھا تو اس حالت میں اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۲۲):۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا بلکہ مصدی نے جو طلاقنامہ لکھا تھا، اس پر دستخط کئے کیا اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاقنامہ کا مضمون سن کر بطریق تصدیق مضمون، دستخط کرنے سے شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشامی[2] (اگر اس نے یہ دستخط بخوشی کیا ہے اور کسی دباؤ کا نتیجہ نہیں ہے۔ ظفیر)۔

شراب پلا کر بلا اطلاع سادے کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوا لیا اور پھر اس پر طلاقنامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۳):۔ ایک شخص کے دشمنوں نے ایک وثیقہ فروش اور عرضی نویس سے مل کر ایک موقع پر اس شخص کو شراب پلا کر اس کی طرف سے ایک وثیقہ طلاق نامہ خریدا اور اس سے اس نشہ ہی کی حالت میں رجسٹر اور وثیقہ سفید پر اس کا انگوٹھا لگوایا اور پھر ان اہل مشورہ نے اس کی طرف سے اس کی عورت منکوحہ کو طلاق لکھ دی، لیکن اس کو اور اس کی عورت کو اس وثیقہ اور طلاق کی کچھ خبر نہیں، غرض جملہ کارروائی فرضی اور دھوکہ ہے، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور جو کچھ اولاد اس

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدہوش ص ۵۸۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ الخ وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر۔

قصہ کے بعد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: - فرضی طور سے کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھ دینے سے اور بدون اطلاع اس امر کے کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے شوہر کا انگوٹھا لگوا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اسی طرح سفید سادہ کاغذ پر کسی حیلہ سے شوہر کا انگوٹھا لگوا کر بعد میں اس کاغذ میں طلاق لکھ دینے سے شوہر کی طرف سے طلاق واقع نہ ہوگی[1] کما فی حدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق[2] الخ اور شامی میں ہے وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ[3] الخ پس اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق نہیں ہوئی اور اولاد ثابت النسب اور ولد الحلال ہے۔

خوف کی وجہ سے عدالت میں نکاح کا انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۱۲۴): - ہندہ بیوہ کا نکاح زید کے ساتھ رو بروے گواہان و وکیل ہوا ہے، لیکن مجلس نکاح میں صرف یہ ہی چند اشخاص تھے جو مذکور ہوئے ہیں، عام طور سے یہ مجلس نکاح منعقد نہ تھی، کیونکہ ہندہ کا خاوند سابقہ بکر کی جائداد زرعی تھی، وہ تمام ہندہ کے نام پر درج تھی، یہ اخفاء صرف محرومی وارثان بازگشت کے لئے کیا گیا تھا، جب منجانب وارثان مقدمہ دائر عدالت ہوا، گواہان نے ہندہ کے نکاح صحیح ہونے کا بیان ہمراہ زید کے کیا ہے۔ زید کے نطفہ اور بطن ہندہ سے ایک لڑکی بھی تولد ہوئی ہے جو موجود ہے، مگر ناکح نے

---

[1] ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فأتاها وقع إن أقر الزوج أنه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الأمر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه اهـ (رد المحتار كتاب الطلاق مطلب في الطلاق بالكتابة ص۵۸۹ ج۲) ظفير

[2] دیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق ص۱۵۱ الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص۵۸۹ ظفير

[3] رد المحتار كتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ - ظفير۔

بوجہ خوف عدم اندراج رجسٹر کرنے کے اور عائد ہونے جرم کے اور منکوحہ بوجہ زائل ہونے ملکیت کے اپنے عقد نکاح صحیحہ سے روبروئے عدالت منکر ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا کوئی عقد نہیں ہوا، کیا اس کا انکار معتبر ہوگا یا نہیں یعنی نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے او سئل الک امرءۃ فقال لا او تطلق اتفاقا وان نوی لان الیمین والسوال قرینتا ارادۃ النفی فیھما الخ وفی ردالمحتار قولہ لا تطلق اتفاقا وان نوی) ومثلہ قولہ لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح او لا حاجۃ لی فیک بدائع الی ان قال والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا[1] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح ہونا تو شرعاً ثابت ومحقق ہے، پس انکار اس سے کذب اور جحود ہے، طلاق نہیں ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں نکاح مابین زید وہندہ قائم ہے اور طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

> عمر پندرہ سال ہو مگر ہم بستری کے قابل نہ ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۱۲۵):- بکر کی عمر پندرہ سال کی ہے مگر عورت سے ہم بستری کے قابل نہیں، اس کی طلاق ہوگی یا اس کا باپ دے گا، دوسرا نکاح عورت کا کیسے کیا جاوے۔

الجواب:- اگر بکر کی عمر پندرہ برس پوری ہے تو وہ شرعاً بالغ ہے اور اس کی طلاق واقع ہوگی، باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے[2]۔ اس سے طلاق لی جاوے بغیر طلاق علیحدگی کی کوئی صورت نہیں (پندرہ سال جب عمر پوری ہو جاتی ہے، لڑکا، لڑکی کو شرعاً بالغ قرار دیدیا جاتا ہے، خواہ اس وقت تک ہم بستری پر پوری قدرت ہو یا نہ ہو، اور

---

[1] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار قبیل باب طلاق المریض ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر

[2] یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا الخ ولا یقع طلاق المولی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق (درمختار) کنایۃ عن ملک المتعۃ (دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ و ص ۵۸۰ ج ۲) ظفیر۔

اگر بارہ سال کے بعد احتلام، انزال ہونے لگے، اور خواہ پندرہ سال کی عمر نہ ہوئی ہو تو بھی شرعاً بالغ قرار پاتا ہے[1]، واللہ اعلم، ظفیر

نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے

سوال (۱۲۶):۔ درباره طلاق صغیر اہل علم ایں جا مختلف شدہ اند، فریق اول می گوید کہ کبر سن زوجہ وخوف زنا و پشیمانی عورت ووالدین وخوف فسادات زمانہ داخل شد ضرورت است، پس طلاق صبی واقع است وضرورت حاکم مجاز وقاضی شرعی در فسخ نیست خود صغیر مالک طلاق است از وطلاق گرفتہ بدیگر جا ر نکاح جائز است، فریق ثانی می گوید ضرورت آں باشد کہ در کتب مصرح است وایں ضرورت است مذکورہ در کدام کتاب مصرح نیست، ہر کس مجاز ایجاد ضرورات نیست، وبالفرض اگر ضرورت تسلیم کنیم قضاء قاضی شرط است، ہر کس مجاز نیست، فریق اول می گوید کہ بایں ضرورات مذکورہ ترک مذہب جائز است، بر مذہب غیر عمل جائز است، فریق ثانی منکر اند ترک تقلید بایں ضرورت جائز دارند ودلائل ہر فریق مفصل ابلاغ اند، بوقت ضرورت طلاق صبی واقع می شود یا نہ، مراد از ضرورت کدام ضرورت است، ہر کس مجاز اختراع ضرورت است یا ہر چہ در کتب مصرحہ باشد، ضرورات مصرحہ فریق اول واقعی ضرورت اند بایں طلاق صبی جائز است وعمل بمذہب غیر جائز است یا نہ، قضائے قاضی دریں مسئلہ شرط است یا ہر کس را اختیار است کہ از صبی طلاق دہانیدہ نکاح دیگر نمایند، امثال ما یاں مقلداں را ترک مذہب باختراع ضرورت از خود جائز است یا ہماں وقت کہ تصریح در کتب فقہ یافتہ شود و بوقت اشد ضرورت دریں معاملہ ترک مذہب خود وعمل بمذہب غیر

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیهما شئ فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی وادنی مدته اثنا عشرة سنة ولها تسع سنین (درمختار) قوله فان لم یوجد فیهما ای فی الغلام والجاریة شئ مما ذکر (رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵) ظفیر

جائز است، چنانچہ در بارہ زوجہ مفقود و معتد الطہر مصرح است تحریر مولوی محمد بخش در امتناع طلاق صغیر صحیح است یا چہ۔

الجواب:۔ طلاق صبی واقع نیست[1] و او محل ایقاع طلاق نیست لحدیث رفع القلم عن ثلثة الحدیث[2] و لما صرح بہ الفقہاء قاطبة[3] و تفریق قاضی کہ در مواقع مخصوصہ در بعض اقوال طلاق کردہ شدہ است آں در حقیقت ایقاع طلاق از صبی نیست بلکہ تفریق قاضی را حکم طلاق دادہ شد، پس تفریق قاضی دراں مواقع ہم ضروری است بلکہ اصل ہماں است و ہماں تفریق قاضی را طلاق نام کردہ اند نہ آنکہ طلاق صبی بدون تفریق قاضی واقع شود، و مواقع تفریق قاضی ہماں است کہ فقہاء بتصریح آں فرمودہ اند[4] نہ آنکہ بخلاف مواقع مذکورہ حکم جواز طلاق صبی کنیم و ضرورت مجوزہ فریق اول دراں داخل نیست و تفریق قاضی ضروری است کہ ہر کس را اختیار نیست کہ بوقع ضرورت از صبی طلاق دہانیدہ نکاح ثانی کنند و ترک مذہب نامقلداں را سوائے مواقع کہ فقہاء دراں مواقع بمذہب غیر عمل را تجویز فرمودہ اند جائز نیست۔

پس تحریر مولوی محمد بخش صاحب در بارہ عدم وقوع طلاق صبی صحیح و معتبر است و تحریر مجوزین طلاق صبی صحیح و معتبر نیست۔

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے والدین کی

سوال (۱۲۷):۔ ایک لڑکے کا نکاح بحالت نابالغی ہوا، والدین نے ایجاب و قبول کیا، اب وہ لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، لڑکے نے طلاق نہیں دی تو لڑکی کو اس کے ساتھ رخصت کرنا

---

[1] ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ھدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۷ ج ۲) ظفیر [2] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ظفیر [3] ولا یقع طلاق المولی علی امرأة عبدہ الخ وطلاق المجنون والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر [4] الخ اذا کان مجبوبا وفرق بینھما او اسلمت زوجتہ فعرض الاسلام علیہ ممیزا فابی وقع الطلاق (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر۔

چاہیئے یا نہیں۔

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں نکاح ہوگیا، نابالغ کی طرف سے اس کے والدین ایجاب و قبول کر سکتے ہیں اور نکاح ہو جاتا ہے، لیکن نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین طلاق دے سکتے ہیں[۱]، پس اس لڑکی کو اس کے شوہر کے گھر رخصت کر دینا چاہیئے۔

نابالغ لڑکا یا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۲۸):۔ میرے لڑکے نابالغ چار سالہ کا نکاح ایک لڑکی پندرہ سالہ بالغہ سے ہوا تھا، ایک سال ہوا، اب لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے اور لڑکا پانچ سال کا ہے، لڑکی کا گذارہ مشکل ہے، اب مجھے اپنی عزت کا ڈر ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو طلاق دیدوں، ایسی حالت میں لڑکا یا میں اس کو طلاق دے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر نہیں پڑ سکتی اور نابالغ کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب تک لڑکا بالغ نہ ہو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے هکذا فی الدر المختار[۲] وغیرہ۔

نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا صورت ہے

سوال (۱۲۹):۔ ایک شخص نے اپنے پسر نابالغ کا نکاح عرصہ سے کسی نابالغہ سے کیا تھا، اور اب عرصہ دو سال سے عورت بالغہ ہے اور لڑکا نابالغ، اب کسی وجہ سے باپ یہ چاہتا ہے کہ نکاح فسخ ہو جاوے، اب کوئی ایسی صورت بتا دیں کہ حیلہ سے نکاح فسخ ہو جاوے تا کہ لڑکی کا نکاح اور کہیں کر دے

---

[۱] لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق الخ و المجنون والصبی ولو مراهقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر

[۲] لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق الخ والمجنون والصبی ولو مراهقا (ایضاً کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر۔

اور حیلہ کرنا شرعاً جائز ہے کہ ناجائز ہے، اور فسخ نکاح اس وجہ سے چاہتا ہے کہ کہیں یہ لڑکی حرام میں مبتلا نہ ہو جاوے۔

الجواب: اقول وباللہ التوفیق جاء فی الحدیث الطلاق لمن اخذ الساق الخ کتاب الطلاق[1] وفی در المختار من کتاب الماذون و کذا لا یقع من غیرہ کابیہ ووصیہ والقاضی للضرورۃ وسیجئ ھذہ العبارات بتمامھا وفی الدر المختار والصبی ولو مراھقاً ای لا یقع الطلاق الخ در مختار کتاب الطلاق وفی کتاب الماذون وتصرف الصبی والمعتوہ ان کان نافعاً محضاً کالاسلام والاتھاب صح بلا اذن الخ وان ضاراً کالطلاق والعتاق الخ لا وان اذن بہ ولیھما الخ (در مختار) قولہ وان اذن بہ ولیھما لاشتراط الاھلیۃ الکاملۃ وکذا لا اجازہ بعد بلوغہ الا اذا کانت بلفظ یصلح لابتداء العقد کاوقعت الطلاق والعتاق وکذا لا تصح من غیرہ کابیہ ووصیہ والقاضی للضرورۃ قلت ومواضع الضرورۃ مستثناۃ عن قواعد الشرعیہ کما لو کان مجبوباً او ارتد او اسلمت امرأتہ وابی الاسلام او کاتب ولیہ حظہ من عبد مشترک واستوفی بدلھا فقد صار الصبی مطلقاً فی قول[3] الخ پس در قولیکہ صبی دریں مواقع منصوصہ مطلق گفتہ اند مطلبش ہمیں است کہ دریں موضع خاصہ اطلاق مطلق بروکردہ خواہد شد نہ آنکہ در غیر ایں مواقع مخصوصہ طلاق واقع کنند پس کدام حیلہ است کہ در صورت مسئولہ بکار آید و طلاق صبی واقع شود، ایں محال است و خیال۔

نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے | **سوال (۱۳۰):** زید نے

---

[1] الدر المختار علی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً ص ۵۸۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[3] رد المحتار کتاب الماذون مبحث فی تصرف الصبی ص ۱۵۰ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔

اپنے بیٹے عمر کا نکاح جس کی عمر تخمیناً چھ سال کی ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ جس کی عمر تخمیناً بارہ سال ہے کر دیا، زید مذکور دو سال کے بعد مر گیا، اس وقت چونکہ ناکح (لڑکے) کی عمر آٹھ سال ہے، اور منکوحہ (لڑکی) کی عمر چودہ سال ہے، زید کے وارث اس خیال سے کہ لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغہ ہو چکی ہے، اس حالت میں اگر میل کرا دیا جائے تو اتحاد کی صورت نظر نہیں آتی بلکہ ناکح کا ضرر جانتے ہیں، بنا بریں چاہتے ہیں کہ منکوحہ کا نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ کر دیا جائے اور اس عوض دوسرا بازو (دوسری لڑکی) لڑکے کی عمر کے برابر ناکح (لڑکے) نابالغ سے کر دیا جائے، اس صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ کتاب نور الانوار مطبع یوسفی ص۲۸۵ میں یہ روایت ہے وان طلاق الصبی واقع الخ اور کتاب تلویح میں ہے قال شمس الائمۃ الحق انہ لا ضرورۃ فی اثبات الخ اور کتاب نامی شرح حسامی مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی ص۸۷ میں درج ہے ان الطلاق والعتاق الخ فقط۔

الجواب:۔ صبی کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، در مختار میں ہے لا یقع طلاق المولیٰ (الی ان قال) والصبی، قال الشامی قولہ والصبی۔ الا اذا کان مجبوباً الخ (شامی ص۵۸۶ ج۲) پس معلوم ہوا کہ طلاق صبی واقع نہیں ہوتی، اور نور الانوار وغیرہ کی عبارتوں کا مطلب وہی ہے جو شامی نے بیان فرمایا، پھر یہ ایک اصولی بحث ہے کہ ایا رعن الاسلام وغیرہ کو طلاق سمجھنا چاہئے یا نہیں، پس کتب مذکورہ کی عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ان مواقع خاصہ میں بضرورت طلاق کا حکم کیا جاتا ہے، یہ حکم دوسری جگہ جاری نہیں ہو سکتا، نیز یہ کتابیں اصول فقہ کی ہیں، فتاویٰ کی کتابیں نہیں ہیں کہ ان سے فتویٰ دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم (اصول فقہ کی وہ بحث یہ ہے وفی شرح التحریر قال صاحب الکشف وغیرہ "المراد من عدم شرعیۃ الطلاق او العتاق فی حق الصغیر عدمھا عند

عدم الحاجة فاما عند تحققها فمشروع، قال شمس الائمة السرخسی زعم بعض مشائخنا ان هذا الحکم غیر مشروع اصلا فی حق الصبی حتی ان امرأته لا تکون محلا للطلاق وهذا وهم عندی فان الطلاق یملک بملک النکاح اذ لا ضرر فی اثبات اصل الملک بل الضرر فی الایقاع حتی اذا تحققت الحاجة الی صحة ایقاع الطلاق من جهته لدفع الضرر کان صحیحا فاذا اسلمت زوجته وابی فرق بینهما وکان طلاقا عند ابی حنیفة ومحمد واذا ارتد والعیاذ بالله وقعت البینونة وکان طلاقا فی قول محمد واذا وجدته مجبوبا فخاصمته فرق بینهما الخ (رد المحتار باب الکافر ص ۵۳۶ ج ۲ ظفیر)۔

مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۳۱):۔ چہ می فرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین اندریں کہ شخصے پسر نابالغ را با دختر نابالغہ تزویج نمودہ وآں پسر دختر را سہ طلاق داد، عام است کہ آں پسر نابالغ عاقل است یا نہ، برتقدیر اول مراہق است یا غیر ازاں، موافقِ شریعتِ غرا وملتِ بیضا وقوعِ طلاق خواہد شد یا نہ؟ پس از انقضائے مدت چند برمساوات آنکہ قبلِ بلوغ باشد یا بعد ازاں والدینِ دختر مراورا در نکاح شخصِ دیگر آوردہ اند، پستر ازاں دختر او لاد ہویدا شد نکاح ثانی منعقد شد یا نہ؟ برتقدیر ثانی تفریق میاں شاں لابد است یا نہ؟ اگر لابد است حکم اولاد شاں چہ؟ بوقف حلال گردید یا نہ؟ فقط۔

الجواب:۔ طلاق صبی نابالغ غیر صحیح وغیر واقع است اگر چہ صبی مراہق وعاقل باشد وہرگاہ طلاق واقع نہ شد، نکاح آں دختر بشخص دیگر ناجائز وباطل است قال الله تعالیٰ حرمت علیکم امهاتکم والمحصنات من النساء الآیة و صبی نابالغ مرفوع القلم است بنص حدیث، پس طلاقش علی الصحیح غیر صحیح است و خلافِ آں معتبر نیست وہرگاہ نکاح ثانی ناجائز وباطل است تفریق میانِ شاں

لازم است واولاد ولدِ حرام است فقط واللہ اعلم (فی العالمگیریہ ولا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل الخ جلد ا ص۳۳۰ مصری

کتبہ عزیز الرحمن مفتی مدرسہ

نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۳۳۲):۔ اگر نابالغ اپنی منکوحہ کو طلاق دیوے تو واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔ مولوی سراج احمد بھاولپوری فتوی وقوع کا دیتے ہیں۔

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ الخ والمجنون والصبی ولو مراهقا او اجازہ بعد البلوغ الخ لانہ حین وقوعہ وقع باطلا والباطل لا یجاز الخ شامی ج۲ ص۴۲۶[1] پس معلوم ہوا کہ فتوی وقوع طلاق صبی کا دینا غلط ہے عند الحنفیہ صحیح نہیں ہے۔

نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۱۳۳۳):۔ ایک نابالغ نے اپنے باپ کے ذریعہ سے اپنی بیوی کو طلاق دی، اسی وقت ایک مولوی نے اس شخص کا نکاح اس عورت کی ہمشیرہ کے ساتھ کر دیا یہ نکاح وطلاق صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی[2]، اور نابالغ کا باپ یا دوسرا ولی نابالغ کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق کذا فی الدر المختار[3]، پس نکاح اس لڑکے نابالغ کا اس کی زوجہ کی ہمشیرہ سے بحالت موجودہ صحیح نہیں ہے بلکہ باطل ہے قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الآیۃ[4]

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۸۵ وج۲ ص۵۸۶ ۱۲ ظفیر [2] ولا یقع طلاق الصبی (ہدایہ کتاب الطلاق ج۲ ص۳۳۴) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۸۵ ۱۲ ظفیر [4] سورۃ النساء، رکوع ۴۔ ظفیر

ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں

سوال (۱۳۴):۔ طلاق صبی عند الضرورت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق صبی واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار والصبی ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ[1]، اور وہ جو بعض مواقع میں صبی کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کردیا جاتا ہے اور قاضی تفریق کردیتا ہے، جیسے مجبوب کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کردیا جاتا ہے یا مرتد کی زوجہ کو علیحدہ کردیا جاتا ہے تو وہ درحقیقت صبی کی طلاق نہیں ہے اور اگر اس کو مجازاً طلاق صبی کہا جاوے تو ان مواقع پر اور کسی موقع کو قیاس نہیں کرسکتے، کیونکہ وہ تفریق حسب تصریح فقہاء ان ہی مواقع کے ساتھ خاص[2] ہے کما لو کان مجبوبا او ارتد او اسلمت امرأته و ابی الاسلام الخ شامی[3]۔

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہوجائے تو بھی کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی

سوال (۱۳۵):۔ کریم بخش نابالغ تین سالہ کا نکاح مسماۃ زینب بالغہ سے کیا گیا تھا، عورت مذکورہ چونکہ بالغہ تھی کہنے لگی کہ اس لڑکے نابالغ سے طلاق لے کر کسی بالغ مرد سے نکاح کردو، نہیں رہا جاتا زنا ہوجائے گا، چونکہ طلاق صبی کی غیر نافذ تھی، یہ معاملہ نہ کیا گیا، مسماۃ زینب نے زنا شروع کردیا، چنانچہ زنا سے ایک لڑکا پیدا ہوکر مرگیا اور ایک لڑکی ابھی چار سالہ موجود ہے، عورت مذکورہ اب بھی خواہاں ہے کہ طلاق دلادو، میں کسی سے نکاح کرلوں اور لڑکا کریم بخش جو عاقل غیر بالغ ہے غیرت سے طلاق دینے پر ہر وقت طیار ہے، ایسی صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہوسکتی ہے یا کیوں کر، کتب فقہ میں ہے کہ طلاق صبی کی عند الضرورت جائز ہے، اس ضرورت سے کیا مراد

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۹ ظفیر [2] ووقوع فی المسائل الاربع للحاجة ودفع الضرر لاینافی عدم اهلیته للطلاق فی غیرها کما مر تحقیقه فی نکاح الکافر (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۹) ظفیر [3] ایضاً کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۹ ظفیر

ہے، جس عورت بالغہ کا زنا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہو، اور ابھی ہوا نہ ہو، وہ اپنے ناکح نابالغ سے طلاق لے سکتی ہے اور اس نابالغ کی طلاق جائز ہو سکتی ہے یا نہیں

الجواب: - طلاق نابالغ کی کسی طرح صحیح نہیں ہے اور وہ جو بوجہ عنین ہونے یا مجنون ہونے یا مقطوع الذکر ہونے شوہر کے یا اسلام لانے زوجہ نابالغ کے اور انکار کرنے شوہر کے اسلام سے قاضی بضرورت تفریق کرا دیتا ہے وہ در حقیقت ایقاع طلاق از جانب نابالغ نہیں ہے اور ماسوا ان مواقع کے جن میں فقہاء نے تفریق کی تصریح کی ہے دوسرے موقع میں فقہاء عدم وقوع طلاق صبی کی تصریح فرماتے ہیں کہ ماسوا مسائل اربعہ کے صبی میں اہلیت طلاق کی نہیں ہے - قال فی الشامی و وقوع فی المسائل الاربع للحاجة ودفع الضرر لاینافی عدم اھلیته للطلاق فی غیرھا کما مر تحقیقه فی باب نکاح الکافر[1] الخ وایضاً فی الشامی فی کتاب الماذون ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع کما لوکان مجبوباً او ارتد او اسلمت امرأته وابی الاسلام اوکاتب ولیه حظه من عبد مشترک واستوفی بدلھا فقد صار الصبی مطلقاً فی قول کما صار معتقاً[2] الخ فقط

گونگا شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے

سوال (۱۳۶۱):- ایک شخص نے اپنی

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۸۵ نکاح کافر میں یہ بحث اس طرح ہے وھو من اغرب المسائل حیث یقع الطلاق من صغیر ومجنون زیلعی ج۲ وفیه نظر اذ الطلاق من القاضی وھو علیھما لا منھما فلیسا باھل للایقاع بل للوقوع کما لو ورث قریبه (در مختار) قوله فلیسا باھل للایقاع ای ایقاع الطلاق منھما بل ھما اھل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعه علیھما عند وجود موجبه (رد المحتار کتاب نکاح الکافر ص۵۳۶ ج۲) ظفیر [2] رد المحتار کتاب الماذون ص۱۵ ج۵ ۱۲ ظفیر۔

دختر کا نکاح زمانہ طفولیت میں ایک لڑکے سے کر دیا تھا، اس وقت لڑکے میں کوئی عیب نہیں تھا، بعد بلوغ لڑکے میں چند عیوب پیدا ہو گئے، منجملہ ان کے ایک عیب یہ ہے کہ لڑکا نامرد ہے اور گونگا بھی ہے، اس وجہ سے لڑکی کا والد چاہتا ہے کہ اس کا دوسرا نکاح کر دوں مگر لڑکا بوجہ گونگا ہونے کے طلاق نہیں دے سکتا، اس وجہ سے اس کا دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- گونگے کی طلاق اشارہ سے پڑ جاتی ہے، اور تحریر سے پڑ جاتی ہے، اگر وہ لکھ سکتا ہے تو اس سے طلاق لکھائی جاوے ورنہ اشارہ سے طلاق دلوائی جائے۔ بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست نہیں[1] ہے۔ فقط

اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۳۷):- ہندہ نے بعد وفات شوہر کے دوسرا نکاح خالد سے کیا، زمیندار نے نکاح کے دس برس بعد بربنا اس قانون کے کہ جب عورت بیوہ اپنا نکاح کرلیوے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اس کی اراضی سے شوہر اول کی بیدخلی کردے، استغاثہ بیدخلی ہندہ نے عدالت میں کیا، خالد نے یہ بیان کیا کہ میرا نکاح ہندہ سے نہیں ہوا، اور ہندہ نے بھی یہ ہی جواب دہی کی تو اس سے نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب:- خالد کے اس بیان سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے قولہ لا تطلق (اتفاقاً) ومثلہ قولہ لم اتزوجک الخ والاصل

---

[1] او اخرس ولو طارئا باشارتہ المعہودۃ فانہا تکون کعبارۃ الناطق استحسانا (در مختار) یقع طلاق الاخرس بالاشارۃ یرید بہ الذی ولد وہو اخرس او طرأ علیہ ذلک ودام حتی صارت اشارتہ مفہومۃ والا لم تعتبر ففی کافی الحاکم الشہید مانصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکان لہ اشارۃ تعرف فی طلاقہ ونکاحہ وشرائہ وبیعہ فہو جائز الخ فقد رتب جواز الاشارۃ علی عجزہ عن الکتابۃ فیفید انہ ان کان یحسن الکتابۃ لا تجوز اشارتہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۲۴ ج ۲)

ان نفی النکاح اصلاً لا یکون طلاقاً بل یکون جحوداً[1] الخ ص ۵۲۳ ج ۲ شامی فقط

نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا تو کیا اس سے طلاق ہو گئی

سوال (۱۳۸): ایک شخص نے اپنی لڑکی دوسرے کے لڑکے کے نکاح میں دینا کیا، اور اس کی لڑکی اپنے لڑکے کے نکاح میں لینا کیا نابالغ لڑکی کا نکاح نابالغ لڑکے سے پہلے ہوا، اور بعد میں دوسرے لڑکے کے لڑکی کا نکاح ہوا، نکاح ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی بالکل دیوانی ہے اس لئے اس نے اس لڑکی دیوانی کو واپس کر دیا اور اپنی نابالغ لڑکی کو واپس لے لیا، اب وہ لڑکی بالغ ہے اور نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا اس کو طلاق لینا ضروری ہے یا اس کے باپ کا واپس کرنا ہی اس کے لئے طلاق ہے۔

الجواب: دونوں لڑکیوں کا نکاح ہو گیا، ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں ہو سکتی اور دونوں کا نکاح قائم ہے، جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دے، اس وقت تک کوئی لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسری جگہ نکاح درست نہ ہوگا، اور باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔[2] فقط

مجنوں کی طرف سے اس کے وارث طلاق نہیں دے سکتے ہیں

سوال (۱۳۹): مجنوں کی طلاق اس کے وارثوں کی طرف سے یعنی بھائی یا والد کی جانب سے ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس پر عدت ہے یا نہیں۔

الجواب: مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور اس کا ولی مثلاً بھائی وغیرہ بھی طلاق نہیں دے سکتا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق

---

[1] رد المحتار قبیل باب طلاق المریض ص ۴۲۳ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] نکاح جب باضابطہ ہو چکا تو اب دونوں میں علیحدگی کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ شوہر بالغ ہو کر طلاق دے، اس لئے کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے باپ کی طلاق اس کی بیوی پر واقع ہوگی ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ الخ وبالمجنون والصبی ولو کان مراہقاً او اجازہ بعد البلوغ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۰ ج ۲ و ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر

لمن اخذ الساق[1] البتہ امام محمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی مجنون کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اس کے بعد اگر وہ اچھا نہ ہو تو ان میں تفریق کرادے، بعد تفریق کے عورت عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے[2]

بیوی کو خنثیٰ ظاہر کرنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں

سوال (۱۴۰):- زید نے دو چار آدمیوں کے سامنے اپنی زوجہ کو خنثیٰ ظاہر کیا کہ میری زوجہ میرے کام کی نہیں ہے، کیا زید کی اس گفتگو سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اس کی زوجہ مہر پانے کی مستحق شرعاً ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس گفتگو سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[3] اور مہر موجل کا مطالبہ بھی قبل طلاق یا موت کے نہیں ہوسکتا[4]۔

عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی اور شوہر نے واپس لیجانے سے انکار کردیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۱):- ایک عورت اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر دوسرے شخص کے پاس چلی گئی، جب اس کے شوہر سے کہا گیا کہ تو عورت کو لے جا تو اس نے لے جانے سے

---

[1] ولا یقع طلاق المولی علی امرأۃ عبدہ الخ والمجنون والصبی (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۵ ج۲۔ ابن ماجہ ص۱۵۰) ظفیر [2] ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ لو بالزوج ولو قضی بالرد صح (در مختار) ومحمد فی الثلاثۃ الاول لو بالزوج کما یفہم من البحر (رد المحتار باب العنین ص۸۲۲ ج۲) تفصیل کیلئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانوی اور للرحمانی ۱۲ ظفیر [3] طلاق جب شوہر دے گا واقع ہوگی البتہ یہ مسئلہ ضرور ہے کہ خنثیٰ مشکل سے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے وعقد یفید ملک المتعۃ ای حل استمتاع الرجل من امرأۃ لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل (در مختار) ای ایراد العقد علیہما لا یفید ملک استمتاع الرجل بہما لعدم محلیتہما لہ الخ لو زوجہ ابوہ او مولاہ لامرأۃ او رجلا لا یحکم بصحتہ (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۵۶ ج۲) ظفیر [4] وھذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وھو الطلاق او الموت (عالمگیری مصری باب المہر ص۳۱۸ ج۱) ظفیر

انکار کر دیا، تو کیا نکاح فسخ ہو گیا، اور اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں،

الجواب:۔ اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا، اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ یا اس عورت کو طلاق دیوے یا لے جاوے اور نان نفقہ کی خبر گیری کرے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو جائز نہیں[۱]

مرگی والا حالت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہو گی

سوال (۱۴۲):۔ زید کا نکاح ہندہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا، زید نکاح کے بعد ایک سال تندرست رہا، بعدہ اس کو مرض مرگی لاحق ہوا جس کا دورہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے اب زید کی عمر ۱۷ سال نو ماہ کی ہے، اگر زید اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب:۔ زید اگر حالت افاقہ میں طلاق دے گا تو طلاق صحیح ہے واقع ہو جاوے گی۔[۲]

اگر ایسا نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر لوں گا یہ جملہ بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۴۳):۔ ہندہ زوجہ حاملہ زید کی بیان کرتی ہے کہ بوقت روانگی جائے ملازمت تاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء میرے شوہر زید نے کہا کہ اگر وضع حمل میری ماں کے پاس نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر دوں گا، اور زید ان الفاظ کے کہنے سے منکر ہے، دوسرے ایک خط نوبت سابق کا آیا ہوا زید کا بنام والدہ ہندہ کے آیا تھا، اس کا اول و آخر علحدہ کر کے جس ورق کی ایک سطر میں عبارت "اگر آپ کی ذات کو میری ذات سے دھبہ لگتا تھا" اس سے پہلے اور بعد کی عبارت لعاب دہن سے حذف کر کے آگے

---

[۱] ویجب الطلاق لوفات الامساک بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۲/۲) واما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (ایضاً باب المہر ص ۴۸۲/۲) ظفیر

[۲] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو مریضا (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹/۲) ظفیر

صرف "قطع تعلق کردیا" درج ہے، والدہ ہندہ پیش کرتی ہے، جس کو زید کا زبردستی مٹانا لعاب دہن سے ظاہر کرتی ہے۔ اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: موافق اس تحریر کے جو ہمرشتہ ہے، ہندہ زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جو کچھ بیان ہندہ کا ہے اس کے موافق تو اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ زید نے موافق قول ہندہ کے شرطیہ یہ کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو تجھ سے تعلق قطع کردوں گا، تو اس لفظ سے اگر شرط بھی پائی جائے تو طلاق واقع نہیں ہوئی (۱) لانہ بلفظ المستقبل ولا یقع الطلاق بلفظ المستقبل، لانہ وعد کذا فی کتب[۱] الفقہ۔ اور والدہ ہندہ جو خط مشتبہ پیش کرتی ہے، اس سے بھی طلاق واقع نہیں ہوسکتی اس لئے کہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید نے کس کو یہ لفظ لکھا ہے اور نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اگر بالفرض یہ لفظ زید نے اپنی زوجہ ہی کو لکھا ہو تو چونکہ یہ کنایہ ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، لہٰذا یہ تحریر بھی موجب وقوع طلاق نہ ہوئی قال فی الدر المختار علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک اطلق ام لا[۲]۔

انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق دی واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۴۸۰): زید حلفاً اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بکر سے عمر خسر بکر نے نہایت جاہلانہ مناقشہ کیا بکر کو جو ایک معزز شخص ہے کچھ کہہ کر مخاطب کیا اور بہت سے الفاظ اسے کہے جس کی باعث بکر پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ تمام بدن کانپنے لگا، جس کی بابت یہ مشہور ہے کہ وہ نہایت موردا الغضب مغلوب المزاج شخص بکر نے عمر کو جواب

[۱] او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد الدر المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۵۷ ج۲ ظفیر [۲] ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ص۶۲۳ ج۲۔ ظفیر۔

ترکی بہ ترکی جواب دینا شروع کیا، زید متحیر ہوا کہ یہ کیا جہالت ہے، بکر کو کیا ہوگیا ہے کہ جو شاہراہ پر ایک معزز شخص ہو کر ایسی جہالت کر رہا ہے، اسی بحثا بحثی میں عمر خسر بکر نے پانچ سات مرتبہ ایک ایک نقص وعیب کو جتلا کر طلاق مانگی وہ عمر کی طرف دیکھتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بکر متحیر مبہوت ہے ایسی مبہوتی میں طلقت طلقت طلقت کہا زید کے ساتھ دیکھنے والے کئی شخص تھے، بعد اس کے بکر کا نشہ اترا، اور آدمی کی طرح باتیں کرنے لگا ورنہ زید کو قطعی یقین تھا کہ بکر کی یہ غضب آلودگی اور مجنونانہ حرکات ہاتھا پائی کی نوبت لائے گی، آیا بکر کی اہلیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں بینوا توجروا۔

اس پر مولوی محمد شبلی مدرس ندوہ نے یہ جواب لکھا ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق نہیں پڑی، کیونکہ مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور عبارت شامی جلد دوم صـ۴۶۲ کی وسئل فیمن طلق زوجتہ ثلاثا فی مجلس القاضی وھو مدھوش فاجاب بان الدھش من اقسام الجنون فلا یقع الخ[1] پیش کی ہے، اس پر حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جواب تحریر فرمایا ہے

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق یہ ظاہر ہے کہ طلاق اکثر غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے اور غصہ ہی موجب اور باعث طلاق دینے کا غالباً ہوتا ہے چنانچہ کنایات میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں کرنا اس کی دلیل بین ہے کہ حالت غضب میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں ہے، مثلاً یہ کہ میں نہایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا، اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں وغیرہ، پھر حکم عدم وقوع طلاق کا کرنا اس صورت میں مشکل ہے اور مدہوش قرار دینا بکر کو اس کی حالت ظاہری کو دیکھ کر درست نہیں ہے، اور باب الطلاق میں احتیاط لازم ہے کہ تحلیل حرام کی طرف مقتضی نہ ہو، اور

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدھوش صـ۵۸۸/۲ - ظفیر

صورت مذکورہ میں تین طلاق دینا مذکور ہے، لہذا حکم یہ ہے کہ بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے[1] فقط ۔

بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۵):- بکر متعلقہ ماقبل مندرجہ جلد ہذا جناب کے اس جملہ پر کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں، بکر سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک مجھ پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ بدحواسی و مدہوشی میں تھا، اب کیا حکم وقوع طلاق کے بارے میں ہوگا۔

الجواب:- قاضی تو اس کو نہ مانے گا اور حکم وقوع طلاق کا کرے گا۔ البتہ دیانۃ موافق اختیار شامی طلاق واقع نہ ہوگی اور بندہ کو اس میں تامل ہے کیونکہ باب التعلیق کی عبارت ہر حال میں وقوع طلاق کو چاہتی ہے اور محققین مثل صاحب فتح وخانیہ نے اس کو اختیار فرمایا ہے اور یہ عبارت احقر کی اور سوال میں بکر کچھ بیان علی سبیل التنزل تھی کہ اختیار شامی کے موافق ہے، جب کہ وہ کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ میری زبان سے کیا نکلا۔ فقط ۔

غصہ کی طلاق پر سوال اور اس کا جواب

سوال (۱۴۶):- جناب نے استفتاء میں یہ تحریر فرمایا کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں مثلاً یہ کہ میں غایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، اگر بکر خود ظاہر کرے کہ میری یہ حالت تھی اسی وقت عدم وقوع طلاق کا حکم لگایا جا سکتا ہے اگر دوسرے لوگ اس کو ظاہری حالت و قرینہ سے اس کی بدحواسی کو بیان کریں تو وہ حکم نہیں دیا جائے گا، اگر مدہوشی اسی قسم کے نہ ہو کہ جو کچھ وہ کہے اس سے بے خبری رہے تو کیا طلاق واقع ہو جاوے گی، اگر ایسا ہے تو شامی کی اس عبارت کے اس حصہ کی تردید

[1] ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم هذا الموافق عندنا، رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶/ ج۲) ظفیر

کیسے ہوگی جسے مفتی صاحب ندوۃ العلماء نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے لا یلزم فیہ ان یکون بحیث لا یعلم ما یقول بل یکفی فیہ بغلبۃ الھذیان واختلاط الجد والھزل[۱] فقط بینوا توجروا۔

الجواب :۔ خود کہنے سے بھی معلوم ہوسکتا ہے اور بعض دفعہ دوسرے لوگ بھی قرائن سے معلوم کرسکتے ہیں مثلاً ایسے امور اس سے سرزد ہوں کہ ان کو وہ حالت ہوش میں نہیں کرسکتا جیسا کہ دیوانوں اور باؤلوں کو دیکھا جاتا ہے اور شامی کی عبارت مذکورہ پر جو خود اس نے اشکال پیش کیا ہے نعم یشکل علیہ ما سیأتی فی التعلیق عن البحر وصرح بہ فی الفتح والخانیہ وغیرھما الخ اور اس پر فرمایا ہے وھذا مشکل جداً، سو درحقیقت مذہب حنفیہ کا وہی ہے جو فتح القدیر وخانیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ طلاق غضبان واقع ہے اور تمام تفریعات فقہیہ طلاق غضبان کے وقوع کی مثبت ہیں اور جو جواب شامی نے اشکال مذکور کا دیا ہے وہ کافی نہیں ہے اور باب حرمت فروج میں احتیاط تام لازم ہے لہٰذا سوال مذکور میں جو صورت بیان کی گئی ہے جو کہ غضب میں ہوتی ہے اس کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ طلاق واقع ہے۔ فقط

نابالغ کے بھائی کے طلاق نامہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۴۷) :۔ ایک نابالغ کی زوجہ کو اس کے بڑے بھائی نے دوسرے شخص کے بہکانے سے طلاق نامہ لکھ دیا، کیا نابالغ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی یعنی بھائی باپ وغیرہ طلاق دے سکتا ہے درمختار میں ہے لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ والمجنون والصبی[۲] الخ اور حدیث شریف میں ہے الطلاق

---

[۱] رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۸ ۱۲ ظفیر [۲] ایضاً کتاب الطلاق ص ۵۸۶ ۱۲ ظفیر

لمن اخذ الساق المحناة[1]

عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو کیا حکم ہے

سوال (۱۴۸):۔ اگر عورت اپنے شوہر کو بھائی یا والد کہدیوے تو طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی[2]۔

عورت کے ناجائز تعلق سے بچہ پیدا کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۴۹):۔ اگر عورت آوارہ ہو اور حرام کا بچہ پیدا ہوا ہو تو طلاق پڑتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس سے بھی طلاق نہیں پڑی[3]۔

میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۱۵۰):۔ اگر شوہر یہ کہدے کہ میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس میں بھی بدون نیت کے طلاق نہیں ہوتی[4]۔

بیوی کے متعلق کہا اسے خدا بھی جانتا ہوں اور رسول بھی پھر طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۱):۔ غلام رسول سنہ ۱۹۲۴ء میں بیہودہ بکواس کرتا بلکہ کلمات کفر بھی اس کی زبان سے نکلے مثلاً یہ کہ میں خان بانو لڑکی کو جسے چاہتا تھا خدا بھی جانتا ہوں، رسول بھی جانتا ہوں، والعیاذ باللہ، پھر ۳۰ جولائی ۱۹۲۵ء کو اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۲ ۱۲ ظفیر [2] لان الطلاق لا یقع من النساء (ایضاً باب نکاح الکافر ص ۵۳۶) ظفیر [3] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲) لو زنت امرأة رجل لم تحرم علیہ (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۶) ظفیر [4] ففی حالة الرضا ای غیر الغضب والمذاکرة تتوقف الاقسام الثلثة (من الکنایات المذکورة) علی نیتہ للاحتمال القول لہ بیمینہ فی عدم النیة الخ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا، وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۴) ظفیر

دیا، اس بارہ میں مولوی احمد دین کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ کفر ہیں، قائل مرتد ہے اور مرتد کی طلاق واقع ہوجاتی ہے، اس لئے بلا حلالہ کے اس کی عورت اس پر جائز نہ ہوگی، اس کے علاوہ دوسرا، اور تیسرا جواب عدم وقوع طلاق کا ہے، اس صورت میں آپ کی کیا تحقیق ہے۔

الجواب:- اس صورت میں احقر کے نزدیک پہلا جواب صحیح ہے، یعنی حکم ارتداد کا اس صورت میں کیا جاوے گا۔ اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کر سکے گا جیسا کہ درمختار و شامی میں تصریح ہے کہ ردۃ حکم طلاق کو باطل نہیں کرتی۔

درمختار و شامی میں تصریح ہے فلا یحلها وطئ المولی ولا ملك امة بعد

ف[۱] اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمات کفریہ کی وجہ سے غلام رسول مرتد ہوگیا اور ابھی تجدید ایمان نہیں کی تھی کہ سال بھر بعد اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دیدی۔ تو حالت ارتداد میں اس نے جو طلاق دی وہ اس کی بیوی پر واقع ہوگئی، اب تجدید ایمان کے بعد اس سابقہ بیوی کو بغیر حلالہ وہ نہیں رکھ سکتا ہے ویقع طلاق زوج المرتدۃ علیها مادامت فی العدۃ لان الحرمۃ بالردۃ غیر موبدۃ فانها ترتفع بالاسلام فیقع طلاقه علیها فی العدۃ الخ قلت وهذا اذا لم تلحق بدار الحرب ففی الخانیة قبیل الکنایات المرتد اذا لحق بدار الحرب فطلق امرأته لا یقع وان عاد مسلما وهی فی العدۃ فطلقها یقع والمرتدۃ اذا لحقت فطلقها زوجها ثم عادت مسلمة قبل الحیض فعنده لا یقع وعندهما یقع (ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹/۲) اس سے معلوم ہوا کہ ارتداد کے بعد بھی عدت میں طلاق واقع ہوتی ہے، لیکن ارتداد کے بعد عدت کے گذر جانے کے بعد اگر مرتد اپنی بیوی کو طلاق دیگا تو اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی، صورت مسئولہ میں غلام رسول نے کلمات کفریہ کے ایک سال بعد طلاق دی ہے اسلئے جواب میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اس نے عدت ختم ہونے سے پہلے اگر طلاق مغلظہ دی تھی تو واقع ہوگئی اور اب حلالہ ضروری ہے اور اگر عدت گذر چکنے کے بعد یہ طلاق مغلظہ ہوئی ہے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی، واللہ اعلم، ظفیر مفتاحی

طلقتین اوحرۃ بعد ثلث وردۃ وسبی الخ (در مختار) قال فی الشامی ای ولو طلقها ثنتین وھی امۃ ثم ملکہا او ثلثا وھی حرۃ فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبیت وملکہا لم یحل له وطؤھا بملک الیمین حتی یزوجہا فید خل بہا الزوج ثم یطلقها کما فی الفتح ثم قال بعد اسطر فوجه الشبه بین مسئلتین ان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق الخ[1] ص۳۹ جلد ۲ شامی۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں، بیوی کہتی ہے گواہ بھی نہیں

سوال (۱۵۲):۔ ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بی بی کو تین بار نام لے کر لفظ طلاق کا کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دیا، مگر مرد کو اپنا کہنا معلوم نہیں صرف عورت کہتی ہے کہ مجھ کو ایسا کہا اور اس کا کوئی دوسرا گواہ بھی نہیں ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ سکران کی طلاق صحیح مذہب کے موافق ہو جاتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ عورت اس کا اقرار کرتی ہے اور شوہر بھی انکار نہیں کرتا تو عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اب بدون حلالہ کے اس کے درمیان حلت کی کوئی صورت نہیں، ہدایہ میں ہے طلاق السکران واقع الخ لانہ زال عقلہ بسبب ھو معصیۃ فجعل باقیا حکما زجرا لہ[2] فقط

حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۵۳):۔ زید نے جو پارسا آدمی ہے، اپنی منکوحہ موطوءہ کو حالت شدت غضب وغصہ میں کہا تجھ کو ایک طلاق، زوجہ نے کہا مجھ کو طلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر زید نے سخت غصہ میں کہا کہ تین طلاق تین طلاق، سو طلاق، اس اثناء میں زید کی بہن آگئی، اور زید نے کہا ہوش میں آ، تیرے

[1] دیکھئے رد المحتار باب الرجعۃ ص۷۴۱ ج۲۔ ظفیر [2] ہدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۶ ج۲ و ص۳۳۹ ج۲۔ ظفیر۔

ہوش قائم نہیں ہیں، زید نے کہا میرے ہوش قائم ہیں، غصہ فرو ہونے کے بعد زید نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ تو نے مجھ کو "ہوش میں آ، اور میں نے "میرے ہوش قائم ہیں" نہیں کہا، زید کی نیت بھی طلاق کی نہیں تھی، اور دو عورتوں اور ایک مرد کی شہادت سے معلوم ہوا کہ زید کے ہوش وحواس باختہ تھے، آنکھیں سرخ تھیں، دستار سر سے اتری ہوئی تھی، ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے، لیکن زید کہتا ہے مجھ کو طلاق کا علم ہے، طلاق ہوئی یا نہیں، واقع ہے تو شامی جلد ثانی مصری ص۸۰۵ میں جو حالت غضب کی تشریح کی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب:۔ اس بارہ میں علامہ شامی نے اولاً حافظ ابن قیم سے نقل کر کے تحقیق کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر غصہ وغضب اس درجہ پر پہنچ گیا کہ اس کی حالت بالکل مجنونانہ ہوگئی ہے اور اس کو کچھ ہوش وخبر نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے تو اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، اگر مبادی غضب اور منتہائے غضب کے درمیان اس کی حالت ہے جیسا کہ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے تو ابن قیم اس میں بھی عدم وقوع طلاق راجح سمجھتے ہیں اور حنفیہ کا مذہب اس صورت میں وقوع طلاق کا ہے کما فی الشامی لکن اشار الی مخالفتہ فی الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم[1] اھ اور آخر میں علامہ شامی نے فتح القدیر اور خانیہ سے ایک مسئلہ نقل کیا ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے اور صورت مسئولہ اس کے مطابق ہے، وہ مسئلہ یہ ہے لو طلق فشهد عنده اثنان انك استثنيت وهو غير ذاكر ان كان بحيث اذا غضب لايدري مايقول وسعه الاخذ بشهادتهما والالا[2] اھ ثم ذكر الاشكال والجواب عنه فراجعه حاصله وقوع الطلاق في مثل الصورة المسئولة منها[3]، الغرض صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہوگئیں،

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۸/۲، ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۸/۲۔ ظفیر

[3] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص۵۸۸/۲، ۱۲ ظفیر۔

بغیر حلالہ کے حلت شوہر اول کے لئے کوئی صورت نہیں ہے، فقہاء کرام رحمہم اللہ جو اقسام کنایات اور اقسام مطلق کی تفصیل فرماتے ہیں، اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے، باقی وہ غضب جو بالکل مجنونانہ حالت بنادے اس کو البتہ خارج کیا جائے گا کہ وہ جنون ہے، اور آنکھوں کا سرخ ہونا وغیرہ اس حالت میں دلیل نہیں ہے غصہ میں ایسا اکثر ہوتا ہے، احادیث میں ہے الا ترى الى انتفاخ اوداجه واحمرار عينيه الحديث[1] اوكما قال صلى الله عليه وسلم، ابوداؤد میں ہے استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فجعل احدهما تحمر عيناه و تنتفخ اوداجه الحديث[2]

زوج انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۴):۔ ایک شخص کی بابت چار گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، اور دیگر لوگ کہتے ہیں ہم نے نہیں سنی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور زوج انکار کرتا ہے۔

الجواب:۔ اگر گواہوں میں دو گواہ بھی عادل ہیں[3] تو طلاق واقع ہو جائے گی اور انکار زوج مقبول نہیں ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر منکر ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۱۵۵):۔ عورت بولتی ہے کہ میرے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں اور زوج منکر ہے اور دو شاہد ہیں مگر اس وقت وہ ہر دو موجود نہ تھے، دوسری مجلس میں ان کے سامنے زوج نے اقرار کیا ہے، اور ان میں سے ایک طلاق کا مقر ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ طلاق کا اقرار نہیں کیا بلکہ کہا عورت نہیں رکھوں گا آیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

لـه مشکوۃ باب الامر بالمعروف ص۴۳۷ ۔ ظفیر

لـه ابوداؤد باب ما یقال عند الغضب ص۳۰۳ ج۲ ۔ ظفیر۔

لـه ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ووكالة الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ص۵۱۵ ج۵) ظفیر

الجواب:- جب کہ زوج منکر طلاق ہے اور گواہان میں باہم اختلاف ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق ثابت نہ ہوگی، زوجہ کا دعویٰ لغو ہے اور قول شوہر کا معتبر ہے کما فی الشامی شرح قول الدر المختار وکذا تجب مطابقة الشهادتين لفظا ومعنى بطريق الوضع قوله بطريق الوضع اى بمعناه المطابقى وهذا جعله الزيلعى تفسيراً للموافقة فى اللفظ الخ فقط۔[1]

گونگانے بزبان حال یعنی اشارہ سے بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۶):- زید پیدائشی گونگا ہے مگر عقل و سمجھ اور نفع و نقصان اور حرام و حلال کی بھی کسی قدر تمیز رکھتا ہے اور صوم و صلوٰة اشارہ سے ادا کر لیتا ہے، گھر اور محلہ کے لوگ اس کے اشارہ کو سمجھ لیا کرتے ہیں، شب کے وقت اپنی اہلیہ سے کسی امر نامشروع کے صادر ہوتے دیکھ کر غصہ میں آکر اپنے باپ اور بھائی اور چند مستورات سے اشارہ اور زبان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دیا اور نکال دیا آیا اس کی اہلیہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق اخرس باشارة المعهوده واقع است کما فی الدر المختار او اخرس ولو طاريا ان دام للموت به يفتى الخ واستحسن الكمال اشتراط كتابة باشارة المعهودة فانها تكون كعبارة الناطق[2] الخ وفى الشامى وطلاقه المفهوم بالاشارة اذا كان دون الثلث فهو رجعى كذا فى المضمرات[3] معلوم ہوا کہ اس کے متعین اشارہ سے طلاق ہو جائے گی، ظفیر)۔

نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۷):- زید کو چند لوگوں نے گانجا جو نشہ آور چیز ہے بقدر زاید پلوایا جس سے اس کے ہوش و حواس جاتے رہے، حالت سکر میں اس کی عورت کو اس کے سامنے بلوایا اور کہا کہ

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الشهادة باب الاختلاف فی الشهادة ص ۵۳۹ ج ۴ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۰ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۲ ۱۲ ظفیر

اس کو طلاق دیدو، چنانچہ حالت سکر میں زید نے اس کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے کذا فی کتب الفقہ پس اس شخص کی زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی[۱] فقط۔

صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے

سوال (۱۵۸):۔ مسماۃ اللہ رکھی کہتی ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق دیدی، لیکن اس مجلس میں خود موجود نہیں تھی بلکہ مسمیٰ عبدالوحید اور مقبول احمد اور مسماۃ خورشیدی و بیگم و زینب و حسینہ موجود تھی، سب کا بیان ہے کہ ہمارے روبرو طلاق دی ہے، یہ بھی عرض ہے کہ مسماۃ حسینہ و خورشیدی پابند نماز ہیں اور زینب و بیگم و عبدالوحید غیر پابند نماز ہیں، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، بیانات گواہان منسلکہ استفتار ہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں نصاب شہادت شرعیہ موجود نہیں، کیونکہ محض دو عورتیں نمازی ہیں حسینہ و خورشیدی، سو ان کی شہادت کافی نہیں ہے، لہٰذا اول

---

[۱] ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ ولو سكران ولو بنبيذ او حشيش او افيون او بنج زجراً به يفتى تصحيح القدوري واختلف التصحيح فيمن سكر مكرهاً (در مختار) وفي التتارخانية طلاق السكران واقع اذا سكر من الخمر او النبيذ وهو مذهب اصحابنا (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۸۲ ج ۲ و ص ۵۸۳ ج ۲) اگر نشہ زبردستی پلایا گیا ہو تو اس حالت کی طلاق میں اختلاف ہے مگر راجح یہ ہے کہ واقع نہیں ہوتی فصحح في التحفة وغيرها عدم الوقوع وجزم في الخلاصة بالوقوع قال في الفتح والاول احسن لان موجب الوقوع عند زوال العقل ليس الا التسبب في زواله بسبب محظور وهو منتف وفي النهر عن تصحيح القدوري انه التحقيق۔ (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۸۳ ج ۲) ظفیر۔

شوہر معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط

ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا میں تیری عورت نہیں ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا حکم ہے

سوال (۱۵۹):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہلائے کہ میں تیری عورت نہیں ہوں، اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے تو اس کہنے سے طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، طلاق واقع نہیں ہوئی، آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہئے[۲]۔

غلط شہرت سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۶۰):۔ مصاحب علی اور ان کی بیوی میں عرصہ سے رنجش تھی، چند اشخاص نے مصاحب علی کی بیماری میں اور تندرستی میں دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، انھوں نے جواب دیا کہ نہ میں نے ان کو طلاق دی اور نہ میں ان سے ناراض ہوں، صرف وہ اپنے باپ کے یہاں گئی ہوئی ہیں، جس وقت ان کا جی چاہے چلی آویں ان کا گھر موجود ہے مگر بعد وفات مصاحب علی کے غلام مصطفےٰ کو جس کو مصاحب علی نے کل جائداد ہبہ کی ہے، انھوں نے غلط یہ مشہور کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ مصاحب علی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، آیا اس غلط شہرت کرنے سے طلاق ثابت ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے ترکہ سے محروم ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شوہر کے مرنے کے بعد لوگوں کا یہ مشہور کرنا کہ متوفی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی، حالانکہ زوجہ متوفی کی اس سے انکار کرتی ہے لغو اور

---

[۱] ونصابها لغيرها من الحقوق الخ كنكاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان الخ ولا تقبل شهادة اربع بلا رجل (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ص۵۱۵ ج۴ و ص۵۱۶ ج۴) ظفير

[۲] طلاق کا مالک مرد ہوتا ہے عورت نہیں، لہٰذا عورت کے اس جملے کے کہنے سے طلاق واقع ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، انما الطلاق لمن اخذ الساق (ابن ماجہ ص۱۵۰) ظفیر۔

باطل ہے، لوگوں کے کہنے سے بعد مرنے شوہر کے طلاق ثابت نہیں ہوسکتی، خصوصاً جب کہ خود غرضی ان کی معلوم ہو، علاوہ بریں اگر مرض الموت میں شوہر کا طلاق دینا بھی ثابت ہوجاوے اور قبل اختتام عدت شوہر فوت ہوجاوے تو عورت پھر بھی وارث ترکہ شوہر سے ہوتی ہے کما فی الدر المختار فلوابانہا وھو کذلک ومات فیہ بذلک السبب ورثت ھی[1] الخ فقط

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا

سوال (۱۶۱):- زید کے ایک ہی بیٹا ہے زید اس سے ناراض رہتا ہے، زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو بیٹے سے کہدینا کہ اگر تو نگینہ میں صورت دکھاوے تو تیری ماں پر تین طلاق زید اور اس کی بیوی کے سوا تیسرا شخص موجود نہ تھا، اور زید کی بیوی نے اپنے بیٹے سے یہ پیام پہنچادیا، اور بیٹا اس کا نگینہ سے باہر چلا بھی گیا۔ بیان مذکور زید کی بیوی، زید یہ کہتا ہے کہ میں نے ماں کا لفظ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ تو اس سے کہدینا اگر وہ یہاں صورت دکھاوے تو اس پر تین طلاق ہیں۔

الجواب:- جب کہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں لفظ ماں کہنے کی گواہ نہیں ہیں، اور زید اس لفظ سے انکار کرتا ہے تو قول زید کا معتبر ہے اور زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، ھکذا فی کتب الفقہ[2]

جبراً طلاق دلوانے سے ہوجاتی ہے

سوال (۱۶۲):- زید نخاہے ناچتا گاتا ڈھول بجاتا ہے،

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق المریض ج۲ ص۷۱۶، اذا طلق الرجل امرأتہ فی مرض موتہ طلاقا بائنا فمات وھی فی العدۃ ورثتہ (ھدایہ باب طلاق المریض ج۲ ص۳۸۳) ظفیر [2] ونصابہا لغیرھا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ج۴ ص۵۱۵) ظفیر۔

زوجہ کے حقوق میں ہمیشہ کمی کرتا ہے، وارثان مسماۃ کو جبراً زید سے طلاق دلوا دینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: زید سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا صرح بہ فی الدر المختار وغیرہ[1] فقط۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۱۶۳): ایک عورت شوہر سے چھپ کر مکان پر باپ کے چلی گئی، ایک سال کے بعد شوہر کو نوٹس دیا کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اگر تم طلاق سے انکار کرتے ہو تو یہاں آکر فیصلہ کرلو، آٹھ روز کی مہلت ہے اگر ایک ہفتہ میں تم نہ آئے تو مجھے نکاح کرنے کا اختیار ہے، شوہر نے اس تحریر کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ خود گیا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: اگر واقع میں شوہر نے پہلے طلاق نہیں دی تھی اور شوہر کو طلاق سے انکار ہے تو محض عورت کے لکھنے سے اور شوہر کے اوپر نوٹس کرنے سے اور کچھ جواب نہ دینے سے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت کا یہ کہنا لغو ہے کیونکہ عورت کو کوئی اختیار طلاق کا بلا اختیار دینے شوہر کے نہیں[2] ہے۔ فقط

طلاق کی طلب پر کہا انشاء اللہ طلاق، تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۶۴): ہندہ زوجہ زید نے زید سے طلاق مانگی زید نے کہا انشاء اللہ تجھ کو طلاق، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

---

[1] ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الخ ولو مکرہا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔ [2] حدیث نبوی ہے انما الطلاق لمن اخذ بالساق (ابن ماجہ ص ۱۵۰) طلاق مرد کا حق ہے، عورت کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح باقی ہے[1]، فقط

زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال(۱۶۵):۔ زید نے عمر کو طلاق اضافی دی اور عمر مفہوم طلاق موصوف سے بالکل لاعلم ہے تو طلاق اضافی واقع ہوتی ہے یا نہ اور مذہب امام ابوحنیفہ یا صاحبین بنا بر طلاق اضافی کے کوئی چیز ایسی ہے کہ وہ عمل کرسکتا ہے یا بوجہ بے خبری کے دیگر مذاہب پر عمل ہوسکتا ہے۔

الجواب:۔ شامی میں اس کے متعلق یہ تحقیق کی ہے کہ امام محمدؒ سے جو اس بارہ میں روایت عدم وقوع طلاق کی ہے وہ ضعیف ہے، اس پر فتویٰ نہ دیا جاوے لایقال اذا کان ذلک قول محمد فکیف لایفتیہ بہ لما علمت فی ان ذلک روایۃ عن محمد وان قولہ کقول الشیخین بالوقوع وان ما فی الظہریۃ لاینافی ذلک کما قررناہ آنفا ولیس للمفتی الافتاء بالروایۃ الضعیفۃ وکونہا افتی بہا کثیر من ائمۃ خوارزم لاینفی ضعفہا ولذا تقدم عن الصدر انہ لایحل لاحد ان یفعل ذلک الخ اور اس سے کچھ پہلے یہ لکھا ہے یعنی ان المفتی لایفتی صاحب الحادثۃ بما یتوصل بہ الی فسخ الیمین فلا یقول لہ ارفع الامر الی شافعی اوحکمہ فی ذلک اواستفتہ بل یقول یقع علیک الطلاق لان علیہ ان یجیب بما یعتقدہ الخ[2]۔ فقط

باپ نے شرط لکھ دی، بیوی والے نے کہا اگر میں شرائط کے خلاف کردں تو جھوٹا ہوں بصورت خلاف ورزی کیا حکم ہے

سوال(۱۶۶):۔ زید کے باپ خالد نے یہ اقرار نامہ ہندہ کی ماں کو لکھ دیا کہ جب تک ہندہ کی ماں چاہے ہندہ کو زید کے نکاح میں رکھے جب چاہے علیحدہ

---

[1] واذا قال لامرأتہ انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ متصلا لم یقع الطلاق لقولہ علیہ السلام من حلف بطلاق اوعتاق وقال انشاء اللہ متصلا بہ لاحنث علیہ (ہدایہ فصل فی الاستثناء ص ۳۹۹ ج ۲) ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب فی فسخ الیمین المضافۃ الی الملک ص ۶۸۳ ج ۲) ظفیر [3] ایضاً ظفیر

کرلے، زید نے یہ الفاظ کہے کہ جو کچھ میرے باپ نے اقرار نامہ میں شرائط لکھی ہیں اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، زید اب تک اپنی شرائط پر قائم رہا، مگر اب وہ اپنی عورت ہندہ کو خلاف شرائط اقرار نامہ اپنے مکان علاقہ غیر لے جانا چاہتا ہے تو بربنائے خلاف ورزی اقرار نامہ طلاق عائد ہوگی یا کیا حکم ہوگا۔

الجواب:۔ شرعاً اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ زید شوہر کے باپ خالد کا اقرار دربارۂ طلاق معتبر نہیں ہے، اور زید نے ان الفاظ سے شرطیں قبول کی ہیں کہ اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، اس میں ذکر طلاق کا نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی[1]۔

> دو طلاق رجعی یکے بعد دیگرے دی اور رجعت کرلی تیسری بار انشاء اللہ کے ساتھ طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی

سوال (۱۶۷):۔ زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک طلاق رجعی دی اور اسی وقت رجعت کرلی، دو ایک ماہ بعد پھر ایک طلاق رجعی دے کر اسی وقت رجعت کرلی ایک سال بعد زید نے پھر اسی عورت کو کہا کہ تجھ کو طلاق انشاء اللہ، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار[2]۔

---

[1] اذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح الخ فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ص۲/۴۲۸) اور یہاں نکاح کی طرف اضافت ہے نہیں، اس لئے طلاق واقع نہیں ہوگی، واللہ اعلم ۱۲ ظفیر

[2] قال لہا انت طالق انشاء اللہ متصلا الا مسموعا بحیث لو قرب شخص اذنہ الی فیہ یسمع لا یقع للشک (در مختار) قولہ بحیث اشار بہ الی ان المراد بالمسموع ما شانہ ان یسمع وان لم یسمعہ المتکلم لکثرۃ اصوات مثلاً (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الاستثناء ص۲/۷۴۲) ظفیر۔

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۱۶۸) :- زید نے بوقت نکاح ثانی منکوحۂ اولیٰ کو طلاق مغلظہ دیدی، لیکن زید نے منکوحۂ اولیٰ کے نام میں عند الطلاق تبدیلی کی مثلاً منکوحہ کا نام ہندہ تھا اور کلثوم نام لے کر طلاق دی گئی مگر منکوحۂ اولیٰ کے والد اور مولدٔ کا نام زید نے صحیح طور پر لیا وقت طلاق کے، آیا منکوحہ کے نام کے تبدیل کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- جب کہ نہ وہ حاضرہ ہو، اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا گیا اور نام دوسرا لیا گیا تو اس کی زوجہ سابقہ پر اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی جیسا کہ درمختار میں ہے غلط وکیلھا بالنکاح فی اسم ابیھا بغیر حضورھا لم یصح للجہالۃ وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرۃ واشار الیھا فیصح[1] پس جیسا کہ نکاح میں تسمیہ غلط سے نکاح نہیں ہوتا، ایسا ہی طلاق میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

جبراً طلاق دلانے سے ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۱۶۹) :- اگر کوئی شخص کسی سے جبراً اس کی بیوی کو طلاق دلاوے تو واقع ہوگی یا نہیں، اگر واقع ہوگی تو ابن ماجہ کی اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے بھول چوک اور جو امر زبردستی سے صادر ہو معاف کیا۔

الجواب :- طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے[2]، کیونکہ دوسری حدیث شریف میں ہے ثلاث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[3] اس میں آنحضرت صلی اللہ

---

[1] الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۳۴ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر [2] بخلاف الهازل واللاعب فانہ یقع قضاء و دیانۃ لان الشارع جعل ھزلہ بہ جدا فتح (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر [3] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۲۸۴ آگے ان تین کی تشریح خود حدیث میں موجود ہے "النکاح والطلاق والرجعۃ رواہ الترمذی (ایضاً) ظفیر

علیہ وسلم نے طلاق کو بھی شمار فرمایا ہے۔

بیوی کے کلمہ کفر زبان سے نکالنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۱۷۰):۔ زید نے اپنی بیوی کو کلمہ کفر بولنے کے بعد تین طلاق ایک جلسہ میں دیدی اور سال بھر کے بعد زید نے اسی بیوی سے بلا گواہ کے خود عقد کر لیا جائز ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ کلمہ کفر سے تفریق ہو جاتی ہے[1]، پھر طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کلمہ کفر سرزد نہ ہوتا تو ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں[2]، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے۔ فقط

شوہر کے ولی کی طلاق اس کی بیوی پر واقع نہ ہوگی

سوال (۱۷۱):۔ اگر زید اور اس کی منکوحہ کی عمر پانچ چھ سال کی ہے، اور زید کے باپ دادا یا چچا نے زید کی منکوحہ کو تین طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، وہ لوگ رجوع بھی کر سکتے ہیں یا نہیں

الجواب:۔ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نہ نابالغ کے باپ دادا وغیرہ کی طلاق واقع ہوتی ہے، پس رجوع کی ضرورت نہیں ہے، نکاح ان کا قائم ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق لمن اخذ بالساق[3] وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلاثۃ الحدیث[4]۔

طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہو گئی

سوال (۱۷۲):۔ زید کا لڑکا خالد اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، اور خالد کا باپ زید کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق

---

[1] وارتداد احدہما فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲) ظفیر

[2] والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ (الدر مختار) ذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۶ ج ۲) ظفیر

[3] ابن ماجہ ص ۱۵۰، ۱۲ ظفیر۔ [4] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر

دلادیتا ہوں، اپنے میکہ چلی جاؤ، خالد اور اس کے باپ نے متعدد مرتبہ یہ کلمہ کہا عورت کا باپ اس کو گھر لے آیا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ خالد نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں تو اس سے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، پس اگر خالد نے تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ عورت خالد کے نکاح سے خارج ہوگئی۔ فقط

اوپر کے جواب سے متعلق سوال

سوال (۱۷۳):- مکرر متعلق استفتار مندرجہ بالا دریافت طلب یہ ہے کہ یہ وعدہ ہے یا بالفعل تطلیق ہے، اگرچہ جواب سے احتمال ثانی ظاہر ہوگیا ہے۔

الجواب:- اگر یہ کہتا کہ طلاق دوں گا تو وہ صریح استقبال ہے اور وعدہ ہے اور صورت مذکورہ میں اس نے دیتا ہوں کہا ہے جو کہ بظاہر حال ہے اور حال سے طلاق واقع ہوجاتی ہے شامی میں ہے ولان المضارع حقیقۃ فی الحال مجاز فی الاستقبال کما ہو احد المذاہب وقیل بالقلب وقیل مشترک بینہما وعلی الاشتراک یرجح ہنا ارادۃ الحال بقرینۃ کونہ اخباراً عن امر قائم فی الحال[۱] الخ غرض یہ ہے کہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے، اور دیتا ہوں سے بظاہر حال مراد ہے اگرچہ احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آئندہ دیدوں گا مگر یہ احتمال خلاف ظاہر ہے۔ فقط

غصہ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے

سوال (۱۷۴):- زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا ایک طلاق، تین طلاق، پانچ طلاق، اب زید کہتا ہے کہ مجھ کو غصہ میں کچھ ہوش نہ تھا

---

[۱] لان المضارع حقیقۃ فی الحال مجاز فی المستقبل الخ (رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ص ۶۵۰/۲) ظفیر [۲] رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۹۵/۲۔ ۱۲ ظفیر۔

مجھ کو خبر نہیں کہ میں نے کیا کہا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، ظاہر ہے کہ طلاق غصہ میں ہی اکثر دی جاتی ہے اور غصہ کو فقہاء نے قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں لکھا ہے، البتہ یہ بھی بعض کتابوں میں تصریح ہے کہ اگر غصہ اس قدر زیادہ ہو کر حد جنون کو پہنچ گیا ہو، اور اس وقت اس کو کچھ ہوش نہ رہے تو اس وقت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن معمولی غصہ میں وقوع طلاق میں کچھ شبہ نہیں[1] ہے اور بعد میں تین طلاق کے بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

مجنون سے طلاق اس طرح لی کہ وہ سمجھ رہا تھا کیا حکم ہے

سوال (۱۷۵):۔ ہندہ نے اپنے شوہر مجنون سے کہا کہ یا تو مجھے اپنے گھر میں رہنے دے یا مجھ کو طلاق دیدے تا کہ میں اپنا دوسرا نکاح کرا لوں، مجنون نے گھر میں رہنے سے منع کیا اور اشارہ سے کہا کہ محلہ کے چند آدمیوں کو جمع کرے، آدمی جمع ہوئے، مجنون نے اپنی زوجہ ہندہ کو اشارہ سے کہا کہ مہر معاف کر دے، ہندہ سمجھ گئی اور کہا کہ میں نے مہر معاف کر دیا پھر معافی مہر کا کاغذ ہندہ نے لکھا دیا، مجنون نے بحفاظت اس کاغذ کو اپنے رومال میں باندھ لیا اور طلاق نامہ پر اپنا انگوٹھہ سب کے سامنے لگا دیا، ایسی حالت میں طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ مجنون کو اگر کسی وقت ہوش آجاوے تو اس کا حکم ممیز لڑکے کا سا لکھا ہے یعنی اس کے بعض تصرفات کو اگر ولی جائز رکھے تو صحیح ہیں ورنہ نہیں، اور طلاق کی اجازت ولی بھی نہیں دے سکتا کما فی الدر المختار وان ضارا کالطلاق الخ

[1] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر

لزوال اذن به ولیهما[1] الخ البتہ امام محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت مجنون کو دی جاوے، اگر وہ اچھا نہ ہو تو قاضی تفریق کرادے اور اسی پر فتوی دیا گیا ہے، پس شوہر مجنون کو ایک سال کی مہلت دے کر اگر وہ اچھا نہ ہو تو کسی قاضی مسلم سے تفریق کرادی جاوے۔ فقط

بالغ ہوگیا تو طلاق ہوگئی

سوال (۱۷۶):۔ منا اور بہادر دو بھائی ہیں۔ بڑا منا، چھوٹا بہادر بہادر کی شادی نابالغی میں ہوئی تھی، جب رخصتی ہوئی عورت جوان تھی، بہادر نابالغ تھا، منا نے بہادر سے کہا کہ تو طلاق دیدے میں نکاح کرلوں گا، دیوبند سے دریافت ہوا کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، بعد چھ ماہ کے منا نے بہادر سے یہ کہا کہ اب تو بالغ ہوگیا ہے طلاق دیدے، خلاصہ یہ کہ یہ سنکر جس طرح ہوا بہادر سے طلاق دلادی بعد تین یوم کے منا نے بہادر کی بیوی سے نکاح کرلیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت ہونی چاہئے یا منا کا نکاح بلا عدت گذارے ہی اس سے صحیح ہوگیا، (۲) اس حالت میں بلوغ کے بارہ میں عمر کا اعتبار ہوگا یا دیگر علامات کا۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، بشرطیکہ بہادر بالغ ہوگیا ہو، یعنی پندرہ برس کا پورا ہوگیا اور منا نے جو نکاح بعد تین یوم کے کرلیا، اگر بہادر نے اپنی زوجہ سے صحبت اور خلوت نہ کی تھی اور قبل خلوت و صحبت طلاق دی تھی تو اس کے لئے عدت نہیں ہے قبل عدت نکاح جائز ہے اور اگر خلوت و صحبت ہوچکی تھی تو اس پر عدت واجب ہے قبل عدت نکاح درست نہیں ہوا، (۲) اس حالت میں اس کی عمر دیکھی جائے گی اگر پندرہ برس کی عمر پوری ہوگئی ہے تو وہ بالغ شمار ہوگا اور کسی علامت کو نہ دیکھا جاوے[2] گا۔ فقط

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الماذون ص ۱۵۰ ج ۵ واما الذی یجن ویفیق فحکمه کممیز نهایه (ایضاً کتاب الحجر ص ۱۲۳ ج ۵ ظفیر [2] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یوجد فیهما شیئ فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (ایضاً فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵) ظفیر

طلاق کے وقت شاہد اور قاضی کی شرط کہیں نہیں ہے

سوال (۱۷۷):۔ کیا قرآن شریف میں ہے کہ طلاق اسی وقت واقع ہوگی کہ چار شاہدوں اور قاضی کے سامنے دی جاوے۔

الجواب:۔ ایسا کہیں قرآن شریف میں نہیں ہے۔

گونگا تین کنکری پھینکے تو اس سے طلاق نہ ہوگی

سوال (۱۷۸):۔ زید گونگا ہے اس کی عورت نے اس سے علحدہ ہونے کی صورت یہ اختیار کی کہ اس سے تین کنکریاں پھینکنے کو کہا، گونگا کے اس فعل سے تین طلاق واقع ہو جاویں گی یا نہیں۔

الجواب:۔ تین کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، درمختار وغیرہ وارادبما اللفظ او ما یقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ او الاشارۃ المفہومۃ فلا یقع بالقاء ثلثۃ احجار الیہا۔ شامی[۱]۔

طلاق دینے کے ساتھ لفظ انشاء اللہ آہستہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۷۹):۔ اگر طلاق اس طرح دے کہ آہستہ لفظ انشاء اللہ کہے. مثلاً یوں کہے میں تمام لوگوں کے سامنے تین طلاق دوں گا، مگر انشاء اللہ دل میں ضرور کہوں گا اور ایسے ہی کیا۔ یعنی انشاء اللہ آہستہ سے کہا جس کو کسی نے نہیں سنا، تو یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر انشاء اللہ طلاق کے ساتھ اس طرح کہا جاوے کہ اگر کوئی اپنا کان اسکے منھ سے ملا دیوے تو سن لے تو وہ استثناء معتبر ہے یعنی طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر محض دل میں کہا اور زبان سے اس طرح نہیں کہا کہ اس کے منھ سے کان لگانے والا سن سکے تو طلاق واقع اور استثناء صحیح نہ ہوگا، درمختار میں ہے قال لہا انت طالق انشاء اللہ متصلا ومسموعا بحیث لو قرب شخص اذنہ الی فمہ یسمع فصح استثناء الاصم لا یقع[۲] الخ فقط

---

[۱] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲۔ ظفیر

[۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۷۰۲ ج ۲ وص ۷۰۲ ج ۲۔ ظفیر۔

نام بدل کر طلاق دی مگر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام نہیں جانتا تھا اسلئے ایسا کیا، کیا حکم ہے

سوال (۱۸۰):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو نام بدل کر طلاق دی مثلاً یوں کہا کہ آ بیہ خاتون بنت النور پر طلاق، اور نام اس کا آبیہ خاتون نہیں ہے بلکہ رجب بانو ہے کسی نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے نام بدل کر طلاق کیوں دی، شاید تیرے دل میں شرارت ہے، اس نے جواب دیا کہ میرے دل میں شرارت نہیں ہے بلکہ میں چونکہ اپنی زوجہ کا نام نہیں جانتا اس لئے دوسرے نام سے میں نے طلاق دی، آیا صورت ہذا میں نیت طلاق پائی جاتی ہے یا نہ اور شخص مذکور کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں جب کہ شخص مذکور نے دوسرا نام لے کر انشاء طلاق کیا ہے اور اپنی زوجہ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا تو پھر من حیث الدلیل قوی یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کے الفاظ تعین نیت میں صریح نہیں، پھر اگر نیت بھی ہے تب بھی اس حالت میں کوئی مفید نہیں، باب طلاق میں نیت ایسی حالت میں مفید ہو سکتی ہے کہ الفاظ میں بھی ایقاع طلاق کا تحمل ہو لیکن جبکہ ایسا نہیں تو پھر مجرد نیت کیا مفید ہو سکتی ہے حقیقی مدار تو صرف لفظوں پر ہے قال فی البحر وفی المحیط الاصل انہ متی وجدت النیۃ وغیر اسمہا بغیرہ لا یقع لان بذلک الاسم تکون امرأۃ اجنبیۃ ولو بدل اسمہا واشار الیہا یقع بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۲۷۳ فقط

نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی صحیح ہے یا نہیں

سوال (۱۸۱):- زید نے ہندہ کی نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی، ایسا طلاق دینا صحیح ہو سکتا ہے یا نہ

الجواب:- ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ کتب فقہ میں حالت غضب کو قرینۂ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں قرار دیا گیا ہے۔ اور نیز ظاہر ہے کہ عادۃً اکثر اوقات طلاق غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے، اور غصہ وغیظ ہی

یا عث طلاق ہوتا ہے[1]۔

نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوگئی، دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۱۸۲):۔ زید تاڑی پی کر آیا مگر حواس درست تھے، اس حالت میں اپنی لڑکی ومنکوحہ کو بلایا، اس پر زید کی ساس نے کہا کہ تمہارے یہاں نہیں جائے گی، اور تین دفعہ یہ کہا کہ تم طلاق دیدو، چنانچہ زید نے اس پر کہا کہ "ہم ماں سمجھ کر طلاق دیا" راستہ میں دو شخصوں نے یکے بعد دیگرے دریافت کیا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیا کہا، زید نے جواب دیا کہ "ماں سمجھ کر طلاق دیا" بعد آٹھ ماہ کے دونوں چاہتے ہیں کہ حق زوجیت کسی صورت سے قائم ہو جائے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، لیکن طلاق مغلظہ نہیں ہوئی، لہذا بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً بدائع لیدخل السکران ولو عبداً او مکرھاً الخ او ھازلاً الخ او سکران[2] الخ در مختار۔

---

[1] ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم اھ وھو الموافق عندنا لما مر (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۸ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲۔ ظفیر۔

باب دوم

طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہے اور کن صورتوں میں نہیں

طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۱۸۳) :- ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، ابھی عورت کو ظاہر نہیں کیا تو طلاق واقع ہوگئی یا نہیں

الجواب :- شامی میں ہے کہ مجرد لکھنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ بلکہ شامی میں یہ ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[۱]۔

لکھنے سے طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۱۸۴) :- ایک شخص کی بیوی ہے اس پر دوسری شادی کی بات ہوئی، بوقت ایجاب وقبول لڑکی والے نے اس کو مجبور کیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، ورنہ عزت جائے گی، اس بیچارہ نے مجبوراً و کرہاً طلاق نامہ ہاتھ سے لکھ دیا، زبان سے اقرار نہیں کیا شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما صرح بہ فی الدر المختار[۲]۔ فقط

---

[۱] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۰ ج۲، ثم المرسومۃ لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ (ایضاً) ظفیر [۲] کتب الطلاق ان مستبیناً علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا نوی او لم ینو (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) ظفیر

ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق لکھوائی اور کہا کر رہنا ہے تو معافی مانگ ورنہ طلاق نامہ لے جا

سوال (۱۸۵):۔ ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو وثیقہ نویس سے تین طلاق لکھوائی اور رو برو گواہان کے اپنی عورت سے یہ کہہ دیا کہ یہ طلاقنامہ میں نے اسواسطے لکھا ہے کہ اگر تجھ کو طلاق لینی منظور ہے تو شام تک سوچ لے اور شام کو مجھ سے یہ طلاق نامہ لے جا، جہاں تیری مرضی ہو جا، اگر میرے گھر رہنا منظور ہو تو مجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگ، شام سے قبل عورت اور خاوند رضامند ہو گئے، کیا شرعاً یہ طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ ردالمحتار معروف شامی جلد ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب[1] اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی وفی الحدیث ثلاث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق[2] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط

ایک کاغذ پر لکھا زید کی بیوی پر تین طلاق اور اس پر زید کا دستخط کرایا کیا حکم ہے

سوال (۱۸۶):۔ ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ لکھ کر زید کی بیوی ہندہ کو تین طلاق، زید سے دستخط کرائے، زید نے زبان سے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید نے مضمون اس کا سن کر دستخط کئے ہیں، تو تین

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص ۵۸۹/۲، ۱۲ ظفیر۔

[2] دیکھئے مشکوۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲، ۱۲ ظفیر

طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ اور اگر اس کو سنایا نہیں گیا ہے اور دھوکہ دیکر اس کی مرضی کے خلاف طلاق نامہ پر دستخط لے لیا گیا ہے یا زبردستی سے دستخط لیا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، ظفیر۔

شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے دستخط کرادیا اور ان ہی لوگوں نے بھیجا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۸۷) :- اغوی احد زوجة رجل واخفاها وادعی الرجل فی محکمة الجرگة فافتی اهل الجرگة بان یطلق الرجل المذکور زوجته بعوض ان یاخذ من الذی اغوی زوجته مائتی روبیة وینکح بنت اخری فبعد الحکم المذکور امر اقرباء الزوج بکتابة الطلاق للکاتب والزوج ساکت وبعد الفراغ من الکتابة کتب الزوج اسمه تحت الصك بیده کما هو المرسوم فی العرف وما ارسل الی الزوجة وما امر لاحد ان یرسله الی الزوجة هل یقع الطلاق فی هذه الصورة ام لا۔

الجواب :- فی هذه الصورة ان الزوج ان اقر انه کتابه وانه راض به یقع الطلاق والا لا کما فی رد المحتار ولکن اکل کتاب[1]

---

[1] الکتابة علی نوعین مرسومة وغیر مرسومة ونعنی بالمرسومة ان یکون مصدرا ومعنونا مثل مایکتب الی الغائب وغیر المرسومة ان لا یکون مصدرا ومعنونا، وهو علی وجهین مستبینة وغیر مستبینة فالمستبینة مایکتب علی الصحیفة والحائط والارض علی وجه یمکن فهمه وقرأته وغیر المستبینة مایکتب علی الهواء والماء وشئ لا یمکن فهمه وقرأته ففی غیر المستبینة لا یقع الطلاق وان نوی، وان کانت مستبینة لکنها غیر مرسومة ان نوی الطلاق یقع والا فلا الخ رجل اکره بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأته الخ فکتب لا تطلق امرأته (عالمگیری مصری باب الطلاق بالکتابة ص ۳۰۳ و ص ۳۰۴ ج ۱) ظفیر۔

لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ[1] اھ ملخصاً عن التتارخانیہ۔ فقط

طلاق نامہ کیلئے صرف اسٹامپ خریدنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۱۸۸):۔ زید نے طلاق نامہ کیواسطے اسٹامپ خریدا، لیکن اسٹامپ پر طلاق تحریر نہیں کرتا، اور نہ کسی دوسرے سے طلاق تحریر کراتا ہے، اور نہ اپنی زبان سے زوجہ کو طلاق دی تو محض اسٹامپ خریدنے سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔ اگر طلاق واقع نہیں ہوتی تو ردالمحتار کی عبارت ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقہا الخ کا کیا مطلب ہے۔

الجواب:۔ محض اسٹامپ بغرض مذکور خریدنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی اور عبارت شامی ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقہا[2] کا صادق نہ آنا اس صورت میں ظاہر ہے، کیونکہ مضمون طلاق نامہ اس نے نہ خود لکھا نہ کسی سے لکھوایا واذلیس فلیس۔

فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاق نامہ تیار کر لینے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۸۹):۔ زید امام مسجد نے شوہر ہندہ سے مکر وفریب سے انگوٹھہ لگوا کر طلاق بنالی اور پھر کسی دیگر شخص سے ہندہ کا نکاح کر دیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں اور زید امام مسجد کا شرعاً کیا حکم ہے، اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نکاح ثانی کے جو شاہد ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح صحیح

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص۵۹۰ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] پوری عبارت اس طرح ہے ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا وقع علیہا ان اقر الزوج انہ کتابہ (ایضاً) ظفیر۔

نہ ہوگا قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء ای وحرمت علیکم ذات الازواج من النساء فی المدارک والخازن وغیرہما[1] شامی میں ہے وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علیٰ وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ الخ رد المحتار[2] جلد ۲ ص ۴۲۹ آخر کتاب الطلاق قبیل باب الصریح، اور زید امام مسجد جس نے دھوکہ اور فریب سے کاغذ طلاق کا بنایا مفتری کذاب اور فاسق ہے، ایسے امام کو معزول کرنا واجب ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے قال فی الشامی واما الفاسق فقد عللوا کراہۃ تقدیمہ بانہ لا یہتم لامر دینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً ولا یخفی انہ اذا کان اعلم من غیرہ لا تزول العلۃ الخ بل مشی فی شرح المنیۃ علیٰ ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم الخ ص ۳۷۶ جلد ۱ شامی[3] اور نکاح ثانی کے معاونین وشاہدین بھی اگر ان کو علم اصل واقعہ کا ہے، عاصی وفاسق ہیں توبہ کریں[4]۔ فقط

سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوالیا پھر طلاق نامہ تحریر کرادیا کیا حکم ہے

سوال (۱۹۰):- ایک شخص کی زوجہ اپنے گھر سے مفرور ہوگئی، اس شخص کے ماں باپ نے بالجبر عورت کی عدم موجودگی میں ایک کاغذ پر اس سے انگوٹھا لگوا کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوالیا اور اس شخص نے اپنی زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا، آیا عورت کو طلاق

[1] دیکھئے مدارک التنزیل ص ۱۷۱ ج ۱ لباب التاویل للخازن ص ۳۳۶ ج ۱ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص ۵۹۰ ج ۲ ظفیر [3] دیکھئے رد المحتار باب الامامۃ ص ۵۲۳ ج ۱ ۔ ظفیر [4] اما نکاح منکوحۃ الغیر... الخ ... لم یقل احد بجوازہ اصلاً رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ظفیر

ہو گئی یا نہیں، اگر وہ آپس میں پھر رجوع کریں تو کس طرح کریں۔

الجواب:۔ طلاق تحریر کرانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے، پس اگر اس طلاق نامہ میں جو عرضی نویس سے لکھوایا گیا ہے اور شوہر نے اس پر نشان انگوٹھا کیا (خواہ خوشی سے یا ناراضگی[1] سے) تین طلاق لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے اس عورت سے نکاح درست نہ ہوگا، اور اگر ایک یا دو طلاق اس میں لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا عدت کے اندر درست ہے (زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے یہ جواب کسی اور شخص نے لکھا ہے اس سے چوک ہو گئی۔ ظفیر)۔

جعلی طلاق نامہ خود لکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۱۹۱):۔ ایک شخص نے کسی وجہ سے دوسری شادی کا ارادہ کیا جو جگہ پسند تھی پیغام بھیجا، جواب ملا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو تو ہم شادی کرنے کو تیار ہیں، پہلی بیوی فرمانبردار تھی اس کو طلاق دینا شاق گذرا، اس وجہ سے بہانہ کیا گیا، میاں بیوی میں مشورہ ہوا کہ لوگوں کے دکھانے کو چند روز کے لئے علیحدہ کیا جاوے گا اور بعد پھر سے واپس لے آوں گا، چنانچہ اسٹامپ خریدا گیا اور دو گواہ بھی جعلی بنائے گئے، چنانچہ جعلی اسٹامپ طلاق جائے مقصود کھولا گیا یعنی دکھلایا گیا اور شادی ہو گئی، آیا پہلی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق لکھنے اور لکھانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور

---

[1] جبراً لکھوانے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے وفی البحران المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹) ظفیر۔

طلاق کے اندر جد و ہزل برابر ہے[1] یعنی جعلی طور سے یا مذاق سے بھی اگر طلاق دی جاوے یا دوسرے سے کہے کہ طلاق لکھ دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب[2] اھ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کا طلاق نامہ لکھ دے تو یہ اقرار طلاق کا ہے اگرچہ وہ نہ لکھے، غرض یہ ہے کہ اتنے کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، فقط

پہلے دستخط کرایا بعد میں سنایا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۱۹۲):۔ عبدالغنی مدعا علیہ کا بیان ہے کہ یہ صلح نامہ فریقین کے درمیان میری جانب سے طلاق کا اقرار ہے اس کو مریم بی بی مدعیہ کے وکیلوں نے بطور خود بغیر میری اجازت کے میری جانب سے لکھا ہے اس اقرار نامہ کی مجھ کو واقفیت نہ تھی کہ اقرار نامہ کا کیا مضمون ہے اور نہ مجھ کو پڑھ کر سنایا گیا بغیر سنائے مجھ سے دستخط کرائے بعد میں مجھ کو سنایا لیکن میں نے دستخط کرتے وقت زبان سے لفظ طلاق کا نہیں کہا، نقل اقرار نامہ کی ارسال ہے اس صورت میں مسماۃ مریم بی بی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت خلع کی ہے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق دیدی اور در مختار و شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے پس اگر شوہر کی اجازت اور رضامندی سے طلاق نامہ لکھا گیا اور اس نے اس پر دستخط کر دیئے اگرچہ دستخط پہلے کرائے ہوں اور مضمون بعد میں سنا ہو، اور اس مضمون سے انکار نہ کیا اور اپنی ناراضی ظاہر نہ کی تو یہ بھی اقرار طلاق ہے، اور طلاق واقع ہوگئی، زبان سے لفظ طلاق کہنے کی ضرورت نہیں ہے، لکھنے اور لکھوانے اور لکھی ہوئی

---

[1] ثلاث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۲) ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ / ۲ ۱۲ ظفیر۔

کو تسلیم کر لینے سے اور دستخط کر دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے وتمام تحقیقہ فی الشامی[1] فقط (اگر مضمون معلوم نہ تھا اور نہ سننے کے بعد اس سے موافقت ظاہر کی اور نہ طلاق نامہ لکھنے کو کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی[2]۔ ظفیر)۔

جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوتی یا نہیں جبر کر لکھوانے والا جبر کا انکار کرتا ہے

سوال (۱۹۳):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نام ایک طلاقنامہ لکھا کہ میں خوشی سے اپنی عورت کو تین تلاق دے کر دخل زوجہ ہونے کا انکار کرتا ہوں، اب زید کا بیان ہے کہ ہندہ کے بھائی نے مجھے مکان میں بند کر کے مجھ سے لکھوایا اور میری عورت کو طلاق دلوائی مسماۃ ہندہ کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم نے جبر نہیں کیا، زید کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں اور جبر کر کے طلاق نامہ لکھوایا گیا ہو تو ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ طلاق مکرہ عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبداً او مکرھاً فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق الخ[3] اور شامی نے نقل کیا ہے کہ بصورت اکراہ جو طلاق واقع ہوتی ہے مراد اس سے زبانی طلاق دینا اور دلانا ہے، پس اگر شوہر سے جبراً طلاق لکھوائی جاوے، تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ[4] انتہی رد المحتار۔ لیکن

---

[1] وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (ایضاً، ظفیر [2] فلو اکرہ ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (ایضاً) ظفیر [3] دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر [4] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التی تصح مع الاکراہ ص ۵۷۹ ج ۲ ظفیر

جب کہ اس میں اختلاف ہے کہ طلاق بالجبر لکھوائی گئی ہے یا نہیں، شوہر دعویٰ اکراہ کا کرتا ہے اور ہندہ اور اس کے ورثہ اس سے منکر ہیں تو شوہر کو دو عادل گواہوں سے ثابت کرنا اپنے دعویٰ اکراہ کو ضروری ہے بدون ثابت ہونے کے دو گواہوں[1] سے قول شوہر کا معتبر نہ ہوگا، اور حکم وقوع تین طلاق کا کر دیا جاوے گا، اور حرف ت سے لکھنا طلاق کا مضر نہیں ہے، طلاق پھر بھی واقع ہو جاتی ہے، اور در مختار میں ہے ویدخل نحو طلاغ و تلاغ و طلاک و تلاک الخ در فی الشامی قال فی البحر ومنہ ای من الصریح الالفاظ المصحفۃ وھی خمسۃ فزاد علی ما ھنا تلاق[2] الخ فقط

صرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۱۹۴۸) :- سعد اللہ کا نکاح پانچ سال ہوئے مسمی رحمون کی دختر سے ہوا تھا، دو برس ہوئے کہ لوگوں نے سعد اللہ کو مار پیٹ کر ایک سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگوا لیا، اور زبان سے سعد اللہ نے کچھ نہیں کہا صورت مسئولہ میں شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہ، لڑکی کے بھائی اس کو رخصت نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ تم نے طلاق دیدی، ہم لڑکی کا دوسرا نکاح کریں گے۔

الجواب :- اس صورت میں مسمی سعد اللہ کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوا کر بعد میں طلاق نامہ لکھوا لینے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی، سعد اللہ کی زوجہ اس کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح رحمون کی دختر کا اس صورت میں شرعاً درست نہیں ہے، دختر کے اولیاء کو لازم ہے کہ وہ اس کو رخصت کر دیویں اور سعد اللہ کے گھر بھیجدیں، شامی میں ہے وان لم یقر انہ کتابہ الخ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع

---

[1] ونصابھا لغیرھا من الحقوق کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (در مختار) قولہ لغیرھا ای لغیر الحدود والقصاص الخ رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۰ ج ۴ ظفیر

[2] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

الطلاق مالم يقر انه كتابه[1] اهـ -

طلاق نامہ لکھوا کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۱۹۵) :- ہندہ کو اس کے شوہر زید نے طلاق دی اور طلاق نامہ مکمل کر دیا، جس وقت دوسرا اسٹامپ بابت معافی مہر کے محرر نے تحریر کرنا شروع کیا، بلکہ قریب اختتام تھا کہ دفعۃً خودبخود بلا کسی ترغیب والتجا رکے ہر دو کاغذ پارہ پارہ کر دیئے، اکثر اہل خرد اس واقعہ کو طلاق مطلق کہتے ہیں، آیا طلاق ہوئی یا نہ ؟

الجواب :- اگر زید نے بلا کسی شرط کے طلاق نامہ لکھ دیا اور طلاق واقع کرنے کی غرض سے طلاق نامہ لکھا تو اگر تین طلاق اس میں لکھی گئی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، فقط

ہندو کاتب سے طلاق نامہ لکھوانے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۱۹۶) :- ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، لیکن کاتب اور گواہ ہندو ہیں اور شخص مذکور کہتا ہے کہ مجھ کو بہکا کر برادری نے طلاق نامہ لکھوا دیا، ورنہ طلاق دینے میں میری کوئی نیت نہ تھی تو شرعاً کیا حکم ہے -

الجواب :- جب کہ شوہر نے وہ طلاق نامہ لکھوایا ہے اور اس کو اقرار ہے - اگرچہ کاتب وگواہ ہندو ہے اور اگرچہ شوہر نے کسی کے بہکانے سے طلاق نامہ لکھوایا ہے، تو اس کی زوجہ پر موافق شرط طلاق نامہ کے طلاق واقع ہوگئی[2]، پس اگر تین طلاق نہیں لکھی

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ج ۲ - ظفیر [2] ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار ص ج ۲) كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص ج ۲) ظفير -

[3] ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار كتاب الطلاق ص ج ۲) ظفير -

گئی بلکہ ایک یا دو طلاق صریح لکھی گئی ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر شوہر اس عورت کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔ فقط۔

شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاق نامہ آئے تو اس سے مطلقہ ہوگی یا نہیں

سوال (۱۹۷): ۔ ایک شخص اپنی زوجہ کو چھوڑ کر ملازمت پر چلا گیا، سات سال ہوئے اس درمیان میں کاغذ کبھی کبھی ارسال کرتا تھا، فی الحال اس کی طرف سے اس کی زوجہ کے پاس طلاق نامہ وصول ہوا ہے، یہ طلاق نامہ معتبر ہو کر اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب: ۔ ایسے معاملات میں خط کا اعتبار ہوتا ہے، پس اگر قرائن سے معلوم ہو کہ یہ خط شوہر کا ہے تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا، پھر اگر شوہر آ کر انکار کرے کہ یہ خط میرا نہیں ہے، اور دو گواہ موجود نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط[1]

کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر جعلی دستخط کرا دے تو طلاق نہ ہوگی

سوال (۱۹۸): ۔ ایک شخص نے بکر کے خط کے موافق خط بنا کر طلاق نامہ لکھا اور اس پر جعلی دستخط بکر کے کر کے عورت کے سپرد کر دیا، بکر اس تحریر کا انکار کرتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں، اور عورت کے پاس بھی سوائے اس تحریر کے اور کوئی شاہد نہیں ہے تو یہ طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ یہ طلاق شرعاً ثابت اور واقع نہیں[2] ہے۔

---

[1] کتب الطلاق ان مستبینا او وقع ان نوی وقیل مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر۔ [2] اس صورت میں شوہر نے نہ زبان سے طلاق دی اور نہ اس نے لکھا اور نہ لکھنے کا حکم دیا اور اس کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی ولکن لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتي كان إقرارا بالطلاق وإن لم يكتب ... لو يكتب بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر أنه كتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر۔

سادہ کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کیلئے طلاق نامہ لکھوادیا تو کیا حکم ہے

سوال (۱۹۹) :۔ عمر اور بکر نے زید سے ایک صاف بے نوشتہ کاغذ پر دستخط لے لئے، اور بعد میں ان دونوں نے اس صاف کاغذ پر ایک دوسرے شخص سے طلاق نامہ لکھوایا جس کا علم زید کو نہیں تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[۱]. کما ھو ظاہر۔ فقط

طلاق لکھوا کر بھیجی اور شوہر نے دستخط کردیا طلاق ہوگئی یا نہیں

سوال (۲۰۰) :۔ زید کو بجرم قتل ۱۴ سال کی سزا ہوئی زید کی بیوی چونکہ جوان تھی، زید کے قریبی رشتہ داروں نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر قید خانہ میں بھیجا، زید نے اس پر دستخط کردیئے، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :۔ جب کہ زید نے مضمون طلاق نامہ کو پڑھ کر یا سنکر اس پر دستخط کردیئے اور اس طلاق نامہ کو تسلیم کرلیا تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ خود لکھنے سے یا لکھے ہوئے پر از راہ تصدیق و تسلیم دستخط کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشامی[۲]۔ فقط

طلاق نامہ لکھوا کر رکھ لیا بیوی سے نہیں کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں اور کون سی طلاق ہوئی

سوال (۲۰۱) :۔ ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر اپنے پاس رکھ چھوڑا، زوجہ کو کچھ نہیں کہا، طلاق نامہ ہم رشتہ ہذا ہے، آیا طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوگئی یا نہیں، اگر طلاق ہوگئی تو کس قسم کی طلاق ہوئی۔

---

[۱] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینة لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانة رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۵، ظفیر۔ [۲] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ الخ وقع إن اقر الزوج انہ کتابہ (ایضاً) ظفیر۔

الجواب: شامی میں ہے کہ اگر شوہر نے کاتب سے کہے کہ اکتب طلاق امرأتی یعنی میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اسی کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ لکھے یا نہ لکھے، پس جب کہ مجرد اس کہنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو جب شوہر نے کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا اور اس کو یہ کہا کہ میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور بوجہ بعض الفاظ طلاق نامہ کے یہ طلاق بائنہ ہوئی، پس حکم شرعی اس بارے میں یہ ہے کہ نکاح جدید کے ساتھ وہ شخص اپنی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔[۱] فقط

مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر نے سمجھا نہیں اور دستخط کر دیا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰۲): سید وہاب شاہ نے اپنی زوجہ کو نہ اپنی زبان سے طلاق دی نہ منشی کو بغرض لکھوانے طلاق نامہ کے بلوایا مگر اتنا ہوا کہ منشی سے کسی دوسرے مخالف شخص نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا اور سید وہاب شاہ کو پڑھ کر سنایا مگر سید وہاب شاہ طلاق نامہ کا مطلب نہیں سمجھا بحالت عدم فہمی ..... طلاق طلاق ثلاثہ پر دستخط کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: قول شوہر کے موافق اس صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی، کما تفهم من عبارة الشامی ولو استكتب من آخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه[۲] الخ فقط

---

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹/۲۔ ظفیر [۲] وینکح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص۸۱۳/۲) ظفیر

[۳] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹/۲۔ ظفیر

کتاب القاضی الی القاضی والی شرط طلاق بالکتابت میں معتبر ہے یا نہیں

سوال (۲۰۳):- یہ عبارت جو کتاب القاضی الی القاضی میں مندرج ہے اور ہدایہ جلد سوم یوسفی میں مرقوم ہے وہ یہ ہے ولا یقبل الکتاب الا بشہادۃ رجلین او رجل وامرأتین لان الکتاب یشبہ الکتاب الخ وفی ردالمحتار لا یعمل بالخط الخ یہ عبارت مذکورہ طلاق بالکتابت میں جاری ہو سکتی ہے یا نہیں اور وقوع طلاق اس پر مبنی ہے یا نہیں، یعنی باشہادۃ یا فقط بین القاضیین ہی مخصوص ہے۔

الجواب:- شامی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا (الی ان قال) فاتاہا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً[1] ص۲۱۹ جلد ثانی اس سے معلوم ہوا کہ طلاق بالکتابت کا اعتبار اسی وقت ہے کہ شوہر خط کا اقرار کرے یا عورت بینہ قائم کرے کہ یہ خط شوہر نے لکھا ہے یا لکھوایا ہے اور بدون ان ہر دو امور کے طلاق واقع نہ ہوگی، فقط

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۲۰۴):- زید سے ہندہ اور وارثانِ ہندہ نے زدوکوب کر کے بجبر طلاق نامہ پر دستخط لے کر ہندہ کو غیر شخص سے منعقد کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:- بجبر طلاق نامہ پر دستخط کرا لینے سے جب کہ زید نے زبان سے طلاق نہیں دی اور نہ خود لکھی، طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح نہیں ہوا۔[2]

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابت ص۵۸۹ ج۲۔ ظفیر [2] وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) فی البحران المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (ایضاً ص۵۷۹ ج۲) ظفیر۔

کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کو کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۰۵):۔ ایک شخص نے غصہ میں اپنی منکوحہ کو ایک کاتب سے طلاق لکھنے کو کہا، اس نے طلاق نامہ تین طلاق لکھ دی، لیکن اس شخص نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا تو اب وہ شخص اپنی زوجہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس کاتب نے اس تحریر طلاق کو شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے اپنی مرضی سے اس پر نشان انگوٹھا لگا دیا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اس صورت میں رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر اس کاتب نے وہ تحریر شوہر کو نہیں سنائی اور نہ انگوٹھا لگایا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح قائم ہے[1]۔ فقط

شوہر نے نصیحت آمیز خط لکھا بیوی نے عمل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۲۰۶):۔ زید شوہر ہندہ نے اپنی زوجہ کو ایک تحریر اس مضمون کی بھیجی کہ تم کو جن لوگوں کی صحبت سے بچنے کی میں نے تاکید کی ہے ان سے بچنا چاہئے، نیز فلاں عزیز کی سامنے نہ آنا چاہئے اور فلاں عزیز کے گھر نہ جاؤ، ورنہ دین و دنیا میں ہمارا، تمہارا سابقہ نہ ہوگا، لیکن زوجہ زید نے شرائط مذکورہ کی پابندی نہیں کی، تو اس صورت میں تعلقات زن و شوئی قائم رہ سکتے ہیں یا نہیں

الجواب:۔ اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، نکاح قائم ہے[2]۔

---

[1] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فختمه وعنونه الا وقع ان اقر الزوج انه کتابه الخ ولکن اکل کتاب لم یکتبه بخطه ولا یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۲۹ ج۲) ظفیر

[2] نصائح شوہر میں کوئی جملہ ایسا نہیں ہے جس سے طلاق واقع ہو سکتی۔ ظفیر

خط لکھا کہ تم کو چھوڑ دیا، دریافت کرنے پر شوہر حلف کیساتھ انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۰۷):۔ زید نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے اس خط کے پہنچنے پر اس کی عورت مطلقہ ہوگئی یا نہیں، لیکن خط کے پہنچنے پر جب زید سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا ہے تو زید نے حلفیہ مسجد میں بیان کیا کہ میں نے کوئی خط نہیں لکھا اور نہ کبھی ہندہ کو طلاق دینے کا خیال کیا ہے، کیا زید کا یہ انکار معتبر اور مسموع ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ زید اس تحریر سے انکار کرتا ہے اور دو گواہ عادل زید کی طلاق دینے یا خط لکھنے کے نہیں ہیں تو انکار زید کا معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی[1] اور علاوہ بریں اس خط میں صریح طلاق کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ کنایہ کا لفظ ہے جس میں نیت کی ضرورت ہے یعنی اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، پس جب کہ شوہر ان الفاظ کے کہنے اور لکھنے سے ہی منکر ہے تو کسی طرح اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔ فقط۔

طلاق نامہ لکھوایا اس پر نشان انگوٹھا لگایا، دو گواہوں کی گواہی کرائی، کون سی طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۰۸):۔ ہندہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ یا تو میرے نام اپنی جائداد کردے، ورنہ مجھے طلاق دیدے، شوہر نے اپنی جائداد اس کے نام کرنا پسند نہ کرکے ہندہ کی خواہش پر اسٹامپ خرید کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوا دیا اور دو گواہوں کی اس پر گواہی کرادی اور اس کے مضمون کو تصدیق کردیا اور نشان انگوٹھا طلاق نامہ پر لگا دیا

---

[1] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لاتطلق قضاء ولا دیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۰) ظفیر

[2] ثم فرق بینہ وبین سرحتک فان سرحتک کنایۃ (رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۸) ففی حالۃ الرضاء تتوقف الاقسام الثلاثۃ علی نیۃ وفی الغضب توقف الاولان وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲) ظفیر۔

پھر ان میں مصالحت ہوگئی، اب شوہر کہتا ہے کہ میں نے زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا صرف طلاق نامہ لکھوایا اور تصدیق کیا ہے، صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور اگر واقع ہوئی تو کونسی رجعی یا بائن یا مغلظہ۔

الجواب:۔ جب کہ عرضی نویس کو کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اور پھر اس کے مضمون کی تصدیق کردی اور نشان انگوٹھہ لگادیا، موافق تصریح فقہاء کے طلاق واقع ہوگئی، اور جتنی طلاقیں اس کاغذ میں لکھی گئی وہ واقع ہوگئی، اگر تین طلاق لکھی گئی تو تین طلاق واقع ہوکر عورت مغلظہ بائنہ ہوگی، شامی میں ہے واذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[۱] الخ فقط۔

دھوکہ سے انگوٹھا لگوانے یا دستخط کرانے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۲۰۹):۔ ایک عورت نے کسی کے بہکانے سے اپنے خاوند سے فارغ خطی بطور شہادت کے لکھائی، کیونکہ دیگر شخص نے کچھ قرض دیا تھا، اس نے کہا تم ہم کو کاغذ لکھ دو، دھوکہ سے فارغ خطی لکھائی دستاویز نہیں لکھائی، آیا وہ عورت طلاق پاگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کو اگر خبر نہ تھی کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے یا دھوکہ دے کر شوہر کے دستخط کرا لینے سے اور انگوٹھہ لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی، پس وہ فارغ خطی معتبر نہیں ہے[۲]

ایک ماہ بعد میں نے تین طلاق دی اس جملہ کے لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۰):۔ ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا، اس میں تحریر تھا کہ ایک ماہ تک

---

[۱] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص ۵۸۹/۲ ۔ ظفیر [۲] ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه کتابه وان یقر، انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه (ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲) ظفیر۔

میرا انتظار کریں، بعد ایک ماہ کے میں نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو ان الفاظ کے کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور خط میں شوہر کے دستخط نہیں ہیں۔

الجواب: ان الفاظ سے کہ ایک ماہ میرا اور انتظار کریں الخ وقت تحریر سے ایک ماہ بعد[1] اس لکھنے والے کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، جب کہ لکھنے والا اس کا شوہر ہو، نام لکھنا یا نہ لکھنا برابر ہے[2] (یعنی شوہر اس کا اقرار کرے یا دو عادل گواہ شہادت دیں کہ شوہر نے ہمارے سامنے لکھا ہے تب خط کا اعتبار ہوگا، بدون اس کے طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا)

بیوی نے کہا طلاق دیدو، شوہر نے لکھا سب سے کہہ دو طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۱۱): عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے طلاق دیدو، میرے اس نکاح میں بدنامی ہے، میرے رشتہ دار ناراض ہیں، اس کے جواب میں شوہر نے ایک رقعہ لکھا کہ تمہاری بدنامی جاتی رہے گی، تم سب سے کہدو کہ طلاق دیدی، اس سے مقصود بظاہر ایقاع طلاق نہ تھا، اب اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب: اگر واقع میں شوہر نے طلاق نہیں دی اور عورت سے کہہ دیا کہ "سب سے کہدو کہ طلاق دیدی" تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی[3]، اور اگر غرض

---

[1] وبقوله انت طالق غدا او فی غد یقع عند طلوع الصبح الخ ومثله انت طالق شعبان او فی شعبان (درمختار) فاذا لم تکن له نیة طلقت حین تغیب الشمس من آخر یوم من رجب الخ (رد المحتار باب الصریح ص ۶۰۶ ج ۲) ظفیر

[2] ولو کتب علی وجه الرسالة والخطاب کان یکتب یا فلانة اذا اتاک کتابی هذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب (درمختار) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر

[3] واما ما فی الخانیة لو اکره علی ان یقر بالطلاق فاقر لا یقع کما لو اقر بالطلاق هازلا او کاذبا فقال فی البحران مراده بعدم الوقوع فی المشبه به عدمه دیانة ثم نقل عن البزازیة والقنیة لو اراد به الخبر عن الماضی کذبا لا یقع دیانة وان اشهد فی ذلک لا یقع قضاء ایضا الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۲ ج ۲) ظفیر۔

اس لفظ سے طلاق دینا ہی تھا تو طلاق[۱] واقع ہو گئی، اب مرد سے پوچھا جاوے کہ اس کی کیا غرض تھی۔

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوا لیا کیا حکم ہے

سوال (۱۲۱) :- ایک شخص کا نکاح آٹھ سال ہوئے ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے لڑکی کے پھوپا نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کیا، اس پر اس لڑکی کے پھوپا نے عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا، چند لوگوں نے فریقین کو بلایا اور صلح کی تحریک کی، لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیدے تو ہم صلح نامہ داخل کر دیں، ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خریدا اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا، معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے، لڑکی کا شوہر بیٹھا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان انگوٹھا لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اب تک اپنے منھ سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- لکھوانے اور لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ شوہر کو معلوم ہو کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور پھر اس پر اس نے نشان انگوٹھا لگا دیا تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر اس کو مضمون کاغذ کی کچھ اطلاع نہیں ہے اور طلاق کا حال معلوم نہیں ہے تو پھر دستخط کرنے اور نشان انگوٹھا لگا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]۔

---

[۱] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرھاً الخ او ھازلا الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ و ج ۲ ص ۵۸۲) ظفیر۔ [۲] لو استکتب من آخر کتاباً بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا (بقیہ صفحہ ۱۶۰ پر)

طلاق نامہ لکھوایا بیوی کو نہیں بھیجا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۱۳) :- زید نے اپنی دختر ہندہ گیارہ سالہ کا نکاح بکر کے بیٹے خالد عمر ۱۴ سالہ کے ساتھ کر دیا، اور مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ثلث معجل وثلثان موجل علاوہ ازیں زیورات مبلغ پانسو روپیہ، ہندہ ساڑھے بارہ سال تک اپنی سسرال میں بخانہ بکر ہمراہ خالد شوہر خود آباد رہی، بعدہ زید والدِ ہندہ فوت ہوگیا، اب خالد نے جس کی عمر ۲۰ سال کی ہے. اپنی بیوی ہندہ کو اسٹامپ پر طلاق نامہ تحریر کرکے چند اشخاص کے ہاتھ اپنے والد بکر کے پاس بھیجا کہ وہ اس پر گواہی کر دیں، لیکن بکر نے اس کاغذ طلاق نامہ کو اپنے پاس رکھ لیا اور واپس نہ دیا، اس تحریر کے بعد ڈیڑھ سال تک بکر نے ہندہ کو اپنے گھر میں رکھا، اب ہندہ چھ ماہ سے اپنی والدہ آمنہ کے پاس رہتی ہے، تیرہ سال کے عرصہ میں آج تک خالد نے اپنی بیوی ہندہ سے جماع نہیں کیا، معلوم ہوا ہے کہ خالد میں کوئی نقص ہے، اب ہندہ اپنے مہر اور زیورات کی خواستگار ہے، اور اب خالد اس وجہ سے کہ شرعاً بوجہ عدم خلوت نصف مہر کی ہندہ حقدار ہوتی ہے طلاق دینا نہیں چاہتا ہے، حالانکہ وہ پہلے اسٹامپ پر طلاق تحریری دے چکا ہے، اس صورت میں ہندہ خالد سے پورے مہر کے پانے کی مستحق ہے یا نہ، اور اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہ.

الجواب :- اگر خالد نے ہندہ کے ساتھ خلوت کی ہے اگرچہ جماع نہیں کر سکا،

بقیہ صفحہ ۱۵۹ کا) فاتاها وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ ولکن اکل کتاب لم یکتبہ بخطہ ویملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲) اسی کے ساتھ شامی میں یہ بھی ہے وفی البحران المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ هنا کذا فی الخانیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔

تو مہر پورا لازم ہو گیا، اور خالد نے اگر طلاق نامہ بغرض دینے طلاق کے لکھوایا تو طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ خالد کے باپ بکر نے اس کاغذ کو روک لیا اور ظاہر نہ کیا کما فی الشامی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب[۱] اھ وفی الدر المختار والخلوۃ الخ کالوطی فیما یجیٔ ولو کان الزوج مجبوباً او عنیناً[۲] الخ

اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی، شادی کروں گا طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۲۱۴):۔ عرصہ تیرہ ماہ کا ہوا کہ میرا نکاح ایک بالغہ لڑکی سے ہو چکا ہے، چونکہ رخصتی نہیں ہوئی، اس لئے میری بیوی اپنے باپ کے گھر ہے، ناواقفی سے دو غلطیاں مجھ سے ہوئیں اول یہ کہ میں نے ایک شخص کو مصلحتاً روپیہ وصول کرنے کی غرض سے یہ جھوٹ لکھ دیا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے اس میں روپیہ کی ضرورت ہوگی روپیہ دیدیجئے اور اس طرح سے روپیہ مل گیا، دوسرے یہ کہ میرے دوست نے شادی کی بابت سوال کیا تب بھی میں نے ان کو مصلحتاً یہ جواب دیا کہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی، ایسی صورت میں میری زوجہ پر طلاق تو واقع نہیں ہوئی۔

الجواب:۔ اس لکھنے اور کہنے سے کہ میرا نکاح ہونے والا ہے یا ابھی نہیں ہوا، منکوحہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، ہاں یہ جھوٹی خبر دی گئی اس کا گناہ ہوا، اس سے توبہ کرنی چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے قال فی الدر المختار او سئل ألک امرأۃ فقال لا لا تطلق اتفاقاً وفی الشامی ومثلہ قولہ لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح[۳] الخ

بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر ساتھ رہنے لگا، اور طلاق کا انکار کیا، کیا حکم ہے

سوال (۲۱۵):۔ ایک شخص نے اپنے خسر کے پاس اس مضمون کا خط بھیجا کہ اب میں

---

[۱] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص ۵۹۰ ج ۲ ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۴۶۵ ج ۲ ظفیر [۳] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر

بیوی نہیں رکھ سکتا، میں نے آپ کی صاحبزادی کو جو میری بیوی ہے طلاق دی، میرا اور اس کا کچھ مطلب نہیں، نہ مجھے آپ کی صاحبزادی سے غرض ہے اور نہ مجھے اپنی چیز سے کچھ مطلب ہے، آپ کو اختیار ہے آپ جہاں چاہیں اس کا نکاح کر دیں، یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ یہ زوج ہی کا خط ہے، لیکن بوجہ جہالت کے کہ والد اس کا ناخواندہ ہے اس نے اس خط کو چھپا رکھا اور نہ کسی پر اس خط کا اظہار کیا، اور تخمیناً بعد دو سال کے اس کا شوہر اس کے والدین کے یہاں آیا اور اس لڑکی سے صحبت کی (لڑکی کو اس خط کی اطلاع نہ تھی)، جس سے لڑکا پیدا ہوا، اب بعد تین سال کے اتفاقاً اس خط کا اظہار کیا گیا، جس کی خبر لڑکی کو بھی پہنچی، اب وہ علیحدگی چاہتی ہے، شرعاً یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اب اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہ اور وہ لڑکا کیسا سمجھا جاوے گا۔

الجواب:۔ طلاق اسی وقت سے واقع ہو گئی، جس وقت اس شخص نے خط لکھا، لیکن اگر وہ اس خط سے انکار کرتا ہے تو وہ جانے، وبال اس کی گردن پر ہے اگر وہ جھوٹا ہے، اور عورت پر گناہ نہیں ہے، اگر شوہر خط لکھنے سے منکر ہے تو لڑکا بھی اسی کا ہے[1]۔

طلاق نامہ کی بات طے کی مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۶):۔ عمر اور اس کی منکوحہ میں نااتفاقی اور خصومت اور مقدمہ بازی ہوئی اور اس اثناء میں کبھی ہر دو میں اتفاق کی نوبت بھی نہیں آئی جس کو عرصہ تقریباً تین سال سے زیادہ ہو گیا، اب جب ہر دو میں کسی طرح مصالحت نہ ہوئی تو مسماۃ کے کسی عزیز و

[1] کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا ای نوی او لم ینو الخ ولو کتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکتب یا فلانۃ اذا اتاک کتابی ہذا فانت طالق طلقت (در مختار) وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی اولم ینو الا وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر۔

رشتہ دار کے ذریعہ سے یہ تصفیہ قرار پایا کہ عمر مسماۃ کو آزاد کر دے اور دونوں میں عدالتی قصہ و قضایا ختم ہو جاویں تو اس پر عمر رضامند ہو گیا اور اس کی رضامندی سے مسودہ طلاق نامہ کا تحریر ہوا، اس میں طلاق بائن تحریر ہوئی، جس کو عمر نے پڑھا، اور منظور کر کے اسٹامپ دست برداری پر لکھنا قرار پایا اور عمر نے اپنے قلم سے طلاق نامہ کے مسودہ کو لکھنا شروع کیا اور ابھی تک الفاظ طلاق کو لکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ حسب اتفاق ایک شخص عمر کا رشتہ دار جس کو یہ تصفیہ منظور نہ تھا آپہنچا، اور عمر کو علیحدہ بلا کر گفتگو کی جس کی وجہ سے باقی ماندہ مسودہ اسٹامپ پر تحریر کرنے سے باز رہا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به اليها او قال له اكتب نسخة وابعث بها اليها وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الامر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة[1] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں عمر کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس نے جو مسودہ کی نقل اسٹامپ پر کرنی شروع کی تھی اس میں الفاظ طلاق تک لکھنے کی نوبت نہیں آئی اور نہ تکمیل اس کی ہوئی اور نہ دستخط وغیرہ عمر کے اس پر ہوئے۔

ایضاً:۔ یہ جواب پہلے جو لکھا تھا بربنا اس ناتمام تحریر کے تھا جو اسٹامپ پر نقل ہو رہی تھی لیکن جب کہ شوہر نے مضمون مسودہ کی بھی تصدیق کر دی تھی، اور وہ اسی کے امر سے لکھی گئی تھی لہذا وقوع طلاق کے لئے وہ کافی ہے اور صحیح جواب اب احقر کے خیال میں یہ ہی ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی کما فی

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

رد المحتار ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب[1]۔

شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۷):۔ ایک عورت اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی تھی اس کے شوہر نے اس کو جانے سے روک دیا، عورت اپنے بہنوئی کے ہمراہ بدون اطلاع و رضامندی شوہر کے اپنے والدین کے گھر چلی گئی، جب شوہر کو اطلاع ہوئی تو اس نے غصہ میں قصبہ بھلور جا کر وثیقہ طلاق نامہ خریدا، اور عرضی نویس سے لکھوایا کہ مسماۃ خیران سے میری شادی ہوئی تھی، اب بوجہ ناموافقت لفظ طلاق سہ مرتبہ کہہ کر مسماۃ مذکورہ کو بخوشی خود طلاق دیدی گئی، اس حاشیہ کے دو گواہ ہیں، ایک فوت ہو چکا ہے، اور دوسرا ابھی اس وقت موجود نہیں، طلاق نامہ پر شوہر کا نشان انگوٹھا ہے، پھر اس کے نیچے اس کے شوہر نے مضمون طلاق کی تصدیق اور تصحیح کے لئے اپنا نام اپنے قلم سے لکھا ہے جو طلاق نامہ کی نقل سے ثابت ہوتا ہے، الغرض وہ طلاق نامہ اس مرد ہی کے پاس رہا، اپنی عورت کے پاس نہیں بھیجا، اور نہ اس کو اطلاع کی وہ اپنے والدین کے گھر دو سال تک رہی، اسی شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شوہر جا کر لے آیا، مرد و عورت دونوں اتفاق سے آباد رہے۔ اس طلاق نامہ کی خبر دو تین آدمیوں کو تھی جو شوہر کے ہمراز تھے، عورت کو اور عوام کو خبر نہیں تھی، آٹھ نو سال بعد ایک شخص نے اس کے شوہر پر مقدمہ دائر کیا، اور طلاق نامہ کی نقل لے کر توہین میں پیش کی، شوہر نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کو نہ طلاق دی اور نہ کوئی وثیقہ طلاق نامہ خرید کر تحریر کیا ہے، میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا۔

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲ ۱۲ ظفیر۔

سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ طلاق نامہ کی خرید اور تحریر سے انکاری ہے، اس کے جعلی اور فرضی ہونے کا اقراری ہے، دوسری طرف اس طلاق نامہ کی خرید کا ثبوت رجسٹر وثیقہ فروش بہ نشان انگوٹھا اور تحریر کا ثبوت رجسٹر عرضی نویس اور مضمون طلاق پر اس کا دوبارہ نشان انگوٹھا اور دستخط مع شہادت دو گواہ ایک قسم کی شہادت بھاری ہے، تو اس صورت میں عندالشرع اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور عورت مذکورہ کے بطن اور شوہر مذکور کے نطفہ سے ایک پسر دو دختر ہیں۔

الجواب:۔ وباللہ التوفیق جب کہ شوہر طلاق اور اس تحریر کا مقر نہیں ہے اور نہ شہادت شرعیہ اس وقت موجود ہے جو اس کی تحریر کی شہادت دیوے اور احتمال تزویر قائم ہے اور ...... کے بارے میں احتیاط کی جاتی ہے اور بصورت ثبوت طلاق نسب اولاد کی نفی ہوتی ہے، لہٰذا قول شوہر کے موافق حکم کیا جاوے گا، اور طلاق کا حکم نہ کیا جاوے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی، کما فی رد المحتار باب ثبوت النسب، والنسب یحتال لاثباتہ مهما امکن وفی کتاب القاضی الی القاضی منہ قولہ لا یعمل بالخط عبارۃ الاشباہ لا یعتمد علی الخط ولا یعمل بمکتوب الوقف الخ قال البیری المراد من قولہ لا یعتمد ای لا یقضی القاضی بذلک عند المنازعۃ لان الخط مما یزور ویفتعل۔ کما فی مختصر الظہیریۃ ولیس منہ ما فی دواوین القضاء[1] الخ قولہ ویلحق بہ البراءات عبارۃ الاشباہ ویمکن الحاق البراءات السلطانیۃ المتعلقۃ بالوظائف ان کانت العلۃ انہ یعنی کتاب الامان لا یزور وان کانت العلۃ الاحتیاط فی الامان لحقن الدم فلا اقول یجب المصیر الی الاخیر سائحانی ای لامکان التزویر بل وقد

[1] رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی مطلب لا یعمل بالخط ص۴۸۹ ج۴ ۱۲ ظفیر

وقع کما ذکرہ الحموی الی آخر ما قال[1] الحاصل اگرچہ کاغذات دفاتر کو بعض مواقع میں حجت بھی مان لیا جاوے تاہم اس میں اختلاف ضرور ہے اور احتمال تزویر بھی قائم ہے، پس بموضع احتیاط ضرور نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے یعنی جب کہ احتیاط اس کے خلاف میں ہو، اور مسئلہ احتیاط فی اثبات النسب کا معروف ہے، اثبات نسب میں بقدر امکان حیلہ کیا جاتا ہے، لہذا تعرض کرنا شوہر سے اس بارے میں لازم نہیں ہے اور زوجین کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے کہ اگر فی الواقع شوہر نے طلاق ثلاثہ دیدی تھی اور پھر بلا حلالہ کے مطلقہ کو رکھ لیا ہے تو یہ وبال اس پر ہے، لیکن جب کہ وہ تحریر طلاق اور زبانی طلاق دینے کا منکر ہے، اور دو شاہد عدل زبانی طلاق یا تحریری طلاق کے موجود نہیں ہیں[2]، اور عرائض نویس اور وثیقہ فروش ایسے عدول نہیں ہیں کہ ان کی شہادت مثبت طلاق ہو، پھر نصاب شہادت بھی موجود نہیں ہے، اور حاشیہ کے دو گواہوں میں سے اب ایک فوت ہو چکا ہے اور ان کا عادل وثقہ ہونا بھی معلوم نہیں ہے، تو کوئی وجہ شرعی ملزم ایسی نہیں ہے کہ شوہر کے قول کو رد کیا جاوے اور طلاق کو ثابت کیا جاوے اور نسب اولاد کو نفی کیا جاوے اور ولد الزنا ہونا اولاد کا مانا جاوے، باقی یہ لکھنا بعض حضرات مفتیین کا کہ طلاق سکران بھی واقع ہے، اس میں یہ خدشہ ہے کہ شوہر طلاق بحالت سکر کا بھی مقر نہیں ہے اور نہ دو گواہ عادل طلاق بحالت سکر کی شہادت دے رہے ہیں، شوہر نے تو احتمالی طور سے ایسا کہا ہے کہ میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا، دیکھئے اس میں لفظ تحریر کر لیا ہوگا موجود ہے جس سے

---

[1] رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی ص ۴۹۲ ج ۴ ۱۲ ظفیر [2] ونصابہا للشہادۃ لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل و امرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص ۵۱۳ ج ۴ و ص ۵۱۶ ج ۴) ظفیر

اپنی تحریر کا بحالت سکر بھی اقرار نہیں ہے، پھر تعجب ہے کہ طلاق سکران کی واقع ہونے کو اس موقع پر کیسے حجت لایا جاتا ہے، فقہاء جو طلاق السکران واقع لکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مراد ان کی یہ ہے کہ اگر طلاق سکران محقق ہو جاوے تو واقع ہے اور تحقق اس کا دو طریق سے ہو سکتا ہے، یا دو گواہ ہوں یا وہ خود اقرار کرے اور طلاق نامہ کے لکھوانے میں علامہ شامی نے یہ تفصیل کی ہے جو صورت مسئولہ کے طلاق نامہ کو غیر معتبر ٹھہراتی ہے حیث قال قبیل الصریح ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به اليها او قال له اكتب نسخة وابعث بها اليها وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الامر على وجهه لا تطلق قضاء ولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقر انه كتابه[1] ص ۴۲۹/۲ شامی

طلاق نامہ پر دستخط کر دینے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۸): ۔ زید کی بی بی کو بکر جو زید کا چچا زاد بھائی ہے، زید کی عدم موجودگی میں اپنے مکان پر لے گیا، اور تین ماہ تک اس کو ورغلا کر اپنے موافق اور زید سے ناموافق کر دیا، یہاں تک نوبت پہنچی کہ جب زید اپنی زوجہ کو لینے کے لئے گیا تو اس نے انکار کر دیا، بکر نے کہا کہ اس کا چال چلن خراب ہے تم اس کو چھوڑ دو، میں بھی اس کو اپنے مکان سے نکال دوں گا، اس بنا پر طلاق نامہ تحریر کیا گیا، لیکن اس پر دستخط کرنے کے لئے چار گھنٹہ کی مہلت چاہی، مگر زید کے ایک قریبی رشتہ دار نے اس کو دستخط کرنے پر مجبور کیا لہذا زید نے بلا کوئی لفظ اپنی زبان سے کہے اور بلا مضمون طلاق نامہ کا پڑھے ہوئے مجبوراً دستخط کر دیئے، بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارروائی دھوکہ دہی ہے کیونکہ بکر اس سے

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲۷۰ ۔ ظفیر۔

خود نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہیں،

الجواب: جب کہ زید نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا بلکہ دوسرے لوگوں نے از خود لکھ کر زید سے دستخط کرائے، اور زید نے اس طلاق نامہ کے مضمون کو نہ پڑھا نہ سنا بلکہ کسی کے مجبور کرنے سے دستخط کردیئے اور طلاق کا اس کو اقرار نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح زید کا اس سے قائم ہے وہ اس کو بدستور سابق اپنی زوجیت میں رکھے، شامی میں ہے وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ[1] الخ فقط

شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاقنامہ پر دستخط سے انکار کردیا مگر کہنے سننے سے دستخط کردیا کیا حکم ہے

سوال (۲۱۹): رابعہ بیگم کو اس کے شوہر عبدالکریم شاہ نے طلاق معلق دی اور اقرار نامہ لکھ دیا تاکہ عدالت میں پیش ہو، اور جو مقدمہ رابعہ بیگم نے اپنے شوہر پر کر رکھا ہے وہ خارج کردیا جاوے، لیکن طلاق نامہ میں طلاق منجز لکھ دی عبدالکریم شاہ نے سن کر دستخط کرنے سے انکار کیا کہ میں تو وہی مشروط طلاق دیتا ہوں، حاضرین نے کہا مشروط طلاق سے مقدمہ خارج نہ ہوگا، طلاق تمہاری مشروط ہے مگر اخراج مقدمہ کی غرض سے طلاق قطعی پر دستخط کردو، اس غرض سے عبدالکریم نے طلاق قطعی پر دستخط کردیئے اس قصہ کے گواہ موجود ہیں، عبدالکریم شاہ کی زوجہ پر طلاق قطعی ہوئی یا نہیں۔

الجواب: شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۹ ج ۲، ظفیر۔

اقر الزوج انہ کتابہ او قال الرجل ابعث بہ الیھا او قال واکتب نسخۃ وابعث بھا الیھا وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ ولکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ[1] الخ ص۲۹ شامی جلد ۲. ان مجموعہ روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تحریری طلاق میں جو کچھ اقرار شوہر کا ہو، اس کے موافق عمل درآمد ہوتا ہے، پس جب کہ شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تحریری طلاق پر بربنا تسلیم طلاق معلق دستخط کئے ہیں تو قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح وہ طلاق معلق ہوگی اور چونکہ شرط کا وجود نہیں ہوا تو طلاق واقع نہ ہوگی[2] فقط

ایک طلاق دے کر سترہ سال چھوڑ دیا اب رکھنا چاہتا ہے کیا کرے

سوال (۲۲۰):۔ زید اپنی زوجہ کی موجودگی میں ایک دوسری عورت پر عاشق ہو گیا، اس عورت نے زور دیا کہ جب تک اپنی پہلی بیوی کو طلاق نہ دیوے، اس وقت تک میں نکاح نہیں کرتی، زید نے اس کے کہنے میں آکر اپنی زوجہ کو تحریری طلاق نامہ لکھ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس گیا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، زوجہ نے کہا کہ میرا قصور ثابت کرو مجھ کو طلاق لینا منظور نہیں ہے، پھر زید خاموش ہو کر طلاق نامہ واپس لے گیا، سترہ سال کے بعد زید اس کو اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے، لے جا سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس وقت زید نے اپنی زوجہ سابقہ کو طلاق لکھی یا لکھوائی اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، پس اگر زید اس کو رکھنا چاہتا ہے تو نکاح جدید بمہر جدید کرے اور بعد نکاح کے اس کو رکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ تین طلاق نہ لکھی ہوں ورنہ پھر ضرورت حلالہ کی ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان

[1] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص۵۹۰ ج۲، ۱۲ ظفیر۔ [2] واذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً (عالمگیری فصل ثالث فی تعلیق الطلاق ص۴۵۰ ج۱) ظفیر

اقر ارا بالطلاق[1] شامی وفیہ وان کانت مرسومۃ یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومۃ لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب ھذا یقع الطلاق وتلزمھا العدۃ من وقت الکتابۃ[2] شامی اور اگرچہ اس صورت میں کچھ اشتباہ عدم وقوع طلاق کا بھی ہے لیکن تاہم تجدید نکاح بہتر ہے تاکہ شبہ رفع ہو جاوے۔ فقط

طلاق نامہ جبراً نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۱):۔ اللہ رکھو نے عبدالغنی سے ایک طلاق نامہ جس کو وہ پہلے سے تیار کئے ہوئے تھا جبراً نقل کرایا، عبدالغنی نے بخوف اس تحریر کی نقل کر دی، مگر حلفیہ کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگرچہ قاضی حکم طلاق کا کر دے گا مگر دیانۃً قول اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ[3] ہوگی، شامی۔

طلاق نامہ لکھوا کر بھیجا اگر وہ بیوی تک نہیں پہنچ سکا تو بھی طلاق واقع ہو گئی

سوال (۲۲۲):۔ زید نے طلاق نامہ تحریری ایک شخص کو دیا کہ تم اس کو بیوی کے پاس دیدو شخص مذکور نے وہ طلاق نامہ زید کے والد کو دیدیا، اس نے دبا لیا بھیجا نہیں اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جس وقت زید نے طلاق نامہ لکھا یا لکھوایا، اسی وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی۔ قال فی رد المحتار ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب انتھی ملخصا[4] فقط

---

[1] رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] وفی البحران المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹) ظفیر [4] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲۔ ظفیر۔

طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا کیا حکم ہے

سوال (۲۲۳):- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نامہ لکھا مگر ہندہ کو نہیں سنایا گیا نہ کسی دوسرے کو معلوم ہوا۔ بعد تحریر طلاق نامہ ہندہ کو اپنے گھر میں رکھ مجامعت کرتا رہا پونے دوماہ کے بعد ہندہ سے کہا کہ میں تجھے طلاق دے کر چھوٹے بھائی کے ساتھ نکاح کراتا ہوں، اور بلا رضامندی عورت کے اس کا انگوٹھہ رجسٹر نکاح خوانی پر جبراً لگوالیا تو اس طریق سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں، اور اس صورت میں طلاق کس وقت سے واقع ہوئی۔

الجواب:- یہ مسلم ہے کہ عدت بعد طلاق کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور تصریح اس کی کتب فقہ میں موجود ہے[۱] اور یہ بھی شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ کتابت سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شامی میں ہے کہ مجرد امر بکتابۃ الطلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے، پس جب کہ زید کو اس واقعہ سے یعنی طلاق نامہ لکھنے سے انکار نہیں ہے تو اسی وقت طلاق واقع ہوگئی[۲]، اور اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اور جبریہ نشان انگوٹھہ عورت کا لگوانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا[۳] اور گواہوں کے اختلاف کی صورت میں بھی نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ فقط

---

[۱] رجل تزوج امرأۃ نکاحا جائزا وطلقہا بعد الدخول او بعد الخلوۃ الصحیحۃ کان علیہا العدۃ (قاضی خاں علی ہامش عالمگیری باب العدۃ ص۵۳۲ ج۱) ظفیر۔ [۲] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) کتب الطلاق ان مستبینا الخ وقع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۵۸۹ ج۲) ظفیر۔ [۳] اس لئے کہ اس میں ایجاب نہیں پایا گیا اور نہ گواہ پائے گئے، جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے ان یکتب الیہا یخطبہا فاذا بلغہا الکتاب وحضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منہ او تقول ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشہدوا انی زوجت نفسی منہ اما لو لم تقل بحضرتہم زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحۃ النکاح وباسماعہم الکتاب (رد المحتار کتاب النکاح ص۳۶۴ ج۲ مطلب التزوج بارسال الکتب) ظفیر۔

فارغ خطی لکھوائی مگر پھاڑ دی، طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۴): ۔ زید اور اس کی زوجہ میں ناچاقی ہوئی اور زید نے دیگر اشخاص کو جمع کر کے فارغ خطی طلاق لکھائی اور یہ کہا کہ لڑکا، لڑکی میرے سپرد کردو، تاکہ میں یہ طلاق نامہ سپرد کروں، اہل مجمع نے کہا کہ تا پرورش اولاد ہندہ کو نان نفقہ دیتے رہو، بعد پرورش ہو جانے کے لڑکے لڑکی کو لے کر طلاق دیدینا، اس میں بہت کچھ اصرار و انکار رہا، مگر ہندہ نے لڑکا لڑکی نہ دئے زید نے طلاق نامہ چاک کر ڈالا اور زید فرار ہوگیا، عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ زید واپس آگیا اور زوجہ کے پاس رہتا ہے، آیا زید کا واپس آکر زوجہ کے پاس رہنا خلاف شرع تو نہیں اور نکاح مابین زوجہ اور زید کے قائم ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ ردالمحتار میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ اوقال للرجل ابعث بہ الیھا[1] الخ اس دوسری روایت ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقھا الخ سے یہ ظاہر ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ بظاہر صورت مسئولہ اسی کے مطابق ہے پس اگر یہی صورت واقع ہوئی ہے تو صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور علاقہ زوجیت مابین زید اور اس کی زوجہ کے قائم ہے

طلاق نامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرادیا جائے کیا حکم ہے

سوال (۲۲۵): ۔ زید نے طلاق نامہ منسلکہ کا مسودہ تیار کیا اور اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو مجھے پچاس روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرادیا جاوے، مسودہ لکھ کر اب وہ انکاری ہے، عورت اپنے اقرار پر قائم ہے کہ روپیہ مجھ سے لے اور مجھ

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲ ۱۲ ظفیر۔

چھوڑ یہ ظاہر ہے کہ عزم مرد کا اس کے مسودہ سے صاف ہے الفاظ طلاق بائن بھی لکھ دیئے ہیں آیا یہ طلاق عاید ہوگئی یا نہیں۔

الجواب: - اگر اس طلاق نامہ کے لکھنے سے پہلے زوجہ سے یہ امر طے ہو گیا ہو کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو شوہر کی اس تحریر سے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، کیونکہ عبارت طلاق نامہ کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو مہر معاف کر دیا، اور میں نے طلاق بائنہ دیدی، پس اگر واقعی زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو طلاق واقع ہوگئی، اور اگر ابھی تک مہر معاف نہیں کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق کا واقع ہونا مہر کی معافی پر موقوف[1] ہے، اس نوٹ سے کہ عورت مہر معاف کرنے کو تیار ہے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک عورت نے مہر معاف نہیں کیا لہذا یہ طلاق نامہ کار آمد نہ رہا، اب پھر اگر شوہر راضی ہو تو خلع کرے یعنی وہ طلاق دیدے اور عورت مہر معاف کر دے، فقط۔

منصف کے سامنے کہلوایا کہ چھ ماہ ہوا طلاق دی اس نے تین طلاق لکھ دی کیا حکم ہے

سوال (۲۲۶): - ایک شخص اپنی بیوی کو خلع طلاق دینے کے واسطے قاضی (جو انگریزی تنخواہ دار ہے) کے پاس گیا تاکہ طلاق نامہ رجسٹری کر دیوے، خلع کرانے والے نے کہا کہ تم قاضی کے سامنے یہ کہو کہ میں اپنی بیوی کو ایک سال ہوا طلاق دی ہے۔ قاضی نے کہا کہ اگر ایک برس قبل کا طلاق دینا بیان کرو گے تو رجسٹری صحیح نہ ہوگی زیادہ سے زیادہ پانچ چھ ماہ قبل کی رجسٹری ہو سکتی ہے، چنانچہ موافق قول قاضی کے خلع کرانے والے نے کہا کہ صاحب یہ شخص کہتا ہے کہ میں نے بھادوں کے مہینہ میں طلاق دی ہے، تب قاضی نے بلا کسی سے پوچھے تین طلاق رجسٹری کر لی، ان لوگوں نے رجسٹری سے ایک روز بعد نکاح کر لیا، آیا شرعاً بیوی مذکورہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں

[1] واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (عالمگیری مصری بحث تعلیق ص ۴۷۵ ج ۱) ظفیر

اور نکاح کنندہ کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور شرکاء نکاح و نکاح خواں کا نکاح باطل ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر اس کاغذ پر شوہر کے دستخط ہو گئے یا نشان انگوٹھا ہو گیا غرض یہ کہ تصدیق اس مضمون طلاق کی شوہر کی طرف سے ہو گئی تو ہر سہ طلاق واقع ہو گئیں[1]، لیکن طلاق اسی وقت واقع ہوئی، جس وقت شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا، زمانہ گذشتہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی، مثلاً شوہر اگر یہ کہے کہ میں نے ایک برس ہوا طلاق دیدی اور واقع میں طلاق نہیں دی تھی تو فی الحال طلاق واقع ہوئی ہے، درمختار میں ہے ولو نکحها قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال الخ قوله لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال لانه ما اسنده الی حالة منافية ولا يمكن تصحيحه اخباراً لكن به وعدم قدرته علی الاسناد فكان انشاء فی الحال الخ شامی ص۲۲۲ ج۲[2]۔ وفی الشامی ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه الخ ص۶۲۹ ج۲[3]، اور جب کہ طلاق بوقت رجسٹری واقع ہوئی تو اس سے ایک روز بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل ہے کیونکہ عدت میں نکاح باطل ہے[4]، حاضرین مجلس و نکاح خواں کا نکاح باطل نہیں

[1] وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقر انه كتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲) ظفیر۔ [2] دیکھئے رد المحتار باب الصریح مطلب اضافة الطلاق الی الزمان ص۶۰۷ ج۲ ظفیر۔ [3] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالكتابة ص۵۸۹ ج۲ ظفیر۔ [4] ولا نكاح منكوحة الغير ومعتدته لثبوت حرمتها بمعاً كمن تزوج (در مختار) ای تزوجها غیره فانها حرمة عليها (رد المحتار باب العدة ص۸۲۵ ج۲) ظفیر۔

ہوا، لانھم لم یرتدوا بھذہ المعصیۃ وفسخ النکاح فی الارتداد۔ فقط

بغیر دستخط شوہر کا خط آیا، بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۲۷):۔ ایک شخص اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ کر چلا گیا تھا، پانچ سال تک وہ گھر نہیں آیا مگر اس کی خبر گاہ بگاہ ملتی رہی ایک خط اس کی طرف سے خسر کے نام آیا کہ میرے آنے کی امید نہیں لہذا میری بیوی سے مہر معاف کرادو، اور بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے، اس خط پر اس کے دستخط نہیں تھے، اس مضمون پر لوگوں نے فتویٰ دریافت کیا، جواب یہ ملا کہ اگر وہ گم شدہ ہے اور پانچ چار سال ہو گئے ہیں تو وہ عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا عورت کو اطمینان ہو جاوے کہ خط اسی کا ہے تو عدت گذار کر نکاح کر سکتی ہے، خط کی خبر سن کر وہ آیا اور خط سے انکار کرتا ہے لوگوں نے فتویٰ دکھلا کر کہا کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اس نے جواب دیا کہ اگر شریعت اس پر طلاق کا فتویٰ لگاتی ہے تو مجھ کو بھی مطابق حکم شریعت انکار نہیں ہے، اس کی بیوی کا نکاح اسی وقت دوسری جگہ کر دیا، اس صورت میں نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق کا حکم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور نکاح ثانی صحیح نہیں ہے، اول تو وہ شخص خط ہی سے انکار کرتا ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے[1]، اور اگر اس کا خط ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس خط میں کوئی لفظ صریح طلاق کا نہیں ہے، اگر ہے تو کنایہ کا لفظ ہے، اور اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اور شوہر کو یہ تسلیم نہیں ہے، بہر حال وقوع طلاق کی کوئی وجہ اس میں نہیں ہے، اور مفقود ہونے کی صورت میں دعویٰ کے بعد چار برس گذارنا ضروری ہے، دعویٰ سے پہلے جو مدت گذری اس کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس وقت سے عورت

[1] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹/۲) ظفیر

کو مہلت دی جاوے اور قاضی یا جماعت مسلمین کی طرف سے چار برس کی مدت مقرر کی جاوے، اس وقت سے چار برس گذرنا ضروری ہے، بعد چار برس کے عورت عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے، جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کما فی المدونۃ الکبریٰ للمالکیہ[1] اور اس شخص کا فتویٰ شرعی کو تسلیم کرنا طلاق ثابت نہیں کرتا، کیونکہ وہ فتویٰ جو طلاق کا دیا گیا صحیح نہ تھا، فقط

طلاق دینا ہے یہ کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا پھر پھاڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۲۸):- زید نے بکر سے کہا کہ مجھے طلاق نامہ لکھ دو، بکر نے پوچھا کہ کس کا طلاق نامہ لکھواؤ گے، زید نے کہا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، بکر نے لکھ دیا، بعد میں دوستوں کے سمجھانے سے طلاق نامہ چاک کر دیا۔ لہٰذا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور زید نے زبان سے تین طلاق نہیں دی تھی۔

الجواب:- زید کا یہ قول کہ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، اس پر دلالت کرتا ہے کہ زید نے ابھی طلاق نہیں دی بلکہ ارادہ طلاق دینے کا ہے، اور پھر اس نے وہ طلاق نامہ اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور نہ خود دیا۔ بلکہ اس کو پھاڑ دیا تو اس صورت میں موافق روایت شامی کی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی قال فی الشامی ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ، زیر عنوان "حکم زوجہ مفقود" مدونہ کبریٰ کی عبارت یہ ہے قلت ارأیت امرأۃ المفقود اتعتد اربع سنین فی قول مالکؒ بغیر امر السلطان قال مالک لا وان اقامت عشرین سنۃ ثم رفعت امرھا الی السلطان نظر فیھا وکتب الی موضعہ الذی خرج الیہ فان یئس منہ ضرب لھا من تلک الساعۃ اربع سنین فقیل لمالک ھل تعتد بعد الاربع سنین عدۃ الوفاۃ اربعۃ اشھر و عشراً من غیر ان یامرھا السلطان بذلک قال نعم۔ (المدونۃ الکبریٰ ماجاء فی ضرب اجل المرأۃ المفقود ص۱۳ج۵) ظفیر۔

الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا وقعہ ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ وکذا کل کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ[1] الخ اور اگر ایک دوسری روایت کے مطابق جو کہ شامی میں ہے۔ (ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب[2]) یہ کہا جاوے کہ اس صورت میں زید کے اس کہنے سے کہ طلاق نامہ لکھ دے اقرار طلاق ہو گیا تو اولاً اس میں یہ بحث ہے کہ زید کے دوسرے کلام سے جس کو اوپر لکھا گیا ہے فی الحال طلاق دینا نہیں معلوم ہوتا بلکہ آئندہ کو ارادہ طلاق کا معلوم ہوتا ہے اور ثانیاً یہ کہ تین طلاق کا لفظ زید نے نہیں کہا، لہذا اگر اس صورت میں طلاق واقع بھی ہوئی تو رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بلا نکاح کے صحیح ہے، پس احوط یہ ہے کہ زید اس کو عدۃ کے اندر رجوع کرے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی

سوال (۲۲۹):۔ زید اسٹامپ بغرض طلاق دینے اپنی عورت کے خرید کر حوالہ کاتب کے کر کے کہا کہ اس کو میری طرف سے طلاق نامہ بنا کر پورا کریں، کاتب نے عرف عام کے موافق تین لکھ کر انگوٹھہ زید کا اس پر لگوالیا مگر زید نے زبانی طلاق نہیں دی۔ آیا زید کے زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جب کہ زید اس طلاق نامہ کے متعلق یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ میری طرف سے ہے اور طلاق نامہ میں تین طلاق مکتوب ہیں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب اس سے نکاح ثانی جائز نہیں، قال فی الشامی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب[3] الخ اور جس وقت یہ طلاق نامہ لکھا گیا اس وقت سے عدت شمار

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۰ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر [3] ایضاً۔ ظفیر

ہو گی فقط

استامپ خرید کر طلاق نامہ لکھا مگر دستخط نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۰):۔ زید کی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے ہوا، اور عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید سے، بہت مدت کے بعد نا اتفاقی کی وجہ سے زید و عمر دونوں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ اسٹامپ خریدا گیا اور مکمل طلاق نامہ لکھا گیا، گواہی وغیرہ ثبت ہو گئی، ابھی دستخط باقی تھے کسی وجہ سے یہ معاملہ رہ گیا اور اسٹامپ خزانہ میں واپس کر دیا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

سائل کا بیان ہے کہ جس وقت عرضی نویس نے اسٹامپ لکھنا شروع کیا تھا اس وقت طلاق دہندہ سے پوچھ لیا تھا کہ طلاقنامہ لکھیں: طلاق دہندہ نے کہا تھا لکھو، اس کے بعد عرضی نویس نے طلاق نامہ لکھا، جس میں تین طلاق لکھی، گواہی ثبت ہو گئی۔ طلاق دہندہ کا انگوٹھا لگنا باقی تھا کہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر فریقین متفرق ہو گئے۔

الجواب:۔ اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ جب شوہرین نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا دوسرے سے لکھایا گیا تو جب تک اس تحریر پر شوہر کا اقرار نہ ہو، اور وہ یوں نہ کہے کہ یہ تحریر میری ہی طرف سے ہے طلاق واقع نہیں ہوئی، البتہ سائل کے بیان کے مطابق اگر امر بالطلاق ثابت ہو جائے یا شوہر خود اس کا اقرار کرے کہ میں نے امر بالطلاق کیا تھا تو یہ بھی طلاق کا اقرار سمجھا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی، شامی نے تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم

یقر انہ کتابہ[۱] الخ وفیہ ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق[۲] فقط

رخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھواکر بیوی کو بھیجدیا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۱):۔ میری لڑکی نابالغہ مسماۃ امیر بیگم کا نکاح محمد یعقوب سے عرصہ تین سال کا ہوا جو مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجل پر عقد ہوا تھا، مگر اب تک محمد یعقوب نے مہر معجل ادا نہ کیا اور نہ رخصت کرائی، ۹؍ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بیرنگ خط میں طلاق در طلاق طلاق لکھ کر اس پر اپنے انگوٹھہ کا نشان لگاکر مسماۃ امیر بیگم کے نام بھیجدیا، آیا طلاق ہوئی یا نہیں اور عدت واجب ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے مہر معجل واجب رہا یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ محمد یعقوب کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور چونکہ طلاق قبل دخول واقع ہوئی[۳] اس لئے نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ اور عدت واجب نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیۃ[۴] اور نیز ارشاد ہے۔ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃً فنصف ما فرضتم الآیہ[۵] فقط۔

---

[۱] ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ ص۵۸۹ ج۲ ظفیر [۲] ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ ظفیر۔ [۳] فان قلت الکتابۃ من الصریح او من الکنایۃ قلت ان کانت علی وجہ الرسم معنونۃ فھی صریح والا فکنایۃ (البحر الرائق کتاب الطلاق ص۲۶۲ ج۳) واذا طلق الرجل امرأتہ ثلثا قبل الدخول وقعن علیھا فان فرق الطلاق بانت بالاولیٰ ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ (ھدایہ فصل فی الطلاق قبل الدخول ص۳۵۱) ظفیر [۴] سورۃ الاحزاب۔ ۶۔ ظفیر۔

طلاق نامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے نہیں کہا تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۲): ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا مگر رخصت نہیں کی تھی کہ باہم تنازع ہو گیا، اس نے لڑکی کے شوہر کو بلا کر یہ کہا کہ تم طلاق نامہ لکھوا دو، اور میں لڑکی سے معافی مہر لکھواتا ہوں، شوہر نے کہا بہت اچھا، لیکن شوہر نے زبان سے کوئی لفظ طلاق کا نہیں کہا، اس کے سامنے طلاق نامہ لکھا گیا اور بخشش نامہ مہر کا عورت کی طرف سے لکھا گیا، لیکن اب وہ مرد کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ مجھے صرف مہر معاف کرانا تھا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں جب کہ اس شخص نے طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے اور بعوض مہر کے طلاق نامہ لکھوایا اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا بدون طلاق کے مہر معاف نہ ہو گا، کیونکہ پہلے گفتگو معافی مہر کی بعوض طلاق کے تھی، اسی بناء پر باجازت شوہر طلاق نامہ لکھا گیا اور معافی مہر کی ہوئی، لہذا طلاق ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا[1]۔ فقط

کاتب سے کہا میری بیوی کے لئے طلاق لکھ دو، کاتب نے لکھا کہ بتول کو تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۳۳): کسی نے جا کر کسی کاتب سے کہا کہ میری بیوی کو طلاق لکھ دو، اور کاتب نے یہ الفاظ لکھے از جانب محمد شبلی، ہم محمد شبلی خان ساکن موضع چھتی پور کے ہیں، ہم اپنی بیوی بتول کو تین طلاق دیتے ہیں، طلاق، طلاق، طلاق، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ

---

[1] وإذا أضافه إلى الشرط وقع عقيب الشرط (عالمگیری مصری تعلیق الطلاق ج۱ ص۴۵۰)

ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج فأخذه الزوج وختمه وعنونه أو وقع إن أقر الزوج أنه كتابه (رد المحتار كتاب الطلاق ج۲ ص۵۹۰) ظفير۔

وہ عورت مطلقہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر بعد صحبت و جماع کے وہ طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے، کذا کتب الفقہ[1] فقط

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اس لکھنے سے طلاق ہو گئی

سوال (۲۳۴):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اور زیور وغیرہ چھین کر گھر سے نکال دی یہ شخص فوجی ملازم تھا اس کی بیوی کا جو روپیہ فوج میں واجب تھا، اس نے یہ کہہ کر کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے روپیہ خود لے لیا، چنانچہ کمانڈر فوج کی تصدیق ہمراہ ہے، آیا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر طلاق واقع ہو گئی[2]، اور تصدیق کمانڈر فوج سے ثابت ہے، ۲۷، اگست ۱۹۲۶ء کو طلاق لکھی گئی، لہذا اب کر نو ماہ طلاق ہو گئے، عدت اس کی گذر گئی، پس اس عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے۔ فقط۔

طلاق نامہ مکمل لکھوالیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۳۵):- ایک شخص کسی کو کہتا ہے کہ طلاق نامہ لکھو، اس نے کہا کہ طلاق لکھوانے سے نہیں پڑتی زبان سے پڑتی ہے پھر اس محرر نے طلاق نامہ لکھا اور زوج کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ طلاق لکھوانے سے نہیں ہوتی زبان سے ہوتی ہے، اور زبان سے میں فلاں شرط پر دوں گا، پھر زوج

---

[2] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) [1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها باب الرجعۃ ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر [2] وان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومة ... فکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها العدۃ من وقت الکتابة (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر

نے طلاق لکھوا کر اپنا انگوٹھا لگا کر طلاق نامہ اپنے پاس رکھ لیا، عورت کے پاس نہیں بھیجا، پھر اس سے کہا گیا کہ طلاق دو تو جواب دیا ہے کہ فلاں شرط پوری کرو تب طلاق دوں گا، اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب: - مسئلہ یہ ہے کہ طلاق کتابت سے بھی پڑجاتی ہے خواہ خود لکھے یا لکھوائے بشرطیکہ اقرار کرے کہ یہ میرا لکھا ہوا یا لکھوایا ہوا ہے یا دو گواہوں سے اس کا لکھنا یا لکھوانا یعنی حکم کرنا کتابت کا ثابت ہوجاوے شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او قال له اکتب نسخة وابعث بها الیها وان لم یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجهه لا تطلق قضاءً ولا دیانةً وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه اھ ملخصاً شامی[1] اس مجموعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ شوہر نے اس طلاق نامہ کو لکھوا کر رکھوالیا اور اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور اس کی نیت بھی ابھی طلاق دینے کی نہ تھی بلکہ چند شرائط پر تھی تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی[2]۔

| غصہ میں طلاق نامہ لکھوالیا اگر دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے |

سوال (۲۳۶): - ایک شخص نے اپنی بیوی کی کسی ناجائز حرکت سے ناراض ہو کر اسٹامپ

---

[1] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ ظفیر۔ [2] واذا اضافه الی الشرط یقع عقیب الشرط اتفاقاً (عالمگیری مصری تعلیق الطلاق ص۴۲۵ ج۱) ظفیر۔

خرید کر عرائض نویس سے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دو، بیوی اور اس کے باپ کا نام بتلا دیا، عرائض نویس نے طلاق نامہ تحریر کر دیا، اس اثناء میں غصہ فرو ہو گیا تھا، طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے اس کو لے کر جیب میں ڈال لیا، مکمل کر کے زوجہ کو نہیں دیا، گھر والوں نے اس کو لے کر چاک کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب :۔ عبارت کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجہہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ اھ[1] ملخصاً فقط۔

ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیئے کیا حکم ہے

سوال (۲۳۷) :۔ زید کی والدہ اور بیوی میں تنازع ہوا جس کی وجہ سے زید نے ایک طلاق کے ارادہ سے اسٹامپ خریدا، اشٹام ایک ہندو بیلی سی سے زید نے طلاق نامہ لکھوایا، باوجودیکہ زید نے اس کو قبل از تحریر یہ کہدیا تھا کہ میری جانب سے ایک طلاق تحریر کر دینا مگر اس نے زید کے ایک دشمن کی اندرونی سازش سے بجائے ایک طلاق کے تین طلاق تحریر کر دی اور زید نے بوجہ حسن ظن کے بدون پڑھنے کے طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے، زید کا بیان حلفی ہم رشتہ استفتاء ہے اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی یا تین طلاق ہوں گی۔

الجواب :۔ اس صورت میں موافق بیان زید کے اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی تین واقع نہیں ہوئی، پس زید اپنی زوجہ کو عدت کے اندر بدون

---

[1] رد المختار کتاب الطلاق ص۵۸۹ ج۲ (خاکسار کے خیال میں طلاق ہو گئی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق (ایضاً) ظفیر)

نکاح کے رجوع کرسکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کرسکتا ہے اور اگر زید نے جھوٹ کہا اور درحقیقت اس نے تین طلاق لکھنے کو کہا تھا تو اس کا وبال اس پر ہے مگر موافق حکم شریعت کے زید کے بیان کے موافق اس صورت میں ایک طلاق رجعی کا حکم کیا جاوے گا۔ درمختار میں ہے ویقع بھا ای بھذہ الالفاظ الخ واحدۃ رجعیۃ[1] الخ فقط

طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۲۳۸):۔ امی وناخواندہ ونانویسندہ کی طلاق بصورت سکوت وعدم تلفظ وتکلم کسی لفظ وکسی کلام وحرکت لسانی کے طلاق نامہ معنونہ مستبینہ پر نشان یا انگوٹھ کرنے اور لگانے سے شرعاً طلاق واقع ہوگی یا نہیں جیسا کہ اس روزگار میں رواج ہے کہ ناخواندہ اور انپڑھ کو ہر تحریر کے وقت نشانہ یا انگوٹھ کراتے ہیں، اُسی طرح اگر نامہ تعلیق طلاق یا طلاق نامہ مطلقہ پر انگوٹھ یا نشانہ اس سے کرادیں وہ زبان سے کچھ نہ کہے ساکت رہ کر طلاق نامہ پر اپنی رضا سے بلا کسی اعتراض وانکار زبانی کے نشانہ یا انگوٹھ لگا دے تو اس صورت میں اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور اس کی طلاق تحریری میں تلفظ وتکلم اس کا ضروری ہے یا نہیں اور ساکت رہ کر نشانہ یا انگوٹھ لگاتے سے بھی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، تحریر معنون ومستبین پر مضمون مندرجہ بوضاحت تامہ شنیدہ وفہمیدہ وشنوانیدہ وفہمانیدہ ہونے کے بعد نشانہ واثبات ایہام اس کے بارہ میں برابر نطق وتکلم ہوسکے یا نہ، فتویٰ کس پر ہے کاتب وغیر کاتب تحریری طلاق کے حکم میں برابر ہے یا امی کا تلفظ شرط ہے، نشانہ وغیرہ غیر کافی ہوگا۔

الجواب:۔ کتب فقہ کی مختلف تصریحات وروایات سے ظاہر ہوتا ہے ہر چند کہ وقوع طلاق کے لئے تلفظ بالفاظ طلاق کرنا ضروری نہیں مگر اقرار

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰/۲ و ص۵۹۲/۲ ۱۲ ظفیر۔

بالفاظ کرنا یعنی یوں کہنا کہ جو کچھ اس تحریر میں لکھا گیا ہے بیشک وہ میری ہی ہے یا اسی کے قریب قریب کوئی اور لفظ کہنا ضروری ہے، بغیر کسی اقرار واعتراف کے صرف مہر یا انگوٹھا لگا دینا کافی نہیں فی العالمگیریہ رجل استکتب من رجل آخر الی امرأتہ کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فاخذہ وطواہ وختم وکتب فی عنوانہ الخ ان اقر الزوج انہ کتابہ فان الطلاق یقع علیہا وکذلک لو قال الرجل ابعث بھذا الکتاب الخ وان لم یقر انہ کتابہ لکنہ وصف الامر علی وجہ فانہ لا یلزمہ الطلاق[۱] الخ وفی الشامی نقلا عن التتارخانیہ ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وفیہ ایضا ولو استکتب من آخر الخ وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ[۲] ۴۲۹ فقط

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوالے تو اس سے طلاق نہ ہوگی

سوال (۲۳۹):۔ زید کی منشا اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی بالکل نہ تھی، زبردستی اس سے طلاق نامہ پر انگوٹھا لگوالیا گیا، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب:۔ طلاق نامہ پر زبردستی شوہر سے نشانی انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی، قال فی الدر المختار فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام العبارۃ باعتبار الحاجۃ ولا حاجۃ ھنا کذا فی الخانیۃ[۳] الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

خسر کو لکھا کہ بروقت طلاق دختر آپ نے وعدہ فرمایا تھا، اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۴۰):۔ عمر نے اپنے خسر زید کو نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ کے

---

[۱] عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابۃ ص ۱/۲ ظفیر [۲] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۹/۲ مطلب الطلاق بالکتابۃ۔ ظفیر [۳] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۹/۲ نیز دیکھئے فتاویٰ قاضی خان علی ہامش فتاوی عالمگیر مصری الطلاق بالکتابۃ ص ۴۳۱/۱۔ ظفیر

ذمہ میرا چھ سو روپیہ واجب تھا اور اس میں سے آپ نے مبلغ دو سو روپیہ تو میری زوجہ یعنی آپ کی دختر کے طلاق لینے کے وقت مہر میں وضع فرمائے الخ اس کے بعد دوسرا کارڈ بطریق نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ نے بروقت طلاق دختر خود بمقام اجمیر روبرو گواہان وعدہ فرمایا تھا الخ اس صورت میں عمر کی زوجہ مسماۃ خالدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ بصورت مطلقہ ہوجانے کے وہ شوہر خود سے نان و نفقہ کب تک کا پانے کی مستحق ہے۔

الجواب:- اس صورت میں مسماۃ خالدہ کو طلاق موافق اقرار عمر کے واقع ہوگئی[1] اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر واجب[2] ہے فقط

شوہر نے کہا تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد میں طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۴۱):- زوجین میں جھگڑا تھا، زوجہ کے والد نے زوج سے کہا کہ اس جھگڑے سے بہتر ہے کہ فارغ خطی طلاق لکھ دو، خواص لوگ جمع ہوئے اور حاضرین نے زوج سے پوچھا کہ کیوں طلاق نامہ لکھا جائے، زوج نے کہا کہ تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد تحریر زوج نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ تو خود طلاق نامہ لکھا ہے نہ دوسرے کے لکھے ہوئے پر یہ اقرار کیا کہ یہ تحریر میری طرف سے ہے، حالانکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تحریری طلاق کا وقوع اس کے سوا متصور

---

[1] ولکن لو اقر بالطلاق کاذبا او ہازلا وقع قضاء لا دیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۹۰) اور اگر اس نے صحیح خبر دی ہے تو طلاق دیانۃً اور قضاءً دونوں طرح واقع ہوچکی واللہ اعلم ظفیر۔

[2] وتجب للمطلقۃ الرجعی والبائن النفقۃ والسکنی والکسوۃ (در مختار) کان علیہ ابدال المطلقۃ بالمعتدۃ لان النفقۃ تابعۃ للعدۃ (رد المحتار باب النفقہ مطلب فی نفقۃ المطلقۃ ج ۲ ص ۹۲۱) ظفیر۔

نہیں کہ شوہر خود لکھے یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو اپنی طرف منسوب کرے اور یوں کہے کہ بیشک یہ تحریر میری طرف سے ہے، دوسرے کی تحریر پر صرف دستخط بھی اقرار کے بغیر سودمند نہیں، زوج کا یہ کہنا کہ تم لکھو میں دستخط کر دوں گا، بے شبہ اقرار کا ایہام پیدا کرتا ہے مگر صرف ایہام پر کوئی حکم قطعی متفرع نہیں ہو سکتا، یہ الفاظ بتار ہے ہیں کہ شوہر کا قصد ابھی طلاق کا نہیں، اپنے قصد یا اقرار کو آئندہ پر چھوڑتا ہے، پس جب کہ شوہر کی تحریر بھی نہیں، دوسروں کی تحریر پر اقرار نہیں اور تحریر سے پہلے ایسے قطعی الفاظ بھی ثابت نہیں کہ اقرار کے قائم مقام ہو سکیں تو پھر یہ موہم لفظ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہو سکتے وکذلک کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع بہ الطلاق اذا لم یقر انہ کتابہ کذا فی المحیط فتاویٰ عالمگیری[1]۔

فقط

سوال (۲۴۲):۔ زید نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ اپنے باپ کے پاس لکھ کر بھیجے، اگر محلہ دہلیز سے کوئی کسی قسم کا دباؤ پڑے تو صاف کہدو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے، ہم کو کچھ واسطہ نہیں ہے، زید کے والدین نے حصہ اس خط کے ہندہ کو اس کے والدین کے مکان پر بھیجدیا، اور بے تعلقی کہلا بھیجی ہندہ عرصہ دس سال سے والدین کے مکان پر ہے، کیا ہندہ ایسی صورت میں دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

والدہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہدو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے (جو کہ تین حیض ہیں) عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے، اور جب کہ طلاق کو ڈیڑھ

[1] عالمگیری مصری فصل فی الطلاق بالکتابۃ ص ۳۷۹ ج ۱۔ ظفیر۔

سال ہوگیا ہے[1] تو اگر عورت کو اس عرصہ میں تین حیض آچکے ہیں تو فوراً اس کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے فقط

بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہوگئی

سوال (۲۴۳):۔ میری دو لڑکیاں خیراتی خاں کے دو لڑکوں کے عقد میں آئی تھیں، جس کو چار پانچ برس ہوگئے، اب ان لڑکوں نے بوجہ رنجش کے رجسٹری شدہ خط میں طلاق نامہ لکھ کر بھیجا ہے، اور لڑکیوں کا نام نہیں لکھا ہے، بنت فلاں کر کے لکھا ہے، اگر طلاق ہوگئی ہے تو تین ماہ کا نفقہ ان پر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ان دونوں پر طلاق واقع ہوگئی[2]، عدت کے بعد دوسرے شخصوں سے نکاح ان کا صحیح ہے، اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر لازم ہے[3]۔

طلاق نامہ لکھوا کر جب انگوٹھا کا نشان لگا دیا جسکے دو گواہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہوگئی

سوال (۲۴۴):۔ زید نے چار سال ہوئے ہندہ سے نکاح پڑھایا، لیکن نان نفقہ دینے سے برابر جی چراتا رہا، چنانچہ اب تک ہندہ مجبورانہ حالت میں اپنے باپ کے گھر رہتی ہے، ہر چند زید سے نان نفقہ کی طالب ہوئی لیکن زید نے کچھ خیال نہ کیا، زیادہ اصرار

---

[1] وان كانت مستبينة لكنها غير مرسومة ان نوى الطلاق يقع والا فلا، وان كانت مرسومة يقع الطلاق نوى او لم ينو ثم المرسومة لا تخلو ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة (عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالكتابة ص ۴۰۳/۱۷۰) ظفیر۔

[2] بخلاف ما لو ذكر اسمها او اسم ابيها او اسم امها او ولدها فقال عمرة طالق او بنت فلان طالق او بنت فلانة او ام فلان فقد صرحوا بانها تطلق وانه لو قال لم اعن امرأتي لا يصدق قضاء اذا كانت امرأته كما وصف (ردالمحتار باب الصريح ص ۵۹۱/۲) ظفیر۔

[3] وتجب للمطلقة الرجعي والبائن النفقة والسكنى والكسوة (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۲۱) ظفیر

کرنے پر ایک روز زید نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر اور اپنے انگوٹھے کا نشان دے کر ایک شخص کی معرفت ہندہ کے پاس بھیجدیا، طلاق نامہ کے حاشیہ پر چار گواہ ہیں، منجملہ ان کے دو گواہ اور ایک کاتب تین اشخاص زید کے طلاق دینے اور انگوٹھے کے نشان کی تصدیق کرتے ہیں، اور دو گواہ حاشیہ طلاق نامہ کے اور خود زید طلاق دینے سے انکاری ہیں اور طلاق نامہ کو جعلی بتلاتے ہیں، لیکن زید کے انگوٹھے کا نشان بجنسہ ہے، ذرا بھی اشتباہ نہیں، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی ھکذا فی کتب[1] الفقہ۔

شوہر نے لکھا کر لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے

سوال (۲۴۵): - شوہر نے بایں مضمون طلاق لکھ کر بھیجی کہ میں نے لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں، وہ جہاں چاہے نکاح کرلے، اس میں دو آمیوں کی گواہی بھی تھی طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - صورت مسئولہ میں تین طلاق عورت پر واقع ہوگئیں، بدون حلالہ اس کا نکاح درست نہیں ہے ھکذا یفھم من کتب الفقہ۔ فقط

---

[1] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارًا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا وقرأہ الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۴ ج ۲) ونصابھا من الحقوق مالا کان او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الشھادۃ ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر۔

باب سوم

طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۲۴۶) :- بلا اضافت طلاق دے گا تو بھی واقع ہو جاوے گی

زید بوقت خصومت باخسر خود گفت یک طلاق دادم دو طلاق دادم بغیر خطاب و بغیر اشارہ نہ زوجۂ زید در آنجا حاضر بود و نہ اسم زوجہ گرفتہ و نہ اسم پدرش برزبان راندہ دریں صورت بدون نیت زید طلاق برزنش واقع شد یا نہ، اگر زید در مجلس چنیں الفاظ گفت کہ ترجمہ آں ایں ست من از دختر عمر جدا گشتم، ایں الفاظ از کنایات است یا نہ وازیں الفاظ طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب :- اقول وباللہ التوفیق قال فی رد المحتار ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ کما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الخ ثم قال ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق الخ وقال لم اعن امرأتی یصدق او ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا الخ[^۱] جلد ۲ - پس ہرگاہ زید نگفتہ است کہ ازیں لفظ طلاق، طلاق زوجہ ام مراد نیست زوجہ اش مطلقہ شود بدو طلاق و ہرگاہ بعد ازاں دراں

[^۱]: ۱۔ رد المحتار للشامی باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲، ص ۵۹۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

مجلس یا مجلس دیگر گفتہ کلماتیکہ ترجمہ اش این است کہ من از دختر عمر جدا گشتم، ازیں لفظ یک طلاق بائنہ برزوجہ اش واقع شد وآں زن مطلقہ ثلثہ شد۔ لان البائن یلحق الصریح کذا فی الدر المختار[1] وانیز کلام ما بعد ایں ہم واضح شد کہ مراد او اولاً طلاق زوجہ خود بود، پس بدون حلالہ نکاح زید باآں دو بارہ جائز نباشد۔ فقط۔

بیوی کا نام لکھ کر تلاک تلاک تلاک کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۷):۔ زید نے عمر کو یہ الفاظ لکھے عورت رسول تلاک، تلاک، تلاک، اور رسول زید کی زوجہ ہے، اس میں طلاق بوکالت عمر واقع ہوگی یا کیا، چونکہ عمر نے طلاق دینے کو رد کر دیا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور عمر کی وکالت اس میں نہیں ہے اور عمر کے رد کر دینے سے طلاق رد نہ ہوگی، در مختار میں ہے ویقع بھذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاک وتلاک[2] فقط۔

کسی کے کہنے سے کہا طلاق دادم اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۸):۔ زید نے عمر سے یوں کہلایا اپنی زوجہ کو طلاق دادم، اور عمر طلاق دادم کو نہیں سمجھتا، عمر کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں (۲) زید کی زوجہ زید کی والدہ کو بہت ستاتی ہے اور سمجھانے سے باز نہیں آتی تو زید اس کو طلاق دیدے یا نہیں۔

الجواب:۔ (۱) محض طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(۲):۔ اس صورت میں زید کے ذمہ طلاق دینا ضروری نہیں ہے اول زوجہ

---

[1] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵) ظفیر [2] ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ۵۸۹ ۱۲ ظفیر۔

کو تنبیہ کرے تاکہ وہ اس کی والدہ کی اطاعت کرے، اگر نہ مانے تو اس کو علیحدہ مکان میں رکھے۔

بائن طلاق دے کر بلا نکاح ساتھ رہا اس زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی

سوال (۲۴۹):۔ شخصے زن خود را یک طلاق بائن دادہ بلا عقد در خانہ خود با و اوقات بسری نمود و بعد انقضائے عدت ثانیاً او را یک طلاق داد باز بنکاح خود در آورد بار دیگر یک طلاق داد، دریں صورت بر زنش طلاق ثلاثہ واقع خواہد شد یا چہ۔

الجواب:۔ دریں صورت زن مطلقہ ثلاثہ نشدہ است کہ طلاق ثانی کہ بعد انقضائے عدت دادہ است واقع نہ شدہ فی الدر المختار کتاب الطلاق ومحلہ المنکوحۃ وفی الشامی ای ولو معتدۃ عن طلاق رجعی او بائن[۱] الخ وفی آخر الکنایات واما المعتدۃ للوطئ فلا یلحقہا[۲] وتفصیل المسئلۃ فی الشامی[۳]۔

میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۵۰):۔ ایک لڑکی جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کا شوہر گم ہے لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ جس وقت وہ مجھ کو چھوڑ کر گیا تھا تو اس نے یہ الفاظ کہے تھے، تجھے میں اپنے گھر میں آباد نہیں کرنا چاہتا، میری طرف سے اس کو طلاق ہے، اس

---

[۱] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۲۴/۲ ۱۲ ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲/۲۔ ظفیر۔ [۳] مثالہ لو طلقہا بائنا او خالعہا ثم بعد مضی حیضتین من عدتہا مثلاً وطئہا عالما بالحرمۃ فلزمہا عدۃ ثانیۃ وتداخلتا فاذا حاضت الثالثۃ فہی منہما ولزمہا حیضتان ایضاً لاکمال الثانیۃ فلو طلقہا فی الحیضتین الاخریین لا یقع لانہا عدۃ وطئ لا طلاق افادہ فی الذخیرۃ (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲/۲) ظفیر

صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اس مسماۃ پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے اور عدت کی شمار اسی وقت سے ہوگی، جس وقت سے اس کا شوہر اس کو الفاظ مذکورہ کہہ کر گیا ہے، فقط۔

مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق دی وہ واقع نہ ہوگی

سوال (۲۵۱):۔ ایک شخص مرتد ہوگیا، اس کے بعد زوجہ کو تین طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر وہ تجدید اسلام کے بعد زوجہ کو رکھنا چاہے تو بلا حلالہ کے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہوگیا اس کے بعد جو اس مرتد نے اپنی زوجہ کو قبل تجدید اسلام تین طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی، پس بعد طلاق دینے کے اگر شوہر تجدید اسلام کرے اور اس مطلقہ سے نکاح کرنا چاہے تو بدون حلالہ کے نکاح کرسکتا ہے، کما فی الدر المختار وارتداد احدھما فسخ عاجل فلا ینقص عدداً[1] الخ فقط

بیوی کہتی ہے تین طلاق، شوہر ایک کہتا ہے، کیا حکم ہے

سوال (۲۵۲):۔ زید اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو طلاق دے کر کہیں فرار ہوگیا، باستفسار مسماۃ ہندہ نے بیان کیا کہ مجھ کو بیک وقت تین طلاق دی ہے، جب زید واپس آیا تو بیان کیا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب کہ زید تین طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس تین طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو قول زید کا اس بارہ میں معتبر ہے اور

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲، ۱۲ ظفیر۔

ایک طلاق رجعی ثابت ہے اور عدت کے اندر زید اپنی زوجہ کو رجوع کرسکتا ہے[1]

بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے

سوال (۲۵۳) :- ایک شخص نے غصہ میں اپنی زوجہ کو یوں کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے، اور پھر دو چار روز کے بعد کہا کہ میری ماں بہن ہے، اور پھر ایک دفعہ فقط طلاق دینے کا لفظ زبان سے ادا کیا اور کچھ نہیں کہا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر کچھ گنجائش عورت کے رکھنے کی ہو تو بتلادیں۔

الجواب :- اول کے دو جملے تو لغو ہیں ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر پھر جو لفظ طلاق کا زوجہ کو مخاطب کرکے یا زوجہ پر غصہ کرکے زبان سے نکالا تو اس سے اس پر ایک طلاق واقع ہوگئی[2]، مگر صرف ایک دفعہ طلاق دینے سے رجعی طلاق ہوتی ہے، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے درست ہے[3]۔ فقط۔

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہوگئی

سوال (۲۵۴) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مارا، وہ میکہ میں چلی آئی، لوگوں نے کہا کہ تمہاری جورو ہے تم اس کو بلاؤ، اس پر شوہر نے کہا کہ ہماری جورو ہوتی تو بلاتے اور جب گھر سے نکل گئی تو ہمارے رکھنے کے قابل نہیں ہے، اس سے پہلے ایک روز شوہر نے کہا کہ ہم طلاق دیتے

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ج۲ ص۳۷۴) ظفير۔

[2] ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه لما في البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتي طلقت امرأته (رد المحتار باب الصريح ج۲ ص۵۹۰) ظفير [3] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ج۲ ص۳۷۴) ظفير۔

ہیں تو طلاق ہوئی یا نہیں، عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر یہ الفاظ بھی شوہر نے کہے تھے کہ ہم طلاق دیتے ہیں، تو طلاق اس عورت پر واقع ہوگئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح درست [1] ہے، فقط

شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی اور گواہ کہتے ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۵۵):۔ خالد کی زوجہ زید کی دختر اپنے والدین کے گھر گئی، زید نے دو آدمی بلانے کو بھیجے مگر اس کی ساس نے نہیں بھیجی، آخر خالد خود گیا تب بھی ساس نے بھیجنے سے انکار کیا اور سخت گوئی سے پیش آئی، خالد نے غصہ میں آکر یہ کہا کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، بعض گواہوں کے بیانات میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، اور بعض گواہوں کے بیانات میں یہ ہے کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، دی، دی، دی یعنی لفظ دی مکرر سکرر مذکور ہے تو اس صورت میں زید کی دختر خالد کی زوجہ پر کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب:۔ اس صورت میں شوہر کے بیان میں صرف ایک دفعہ طلاق دی کا لفظ مذکور ہے اور باقی بیانات مختلف ہیں اور گواہی مخدوش ہے۔ اور بعض بیانات میں جو لفظ دی، دی کا تکرار ہے وہ تاکید پر بھی محمول ہو سکتا ہے،

[1] لأن المضارع حقیقة فی الحال مجاز فی الاستقبال کما هو احد المذاهب وقیل بالقلب وقیل مشترك بینهما وعلی الاشتراك یرجح هنا ارادة الحال بقرینة کونه اخبارا عن امر قائم فی الحال وذلك ممکن فی الاختیار (رد المحتار باب تفویض الطلاق ج۲ ص۶۵۰) ظفیر [2] ولکن انجب مطابقة الشهادتین لفظا ومعنی بطریق الوضع (در مختار) قوله بطریق الوضع ای بمعناه المطابقی وهذا اجعله الزیلعی تفسیر للموافقة فی اللفظ الخ (رد المحتار باب الاختلاف فی الشهادة ج۴ ص۳۹) ظفیر۔

اگر خالد اس کا مدعی ہو، لہٰذا خالد کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی حسب بیان سائل واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ساتھ رجعت ہو سکتی ہے[1]۔ فقط

طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ نہ بھی ہو تو بھی طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۲۵۶):- شفیع محمد نے اپنی عورت کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، اور طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ لکھوایا تو یہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں شفیع محمد کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب۔ ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الخ شامی ص ۴۲۹[2] جلد ثانی۔ فقط۔

دو میں سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی اس نے کہا طلقتک ثلاثۃ تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۷):- رجل تنازع مع احدیٰ امرأتہ وقال یا طلقتک ثلاثۃ ولم تکن امرأتہ حاضرۃ عندہ ایضاً وقال طلقت منکوحۃ طلاقاً ثلاثاً۔ ثم قیل لہ من عنیت فقال لم اعن امرأتی ولہ امرأتان هل یقع علیهما او علیٰ احدهما۔

الجواب:- فی هذہ الصورۃ تطلق امرأتہ التی تنازع معها لانہ قال بحرف الندا یا طلقتک ثلاثاً فالنادی هی المتنازعۃ و

---

[1] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک او لم ترض (هدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۴/۲) ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص ۵۸۹/۲۔ ظفیر

ان لم تکن موجودة حاضرة فانه لا اثر لعدم حضور المرأة اوقال طلقت منکوحة طلاقا ثلاثا فقوله منکوحة ان کان شاملا لامرأتین لکن التنازع قرینة علی ان المراد هی المتنازعة فتطلق طلاقا مغلظا ولم یصدق قوله لانه صرح بحرف النداء وکاف الخطاب او بقوله منکوحة فکیف یصدق قوله لما عن امرأته وقد قال فی الشامی ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه[۱] الخ فقط۔

معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر سے کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۲۵۸) :۔ زید کا اپنی منکوحہ سے جھگڑا ہوا، عورت نے شوہر سے مفارقت چاہی، زید نے فوراً چار شخصوں کو بلالیا، اور اپنی عورت سے کہا کہ تم اپنا مہر معاف کردو تاکہ میں تم کو طلاق دوں، عورت نے جواب دیا کہ بالعوض مہر کے اگر تم دونوں بچوں کو مجھ کو دو تو میں مہر معاف کردوں، زید نے ایک تحریر بچوں سے لادعویٰ ہونے کی لکھ دی، عورت نے معافی مہر کے ایک تحریر لکھی اور زید نے طلاق نامہ لکھا اور کہا کہ قطعی علیحدگی چاہتا ہوں اور یہ الفاظ لکھے کہ میں اپنی عورت منکوحہ کو طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، رجعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی[۲]، رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے ہوسکتا ہے[۳]، فقط۔

---

[۱] دیکھئے رد المحتار للشامی باب الصریح ص۴۴۹ ج۲ ظفیر [۲] رد بالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ص۷۷۰ ج۲ ـ ظفیر [۳] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع ومنع غیره فیها لاشتباه النسب (در مختار) قوله بالاجماع راجع الی قوله فی العدة وهو جواب عن سوال هو ان قوله تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله یعنی انقضاء العدة عام فکیف جاز للزوج تزوجها فی العدة والنص بعمومه یمنعه والجواب انه خص منه العدة من الزوج نفسه بالاجماع (رد المحتار باب الرجعة ص۸۳۵ ج۲) ظفیر۔

زبان سے نکلا طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۹) :۔ ایک روز ظہر کی سنت پڑھ کر جو بیٹھا تو کچھ وسوسہ اس دل میں آیا اور یہ لفظ زبان سے کہا طلاق دی، تو بعد کو خیال آیا، اور بہت پریشانی ہوئی کہ اب شادی نہیں کر سکتے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :۔ صرف طلاق دی کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوئی، خصوصًا جس صورت میں کہ کہنے والے کا نکاح ہوا بھی نہ ہو، لہٰذا اگر صورت مسؤلہ میں زوجہ موجود ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر نہیں ہے تو شادی بلاشبہ کرسکتا ہے فقط۔

کہا گیا طلاق دی؟ شوہر نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو کیا حکم ہے

سوال (۲۶۰) :۔ زید اور اس کی زوجہ میں رنجش ہو کر بیوی اپنے میکہ چلی گئی، زید نے یہ سمجھ کر کہ طلاق دینے کے واسطے لفظ طلاق ہی ادا کرنے سے طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، زید نے اردو میں ایسے الفاظ استعمال کئے جس سے سامعین کو اس کی طلاق دینے کا شبہ ہو کر اس سے پوچھا گیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو، پھر پوچھتے کیا ہو، ایک عرصہ کے بعد بیوی کے رشتہ داروں سے کہا کہ وہ بیوی اپنے میکہ رہ جائے اور مجھ پر جو حق مہر اس کا ہے میں ادا کر دیتا ہوں اور وہ میرے زیورات ادا کر دے، لیکن پھر یہ معاملہ ناتمام رہا، اب چھ مہینہ گذرنے کے بعد میاں بیوی میں اتفاق ہو گیا، شرعًا جو حکم ہو تحریر فرمائیے۔

الجواب :۔ اس صورت میں زید کے ان الفاظ سے بجواب سوال سامعین کے، کہ تو نے اپنی بی بی کو طلاق دی، ایسا ہی سمجھو الخ اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہو گئی[1] اور چونکہ خلع کا قصہ طے نہ ہوا، اس لئے وہ طلاق بائنہ نہیں ہوئی بلکہ وہ

---

[1] ولو قیل له طلقت امرأتك فقال نعم او بلی بالهجاء طلقت واحدة رجعیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲) ظفیر۔

طلاق رجعی رہی، اس میں عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے[1]۔ فقط۔

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافت، کہہ کر طلاق دے تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۱۲۶۱):۔ زید سے اس کی سسرال والوں نے اس کی زوجہ ہندہ کو بجبر طلاق دلانی چاہی زید نے مجبوراً..... کھڑے ہوکر صرف لفظ طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے کہا، نہ تو ہندہ کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی نہ وہ طلاق دینا چاہتا تھا، اس صورت میں ایک طلاق ہوگی یا تین، سنا ہے کہ اگر ایک ہیئت سے ہزار بار طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:۔ یہ تو غلط ہے کہ اگر ایک ہیئت سے ہزار بار بھی طلاق دیگا تو ایک طلاق ہوگی، بلکہ اگر ایک دفعہ ایک مجلس میں بھی کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق یا زیادہ دیدے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوجاتی ہے، لیکن اس صورت مسئولہ میں وجہ طلاق واقع نہ ہونے کی دوسری ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے طلاق کی نسبت اور اضافت اپنی زوجہ کی طرف نہیں کی اور نہ اس کا نام لیا نہ اشارہ کیا، اور اس کی نیت اور غرض بھی اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ تھی، لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق نہیں[2] ہوئی۔ فقط

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك اولم ترض الخ (هدايه باب الرجعة ص ۳۷۴ ج ۲) عدت گذر جانے کے بعد عورت بائنہ ہوجائے گی اسلئے نکاح جدید کی ضرورت ہوگی۔ ظفیر

[2] صريحه مالم يستعمل الا فيه كطلقتك وانت طالق ومطلقة قيد بخطابها لانه لو قال ان خرجت يقع الطلاق اولا تخرجي الا باذني فانى حلفت بالطلاق فخرجت لم يقع لتركه الاضافة اليها (در مختار) اى المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة المعنوية وكذا الاشارة نحو هذه طالق وكذا نحو امرأتي طالق وزينب طالق (رد المحتار باب الصريح ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر۔

کہا کر فلاں سے شادی کرے تو طلاق صحیح ورنہ نہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۶۲):۔ عزیز اللہ جو ولد محمد جو نے اپنی منکوحہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر وہ زوجہ کے علیا کی ہمراہ شادی کرے تو میری طلاق صحیح اور واجب العمل ہوگی، اور اگر کسی دوسرے شخص سے اس کی والدین اس کا نکاح کریں تو میری طلاق غیر صحیح اور ناواجب العمل تصور کی جاوے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں عزیز اللہ جو کی منکوحہ پر طلاق واقع ہوگئی، اور یہ شرط لغو ہے کہ وہ مسمی علیا سے نکاح کرے اور کسی سے نہ کرے بلکہ بعد طلاق کے مسماۃ مذکورہ کو اختیار رہے کہ جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے در مختار میں ہے ومالا یصح ولا یبطل بالشرط الفاسد الخ والنکاح والطلاق والخلع الخ قال فی الشامی قولہ والطلاق کطلقتک علی ان لا تتزوجی غیری بحر والظاھر انہ اذا قال ان لم تتزوجی غیری فکذلک ویاتی بیانہ الخ ص ۲۲۹ جلد رابع شامی باب المتفرقات۔ وفی اول باب التعلیق سئل عمن قال لزوجتہ انت طالق ان لم تتزوجی بفلان فاجاب لاخفاء فی ان مراد الزوج بھذا التعلیق انما ھو عدم تزوجھا بفلان بعد زوال سلطانہ عنھا بانفصال العصمۃ وانقضاء العدۃ وھی حینئذ فی غیر ملکہ فیکون لغوا فیلغو الشرط ویبقی قولہ انت طالق فتطلق منجزا الخ ص ۴۹۲ شامی جلد ثانی باب التعلیق[۲]

شوہر نے کہا چلنے کے دن طلاق دے چکا تھا اب عدت کب سے شمار ہوگی

سوال (۲۶۳):۔ ایک شخص نے ایک عورت سے اس معاہدہ پر نکاح کیا کہ اگر تجھ کو طلاق دوں گا تو پچاس روپیہ جرمانہ کے دوں گا، پھر اس نے دوسری عورت

---

[۱] دیکھئے رد المحتار باب المتفرقات ص ۳۱۶/۴ و ص ۳۱۷/۴۔ ظفیر [۲] رد المحتار باب التعلیق ص ۶۷۹/۲۔ ظفیر۔

سے نکاح کرلیا، اور دوسری منکوحہ کو ہمراہ لے کر سفر میں چلا گیا، چار سال ہو چکے ہیں، تقریباً ۷ ماہ ہوئے کہ وہ شخص لکھنؤ کی طرف ایک معتبر شخص سے ملا، اس نے عورت کی بابت دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس کو طلاق اسی ہی روز دے چکا تھا جب وطن کو چھوڑ کر آیا تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے سفر میں جانے کے وقت اس پچاس روپیہ کے خوف سے بظاہر طلاق نہیں دی تھی، عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو صرف ایک کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی[1]۔ البتہ اگر شوہر کو اس فقرہ کا جو اس نے اس معتبر شخص کے سامنے کہا ہے اقرار ہو تو طلاق اس وقت سے ثابت ہوگی جس وقت اس نے یہ لفظ کہا کہ میں تو اس کو طلاق اسی روز دے چکا تھا، اسی وقت سے عدت شمار ہوگی[2]۔ اور عدت کے بعد عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا۔ فقط

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرنے سے دو تین دن پہلے طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۴):۔ زید نے ہندہ مطلقہ سے بعد عدت کے نکاح کیا، بعد دس پندرہ یوم کے اندر بیمار ہوگیا، ہندہ چونکہ گھر کی نگرانی میں بے پرواہ اور چال چلن کی خراب تھی، زید نے بایں خوف کہ کوئی مہلک چیز نہ کھلا دے، بغرض احتیاط اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنے میں بیمار ہوں اس کو میرے سے الگ کردو، اسی اثناء میں وہ حاملہ ہوگئی تھی، زید انکار کرتا تھا کہ یہ حمل میرا نہیں، ہندہ کہتی تھی کہ اسی کا ہے، بعد ازاں زید نے اس کو

---

[1] وما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (هدایہ کتاب الشهادة ص ۱۵۴ ج ۳) ظفیر

[2] ویلزم المرأة عند من دالی النکاح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۲ ج ۲) فالعدة من وقت الطلاق لا من وقت القضاء (ص ۸۳۹ ج ۲) ظفیر۔

طلاق دیدی تیسرے دن زید کا انتقال ہو گیا، اس صورت میں زید کا نکاح درست ہوا یا نہیں، اور یہ طلاق معتبر ہے یا نہیں، اور ہندہ کو میراث پہنچے گی یا صرف مہر ہی کی مستحق ہے۔

الجواب:۔ زید کا نکاح صحیح ہو گیا اور طلاق بھی واقع ہو گئی، مگر چونکہ زید نے اپنے مرض الموت میں ہندہ کو طلاق دی ہے، اس لئے ہندہ وارث ترکہ زید سے ہو گی اور مہر بھی پورا اسے ملے گا[1]۔ فقط۔

لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۵):۔ زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو پانچ مرتبہ یہ کلمہ کہا، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، جیسا کہ شامی میں تصریح ہے (طلاق الغضبان واقع[2] اھ) اور بلکہ اکثر باعث طلاق کا غصہ ہی ہوتا ہے اور بعض کنایات میں فقہاء نے حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا فرمایا ہے اگرچہ نیت طلاق کی نہ ہو وھذا اوضح دلیل علی ان الغضب لا ینافی وقوع الطلاق۔ فقط

صرف سسر کے اس کہنے سے کہ میں نے سنا ہے طلاق دیدی، طلاق نہ ہو گی

سوال (۲۶۶):۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ میں نے اپنی منکوحہ کو طلاق نہیں دی۔ زید کا سسر کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی ہے، اور لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے اپنی منکوحہ زوجہ

---

[1] من غالب حالہ الہلاک بمرض الخ فلو ابانھا وھی من اھل المیراث طائعا بلا رضاھا وھو کذلک ومات ورثت ھی منہ (الدر المختار علی ھامش رد المختار باب طلاق المریض ص ۱۵/۲۷ ۲) ظفیر

[2] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المختار کتاب الطلاق ص ۵۸۰/۲) ظفیر

کو فارغ خطی نہیں دی۔

الجواب:۔ اس صورت میں فارغ خطی شرعی طریق سے ثابت نہیں ہے لہذا عورت مذکورہ زید کے نکاح میں ہے، اسی کو ملے گی۔

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق پھر کہا طلاق دے چکا ہوں اس کا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۷):۔ خاوند نے اپنا روپیہ گن کر کہا کہ میرا روپیہ تو نے نکالا ہے، میرا روپیہ دے، عورت نے کہا میرے پاس نہیں ہے، خاوند نے کہا جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد جس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اپنی عورت کو کیا طلاق دیدی، اس نے کہا میں طلاق دے چکا ہوں، چند آدمیوں سے بھی کہا کہ میں دے چکا ہوں، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر نے لوگوں کے دریافت کرنے پر جو بار بار کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اگر اس سے خبر دینا اسی سابق طلاق کا تھا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق جو اول دی تھی واقع ہوئی[1]، اب عورت سے جدید نکاح کر سکتا ہے

اگر فلاں کام کرو گی تو طلاق دیدوں گا پھر بتایا کہ بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۸):۔ زید نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم فلاں کام کرو گی تو تمہیں طلاق دیدوں گا، اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا کہ لیجئے میں نے آپ کی خاطر اپنی بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

---

[1] لو قال لها انت طالق طالق او انت طالق انت طالق او قال قد طلقتك قد طلقتك او قال انت طالق وقد طلقتك تقع ثنتان اذا كانت المرأة مدخولا بها ولو قال عنيت بالثاني الاخبار عن الاول لم يصدق في القضاء ويصدق فيما بينه وبين الله (عالمگیری مصری باب ثانی ایقاع الطلاق ص ۳۷۹/۱) ظفیر۔

الجواب:- اس صورت میں زید نے جو اپنی والدہ سے کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دیدی ہے اور اس سے مراد اس کی وہی شرطیہ طلاق ہے، جو اس نے اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو تجھ کو طلاق دیدوں گا، تو یہ وعدہ ہے، اس سے شرط پانے جانے پر بھی طلاق واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زید طلاق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں، لہذا زید کو کفارہ وغیرہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے، الفاظ مذکورہ سے بدون زید کے طلاق دینے کے طلاق واقع نہ ہوگی، اگرچہ ان کاموں میں سے اس کی عورت کوئی کام کرلے کما فی الہٰد ایۃ[1] وغیرہ من ان الطلاق بلفظ الاستقبال وعدٌ ۔ فقط۔

اگر نکاح کیا ہے تو طلاق سمجھو کہنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں

سوال (۲۶۹):- زید شوہر نے بحالت لڑائی زوجہ عابدہ کو یہ کہا کہ نکاح کیا اگر ہے تبھی طلاق سمجھو، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اگر واقعی زید نے نکاح کرلیا تھا تو اس کے اس کہنے سے کہ اگر ہے تو طلاق سمجھو، عابدہ پر طلاق واقع ہوگئی[2]، عدت کے بعد وہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ فقط

دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں نے طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۲۷۰):- ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی نانی نے زید سے کردیا، زید چھ سات برس سے کہیں باہر رہتا ہے اور ہندہ سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھتا حتی کہ اتنی ہی مدت سے نان ونفقہ

---

[1] او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (درمختار) وعبارۃ الجوہرۃ وان قال طلقی نفسک فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا اھ (ردالمحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۸ ج ۲) ظفیر [2] ویقع طلاق کل عاقل بالغ الخ (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر۔

بھی نہیں دیا، البتہ دو آدمیوں کے سامنے یہ کہا ہے کہ میں نے تو ہندہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب: - جب کہ طلاق پر شرعی شہادت موجود ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اس کو بعد عدت کے نکاح ثانی کا اختیار ہے۔ کما فی الہدایہ وغیرہ وماسوی ذلک من الحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق الخ[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا جائے گا

سوال (۲۷۱): - ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ جھگڑا فساد کر کے گھر سے نکال دیا، شہر میں مشہور ہوگیا کہ فلاں شخص نے عورت کو طلاق دیدی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اس نے سات طلاقیں دی، قاضی نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس نے سات طلاق سے انکار کیا، ایک طلاق کا اقرار کیا، قاضی نے پھر ان کا نکاح کر دیا، اب دو شخص کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے روبرو اقرار کیا تھا کہ میں نے اپنی عورت کو سات طلاق دی ہیں، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

الجواب: - اگر وہ دو شخص عادل جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اقرار سات طلاق کا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ تین طلاق سے زیادہ شریعت میں لغو ہو جاتی ہیں اور تین طلاق سے عورت حرام مغلظہ ہو جاتی ہے، اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، لہذا قاضی نے جو نکاح ان کا بدون حلالہ کے کر دیا وہ صحیح نہیں ہے اور شوہر کا اقرار کرنا بعد اقرار مذکورہ کے معتبر نہیں ہے، البتہ اگر وہ دو گواہ اقرار کے

---

[1] ہدایہ کتاب الشہادۃ ص۱۵۴ ج۳ وص۱۵۵ ج۳۔ ظفیر۔

عادل ومعتبر نہ ہوں اور شوہر سات طلاق کا لفظ کہنے سے انکار کردے تو پھر بموجب اس اقرار کے جو قاضی کے سامنے کیا ہے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوبارہ نکاح صحیح ہوگیا ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان الیٰ قولہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] فقط

پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۷۲):۔ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور لوگوں کے دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اور چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، اب زید طلاق سے انکار کرتا ہے، یہ انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو گواہ عادل یعنی نمازی پرہیزگار طلاق کے گواہ ہیں یعنی جن کے سامنے زید نے یہ کہا کہ میں تو چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، ان میں اگر دو گواہ بھی عادل وثقہ ہیں، اس صورت میں طلاق ثابت ہوگئی، اور زید کا انکار معتبر نہیں[2] ہے، فقط

ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو طلاق پڑی یا ایک کو اور کتنی پڑی۔

سوال (۲۷۳):۔ شخص دو زن دارد، باہر دو زن در امور خانگی منازعت شدہ درمیاں گفت شما را ایک طلاق دادم، کسے گفت ایں چہ طلاق دادی، طلاق نہ شدہ است۔۔۔۔۔ گفت شما را ایک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق دادم، دریں صورت ہر دو زن مطلقہ بسہ طلاق گردد یا چگونہ۔

الجواب:۔ دریں صورت بہ ہریک زن او سہ طلاق واقع شد قال

---

[1] سورۃ البقرہ ۔ ۲۹ ۔ ظفیر [2] وماسوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین (هدایہ ص ۱۵۶ ج ۲) ظفیر۔

فی الدر المختار قال لنسائہ الاربع بینکن تطلیقۃ طلقت کل واحدۃ تطلیقۃ وکذا لو قال بینکن تطلیقتان او ثلث او اربع الا ان ینوی قسمۃ کل واحدۃ بینھن فتطلق کل واحدۃ ثلاثا الخ در مختار قولہ فتطلق کل واحدۃ ثلاثا ای الا فی التطلیقتین فیقع علی کل واحدۃ منھن طلقتان کذا فی کافی الحاکم الشھید ومثلہ فی الفتح والبحر شامی جلد ۲ ص ۴۵۹۔[1]

تجھ کو طلاق ہے چلی جا کہنے سے کون طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۷۴):- رمضانی نے اپنی زوجہ کو کسی قصور پر یہ کہا تجھ کو طلاق ہے تو چلی جا، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب:- اس صورت میں رمضانی کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔[2]

بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دیدی پھر خط کے ذریعہ دادا کو اطلاع دی کیا حکم ہے

سوال (۲۷۵):- محمود نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ مجھے تم سے کچھ تعلق نہیں، میں نے تمہیں طلاق دیدی، اس کے بعد ایک پرچہ اپنے دادا کو لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق بائن واقع ہوئی یا مغلظ۔

الجواب:- اس صورت میں محمود کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی[3]، بشرطیکہ اس پرچہ میں جو باپ کے پاس طلاق کے بارے میں بھیجا ہے، اس سے مراد اسے طلاق زبانی کی خبر دینا ہو تو اس صورت میں تین طلاق نہ ہوگی، اور بدون حلالہ کے محمود اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بدون نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، درمختار وغیرہ۔ فقط۔

---

[1] ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۱ ج ۲ و ص ۶۳۲ ج ۲۔ ظفیر [2] ویقع طلاق کل عاقل بالغ الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ (درمختار) واذا لحق الصریح البائن کان بائنا (ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۹ ج ۲) ظفیر

[3] اذا لحق الصریح البائن کان بائنا لان البینونۃ السابقۃ علیہ تمنع الرجعۃ (ایضاً) ظفیر۔

طلاق وحلف کے ساتھ سچ کہنے کو کہا گیا مگر پھر بھی جھوٹ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۷۶):۔ ایک شخص کو حلف وطلاق کی نسبت کہا گیا فلاں بات سچ کہنا حلف اٹھاکر جھوٹ کہہ گیا، طلاق کی نسبت اس نے یہ کہا کہ اب میں بوڑھا ہوں عورت میرے سے طلاق ہی ہے، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی جلد ثانی ص۴۲۹ باب الصریح میں ہے فقال انی حلفت بالطلاق انی لا اشرب وکان کاذبا فیہ ثم شرب طلقت[۱] الخ پس اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں اگر اس نے جھوٹا حلف اٹھایا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔ فقط۔

طلاق کے بعد شوہر کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۷):۔ عرصہ چھ سال کا ہوا۔ ایک عورت کو اس کے خاوند نے برسر عدالت طلاق دیدی، اور اس عورت کے ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی، اب وہ یہ کہتی ہے کہ میں خاوند کے یہاں جاؤں گی اور اس بات پر رضا مند ہیں کہ یہ ہی عورت آجاوے تو بہتر ہے، اس کے خاوند کی بھی یہ ہی صلاح ہے، سو جیسے حکم شریعت کا ہو اس کے مطابق نکاح کیا جاوے۔

الجواب:۔ اگر تین طلاق اس کے شوہر نے نہیں دی تھی تو بلا حلالہ کے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے درست ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق بائن دی اور تین مرتبہ کہا مگر تاکید کی نیت سے کیا حکم ہے

سوال (۲۷۸):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زوجہ کی غیبت میں ایک شخص کے سامنے طلاق دی، اور مطلق یعنی طلاق دینے والا کہتا ہے کہ میں نے طلاق بائن، طلاق بائن

---

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۰/۲۔ ظفیر۔ [۲] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع ومنع غیرہ فیھا لاشتباہ النسب (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب الرجعۃ ص۴۳۹/۲) ظفیر۔

کہا اور میری نیت اس تکرار سے تین طلاق کی نہ تھی فقط طلاق بائن کی تاکید کا ارادہ تھا، یہ حلفیہ او ریمین سے بیان کرتا ہے اور زید کے سوا کوئی دوسرا گواہ نہیں ہے، کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ شوہر کے بیان کے موافق ... اس صورت میں بھی قضاءً تین طلاق بائن (مغلظہ) واقع ہوئی، کما فی رد المحتار فی قولہ وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاءً[1] وفی باب الکنایات الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ[2] اھ پس صریح الفاظ میں جو طلاق بائن دی جاوے، اس کو دوسری اور تیسری طلاق بائن لاحق ہوسکتی ہے، لہٰذا اس صورت میں قاضی تصدیق نہ کرے گا اس امر کی کہ شوہر کا ارادہ تاکید طلاق بائن کا تھا، پس اس حالت میں کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، اور قضاءً حکم تین طلاق کا ہوگا، اور چونکہ فقہاء تصریح فرماتے ہیں، المرءۃ کالقاضی کذا فی الشامی[3] لہٰذا عورت کو جب کہ ان الفاظ کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کو طلاق مغلظہ ہی سمجھے گی وفی الفتح والتاکید خلاف الظاہر وعلمت ان المرءۃ کالقاضی لا یحل لھا ان تمکنہ اذا علمت منہ ما ظاھرہ خلاف مدعاہ[4] اھ شامی۔ فقط

طلاق دیدی مندرجہ گواہی سے طلاق ثابت ہوئی یا نہیں

سوال (۲۷۹):۔ زید نے ناراض ہوکر اپنی زوجہ کو مجمع عام میں طلاق دیدی، اور پے در پے تین بار طلاق کے الفاظ ادا کئے کہ تجھ کو میں نے چھوڑ دی اور طلاق دے چکا تجھ سے کوئی

---

[1] رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲ ج ۲۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲۔ ظفیر [3] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲ اس کے آگے یہ بھی ہے اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل تمکینہ (ایضاً) ظفیر۔ [4]

سروکار نہیں جس کے ثبوت میں گواہوں کے بیان بھیجے جاتے ہیں، اس پر طلاق ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہوں عادل کی شہادت سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور صورت مسئولہ میں جو شہادت ہم رشتہ ہے وہ شرعی شہادت پوری نہیں ہے، لہذا بدون شرعی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہوگی۔[1] فقط۔

تین لکیر کھینچی تیسرے پر کہا طلاق ہے، پھر کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۲۸۰): احمد نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر تین لکیر کھینچی اور تیسری لکیر کے متصل کہا کہ طلاق ہے بعد اس کے متصل کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: درمختار میں ہے انت طالق هكذا مشيرا بالاصابع المنشورة وقع بعدده بخلاف مثل هذا فان نوى ثلاثا وقعن والا فواحدة[2] الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں بھی اگر شوہر کی نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی ورنہ ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوئی اور دوسری طلاق لفظ حرام سے واقع ہو کر عورت مطلقہ بائنہ ہو گئی اور باقی دو دفعہ لفظ حرام کہنا لغو ہوا، درمختار میں ہے۔ والصريح يلحق الصريح والبائن والبائن يلحق الصريح لا البائن[3] الخ۔ فقط

---

[1] وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق (هدايه كتاب الشهادة ص ۱۵۴ ج ۳) ظفیر۔

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ص ۶۵۱ ج ۲۔ ظفیر [3] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص ۶۴۵ ج ۲۔ ظفیر۔

طلاق کا انکار کیا پھر کہا اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، کیا حکم ہے

سوال (۲۸۱) :- ہندہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو طلاق دی، دریافت کرنے پر زید نے اول تو انکار کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، اور یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید کے اس کلمہ سے کہ "اگر طلاق نہیں دی تب دی" ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اس میں حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بدون نکاح کے رجوع کر سکتا ہے کذا فی کتب[1] الفقہ۔ فقط۔

دوسرے سے کہا کہ اس کو طلاق دے چکا، اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۸۲) :- ایک شخص بحالت غصہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اپنی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اس کو طلاق دے چکا، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں، کیونکہ بیوی سے مخاطب ہو کر طلاق نہیں دی، اس صورت میں شوہر پھر زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شرعاً طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی لیکن اگر صرف ایک طلاق غصہ میں دی ہے تو عدت کے اندر اس عورت کو پھر لوٹا سکتا ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔

عورت نے کہا شوہر نے طلاق دیدی اور عرصہ سے مجھے الگ کر رکھا ہے چنانچہ دوسرا نکاح کر لیا، شوہر اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۸۳) :- ایک عورت کا بیان ہے کہ میرے خاوند نے

---

[1] الرجعة استدامة الملك القائم في العدة بنحو راجعتك ورددتك ومسكتك بلا نية لأنه صريح وبكل ما يوجب حرمة المصاهرة كمس وبتزوجها في العدة ان لم يطلق بائنا فان ابانها فلا وان ابت (در مختار) قوله ان لم يطلق بائنا هذا بيان لشرط الرجعة ولها شروط خمس قلت وهي ان لا يكون الطلاق ثلاثا الخ ولا واحدة مقترنة بعوض مالي ولا بصفة تنبئ عن البينونة الخ ولا مشبهة كطلقة مثل الجبل ولا كناية يقع بها بائن (رد المحتار باب الرجعة ص ۲۷/۲ و ص ۷۳/۲) وينكح مبانته بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالاجماع (ايضاً ص ۳۸/۲) ظفير

مجھ کو طلاق دیدی اور عرصہ دراز سے وہ میرا کفیل نہیں ہے، یہ بیان کرکے اس نے اپنا نکاح ایک شخص سے پڑھالیا ہے، جب اس کے نکاح کی خبر شوہر سابق کو ہوئی اس نے یہ عذر کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایسی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب :۔ جب کہ عورت کے دعوے طلاق پر دو گواہ شرعی نہیں ہیں، اور شوہر طلاق سے منکر ہے تو طلاق ثابت نہیں ہے اور نکاح ثانی اس عورت کا صحیح نہیں ہوا، اب شوہر اول سے کہا جاوے کہ یا وہ طلاق دیدیوے یا نان ونفقہ کی خبر گیری کرے۔ فقط۔

جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں

سوال (۲۸۴) :۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، تین چار شخص موجود تھے پھر شخص مذکور سے اور لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے طلاق دیدی ہے اس کے بعد شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو جن لوگوں کے سامنے طلاق دی تھی وہ لاپتہ ہیں، لیکن جن لوگوں کے سامنے اقرار طلاق کا کیا تھا وہ موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا تھا، اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا دو شخص بھی عادل ونمازی ہیں تو طلاق ثابت ہوگئی اور انکار کرنا اس کا معتبر نہ ہوگا، کذا فی کتب[1] الفقہ۔ فقط

دو طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا پھر چند ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

سوال (۲۸۵) :۔ زید نے ہندہ کو دو طلاق بائن دی پھر باہم راضی ہوکر نکاح پڑھالیا پھر

[1] وما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص ۱۵۴ ج ۳) ظفیر۔

چار ماہ بعد دو طلاق بائن دیا اس صورت میں حسب مذہب حنفی تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ پہلی صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے، کیونکہ طلاق بائنہ کے بعد طلاق بائنہ جدید واقع نہیں ہوتی اور نیز عدت کے بعد طلاق دینے سے وہ طلاق ماقبل کی طلاق کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔

دو طلاق بائن کے بعد نکاح جدید کیا پھر چند دن بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

سوال (۲۸۶):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو طلاق بائن دیدی، پھر نکاح پڑھالیا، پھر چند روز کے بعد دو طلاق دی، اب ہندہ پر کتنی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:۔ اگر طلاق سابق کی عدت گذر گئی تھی تو بعد کی دو طلاق سے تین طلاق نہ ہوں گی اور اگر عدت کے اندر دو طلاق کے بعد پھر دو طلاق دی تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی[۲]۔ فقط۔

بیوی کو تلاک یا تیلاک یا انت مُطلقہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۸۷):۔ لفظ طلاک، طلاغ طلاخ، تلاک، تلاق، تِلاک کو فقہاء نے صریح طلاق میں داخل کیا ہے، اگر کسی نے تِلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ بسکون طاء کہا تو حکم صریح طلاق کا ہوگا یا کنایہ کا۔

الجواب:۔ تِلاک اور تیلاک بحکم صریح ہے، ان الفاظ سے بدون نیت کے طلاق واقع ہو جاوے گی، اور انت مطلقہ بالتخفیف کنایات میں سے ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی کذا فی الشامی درمختار

---

[۱] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص۳۸، ج۲) لا یلحق البائن البائن (ایضاً باب الکنایات ص۶۴۶، ج۲) ظفیر

[۲] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (در مختار) قوله بشرط العدة هذا الشرط لابد منه فی جمیع صور اللحاق فالاولی تاخیره عنها (رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵، ج۲) ظفیر

میں ہے وانت طالق ومطلقة بالتشدید ۱ھ اور شامی میں ہے قولہ بالتشدید ای تشدید اللام فی مطلقة اما بالتخفیف فیلحق بالکنایة بحر[۱] وفی الدر المختار ایضاً ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاک وتلاک[۲] ۱ھ۔ فقط

ایک عورت بحیثیت گواہ تین طلاق بتاتی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے

سوال (۲۸۸): ایک شخص نے اپنی زوجہ کو چند عورتوں اور ایک مرد کی موجودگی میں طلاق دی اب وہ مرد اور طلاق دہندہ اور اس کی زوجہ اور دو عورتیں یہ کہتے ہیں کہ ایک طلاق دی ہے لیکن ایک عورت یہ کہتی ہے کہ تین طلاق دی ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے۔

الجواب: اس صورت میں ایک طلاق کا حکم ہوگا، تین طلاق کا حکم نہ ہوگا[۳]۔ فقط۔

میاں بیوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں اور دو گواہ تین طلاق کیا کیا جائے

سوال (۲۸۹): امانت اللہ نے اپنی زوجہ مسماۃ اقلیمہ کو ایک مرتبہ طلاق دیا، دونوں کا یہی بیان ہے، لیکن دوسرے دو شخص بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ امانت اللہ نے تین مرتبہ طلاق دیا، لیکن جس جگہ شوہر نے طلاق دیا، اس جگہ یہ دونوں شخص موجود نہ تھے درمیان میں دیوار حائل ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے، زوج کہتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ طلاق دی اور زوجہ بھی یہ ہی بیان کرتی ہے، البتہ گواہ سماعی شہادت تین طلاق کی دیتے ہیں، امانت اللہ نے عدت میں زوجہ کو رجوع کرلیا، جائز ہے یا نہ

الجواب: اس صورت میں زوج کا قول معتبر ہے اور تین طلاق ثابت نہ

---

[۱] رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰۔ ظفیر [۲] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ۱۲ ظفیر [۳] وما سوی ذلک من الحقوق تقبل فیہ شهادة رجلین اور رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۵۴) ظفیر۔

ہوں گی، کیونکہ تین طلاق کے گواہ خود کہتے ہیں اور مقر ہیں کہ ہم اس مکان میں موجود نہ تھے اور دیوار درمیان میں حائل تھی اور ہماری شہادت سماعی ہے، لہذا یہ شہادت شرعاً معتبر نہیں ہے[1]، پس رجوع کرنا امانت اللہ کا عدت کے اندر بحالت مذکورہ اپنی زوجہ کو صحیح ہے اور وہ دونوں باہم زن وشو ہیں، نکاح ان کا قائم ہے[2]، فقط

کئی طلاق دی مگر یاد نہیں انکار کرتا ہے ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۹۰):۔ ایک شخص حالت بیماری میں کچھ ناخوش ہو کر دوسری جگہ چلا گیا، اس کا بڑا بھائی اس کے پاس گیا اور کہا کہ اپنی بیوی کو بھی اپنے پاس رکھ، اور بھی کچھ گفتگو ناراضی کی دونوں بھائیوں میں ہوئی، اسے حالت مرض میں اس نے کئی مرتبہ لفظ طلاق کہا، اس وقت سے اس کی بیوی اپنے ماں باپ کے پاس ہے، بعد آرام ہو جانے کے وہ شخص مکان پر آگیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اب میں اپنی بیوی کو لینے جاتا ہوں، بڑے بھائی نے جواب دیا کہ تو طلاق دے چکا ہے، اس نے کہا میں نے ہرگز طلاق نہیں دی نہ مجھ کو کچھ خبر ہے اور وہ قسم کھاتا ہے کہ مجھ کو مطلق خبر نہیں، حکیم صاحب یہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ یہ مرض ایسا ہی تھا کہ اس میں عقل وحواس درست نہیں رہتے، اس پر ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی، آیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایسی حالت میں شوہر کا قول معتبر ہے، طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں اور نہ شوہر مقر ہے طلاق کا اور اس کو کچھ یاد نہیں ہے،

---

[1] ولا یشهد علی محجب بسماعه منه الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیره لکن لو کان لا تقبل (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادة ج ۴ ص ۵۱۰) ولا یشهد احد بما لم یعاینه بالاجماع (ایضاً ص ۵۲۰ ج ۴) ظفیر [2] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک ام لم ترض (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر۔

لہٰذا حکم طلاق کا اس صورت میں نہیں ہوا، فقط

میں نے کل طلاق دیدی اس کے بعد تین مرتبہ کہا تمہاری صفائی دی کیا حکم ہے

سوال (۲۹۱):- زید نے اپنی بی بی سے جھگڑا کیا، بعد ازاں بی بی نے زید سے کہا کہ کھانا کھالو، زید نے انکار کیا تب بی بی نے کہا کہ کھانا نہ کھاؤ گے تو طلاق دیدو، زید نے کہا کہ طلاق تو میں نے کل دیدی، اور دو گواہوں سے ثابت ہوا کہ ایک طلاق زید نے اپنی بی بی کو دی اس کے بعد تین مرتبہ زید نے کہا کہ تمہاری صفائی دیا، لہٰذا کون سی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں ایک طلاق صریح پہلے ثابت ہوئی اور لفظ صفائی دیا جو کہ کنایہ ہے اس سے بوجہ دلالت حال دوسری طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور تکرار لفظ کنایہ سے ایک ہی طلاق رہتی ہے، لہٰذا زید کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی درمختار میں ہے وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط[۲] وفیہ والبائن یلحق الصریح الخ لا یلحق البائن البائن[۳] الخ۔

تین بار جواب دیا کہنے سے کون سی طلاق ہوگی

سوال (۲۹۲):- صغیرہ منکوحہ غیر مدخولہ کے شوہر اور والدین میں کچھ نا اتفاقی ہوئی صغیرہ کے والد نے اس کے شوہر کو کہا کہ تم صغیرہ کو جواب دو، اس نے منظور کرلیا، مجلس میں سے ایک شخص نے شوہر صغیرہ کو کہا کہ تم نے اپنی منکوحہ فلاں کو جواب دیا، اس نے کہا کہ میں نے جواب دیا، اسی طرح اس کو تین بار کہا، اس نے بھی تین ہی بار کہا کہ میں نے جواب دیا، اور سندھ کے محاورہ میں جواب کا لفظ بجائے طلاق کے مستعمل ہے تو اس صورت میں صغیرہ مذکورہ پر ایک طلاق واقع ہوئی یا تین۔

---

[۱] ونصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۰ ج ۲۔ ظفیر۔ [۳] ایضاً ص ۶۴۵ ج ۲ و ص ۶۴۶ ج ۲۔ ظفیر۔

الجواب:- شامی میں ہے بخلاف فارسیۃ قولہ سرحتک وھو رہا کردم لانہ صار صریحاً فی العرف الی ان قال فاذا قال رہا کردم ای سرحتک یقع بہ الرجعی مع ان اصلہ کنایۃ ایضاً وماذاک الا لانہ غلب فی عرف الفرس استعمالہ فی الطلاق[1] الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں چونکہ لفظ جواب عرف میں طلاق کے معنی میں مستعمل ہے، لہذا عورت مذکورہ مطلقہ ہو گئی، اور جب کہ وہ صغیرہ غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائنہ ہو گئی دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہ ہوگی کما ھو مسلم و مصرح فی کتب الفقہ[2]

میں نے طلاق دی جہاں چاہے چلی جا کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۳):- مولا بخش نے بوجہ دھمکی دینے اپنے بیٹے کے کہ جان سے مار دوں گا اپنی بیوی کو طلاق دیدی، ایک مرتبہ مولا بخش نے اپنی زبان سے یہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی، جہاں اس کی مرضی ہو چلی جائے، ایک راہون کے مولوی صاحب نے یہ کہا کہ بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، تین ماہ کے بعد مولا بخش اپنی بیوی کو اور طلاق دے پھر دوسرے سے نکاح کرے، جب وہاں تین ماہ رہے پھر مولا بخش کے ساتھ نکاح کرے، اس درمیان مولا بخش کا حقہ پانی بند رکھا جائے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں مولا بخش کی زوجہ پر دو طلاق بائن واقع ہو گئی، اگر مولا بخش اس کو رکھنا چاہے تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح بدون حلالہ

---

[1] ردالمحتار باب الکنایات ص۶۳۶ ج۲ ظفیر۔ [2] وان فرق بانت بالاولی ولذا لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل وکذا انت طالق ثلاثا متفرقات (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ص۶۲۶ ج۲) ظفیر۔

کے کرسکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے[1]، اور رد راہون والے مولوی صاحب نے جو طریقہ بتلایا ہے اس بنار پر اہل برادری کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مولا بخش کو دق کریں اور برادری سے خارج کریں اور اس کا حقہ پانی بند کریں، بلکہ مولا بخش کا بیٹا اس سزا کا مستحق ہے، کیونکہ اس نے اپنے باپ کو سب و شتم کر کے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور اس کو مجبور کر کے طلاق دلائی ہے اور اپنی ماں کو بھی خوب زدوکوب کیا ہے اور سب و شتم کیا ہے، اس لئے اہل برادری کو لازم ہے کہ مولا بخش کے بیٹے کو برادری سے علیحدہ کر دیں اور جملہ تعلقات اس سے قطع کرلیں جب تک وہ توبہ نہ کرے اور والدین سے قصور معاف نہ کراوے اور ان کو راضی نہ کرے اور ان کی خدمت و اطاعت کا وعدہ نہ کرے اس وقت تک اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا روا نہیں ہے، والدین کی اطاعت فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی بہت تاکید اور حکم فرمایا ہے فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا[2] الآیہ فقط

جواب صحیح ہے، یہ عورت مطلقہ ہوگئی ہے، مگر مولا بخش اس سے نکاح کرسکتا ہے، مولوی صاحب نے جو یہ صورت تجویز کی ہے وہ ان کی جہالت کو ظاہر کرتی ہے۔

نیچے لکھی ہوئی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں	سوال (۲۹۴): ۔ ایک شخص نے حالت

غصہ میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی، اس وقت وہاں ایک عورت مرد کے رشتہ داروں سے موجود تھی، نیز قریب کے مکان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی

---

[1] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدۃ وبعد انقضائها لان حل المحلیۃ باق لان زوالہ معلق بالطلقۃ الثالثۃ فینعدم قبلہ ومنع الغیر فی العدۃ لاشتباہ النسب ولا اشتباہ فی اطلاقہ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ج۲ ص۳۷۹) ظفیر [2] سورۃ الاسراء رکوع ۔ ظفیر۔

تینوں طلاق سنی، نیز دوسرے مکان میں ایک عورت نے بھی یہ الفاظ طلاق کے سنے اس عورت نے اپنے قریب والی عورتوں سے کہا کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی، محلہ کے لوگ یہ سنتے ہی اس شخص کے مکان میں گئے، عورت مطلقہ نے کہا کہ میرے اسباب دلاؤ، شوہر نے کہا کہ جو اسباب تمہارا ہے لے لو، مجمع کثیر میں عورت اپنا اسباب لے کر رشتہ داروں میں چلی گئی، اس کے بعد لوگوں کی ملامت کرنے پر شوہر کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ ایسا مت کہو، اگر اس کے رشتہ دار سنیں گے تو تمہاری خبر لیں گے اس نے کہا بیشک میں نے تین طلاق اپنی زوجہ کو دی، لیکن کوئی گواہ بھی تو پیش کریں گے اس وقت بجز ایک عورت کے اور کوئی موجود نہ تھا اور وہ عند الشرع معتبر نہیں اب وہ شخص طلاق سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ اضافت طلاق کی زوجہ کی طرف نہیں، اور گواہ نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق کا سنا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق اضافت کے متعلق شامی میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ اضافت کا صراحۃً ہونا شرط نہیں ہے قرائن بھی کافی ہیں حیث قال ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃً فی کلامہ الی ان قال ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیہا ما لم یرد غیرہا[1] اھ اور دربارہ شہادت علی المحجب درمختار میں ہے ولا یشہد علی محجب بسماعہ منہ الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ و ص ۵۹۱ ج ۲۔ ظفیر۔

غیرہ[1] الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب اس امر کا یقین ہو کہ یہ بولنے والا شخص ہے تو سننے والا گواہی دے سکتا ہے لیکن اگر قاضی کے سامنے اس امر کو ظاہر کر دے گا کہ میں نے غائبانہ سن کر گواہی دے رہا ہوں تو قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، بہر حال یہ امور قاضی کے متعلق ہیں، مفتی تو ایسی حالت میں یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ اضافت الی الزوجہ اگرچہ صراحۃً نہ ہو، مگر قرائن اس کے ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو کہہ رہا ہے خصوصاً جب کہ کلام اس سے ہو رہا ہو، اور وہ مخاطب ہو تو ایسی حالت میں اگر کہا جاوے گا طلاق ہے تو مراد زوجہ کو طلاق دینا ہوگا اور گواہ جو دوسرے مکان سے سن رہا ہے اور جانتا ہے کہ طلاق دینے والا فلاں شخص ہے تو وہ گواہی طلاق کی دے سکتا ہے اور اگر یہ بیان نہ کرے کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو اس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے، البتہ اگر یہ ظاہر کر دیوے گا کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو پھر قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، علاوہ بریں ایک دوسرے مرد کے سامنے بھی اس نے اقرار کیا ہے کہ میں نے بیشک تین طلاق دی ہیں، لیکن وہ گواہ کس کو پیش کریں گے وہاں سوائے ایک عورت کے کوئی اور موجود نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کو یہ خیال ہے کہ بدوں گواہوں کے موجود ہوئے طلاق ہی نہیں پڑتی، حالانکہ طلاق تنہائی میں بھی واقع ہو جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص صرف تنہائی میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، گواہوں کا ہونا صرف اس وقت ضروری ہے کہ شوہر منکر ہو تو عورت بذریعہ گواہوں کے طلاق ثابت کر سکتی ہے اور اگر شوہر کو اقرار ہو کہ بیشک میں نے طلاق دی ہے مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس اقرار سے بھی انکار کرے تو البتہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے وہ اقرار ثابت ہوگا اور حکم طلاق کا کیا جاوے گا۔

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۲/۲ ۱۲ ظفیر۔

بہر حال اگر شوہر طلاق سے بالکل انکار کرتا ہے اور اس دوسرے شخص کے سامنے جو اقرار کیا تھا اس سے بھی منکر ہے اور وہ اقرار کا سننے والا صرف ایک مرد ہے دوسرا شخص وہاں کوئی نہ تھا اور اصل طلاق دینے کے وقت بھی اس مکان میں صرف ایک عورت تھی اور باقی گواہ یہ بیان کریں کہ ہم دوسرے مکان میں تھے ہم نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق سنا ہے تو ایسی حالت میں بیشک حکم طلاق کا نہ کیا جاوے گا۔

دو طلاق بائنہ کے بعد وطی حرام ہوئی اور عدت کے بعد تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی دوبارہ نکاح کرسکتا ہے خواہ حمل ہو

سوال (۲۹۵) :- ایک شخص عاقل بالغ نے اپنی عورت کو بوجہ نافرمانی کے غصہ کی حالت میں مارا، اور مکان سے باہر کر دیا اور زیور نکال کر کہا کہ تو میرے مکان سے چلی جا تم کو بالکل نہیں رکھتا ہوں طلاق دی جہاں چاہے چلی جا، تو نے میرے کپڑے نماز پڑھنے کے کیوں نہیں دھوئے میرا کہنا کیوں نہیں مانا، مرد کچھ روز تک مکان پر رہا اور عورت بھی مکان پر رہی کچھ عرصہ کے بعد مرد پردیس کو کہیں چلا گیا، ایک عرصہ کے بعد مکان پر واپس آیا اور عورت سے علیحدہ رہا، عورت اس کے پاس آتی رہی وہ صحبت سے باز رہا، جب عورت برابر آتی جاتی رہی تو ایک روز عورت کے اوپر رحم آیا اور شہوت کی وجہ سے صحبت کرلی، پھر بعد کو صحبت کرتا رہا بلا نکاح کے اور عدت کی گنتی وغیرہ کے کچھ پرواہ نہیں کی، اسی حالت میں اب پھر جھگڑا میاں بیوی میں ہوگیا، اب اس مرد سے امید حمل ہوگئی اور حمل ظاہر ہوگیا، اب پھر اس مرد نے دوسری مرتبہ طلاق پرچہ پر لکھ کر عورت کو دیدی، عورت کو کہہ دیا تم چلی جاؤ، وہ اپنے والدین کے یہاں چلی گئی، کچھ روز کے بعد پھر آگئی اور اسی مرد کے گھر پر رہنے لگی اور کسی کے گھر نہیں جاتی، اب یہ مرد جس کا وہ حمل ہے چار مہینے بعد اسی عورت سے نکاح حمل کی حالت میں کرلیا ہے، ابھی بچہ پیٹ میں ہے، اب فرمائیے کہ یہ نکاح حلال ہوا یا حرام اسی مرد سے نکاح ہوا ہے جس کی وہ عورت ہے اور جس کا حمل ہے

اسی مرد سے نکاح ہوا ہے، اب چند لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حالت حمل میں نکاح حلال نہیں ہے حرام ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا، کوئی عالم اس نکاح کو حلال نہیں کر سکتا ہے، مگر ہم لوگوں میں کوئی عالم نہیں ہے، فقط۔

الجواب:۔ پہلے جب مرد نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو اس وقت دو طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی ایک الفاظ کنایہ سے اور ایک صریح لفظ طلاق سے، اس میں نکاح ثانی شوہر اول سے عدت میں اور بعد عدت کے درست ہی [۱] ہے، جب کہ عرصہ کے بعد شوہر مکان پر واپس آیا اور بدون نکاح ثانی کے صحبت کی یہ حرام ہوا، اور اگر اس عرصہ میں عدت طلاق سابق کی گذر چکی تھی تو دوبارہ جو پرچہ طلاق کا لکھا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی [۲]، لہٰذا نکاح شوہر اول کا بلا حلالہ کے اس عورت سے صحیح ہے اور حالت حمل میں بھی نکاح صحیح [۳] ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۲۹۶):۔ مندرجہ ذیل صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہیں دی اور ہندہ حلفیہ بیان کرتی ہے کہ میرے زوج زید نے طلاق دیدی ہے، آیا ہندہ پر طلاق پڑ گئی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر عورت کے پاس دو گواہ عادل طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہیں ہوگی۔ فقط

---

[۱] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها لان المحلیة باق لان زوالہ معلق بالطلقة الثلاثة (ھدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر۔ [۲] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (در مختار) قوله بشرط العدة هذا الشرط لا بد منه فی جمیع صور اللحاق فالاولی تاخیرہ عنها (رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵) ظفیر [۳] وصح نکاح حبلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۱) ظفیر۔

بلا اضافت کے کسی کو لکھا کہ چھوڑتا ہوں طلاق طلاق، طلاق، نیت کچھ نہ تھی تو کیا حکم ہے۔

سوال (۲۹۷):۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کے سوا کسی غیر شخص کو کسی کی طرف اضافت وخطاب کئے بغیر یہ لکھ بھیجا کہ اب میں چھوڑتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق، بعد اس کے لوگوں نے اس کاتب سے پوچھا کہ اس لکھنے سے تمہاری کیا نیت تھی، کاتب نے کہا میری کوئی نیت نہ تھی، آیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ شامی جلد ثانی باب الصریح میں ہے ویؤیدہ مافی البحر لوقال امرأۃ طالق اوقال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفهم منه انه لولم یقل ذلک تطلق امرأته لان العادۃ ان من له امرأۃ انما یحلف بطلاقها لابطلاق غیرها فقوله انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها مالم یرد غیرها[1] الخ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ ان الفاظ سے میری مراد میری زوجہ نہ تھی تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر وہ یہ نہ کہتا تو بظاہر حال اس کی زوجہ مطلقہ ہوجاتی، جیسا کہ اس عبارت سے مستفاد ہے۔ لان العادۃ ان من له امرأۃ الخ۔

بیوی سے کہا چھوڑ دیا، اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۸):۔ ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا اور چھوڑ دوں گا اور طلاق کا بھی ذکر آیا بے حد غصہ میں، اب شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ طلاق دیدی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر لڑکا طلاق دینے والا بالغ تھا اور دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے اور اگر دو گواہ عادل طلاق

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۱/۲۔ ۱۲ ظفیر۔

کے نہیں ہیں تو طلاق کے انکار کی صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔

عورت کئی طلاق دینا بیان کرتی ہے اور شوہر صرف ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۹):۔ مسماۃ ہندہ کا بیان ہے کہ اس کو اس کے شوہر زید نے تین چار سال ہوئے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے بھی دو طلاقیں دیدی تھی، اس پر ہندہ نے کہا کہ تو نے کبھی ایسا نہیں کہا، اس پر شوہر نے کہا کہ جب نہیں دی تو اب دو طلاق دیدی، اب تین چار سال کے بعد یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں، اگر آئندہ تو میرا کہنا نہیں مانے گی تو تین ماہ کے بعد دوسری اور اس کے تین ماہ کے بعد تیسری طلاق دیدوں گا، مذکورہ بالا الفاظ میرے شوہر نے حالت غیض وغضب میں کہے ہیں اور بالکل تنہائی میں کہے ہیں، کوئی گواہ نہیں ہے، ہندہ کا شوہر ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے قطعی یاد نہیں کہ میں نے اس کو کبھی یہ الفاظ کہے ہیں کہ جب دو طلاقیں نہیں دی تو اب دو طلاق دیدیں، البتہ اب صرف ایک مرتبہ یہ الفاظ کہے ہیں کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں الخ لیکن میری نیت نہ پہلے کبھی ہندہ کو چھوڑنے کی ہوئی اور نہ اس ارادہ سے میں نے لفظ طلاق اس کو کہا بلکہ صرف تادیباً لفظ طلاق کی اہمیت کو نہ سمجھ کر سخت غصہ کی حالت میں بے ساختہ ایک دفعہ زبان سے نکل گیا، اس صورت میں ہندہ زید کی زوجیت میں ہے یا خارج ہوگئی اور رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر جب کہ ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے، اور گواہ

---

[1] ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ھدایہ کتاب الطلاق ص۳۳۶ ج۲) و نصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح و طلاق رجلان الخ او رجل و امراتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۵۱۵ ج۴ و ص۵۱۶ ج۲) ظفیر

کوئی موجود نہیں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہوگا[1]، اور ایک طلاق جو اس نے اب دی ہے وہ واقع ہو جاوے گی، اور یہ ایک طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر اس میں بلا نکاح کے رجعت صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے[2] لیکن ہندہ کو اگر یقین ہے کہ اس کے شوہر نے الفاظ مذکورہ بالا کہے تھے تو اس کے حق میں حرمت ثابت ہو گئی، اس کو چاہیئے کہ شوہر سے علیحدہ رہے اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہ کرے۔ کیونکہ المرأۃ کالقاضی[3] کتب فقہ میں مذکور ہے۔

اگر فلاں کام کروں تو بیوی پر تین طلاق، اس کام کے کرنے سے پہلے اگر وہ بیوی کو ایک طلاق دیدے اور عدت ختم کے بعد کام کرے پھر نکاح کرے کیا حکم ہے

سوال (۳۰۰):- زید نے اپنی ساس سے نزاع کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا تمہارا کام کروں تو ہماری عورت پر تین طلاق، زید اگر قبل کام کرنے یا گھر آنے اپنی ساس کے اپنی عورت کو ایک طلاق دیدے اور بعد انقضائے عدت کے اپنی ساس کا اس کے کہنے سے کام کر دے۔ پھر اپنی عورت سے نکاح کر لیا، یہ امر جائز ہے یا نہ۔ اور حلف سے بری الذمہ ہو جاویگا یا نہ۔

الجواب:- قال فی الدر المختار و تنحل الیمین بعد وجود الشرط

---

[1] حدیث نبوی ہے "البینۃ للمدعی و الیمین علی من انکر" عورت مدعی ہے اور شوہر منکر گواہ کی فراہمی عورت کے ذمہ تھی جب وہ ثبوت فراہم نہ کر سکی تو شوہر کے قول پر فیصلہ ہوگا ۱۲ ظفیر

[2] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک او لم ترض الخ و اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ و بعد انقضائھا (ھدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۳ و ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

[3] و المرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ و الفتویٰ انہ لیس لھا قتلہ و لا تقتل نفسھا بل تفدی نفسھا بمال او تھرب (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲) ظفیر۔

مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت وعتق والا لا فحیلۃ من علق الثلث بدخول الدار ان یطلقہا واحدۃ ثم بعد العدۃ تدخلہا فتنحل الیمین فینکحہا[1] پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس عورت سے بلا حلالہ نکاح کرسکتا ہے اور حلف سے بری الذمہ ہو جاوے گا۔

طلاق تو دی تھی دو مگر بیان میں جھوٹ تین کہہ دی کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۰۱) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق دی تھی چند ایام کے بعد ایک مولوی صاحب اس معاملہ کے فیصلہ کے لئے تشریف لائے اور مجمع عام میں اس مرد مطلق سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی زوجہ کو کے طلاق دی، اس مرد نے کہا کہ تین طلاق مغلظہ، پھر دو چار یوم کے بعد وہ مرد کہنے لگا کہ میں نے در اصل دو طلاق دی تھی، دو گواہ بھی موجود تھے، میں جھوٹ بول کر تین کہہ دی، آیا دو طلاق ہوں گی یا تین۔

الجواب :- جب کہ اس مرد نے بجواب سوال مذکور یہ کہا کہ تین طلاق مغلظہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی اور رجوع کرنا اس کلام سے صحیح نہیں ہے، فی الدر المختار۔ ولو نکحہا قبل امس وقع الآن (ای فی قولہ انت طالق امس) لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال[2] وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد[3] الحدیث فقط

طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی سی ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۰۲) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کو عرصہ تک چھوڑ رکھا، بہت عرصہ کے بعد عورت نے اپنے شوہر کو کہلا کر بھیجا کہ مجھ کو لے جاؤ، اس نے انکار کیا، پھر عورت نے طلاق طلب کی اس نے یہ لفظ کہا طلاق ہی سی ہے، پھر دو بارہ بھی یہ ہی لفظ کہا تو ہر دو لفظ سے طلاق

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۷۹۰ ج ۲، ۱۲ ظفیر۔ ۲ہ ایضاً باب الصریح ص ۶۰۲ ج ۲۔ ظفیر ۳ہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ـــ ۔ ظفیر۔

واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت پر طلاق رجعی واقع ہوگئی، فتاوی عالمگیریہ میں ہے سئل نجم الدین عمن قالت لہ امرأتہ طلقنی فقال نہ ترا طلاق ماندہ است نہ نکاح برخیز ورہ گیر، قال ھذا اقرار انہ قد طلقھا ثلثا کذا فی المحیط[1]، عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے کہنے سے بھی اقرار بالطلاق ہوجاتا ہے، فقط۔

دو شخصوں نے بیوی کے بدلنے کا مصمم ارادہ کرلیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۰۳):۔ دو شخصوں نے باہم مصمم یہ ارادہ کیا کہ ایک دوسرے کی عورت سے اپنی عورت تبدیل کرے، جب گھروں میں جاکر ذکر کیا تو عورتوں نے منظور نہ کیا، آیا اس وعدہ سے ان کی عورتوں پر طلاق پڑچکی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں ان عورتوں پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط

طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور کہنے والا کہتا ہے کہ مراد تاکید تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰۴):۔ زید نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں تین طلاق دیں ساتھ الفاظ متفرقہ اور صریحہ کے وہ الفاظ یہ ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پھر زید کہتا ہے کہ مراد ہماری ان الفاظ سے تاکید ہے، لہٰذا ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عمر کہتا ہے کہ یہ طلاق صریح ہے، نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے کہ رلفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین الخ قولہ وان نوی التاکید دین ای ووقع الکل قضاءً[2] الخ شامی اس سے معلوم ہوا کہ قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا اور دیانۃً اس کی نیت معتبر ہے۔

---

[1] عالمگیری مصری فصل سابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیۃ ص ۲/۷۰۔ ظفیر۔

[2] ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص ۲/۶۳۲ ۱۲ ظفیر۔

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو طلاق دی، اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰۵):۔ ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے، عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ آٹھ دس آدمی لے کر گھر گئی، اور ان لوگوں کے سامنے ہندہ نے کہا کہ زید نامرد ہے، مجھ کو طلاق دلوا دیجئے، زید نے کہا کہ میں نامرد نہیں ہوں، مجھ کو یہ اپنے قریب نہیں آنے دیتی، لوگوں نے کہا کہ ہندہ تو چند روز اور رہ کر ہم لوگ تجربہ کرلیویں تب ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں، تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب ہندہ نہیں رہے گی تو تم طلاق دیدو، زید خاموش ہو گیا، ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو ہم نے طلاق دیا، زید نے بسبب دہشت کے مجبور ہو کر کہا کہ ہم نے قبول کیا، لفظ طلاق وغیرہ کا کچھ بھی زبان پر نہیں لایا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے قالت لہ زوجہا طلقنی فقال فعلت طلقت وفی الشامی قولہ فقال فعلت ای طلقت بقرینۃ الطلب[۱] اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ میں شوہر کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے طلاق دیدی، لہذا ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی مگر طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر زید اس کو رجوع کرسکتا ہے، اگر ہندہ مدخولہ ہے، اور اگر غیر مدخولہ ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی، اس میں رجعت درست نہیں ہے۔

طلاق دی، دی، دی کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۰۶):۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے طلاق دیدو، طلاق دیدو، شوہر نے کہا میں نے تجھے طلاق دی، دی، دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، اور نکاح ثانی کی ضرورت ہوگی یا نہ۔

---

[۱] ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۳۳ ج ۲ و ص ۶۳۴ ج ۲ ۔ ظفیر۔

الجواب :۔ ظاہر امراد شوہر کے تکرار سے لفظ دی تاکید طلاق کی ہے[1] اس لئے اس صورت میں اس کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں بدون نکاح کے اس سے رجعت کر سکتا ہے، یعنی یہ کہہ لے کہ میں نے تجھ کو پھر لوٹا لیا، اس کہنے سے نکاح سابق قائم رہے گا۔ فقط۔

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے | **سوال (۳۰۷) :۔** عبداللہ نے اپنی بی بی کو ایک طلاق رجعی دے کر اسی دن رجعت کرلی، پھر تھوڑے زمانہ کے بعد عبداللہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ میں تم کو ایک ترکیب بتاتا ہوں کہ جب تو چاہے خود طلاق لے لے وہ یہ کہ فلاں شاخ درخت بیلے کی تو اپنے ہاتھ سے توڑ دے تو تجھے طلاق، چنانچہ عبداللہ کی عورت نے مذاقاً اپنے بھائی سے اس شاخ کو تڑوا کر اپنے شوہر کے پاس بھیج دیا، اس کے بعد پھر عبداللہ نے ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کی، آیا عورت عبداللہ پر حرام تو نہیں ہوئی اور اب عبداللہ کو کیا کرنا چاہیے۔

الجواب :۔ ابھی تک تو عبداللہ کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، کیونکہ دو طلاق رجعی اس پر واقع ہوئی تھی اور دونوں کے بعد رجعت ہو گئی، لہذا وہ عورت عبداللہ کے لئے حلال ہے اور شاخ توڑنے پر جو طلاق معلق تھی وہ واقع نہیں ہوئی (کیونکہ شرط نہیں پائی گئی، ظفیر) اس لئے دو ہی طلاق رہی، جس میں رجعت صحیح ہے[2]، البتہ اگر عبداللہ آئندہ طلاق دے گا تو پھر رجعت صحیح نہ ہوگی اور

---

[1] لو قالت طلقنی طلقنی فقال طلقت فواحدة ان لم ینو الثلاث ولو عطفت بالواو فثلاث (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۴۳۲ ج ۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک او لم ترض (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر

[2] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلک ام لم ترض (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر

بدون حلالہ کے نکاح درست نہ ہوگا، کیونکہ آئندہ طلاق دینے پر اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوجاوے گی کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

طلاق اور دوسری شادی کے بعد بلوغ و عدم بلوغ میں اختلاف

سوال (۳۰۸):۔ مسمی شیر نے اپنی منکوحہ مسماۃ بسان کو طلاق دیدی اور مسماۃ مذکورہ نے بعد انقضائے ایام عدت مسمی اسماعیل سے نکاح کرلیا، اب یہ تنازعہ ہے کہ متعلقان مسمیٰ شیر کہتے ہیں کہ شیر نابالغ ہے جس کی نسبت ایک عالم صاحب کے پاس شہادت گزرانی کہ شیر گیارہ سوا گیارہ سال کا ہے، عالم صاحب مذکور نے بلاحضور اسماعیل ناکح ثانی و مسماہ بسان حکم عدم بلوغ شیر کا دے کر نکاح مسمی شیر، اسماعیل نے دوبارہ روبرو چند علماء و معزز اشخاص وغیرہ کے عام مجلس میں دو گواہ پیش کیے جس مجلس میں مسمی شیر اور اس کے متعلقان بھی موجود تھے، شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیر اٹھارہ سال کا ہے اور یہ شہادت بھی حلفیہ ہے، اور ظاہر علاماتِ بلوغ نظر نہیں آتیں، صرف اس کی بلوغت سالوں کے گزرنے سے ہوسکتی ہے، اس صورت میں بیّنہ کس کے معتبر ہیں بلوغ کے یا عدم بلوغ کے۔

الجواب:۔ اگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر مرد یا عورت کی ہوجانے پر حکم بلوغ کا کردیا جاتا ہے، پس جب کہ عمر اس لڑکے کی اٹھارہ سال کی ثابت ہے تو طلاق اس کی واقع ہوگئی قال فی الدر المختار وان لم یوجد فیھما شیٔ فحتی یتم لکل منھما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتی[1] اور طلاق بالغ کی واقع ہوتی ہے، نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الخ ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ ۱۲ ظفیر۔

عبد ہ الخ والصبی[1] الخ اور دونوں شہادتوں میں چونکہ اختلاف ہوا شیر کی عمر میں لہٰذا دونوں ساقط ہیں، اور عالم بلا تحکیم کے قائم مقام قاضی کے نہیں ہوتا، اور غیر قاضی کے سامنے شہادت پیش ہونا معتبر نہیں[2] ہے پس اس امر کی تحقیق از سر نو ہونی چاہئے کہ مسمی شیر کس دن اور تاریخ اور سنہ میں پیدا ہوا تھا، اس سے اس کی عمر معلوم ہو جاوے گی تاریخ ولادت وغیرہ کاغذات سرکاری میں درج ہوتی ہے اس سے حال معلوم ہو سکتا ہے کہ شیر باعتبار عمر کے بالغ ہے یا نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اگر بلوغ اس کا بوقت طلاق محقق ہو گیا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور تین ماہ بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۰۹):۔ مدعیہ و مدعی علیہ ہر دو منکر طلاق ند کدام مفتی یا طالب علم رہ بلا سبب شہادۃ یعنی طلب مدعیہ اولاً گواہاں رہ حاضر ساختہ بعدہ صرف مدعی علیہ رہ پیش آوردہ بعد اثبات شہادت بلا جرح و تعدیل حکم وقوع طلاق مغلظہ در جماعت عامہ دادن جائز است یا نہ وطلاق مغلظہ واقع است یا نہ، و دعویٰ مدعی علیہ باین دلیل کہ مفتی و ہر دو شاہدان باوجود ملاقات و ہمسائیگی دریں سہ ماہ تا ایں وقت چرا اطلاعم نداد ندو مفتی رہ بامن دشمنی سابقہ است وغیرہا شرعاً مسموع است یا نہ۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے والذی تقبل فیہ الشہادۃ حسبۃ بدون الدعوی اربع عشر منہا الوقف الخ قال فی رد المحتار وھی الوقف وطلاق الزوجۃ الخ وایضاً فی رد المحتار شاھد الحسبۃ اذا

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۹۹ و ص ۴۹۸ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] وکذا تجب مطابقۃ الشہادتین لفظاً ومعنی الخ بطریق الوضع (درمختار) حتی لو ادعی رجل مائۃ درھم فشھد شاھد بدرھم وآخر بدرھمین الخ لم تقبل عند ابی حنیفۃ (رد المحتار باب الاختلاف فی الشہادۃ ص ۵۳۶ ج ۴) ظفیر

اخبرها بغیر عذر لا تقبل لفسقه اشباه عن القنیة[۱] پس معلوم ہوا کہ اگر بلا عذر تاخیر شاہد حسبۃ از ادائے شہادت ثابت ہو جائے تو عدم قبول شہادت ضروری ہے[۲]۔ فقط۔

طلاق دینے کے بعد بیوی سے مل گیا کیا حکم ہے

سوال (۱۰۳۱) :۔ زید کسی خانگی جھگڑے کی بنا پر اپنی منکوحہ کو طلاق دیدیا، تیسرے، چوتھے روز ایک شخص نے کوشش کی کہ زید اور اس کی بی بی میں پھر ملاپ ہو جائے ایک مقامی عالم نے فتویٰ دیا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، اس لئے میاں بی بی بحال مل سکتے ہیں اس کے بعد زید نے چند آدمیوں کے روبرو اپنی بی بی کو بلا کر اپنے مکان میں داخل کر لیا، شرعاً زید کی زوجہ پر طلاق عائد ہوئی اس صورت میں یا نہیں۔

الجواب :۔ اگر زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو عدۃ کے اندر زید اپنی زوجہ کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور رجوع کرنا اپنی زوجہ کو صحیح ہے[۳] اور اگر زید نے تین طلاق دیدی تھی تو پھر کوئی صورت رجوع کرنے کی بدون حلالہ کے نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان[۴] یعنی طلاق رجعی دو طلاق تک ہے، پھر فرمایا فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[۵]، پس اگر شوہر نے تیسری طلاق دیدی تو

---

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب الوقف مطلب المواضع التی تقبل فیها الشهادة حسبة بلا دعوی ص۵۵۵/۳، ظفیر [۲] ویجب الاداء بلا طلب لو الشهادة فی حقوق اللہ تعالیٰ وهی کثیرة عد منها فی الاشباه ای بعة عشر قال ومتی اخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد کطلاق امرأة (در مختار) قال فی الاشباه تقبل شهادة الحسبة بلا دعوی فی طلاق المرأة الخ (رد المحتار کتاب الشهادات ص۵۱۲/۴) ظفیر [۳] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها رضیت ام لم ترض (هدایه باب الرجعة ص۳۷۴/۲) ظفیر [۴] سورة البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر [۵] ایضاً ظفیر

پھر وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے، جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، یعنی پھر وہ دوسرا مرد بعد صحبت کے طلاق دے اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے، فقط

دو طلاق دی اور بطور اطلاع باپ سے کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۳۱۱):۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو بار طلاق دی، بعد کو اپنے باپ سے کہا کہ میں نے طلاق دیدی، باپ نے خوشامد کی اور تین دن کے بعد نکاح پڑھوا دیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر باپ سے کہنے سے مطلب اس کا خبر دینا تھا اسی طلاق سابق کی اور جدید طلاق دینا مقصود نہ تھا تو دو ہی طلاق جو پہلے دی تھی واقع ہوئی اور وہ دو طلاق رجعی ہیں، ان میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح بدون حلالہ کے جائز ہے،[1] اور اگر غرض ونیت اس کی باپ سے کہنے میں ایک اور طلاق دینے کی تھی تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اگرچہ زوجہ اس کی وہاں موجود نہ ہو، پس اس صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا ھکذا فی کتب الفقہ۔ فقط

کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے

سوال (۳۱۲):۔ (۱) زید اپنی خلوت میں سونے کے لئے گیا، ہندہ کا بیان ہے کہ میں جس وقت اس کے پاس خلوت میں گئی تو زید نے مجھ سے یہ کہا کہ اب میرے گھر چلو، میں نے کہا کہ ماں باپ تو مجھے پہلے ہی گھر سے نکال چکے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے

---

[1] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا الخ (ھدایہ باب الرجعۃ ج ۲ ص ۳۷۴) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (ایضاً ص ۳۷۹) ظفیر

ہیں اور ہر وقت برا بھلا کہتے ہیں، غرض زید نے یہ سب کلام سن کر یہ کہا کہ میرے ماں باپ جو کچھ تجھ کو کہیں گے وہ سب سننا ہوگا، مجھ سے تیرا کھانا کپڑا نہیں ہوسکتا میں نے تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور میں تجھ کو طلاق دے کر جاتا ہوں اور تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو جس سے دل چاہے اپنا نکاح کرلے، ہندہ زید کا یہ کلام سن کر اپنی والدہ کے پاس گئی، اس کی والدہ نے اس کو کہا کہ اب جا اسی کے پاس سو جا، صبح کو دیکھا جاوے گا، صبح کو جب زید سے استفسار کیا گیا تو وہ منکر ہوگیا اور یہ کہا کہ میں نے مذاقاً یہ کہا تھا کہ تجھ کو تیری بہن سے بدل لوں یا تیری بھاوج سے بدل لوں، ہندہ کا بیان ہے کہ اس سے قبل بھی کئی بار مجھے اسی طرح تین طلاق دے چکا ہے، میں اس کو نہایت وثوق سے کہتی ہوں۔

(۲)۔ ایسی حالت میں ہندہ کو زید سے علیحدہ رہنا چاہئے یا نہیں۔

(۳)۔ اگر زید جبراً اپنے پاس رکھے تو کیا کرے۔

الجواب:۔ (۱،۲) ایسی حالت میں ہندہ حتی الوسع زید سے علیحدہ رہے اگر ہندہ اس پر قادر نہیں تو گناہ زید کے ذمہ ہے ہندہ بری ہے عند اللہ، شامی جلد ۲ ص۴۳۲ باب الصریح میں ہے والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ والفتویٰ علیٰ انہ لیس لھا قتلہ ولا تقتل نفسھا بل تفدی نفسھا بمال او تھرب الخ وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ[1]۔ فقط۔

(۳)۔ اس صورت میں مفتی ہندہ کو یہ فتوی دے گا کہ جب کہ علم میں تیرا شوہر بالیقین تجھ کو طلاق ثلثہ دے چکا ہے تو تجھ کو زید کے پاس رہنا اور جانا درست نہیں ہے لیکن اگر قاضی و حاکم بسبب نہ ہونے دو گواہوں کے ہندہ کو اس کے شوہر کے

[1] دیکھئے رد المحتار باب الصریح ص۵۹۴/۲ ۱۲ ظفیر۔

سپرد کردے جیسا کہ حکم قضاء کا ہے تو گنہ زید پر ہوگا نہ ہندہ پر کما مر من انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ. ردالمحتار[1]۔

بلاارادہ طلاق کہا اچھا حرام اچھا طلاق کیا حکم ہے

سوال (۱۳۱۳): ۔عمر نے بکر کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے، بار بار مجبور کرنے پر جان چھڑانے کے لئے بکر نے بلاارادہ طلاق کہا، اچھا حرام، اچھا طلاق، بلا اضافت کے صرف اتنا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو عبارت اذا لم یسم المرءۃ ولم یضف الیھا الطلاق لم یقع کا کیا مطلب ہوگا، اگر طلاق پڑی تو کون سی بائن یا ثلاثہ۔

الجواب: ۔اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوں گی جیسا کہ شامی میں تصریح کی ہے کہ صراحۃً اضافت کی ضرورت نہیں ہے لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیھا مالم یرد غیرھا الخ وسیذکر قریبا ان من الالفاظ المستعملۃ الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلانیۃ للعرف الخ فاوقعوا بہ الطلاق مع انہ لیس فیہ اضافۃ الطلاق الیھا صریحا فھذا مؤید لما فی القنیۃ وظاھرہ انہ لا یصدق فی انہ لم یرد امرأتہ للعرف واللہ اعلم شامی[2] علاوہ بریں اس صورت میں یہ مذکور ہے کہ عمر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دیوے پس اس کے جواب میں اس کا یہ کہنا اچھا حرام اچھا طلاق صاف دلیل ہے اس کی کہ جس کے لئے عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور حکم کیا ہے اسی پر طلاق واقع ہوگی اور عمر کے قول میں اضافت موجود ہے، پس بکر کا قول بھی اسی کی طرف منصرف

[1] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲۔ ظفیر [2] ایضاً ص ۵۹۱ ج ۲۔ ظفیر۔

ہو گا، جیسا کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مرد سے کہا کہ کیا تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے اور اس نے کہا ہاں تو اس میں طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ شوہر کے کلام میں نہ لفظ طلاق مذکور ہے اور نہ اضافت موجود ہے، پس سوال عمر کا قرینہ تو یہ ہے اس پر کہ مراد طلاق دینا اسی کو ہے جس کے متعلق عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور صریح لفظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح بعض الفاظ کنایہ میں جب کہ دلالت حال موجود ہو، پس عبارت جواہر کا یہ مطلب لیا جاوے گا کہ جب کہ کوئی قرینہ بھی اضافۃ الی الزوجہ کا موجود نہ ہو، یا وہ قول خلاف اصح ہے، فقط

بیوی کو طلاقن کر کے خطاب کرنے سے طلاق ہو گی یا نہیں

سوال (۳۱۴):۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا اے طلاقن تو نے میرے لئے بچھونا کیوں نہیں بچھایا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں، اس لفظ سے طلاق دینا مقصود نہیں ہوتا۔

الجواب:۔ اس لفظ کے کہنے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی اور صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ لفظ ایک دفعہ ہی کہا ہے تو ایک طلاق رجعی ہوئی اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے[1] فقط

عورت کہتی ہے پانچ چھ مرتبہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۱۵):۔ زید اور ہندہ زوجین ہیں بعض امور خانگی پر رنجش ہو کر نوبت بطلاق پہنچی مگر فریقین میں حسب ذیل اختلاف ہے، ہندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے شب کے وقت آکر زیور طلب کیا، میں نے جواب دیا کہ زیور دور ہے تم کھانا کھالو جواب زید نے یہ دیا کہ کھانا تو کھا چکا، ہندہ نے کہا کہ اناج بھی ہو چکا تم لا دینا، زید نے کہا کہ

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها (هدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۴) ظفیر

فلاں فلاں زیور مجھ کو دیدو ضرورت ہے، زیور لے کر کہا کہ اناج تو جو آنا تھا آچکا۔ اور میں نے تجھ کو طلاق دی، ہندہ نے کہا کہ خبردار سنبھل کر کہو کیا کہتے ہو، زید نے چھ مرتبہ وہی الفاظ طلاق کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، پھر اعادہ کر دیئے، زید سے پوچھا گیا، زید کہتا ہے میں نے مکان پر جا کر ہندہ سے کہا کہ میرے والد کے مکان پر چلو، ہندہ نے جواب دیا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لے جاوے، زید نے کہا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لاوے، یہ بیانات فریقین کے حلفی ہیں اور شہادت موجود نہیں، اس صورت میں عنداللہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور ہندہ کو جب کہ اس کے رو برو یہ الفاظ طلاق کے کہے اور وہ ان کا یقین رکھتی ہے، ایسی حالت میں زید شوہر کے ساتھ تعلقات زن وشوہر رکھنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: - جب کہ دو گواہ شرعی طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو حسب قاعدہ شرعیہ قول شوہر کا بحلف معتبر ہے، البتہ اگر شوہر کے اقرار طلاق کے دو گواہ بھی موجود ہوں اور وہ شہادت اقرار شوہر کے دیتے ہوں تب بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے، لیکن جب کہ کوئی شہادت طلاق کی یا اقرار شوہر کی نہ ہو تو پھر قول شوہر کا معتبر ہوگا[1] اور عورت کے بارے میں بیشک یہ حکم ہے کہ اگر اس کو یقین طلاق مغلظہ یا بائنہ کا ہے تو جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اس مرد سے علیحدہ رہے اور اگر اس کو اس پر قدرت نہ ہو اور مجبور ہو تو اس پر مواخذہ نہیں گناہ شوہر پر ہے در مختار میں ہے سمعت عن زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها فلا اثم عليه[2] انتہا ملخصا

[1] ونصابها لغيرها من الحقوق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادة ص ۵۱۴ ج ۴) ظفیر۔

[2] والمرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه والفتوى على انه ليس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال او تهرب الخ وفي البزازية عن الاوزجندي انها ترفع الامر للقاضي فان حلف ولا بينة لها فالاثم عليه (رد المحتار باب الصريح ص ۵۹۴ ج ۲) ظفیر۔

میں نے بیوی کو طلاق دیدی لوگوں کے پوچھنے پر اس جملہ کو دہراتا رہا کیا حکم ہے

سوال (۳۱۶): ۔ زید نے بطور تذکرہ آپ سے آپ چند آدمیوں کے روبرو بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور چونکہ زید ایک لغوگو اور فضول گو آدمی ہے اس واسطے حاضرین نے جھوٹ سمجھا، بطور تصدیق کے مکرر پوچھا فی الحقیقت تم نے طلاق دی، تو زید نے مکرر سکرر کہا کہ ہاں میں نے طلاق دی اور ایک تحریر لکھ کر ڈاک سے عمر کے نام روانہ کر دی ہے کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید نے کوئی تحریر عمر کے نام نہیں بھیجی اور نہ اپنی جورو کے سامنے یا اس کی اعزار کے سامنے جا کر طلاق دی ہے، صرف اس مجمع میں اس نے مذکورہ بالا طریقہ پر طلاق کا دینا بیان کیا، اور زید کی بیوی عمر کے یہاں بوجہ تکلیف خور و نوش کے بطور خادمہ کے کام کرنے لگی تھی کہ کھانے پینے کا سہارا ہو، یہ امر زید کو ناگوار تھا ۔ وہ چاہتا تھا کہ عمر کے یہاں اس کی بی بی نہ رہے اور زید کہتا ہے کہ میں نے اس وجہ سے ایسا بیان کیا کہ میری بی بی کے کانوں تک یہ خبر پہنچے اور وہ عمر کے یہاں کا رہنا ترک کر دے، اور میری نیت ہرگز طلاق دینے کی نہ تھی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوگئی تو اب کس طریقہ سے وہ عورت زید کی زوجیت میں آسکتی ہے اس واقعہ کو ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔

الجواب: ۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ اگر جھوٹ بھی ایسا کہدیا جاوے اور نیت بھی نہ ہو تب بھی اس لفظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے[1]، البتہ اگر ایک دفعہ کے بعد جو لوگوں کے دریافت کرنے پر مکرر سہ کرر طلاق دینا بیان کیا اس میں اگر جدید طلاق کی نیت نہ ہو اور اسی طلاق سابق

---

[1] ثلث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی (مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر

سے خبر دینے کا خیال ہو تو ایک طلاق ہی رہے گی، زیادہ طلاقیں نہ پڑیں گی ۔ جس میں حلالہ کی ضرورت ہو، اور ایک طلاق میں عدت کے اندر شوہر بدون نکاح جدید کے اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یعنی یہ کہدیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو لوٹا لیا اور چونکہ ابھی طلاق کو ڈیڑھ ماہ گذرا ہے، اس لئے غالباً تین حیض نہ آئے ہونگے اور ابھی عدت باقی ہے رجوع کر سکتا ہے، فقط

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۱۷) :۔ شریف الدین اخباری کند کہ حسن شاہ اظہار کرد کہ از دور تخمیناً صد گز شنیدم کہ نبرجو درحالت جنگ وجدل آواز داد کہ خواہر خود را بخانہ ببر کہ او را سہ طلاق است فقط شریف الدین تلاش نمود کہ شاہد دیگر باید، حبیب ملا نزد کساں دیگر سوائے شریف الدین بیان نمود کہ مرا ہم خبر است، لیکن مرا ذمہ چیست کہ اظہار کنم کہ لحاظ ہمسائگی است شریف الدین بعد سہ ماہ تقریباً از حاضران مجلس خصومت نبرجو استفسار لفظ سہ طلاق نمودہ و وعید کتمان شہادت ساختہ ایشاں گفتند کہ ہرگز لفظ طلاق نشنیدیم حبیب ملا ہم دریں مجلس حاضر بودہ ساکت ماند، بعد سہ چہار روز شریف الدین شہادت حسن شاہ و ایں حبیب ملا مذکورہ را گرفتہ حکم بوقوع طلاق داد، مفتی حسام الدین شہادت حبیب ملا را بنا بر تاخیر شہادت رد نمودہ حکم بعدم وقوع طلاق دادہ است، دریں صورت حسب قانون شریعت غرا سہ طلاق واقع است یا نہ، و معنی تاخیر شہادت درعرف فقہاء چیست و عذر تاخیر شہادت در شرع چگونہ معتبر است فقط

الجواب :۔ درمختار میں ہے ومتی اخر شاهد الحسبة شهادة بلا عذر فسق فترد[1] الخ وهكذا في رد المحتار والاشباه والنظائر وعذرایں

---

[1] رد المحتار کتاب الشهادات صـ ۵۱۱ ج ۴ ۱۲ ظفیر۔

است کہ قاضی عادل موجود نباشد و مکانش قریب نباشد وغیرہ در المختار میں ہے لیکن وجوبہ الاداء لشروط سبعۃ مبسوطۃ فی البحر وغیرہ عدالۃ قاض وقرب مکانہ وعلمہ لقبولہ وبکونہ اسرع قبولا وطلب المدعی الخ لیکن در شہادت حسبہ طلب مدعی شرط نیست، پس ہرگاہ شاہد حسبہ طلاق محض از لحاظ ہمسائیگی در اداء شہادۃ تاخیر کند فسق او ظاہر است وشہادتش نامقبول است وطلاق از شہادت او ثابت نشود۔ فقط

طلاق کا لفظ کہا مگر تعداد یاد نہیں، سننے والے کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۳۱۸): ۔ زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو مار پیٹ کیا اور اسی حالت غضب میں الفاظ طلاق کے کہے، اب زید سے دریافت کیا کہ تو نے کے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا، اس نے جواب دیا کہ مجھے غصہ سخت تھا، مجھے یاد نہیں، جو لوگ ہنگامہ میں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے لفظ طلاق دو ایک بار سے زیادہ نہیں سنا، عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں مگر لفظ طلاق کا ایک دو بار میں نے سنا تھا، جو حکم شریعت ہو مطلع فرمائیے۔

الجواب: ۔ درمختار میں ہے ولو شك اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل الخ قال فی رد المحتار الا ان یستیقن بالاکثر او یکون اکبر ظنہ وعن الامام الثانی اذا کان لا یدری اثلث ام اقل یتحری وان استویا عمل باشد ذلك علیہ اشباہ[1] پس اگر حاضرین مجلس کا گمان غالب یہ ہی ہے کہ ایک دو سے زیادہ لفظ طلاق نہیں کہا ہے تو اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی، اور حکم اس میں یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے، البتہ اگر غالب گمان تین طلاق کا ہو، یا مساوی ہو تو پھر احوط یہ ہے کہ تین طلاق سمجھی جاویں اور بلا حلالہ

[1] ردالمحتار فصل باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۰۳ ج ۲ ۔ ظفیر

کے نکاح صحیح نہ ہوگا کما مر عن الشامی من قولہ عمل باشد ذلک علیہ فقط

سوال (۳۱۹):- طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد یا نہ۔

عدت کے بعد رجعی بائن ہو جاتی ہے

الجواب:- طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد[1]۔

سوال (۳۲۰):- تم کو ایک طلاق دی، دو طلاق دی، یا ایک طلاق دو طلاق دی، اس کہنے سے آیا دو طلاق واقع ہوں گی یا تین جمع کر کے؟۔

ایک دو تین طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

الجواب:- اس صورت میں جمع ہو کر تین طلاق ہو جائیں گی[2]۔

سوال (۳۲۱):- طلاق کی کتنی قسمیں ہیں، اور ان میں ہر ایک کے واسطے کیا حکم ہے۔

طلاق کی کتنی قسمیں ہیں

الجواب:- طلاق کی دو قسمیں ہیں، رجعی اور بائنہ، پھر بائنہ دو طرح ہے مغلظہ اور غیر مغلظہ، رجعی میں رجعت اندر عدت کے درست ہے، اور بائنہ غیر مغلظہ میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور مغلظہ یعنی طلاق ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت ہے[3]، فقط

سوال (۳۲۲):- زید اور اس کی زوجہ کے درمیان بوجہ شرارت اولیاء زوجہ کچھ بدمعاملگی تھی، لہٰذا زید اپنی زوجہ کو بدستور گھر میں لانے سے مجبور تھا، اس اثناء میں بکر نے زید کو منتر ذیل سکھلائے اور کہا کہ تم اس کو ایک خاص کوٹھری میں سوتے وقت اپنی زوجہ کی صورت خیال کر کے سات رات برابر پڑھو، انشاء اللہ تمہاری زوجہ بلا اذن اولیاء خود آجائے گی، منتر مذکور یہ ہے۔ آلو کو روآ لو کو روآلو یا رحمان، جاگہ جاگہ

ذیل کے منتر پڑھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

[1] فاذا انقضت العدۃ ولم یراجعہا بانت منہ (فقہ السنہ ص ۲۶۹ ج ۲) ظفیر۔
[2] والطلاق یقع بعدد قرن بہ (در مختار) ای متی قرن الطلاق بالعدد کان الوقوع بالعدد (رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۷ ج ۲) ظفیر۔
[3] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع لا ینکح بما ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ بنکاح (رد المحتار باب الرجعۃ ص ۳۶ ج ۲) ظفیر

کرے ساتھ، بیری کے میرے شیطان شور کے، دن سوئے جاجاگے، زوجہ کا نام لاگتا نہیں ملاگے تو تیرے بی ہیں، جی سے تین طلاق تین طلاق تین طلاق، اس صورت میں یہ وہم ہوتا ہے کہ زوجہ پر طلاق تو واقع ..... ہوئی، حالانکہ اس عبارت کے پڑھنے سے ایقاع طلاق منظور نہ تھا۔

الجواب:- یہ ظاہر ہے کہ بدون معلوم ہونے معنی عبارت مذکور کے کچھ حکم قطعاً نہیں ہوسکتا، لیکن جو کچھ گمان غالب صورت مسئولہ میں ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر محض ایک عبارت معلمہ کی نقل کررہا ہے بغرض عمل نہ بغرض ایقاع وانشاء طلاق، پس توہم کو دور کریں، اور جب کہ شوہر نے اس عبارت کو بغرض ایقاع طلاق نہیں پڑھا تو وہ اطمینان کرے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ فیصلہ فقہاء کا پیش رکھیں کہ شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی[1]۔

> اس وعدہ پر نکاح کیا کہ تیرے گھر نہ رہوں تو نکاح درست نہ رہے گا خلاف ورزی پر کیا حکم ہے

سوال (۳۲۳):- مسماۃ فاطمہ سے نبی بخش نے اس وعدہ پر اور اقرار پر نکاح کیا کہ اگر میں تیرے گھر نہ رہوں اور تیری بلااجازت اور کسی جگہ جاؤں یا رہوں تو میرا نکاح تیرے ساتھ درست نہ رہے گا۔ بعد نکاح ایک رات مسماۃ کے گھر رہ کر پھر جس موضع کا تھا وہیں چلا گیا، پھر مسماۃ فاطمہ کے گھر آکر نہیں رہا اور نہ اس کو خرچ دیا، اس صورت میں مسماۃ مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- الفاظ مذکورہ سے صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مسماۃ فاطمہ بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی، بلکہ اول شوہر سے طلاق لی جاوے پھر بعد گزرنے عدت کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

> یہ ثابت ہوجائے تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۴):- زید نے اپنی ہمشیرہ کا عقد بکر سے بایں خیال کردیا کہ بکر نا کتخدا ہے اور بکر نے بھی اپنے

---

[1] علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شک، اطلق اہ رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر۔

آپ کو ناکتخدا ہونا ظاہر کیا، مگر قبل از رخصت زید کو دریافت ہوگیا کہ بکر نے اپنے ازدواج کو مخفی رکھا اور متزوج صاحب اولاد ہے، اس پر زید نے ہندہ کو رخصت کرنے سے انکار کردیا کہ بشرط ناکتخدا ہونے بکر کے نکاح کردیا تھا، چونکہ اس کے خلاف ظاہر ہوا، اب ہم رخصت نہیں کرتے، اور زید نے بکر سے خلع چاہا مگر بکر نے خلع منظور نہیں کیا بلکہ اس وقت تک سابق نکاح کو مخفی کرتا رہا، پھر اسی تنازع میں بکر نے کہا کہ اگر میرا نکاح اور اولاد ہونا ثابت ہوجاوے تو میرے گولی ماردینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے۔

فیصلہ یہاں ایسے تنازعات میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ ہندہ کو طلاق ہوگئی، اور زید نے شہادت صحیحہ سے ان الفاظ کو ثابت کردیا، اور بکر ان الفاظ کے کہنے سے قطعی انکار کرتا ہے، اب یہ دریافت طلب ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں بظاہر الفاظ اضافت طلاق کسی کی جانب نہیں، لیکن باعتبار محل نزاع وتبادر کلام اضافت طلاق بطرف ہندہ دریافت ہوتی ہے۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما حققہ الشامی من انہ لا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ وقال فہذا یدل علی وقوعہ وان لم یضفہ الی المرأۃ صریحا وقال لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا[1] الخ اور چونکہ تذکرہ اور واقعہ ہمشیرہ زید کے متعلق تھا، لہذا اسی پر طلاق واقع ہوگی۔

لکھا کر طلاق مسنونہ سے آزاد کردیا اور یہ بھی کہ جہاں چاہے شادی کرلے اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں

سوال (۳۲۵):- جو ایک شخص کتب درسیہ دینیہ سے واقف اور متدین ہے، اہل برادری کو فہمائش کرتا ہے کہ شرعاً طلاق بدعت ممنوع ہے، میں ایک فارغ خطی موافق سنت تحریر کردیتا ہوں تم اس پر عمل کرو، بعدش عزم بالجزم میں اگرچہ ایک ہی مسنونہ احسن

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج ۲ وص۵۹۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

بلا عوض پورا حق مہر اپنی منکوحہ مدخولہ کو دے کر طلاق دے، لیکن بظاہر اسی ایک ہی طلاق کی بناء پر مضمون ذیل سے تمسک کر کے ایک کاغذ تحریر کر دیا جس میں عدد ایک طلاق مسنونہ کی تصریح نہ ہو سکی اور لکھ دیا کہ میں نے اس کو طلاق مسنونہ دے کر حق زوجیت سے آزاد کر دیا بعد گزرنے عدت کے جہاں جی چاہے نکاح کرلے، مجھے اس کے ساتھ کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوگی۔

خلاصہ فقط سوال کا یہ ہے کہ کیا یہ شخص اپنی مطلقہ واحد کی طرف عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، دوم یہ کہ کیا طلاق مسنونہ واحدہ بوقت تحریر کاغذ یا بجرد تقریر لسانی مثل بدعی کے واقع ہو جاتی ہے یا طلاق مسنونہ واحدہ مثل بدعیات کے نہیں ہے، بقید بطہر بلا جماع ہے، سوم کیا کاغذ کے باقی الفاظ مندرجہ فارغ خطی یعنی (اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا وغیرہ) طلاق مسنونہ واحدہ شرعیہ کو بلا عزم بائن بنا سکتے ہیں یا نہ۔

الجواب:۔ مطلق کی نیت اگر اسی وقت طلاق دینے کی تھی تو فی الحال واقع ہو جائے گی، کما فی الدر المختار وان نوی ان تقع الثلاث الساعۃ الخ صحت نیتہ[1] الخ اور یہ طلاق مع بعد کے بائنہ ہوگی بوجہ زیادتی مابعد کے، دوم یہ کہ شوہر کا لفظ (اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا) ترجمہ ہے أَنْتِ حُرَّةٌ کا جو ان کنایات میں سے ہے جس سے بوقت مذاکرہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار[2]، پس اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ فی الحال واقع ہو جائے گی، اگرچہ بوجہ عدم نیت اول لفظ صریح سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲ ج ۲ اس سے پہلے کی عبارت یہ ہے قال لموطوئتہ وھی ممن تحیض انت طالق ثلاثا للسنۃ وقع عند کل طہر طلقۃ الخ وان نوی ان تقع الثلاث الساعۃ (ایضاً) ظفیر

[2] ونحو اعتدی واستبرئی رحمک انت واحدۃ انت حرۃ الخ ویحتمل السب والرد (وھذا القسم ثالث) وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو (در مختار) قولہ الاول ای ما یصلح للرد والجواب (رد المحتار باب الکنایات ص ۲ ج ۲) ظفیر

بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے کیا کیا جائے

سوال (۳۲۶) :- کلو نے اپنی زوجہ زینب کو چار سال تک اپنے سے علیحدہ رکھا، اور چار سال تک وہ کبھی ملا بھی نہیں، زینب کہتی ہے کہ کلو نے مجھ کو طلاق دے دی اور مصنوعی چار اشخاص کے نام بتا کر کہتی ہے کہ ان کے سامنے دی ہے میرے روبرو نہیں دی، حالانکہ چار سال سے کلو اس سے ملا بھی نہیں، آیا اس صورت میں طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق ہو جاوے گی، طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کے سامنے موجود ہونا ضروری و شرط نہیں ہے، اگر دو گواہ عادل یا زیادہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

کسی نے بیوی سے کہا طلاق دی طلاق بائن دی بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۲۷) :- سہ مرد عاقل بالغ گفتند کہ زید بحق زوجہ موطوئہ خود گفت ترا طلاق دادم ترا طلاق بائن دادم، صرف ایں الفاظ شنیدہ ایم، و زید می گوید کہ نہ طلاق دادم نہ بائن گفتم، دریں صورت طلاق واقع شد یا نہ اگر واقع شد کدام طلاق شد۔

الجواب :- اگر شہود عدول و ثقہ ہستند انکار شوہر معتبر نیست، پس دو طلاق بائن بر زوجہ اش واقع خواہد شد و یقع بقولہ انت طالق بائن الخ واحدۃ بائنۃ فی الکل لانہ وصف الطلاق بما یحتملہ الخ در مختار۔ قولہ لانہ وصف الخ وھو البینونۃ الخ شامی۔[2]

بغیر خطاب تین بار طلاق دی تو کونسی طلاق واقع ہوئی...

سوال (۳۲۸) :- ایک شخص نے غصہ ہو کر لفظ طلاق کو تکرار کیا یعنی تین مرتبہ سے زیادہ بولا بغیر خطاب کے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو کونسی، آیا بلا حلالہ اس کو رکھ

---

[1] وما سوی ذلک من الحقوق تقبل شھادۃ رجلین او رجل وامرأتین کان الحق مالا او غیر مال کنکاح وطلاق (ھدایہ کتاب الشھادۃ ص ۱۵۴ ج ۳) ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب الصریح ص ۶۱۴ ج ۲ و ص ۶۱۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- قرینہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زوجہ ہی کو طلاق دی ہے، کیونکہ محل طلاق وہی ہے، اور فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ عادۃً جس کی زوجہ ہوتی ہے وہ اسی کی طلاق پر حلف کرتا ہے فی الشامی لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا[1] الخ صفحہ ۳۳ ج ۲ شامی اور اس صورت میں چونکہ تین طلاق ہوئی، لہذا بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی[2]۔

سوال (۳۲۹):- خسر نے تکرار کی وجہ سے داماد سے اپنی دختر کو طلاق دلوائی اور بوقت طلاق عورت وہاں موجود نہیں تھی، عورت دو سال تک باپ کے گھر رہی، اس کے باپ نے چند جگہ نکاح کی تجویز کی مگر عورت نے منظور نہیں کیا اور شوہر اول کے یہاں جانا چاہتی ہے اس بارہ میں جو کچھ حکم شریعت کا ہو تحریر فرمادیں۔

(خسر نے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی مگر لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کیا حکم ہے)

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اگر ایک یا دو طلاق دلوائی تھی تو اس عورت کا شوہر اول سے دوسرا نکاح ہو سکتا ہے، پس ان کا پھر نکاح کرادیا جاوے[3] اور اگر تین طلاق دی تھی تو حلالہ کے بعد شوہر اول سے نکاح ہو سکے گا[4]۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۱ ج ۲، ظفیر۔ [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر۔ [3] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا الخ (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۳ ج ۲) وینکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۸۳۷ ج ۲) ظفیر۔ [4] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر۔

طلاق دے چکا کہنے سے طلاق ہو گئی

سوال (۳۳۰):- کوئی اپنی زوجہ کو اس طرح طلاق دے کر میں طلاق دے چکا، مگر بوجہ مہر کے ظاہر نہیں کیا، بغیر گواہ کے اپنے دل سے کہہ دیا، تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں، اور پھر وہ عورت اپنا نکاح غیر سے کرلے تو درست ہے یا نہیں، اگر ظاہراً طلاق دے تو مہر دینا پڑتا ہے، اور نہ گواہ ہیں طلاق کے، مگر عورت بدچلن ہے۔

الجواب:- جب شوہر نے یہ لفظ کہا کہ میں طلاق دے چکا تو طلاق واقع ہو گئی[۱]، گواہ ہوں یا نہ ہوں، اور عورت مہر وصول کرسکتی ہے لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو بدوں دو گواہوں کے طلاق ثابت نہ ہوگی، اور جب کہ شوہر کو اقرار طلاق کا ہے تو طلاق ثابت ہے، اور بعد عدت کے عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے[۲]۔

صرف ایک شخص کے کہنے سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

سوال (۳۳۱):- زید کی زوجہ مسماۃ ہندہ سے بکر نے ناجائز تعلق کرکے ہندہ کو اپنے خانہ انداز کرلیا، زید نے بکر کی نسبت عدالت میں استغاثہ کرکے ہندہ و بکر کو گرفتار کرایا، وقت گرفتاری ہندہ بکر کے گھر میں برآمد ہوئی، مگر بکر نے مقدمے اپنی برأت اور ہندہ کو اپنی خانہ انداز رکھنے کی غرض سے زید کا ہندہ کو ایک ہی وقت میں تین دفعہ طلاق دینا ظاہر کرکے ہندہ کا زید کے نکاح سے باہر ہو جانا بیان کیا، زید طلاق سے حلفاً انکار کرتا ہے، کیا ایسی صورت میں طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق کا ثبوت شرعاً دو گواہان عادل و معتبر کی شہادت سے ہوتا ہے اگر دو گواہ متقی و پرہیزگار نمازی گواہ طلاق کے نہیں ہیں تو بصورت انکار زید طلاق ثابت نہ ہوگی[۳]۔

---

[۱] صریحہ مالم یستعمل الا فیہ الخ کطلقتک (در مختار) فما لا یستعمل فیہا الا فی الطلاق فہو صریح یقع بلا نیۃ (رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲) ظفیر [۲] ونصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (ایضاً کتاب الشہادات ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر

[۳] ونصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر

کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق ہے طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۳۳۲) :- شوہر اور زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر کے چچا نے یہ کہا کہ اگر تجھ کو روٹی، کپڑا دینا منظور نہیں ہے، تو اس کو طلاق دیدے، اس پر یہ جواب دیا کہ جب میں گھر سے نکال چکا ہوں تو پھر طلاق ہے، طلاق دے چکا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ شوہر نے یہ لفظ کہہ دیا کہ تو پھر طلاق ہے اور طلاق دے چکا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی[1]، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے،

بیوی سے کہا تجھ کو طلاق دیا تو مثل ماں کے ہے، یہ تین مرتبہ کہا کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۳۳) :- اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دیا اور تو مثل میری ماں بہن کے ہے اگر تو میرے ساتھ گھر کرے گی تو گویا اپنے باپ کو لے کر گھر کرے گی، یہ جملہ بتمامہا اس نے تین بار کہا، پس اس سے عورت پر طلاق مغلظ واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس کی عورت پر ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوگی، اور مثل ماں بہن کہنے میں بھی اگر نیت طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہو کر کل دو طلاق بائنہ ہوگئی، تیسرے لفظ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لہٰذا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً اوظهاراً اوطلاقاً صحت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة والا ینو شیئاً اوحذف الکاف لغا[2] الخ اور علامہ شامیؒ نے اس موقعہ پر یہ بھی نقل فرمایا ہے وینبغی ان لا یصدق قضاءً فی ارادة البر اذا کان فی حال المشاجرة وذکر الطلاق[3] الخ اس اخیر عبارت شامی سے یہ بھی واضح ہوا کہ مذاکرہ طلاق

---

[1] وهو کانت طالق ومطلقة وطلقتك وتقع واحدة رجعیة وان نوی الاکثر اوالابانة اولم ینو شیئاً (عالمگیری مصری الباب الثانی فی ایقاع الطلاق ص ۳۷۴/۱) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ص ۷۹۲/۲، ۱۲ ظفیر [3] ایضاً ۱۲ ظفیر۔

کے وقت انت علی مثل امی سے قضاءً بلانیت بھی طلاق بائنہ کا حکم ہوگا، اور چونکہ قاعدہ فقہاء کا ہے البائن لا یلحق البائن[1]، اس لئے اس بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہ ہوگی، پس کل دو طلاق رہی اور دونوں بائنہ ہوگئی۔

شوہر نے طلاق دی تھی مگر اب انکار کرتا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۳۳۴):- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس کے باپ عمر کے سامنے طلاق بائنہ مغلظہ دی، اس طلاق کے اندازاً ایک سال بعد زید نے کسی طرح پر ہندہ کو بہکا کر یہ کہلا دیا کہ مجھے طلاق نہیں ہوئی اور زید بھی طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، کیا عمر قاضی کے سامنے دعویٰ کر کے استقرار طلاق کی ڈگری لے سکتا ہے یا نہیں اور اپنی دختر ہندہ کو زید کے قبضہ سے نکال سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے تو بدون دو عادل گواہوں کی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور قاضی حکم طلاق کا نہ کرے گا، اور جب کہ حکم طلاق کا بدون دو گواہوں کی گواہی کے نہیں ہو سکتا تو ہندہ زید کے نکاح اور قبضہ سے نہیں نکل سکتی[2]۔

بغیر اضافت کسی کے زور دینے سے لفظ طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۳۵):- ایک شخص کا اپنے باپ کے ساتھ جھگڑا ہوا، باپ نے کہا بیٹے کو کہ زوجہ کو طلاق دیدے، بیٹے نے کئی دفعہ انکار کیا کہ میں طلاق نہیں دیتا، باپ نے بیٹے کو بہت زور دے کر کہا کہ لفظ طلاق کہہ بیٹے نے لفظ طلاق بلا اضافت کہہ دیا، تو اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:- شامی میں یہ لکھا ہے ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ[3] اس کا حاصل یہ ہے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے صراحۃً نسبت کرنا زوجہ کی طرف ضروری نہیں ہے بلکہ جب کہ قرائن موجود ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو یہ لفظ کہہ رہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲۔ ظفیر [2] ونصابها لغيرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیر مال کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادة ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ ظفیر

ہو جاوے گی، مگر صورت مسئولہ میں چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل کو اپنی زوجہ کو طلاق دینا منظور نہ تھا اور باپ نے جب یہ کہا کہ لفظ طلاق کا کہہ تو اس نے لفظ طلاق کا بلا اضافت کہہ دیا اور دل میں اس کے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو اس طرح اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، جیسا کہ شامی میں ہے ویؤیدہ مافی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ ویفھم منہ انہ لو لم یقل ذٰلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] الخ

شوہر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۳۶) :- زید کے نکاح میں دو عورتیں ہیں، ایک کو موافق شرع شریف کے رکھتا ہے۔ اور دوسری نہایت ذلیل وخوار والدین کے مکان پر رہتی ہے، نہ پورے طور سے نان ونفقہ دیتا ہے نہ حسن سلوک کرتا ہے، زید خود بھی اگرچہ طلاق دینے کا مقر ہے لیکن چند اشخاص کے بہکانے کی وجہ سے ساکت ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان[2] اور فرمایا فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ[3] الآیہ پس جب کہ زید عدل اور مساوات دونوں زوجہ میں نہیں کرتا تو اس کو چاہئے کہ جس کی طرف رغبت نہیں اس کو طلاق دیدے اور جبکہ زید خود اقرار کرتا ہے طلاق کا، تو اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی، عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا درست ہے، اس لئے کہ اقرار طلاق بھی طلاق ہے، کذا فی کتب الفقہ۔

غصہ میں طلاق دی مگر یہ یاد نہیں کہ دو دی یا تین تو کیا حکم ہے

سوال (۲۳۷) :- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی لیکن اس کو یہ یاد نہیں کہ دو مرتبہ دی یا تین مرتبہ اب اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، لیکن اگر دو یا تین میں شک

لہ ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲ ۱۲ ظفیر لہ سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر ۳ہ سورۃ النساء رکوع ۱۔

ہے تو دو طلاق بھی جاویں گی، اور دو طلاق صریح میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے حلالہ وغیرہ کی ضرورت نہیں [۱] ہے۔ در مختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة او اکثر بنی علی الاقل [۲] الخ۔

چھوڑنا صریح ہے یا کنایہ

سوال (۲۳۸):- لفظ چھوڑی کا بلغت ہندی صریح ہے یا کنائی۔

الجواب:- چھوڑنا اور چھوڑے رکھنا جیسا کہ اردو میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے اسی طرح زوجہ کی خبر گیری نہ کرنے اور حقوق ادا نہ کرنے اور معلق چھوڑنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے پس کنایہ ہونا اس لفظ کا اردو ترجمہ میں بھی باقی ہے اور قرائن و دلالۃ الحال سے طلاق اس میں واقع ہو جاوے گی، کما فی بعض الکنایات [۳]۔

چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ کر کہا کہ تجھ پر طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۳۹):- ایک شخص کے چار بیویاں ہیں، اس نے اندھیرے میں رات کو لا علی التعیین ایک سے پانی مانگا، ایک انھیں سے پانی لے کر آئی مگر چونکہ اس کے پانی لانے میں دیر ہو گئی تھی، اس وجہ سے شوہر نے خفا ہو کر یہ کہہ دیا کہ تجھ پر طلاق ہے، اب صبح کو کوئی اقرار نہیں کرتی کہ میں پانی لے کر گئی تھی اور نہ شوہر پہچان سکتا ہے کہ کون تھی، تو درصورت مذکورہ کس پر طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:- در مختار میں ہے ولو قال امرأتی طالق وله امرأتان او

---

[۱] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقين فله ان يراجعها رضيت او لم ترض (هدايه باب الرجعة ج۲ ص۳۷۴) ظفير [۲] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصريح ج۲ ص۶۲۳ و ص۶۲۲ ظفير

[۳] سرحتك فارقتك لا يحتمل الرد والسب الخ وفی مذاکرة الطلاق يتوقف الاول فقط و يقع بالاخيرين وان لم ينو لان مع الدلالة لا يصدق قضاءً فی نفی النية (در مختار) قوله سرحتك من السراحة وهو الارسال (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنايات ج۲ ص۶۳۹) و اذا قال، ہشتم ترا ولم يقل از زنی فان كان فی حالة غضب او مذاکرة الطلاق فواحدة يملك الرجعة وان نوی بائنا او ثلاثا فهو کما نوی (عالمگيری مصری ج۱ ص۳۵۴) ظفير۔

ثلاث تطلق واحدة منهن ولہ خیار التعیین[۱]، اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر شوہر یہ لفظ کہے امرأتی طالق اور اس کی دو زوجہ ہیں یا تین تو ایک زوجہ پر طلاق واقع ہوگی، اور اختیار معین کرنے کا شوہر کو ہے اور دوسری روایت درمختار میں یہ ہے علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغا کما لو شك أطلق ام لا[۲]۔ اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ شک کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، پس صورت مسئولہ میں بھی چونکہ کوئی زوجہ پانی دینے کا اقرار نہیں کرتی اور شوہر کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کونسی تھی اور وہ زوجہ تھی یا کوئی غیر عورت، لہٰذا اس صورت میں وقوع طلاق میں شک ہے اور شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس روایت ثانیہ زیادہ مناسب ہے صورت مسئولہ کے، اور روایت اولیٰ اس کے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں اس کی کسی زوجہ کا مطلقہ ہونا صریح اور یقینی ہے صرف تعیین کا اختیار ہے، اور صورت مسئولہ میں یہ ہی معلوم نہیں کہ جس کو خطاب کیا ہے اس لفظ سے کہ تجھ پر طلاق ہے، وہ کون عورت تھی، کیونکہ نہ شوہر کسی زوجہ کے متعلق اقرار کرتا ہے کہ فلاں زوجہ تھی اور نہ کوئی زوجہ اقرار پانی لے جانے کا کرتی ہے لہٰذا یہ صورت شک میں داخل ہے، اور شک میں عدم وقوع طلاق کا حکم ہے۔

طلاق دی مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی کیا حکم ہے

سوال (۱۰۴۲):- شخصے زنے خود راسہ طلاق گفت واضافت بسوئے زوجہ نہ کرد، چہ حکم است۔

الجواب:- درصورت مسئولہ طلاق برزوجہ او واقع شد فانہ لایشترط ان یکون الاضافۃ صریحۃ کما حققہ فی الشامی[۳]۔

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج۲ ص۶۴۹، ۱۲ ظفیر۔

[۲] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج۲ ص۶۳۳، ۱۲ ظفیر۔

[۳] ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ (رد المحتار باب الصریح ج۲ ص۵۹۰) ظفیر۔

باضابطہ طلاقنامہ کا جب تک شوہر انکار نہ کرے طلاق ہو گی

سوال (۲۴۱): - ایک طلاق نامہ سرکاری کاغذ پر ایک شخص نے دیکھ کر اور سن کر مطلقہ عورت کا نکاح ایک شخص سے کرا دیا، بعد میں بعض اشخاص نے شور برپا کیا کہ طلاق نامہ جعلی تھا اس پر کیوں نکاح کیا گیا، اس پر نکاح خواں نے خدا کے خوف سے توبہ کر کے اپنے نکاح کی تجدید کر لی اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے اور عورت کا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: - صرف بعض اشخاص کے شور پر اس طلاقنامہ کو غلط سمجھنے اور نکاح ثانی کو ناجائز سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے اور دو گواہ معتبر طلاق کے نہ ہوں تو پھر طلاق ثابت نہ ہوگی اور نکاح ثانی صحیح نہ ہوگا، بدون انکار شوہر کے اور باوجود پائے جانے شہادت معتبرہ کے نکاح ثانی کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے اور جب کہ طلاق گواہوں سے ثابت ہے یا شوہر مقر طلاق کا ہے، تو نکاح ثانی جو بعد عدت کے ہوا صحیح ہوا، نکاح خواں کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، اور عاقدین کے نکاح کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے اور نکاح خواں کو تو تجدید اپنے نکاح کی اس وقت بھی ضرورت نہ تھی، کہ اس کو دھوکہ دے کر نکاح پڑھوالیا ہو، کیونکہ اس کا کچھ قصور نہیں ہے، اور وہ عند اللہ ماخوذ نہیں ہے۔

بیوی طلاق کا دعوی کرے اور گواہ پیش کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۴۲): - مسماۃ نور احمدی کہتی ہے کہ میرے شوہر محمد عمر نے مجھے طلاق دی ہے اور محمد عمر اس سے قطعی انکار کرتا ہے، اپنے ثبوت میں مسماۃ نور احمدی سراج احمد اور برکات احمد کو پیش کرتی ہے، یہ دونوں اپنے بیانات میں طلاق کے متعلق نور احمدی کے بیان کی تائید نہیں کرتے ہیں، اور دو شخص عبد الطاہر اور عزیز اللہ کے متعلق نور احمدی نے بیان کیا کہ ان

لہ ونصابہا ای الشہادۃ لغیر من الحقوق الخ کنکاح وطلاق رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادۃ ص۵۱۴ ج۴) ظفیر۔

دونوں سے میرے شوہر نے بعد طلاق کے تذکرہ کیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی مؤخر الذکر دونوں شخص مسماۃ نور احمدی کی تائید کرتے ہیں، صورت مذکورہ میں جو حکم دربارہ طلاق ہونے یا نہ ہونے کا موافق شریعت مطہرہ کے ہو اس سے مطلع فرمائیے۔

الجواب: - اگر عبد الظاہر اور عزیز اللہ پابند صوم وصلوٰۃ و معتبر و ثقہ آدمی ہیں تو ان کے اس بیان سے کہ "ہمارے سامنے محمد عمر نے طلاق دینے کا اقرار کیا" طلاق ثابت ہو جاتی ہے، محمد عمر کا انکار اس حالت میں معتبر نہیں ہے[1]۔

دو طلاق دی اس کے بعد اس کا تذکرہ کیا، کیا حکم ہے

سوال (۲۴۳) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین عورتوں کے سامنے طلاق دیدی، اسی وقت باہر آکر ایک شخص کے سامنے بیان کیا کہ آج مجھ سے بہت سخت غلطی ہو گئی، میں نے غصہ میں اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دیدی، پھر اپنے والد کے سامنے ذکر کیا، والد نے شہرت کرنے سے منع کیا، اس پر خاوند بالکل انکاری ہو گیا، اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتا ہے مگر بیوی رہنا نہیں چاہتی اور دو عورتیں بھی شہادت نہیں دیتی، ایک مرد اور ایک عورت شاہد ہیں اس صورت میں طلاق پڑ گئی یا نہیں، اور شوہر کا انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب: - ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے شرعاً طلاق ثابت نہیں ہوتی بلکہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔ پس جب کہ شوہر طلاق سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی پھر اگر در حقیقت مرد طلاق دے چکا ہے اور عورت بوجہ عدم ثبوت طلاق کے بمجبوری اس کے پاس رہے اور مجامعت ہو تو گناہ شوہر پر ہے، عورت گنہگار نہ ہوگی، حتی الوسع عورت

---

[1] ونصابها لغيرها من الحقوق كنكاح وطلاق رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادة ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر۔

علیحدگی اختیار کرے جب کہ اس کو یقین ہے طلاق کا، اور مجبوری گنہ مرد پر ہے، عورت پر گنہ نہ ہوگا۔[1]

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

سوال (۲۴۴): - ایک شخص کی شادی کو عرصہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس کو آوارگی اور بداخلاقی نے اس حد تک پہنچا دیا کہ وہ تین مرتبہ جیل جا چکا ہے اس نے اپنی بیوی کی خادمہ کی نابالغہ لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرنا چاہا جس کی عمر مشکل سے دس برس ہوگی، اس کی بیوی مانع ہوئی تو اپنی عورت پر بہتان باندھا کہ تم سے فلاں شخص کا ناجائز تعلق ہے، اور پھر مرعوب کرنے کے لئے اس کو بے انتہا زدوکوب کیا، بیوی نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ یہ محض بہتان ہے اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے۔

بالآخر شوہر نے ایک دن موقعہ پاکر اس نابالغ معصوم لڑکی سے زنا بالجبر کیا جس کے لئے عاقلین بالغین کی شہادت اور ڈاکٹر کے سارٹیفکیٹ عند الطلب پیش کئے جا سکتے ہیں، جب اس امر کی اطلاع شوہر کی ہمشیرہ کو ہوئی تو وہ فوراً لونڈی کو اپنے یہاں لے گئی لیکن وہ کسی طریقہ پر لونڈی کو اپنی ہمشیرہ کے یہاں سے لے آیا اور آکر اپنی بیوی کو ایک مکان میں مقفل کر دیا اور فاقہ سے رکھا اور اس لونڈی سے ناجائز تعلق قائم رکھا، عورت نے مجبور ہوکر اپنے اور بدبخت شوہر کے خویش و اقارب سے التجا کی کہ مجھے اس عذاب سے نجات دلائیں۔ چنانچہ شوہر کی ہمشیرہ دوبارہ جاکر اس کی بیوی اور لونڈی کو اپنے یہاں لاکر رکھتی ہے اور اس لونڈی کا علاج کراتی ہے، اس سے وہ غضبناک ہوکر اپنے احباب سے کہتا ہے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے گا، کیونکہ وہ بغیر رضا و اطلاع دوسرے گھر چلی گئی ہے، اسی شب کو مع چند احباب کے اپنی ہمشیرہ کے گھر آکر بیوی سے دریافت کرتا ہے کہ وہ جانا چاہتی

---

[1] والمرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه الخ وفي البزازية عن الاوزجندي انها ترفع الامر للقاضي فان حلف ولا بينة لها فالاثم عليه (رد المحتار باب الصريح ص ۵۹۴ ج ۲) ظفیر۔

ہے یا نہیں، عورت جانے سے انکار کردیتی ہے تو وہ یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اگر تم آج شب کو ہمارے گھر نہیں آئی تو مطلقہ ہوگئی، اس شب کو عورت نہیں گئی بلکہ اب تک اس کی ہمشیرہ کے یہاں ہے، اس واقعہ کے تیسرے روز مع چند احباب کے پھر آیا اور کچھ نرمی اور سختی سے اپنی بیوی کو لے جانا چاہا مگر جب وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئی تو چھ سات آدمیوں کے سامنے یہ کہتا ہوا اپنے لڑکے کو لے کر چلا جاتا ہے کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دیا، بلکہ میں نے طلاق نامہ بذریعہ رجسٹری بھیج بھی دیا غالباً تم کو کل تک مل جائے گا، چنانچہ دوسرے روز ایک طلاق نامہ انگریزی میں اس کی بیوی کے نام سے آیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسماۃ فلاں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کو میں نے اس بناء پر طلاق دیا کہ جس جگہ میں نے اس کو رکھا تھا، وہاں سے بغیر میری رضا واطلاع کے دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہے، جس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کے اخلاق بد ہوگئے ہیں، اس کی اس حرکت سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ گذشتہ اپریل کو جو اس نے حلف اٹھا کر اپنی عصمت کا یقین دلایا تھا سراسر غلط اور جھوٹ تھا، بنا بریں تمہاری عدت کے زمانہ میں جو شرع شریف کے مطابق کچھ دن گزارنے پڑتے ہیں، میں تمہارے خور و پوش کا کسی طرح ذمہ دار نہیں ہوں اور نہ مہر کا ذمہ دار ہوں، میرا لڑکا اس وقت قریب بارہ برس کے ہے اس کی تعلیم و تربیت نہایت ضروری ہے اور وہ اب میری زیر نگرانی تعلیم حاصل کرے گا، اور جہاں میں رکھوں گا وہیں رہے گا، میں اس کے لئے بشپ کالج تجویز کرتا ہوں، جہاں وہ بحیثیت بورڈر کے رہے گا (جو جگہ صرف عیسائی لڑکوں کے لئے مخصوص ہے) ان وجوہات کی بناء پر میں مسماۃ فلاں کو کہتا ہوں کہ وہ فوراً میرا لڑکا میرے پاس بھیجدے تاکہ آئندہ کوئی کارروائی ایسی نہ کرنی پڑے جو باعث رنج و تکلیف ہو"

جب لوگوں نے اس کو اس بناء پر بہت ہی لعنت، ملامت کیا تو ان لوگوں سے یہ کہا کہ خیر ابھی طلاق واپس لیتا ہوں، پھر عدالت میں جاکر باقاعدہ طلاق دوں گا" چنانچہ طلاق نامہ

بھیجنے کے ایک ہفتہ بعد اپنی مطلقہ بیوی کے نام انگریزی میں بذریعہ رجسٹری ایک خط بھیجتا ہے، جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

تم جو میرے گھر سے بغیر میری رضا و اطلاع دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہو تو میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ تم کو لانے گیا تھا، تم نے آنے سے انکار کر دیا تھا، اس وجہ سے میں نے ایک پرزہ لکھ کر وہی طلاق نامہ تمہارے پاس بھیج دیا تھا، تاکہ تم طلاق کی دھمکی سے مرعوب ہو جاؤ، ورنہ میرا ارادہ طلاق دینے کا کبھی بھی نہ تھا نہ اب ہے، میں نے کوشش کی تھی کہ اس پرزہ کو واپس لے لوں، مگر وہ میرے ہاتھ سے باہر ہو چکا تھا، میری خواہش تھی کہ اس پرزہ کو تم تک نہ پہنچنے دوں، اس وجہ سے میں نے ڈاکخانہ میں بھی اطلاع دی تھی کہ وہ پرزہ اب تم کو نہ دیا جائے، اگر وہ پرزہ تم تک پہنچ گیا ہو تو کچھ خیال نہ کرنا، کیونکہ میرا مقصد تم کو کسی حالت میں بھی منقطع کرنے کا نہ تھا نہ اب ہے، نیز تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں فلاں اور فلاں کے ساتھ پندرہ تاریخ کو تم کو لانے گیا تھا تو تم نے میرے لڑکے کو آنے کی اجازت دی اور یہ وعدہ کیا کہ ایک دو روز میں تم بھی چلی آؤ گی، مگر افسوس ہے کہ تم نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم بغیر کسی تاخیر کے چلی آؤ، کیونکہ میں تمہاری غیر حاضری کو بے طرح محسوس کر رہا ہوں، اب مجھے یہ اطلاع دو کہ میں تم کو کب لینے آؤں۔

یہ دوسرا خط واقعہ سے بالکل مختلف ہے، اس عورت نے کبھی بھی جانے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا نہ وہ اپنا لڑکا دینے پر رضامند تھی بلکہ زبردستی لے گیا ہے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صرف پہلے خط کی بناء پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوتی ہے تو کونسی طلاق، اور اگر واقع نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا واقعات سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اور عدت کے زمانہ کے خورونوش اور مہر کا ذمہ دار شوہر ہو گا یا نہیں، شخص مذکور اسلامی تعلیم سے اس قدر بعید ہے کہ کس طریقہ سے اور کس حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے مطلق شعور نہیں، لہذا وقوع طلاق کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اس کا خیال ضرور کیا جائے کہ ایسے

مطلق طلاق کے معنی ہمیشہ منقطع کرنے کے سمجھتے ہیں، عورت طلاق سے بے انتہا خوش ہے، اگر کسی حیلہ شرعی سے بھی اس کو مجبور کیا جائے تو اس پر ظلم ہوگا۔ چونکہ وہ اب کسی طرح بھی راضی ہونے والی نہیں ہے، شخص مذکور صرف ہوس دولت کی وجہ سے تعلق منقطع کرنا نہیں چاہتا، خواہ یہ تعلق شرعاً ممنوع و حرام ہو، اس کو اپنی بیوی سے نہ کبھی صحیح معنوں میں الفت تھی نہ اب ہے جیسا کہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہو چکا جو عند الضرورت بالتفصیل پیش کئے جا سکتے ہیں،

الجواب:- قال الله تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان[1] الایہ قال فی التفسیر الاحمدی یعنی ان الطلاق الرجعی الذی یتعلق بہ الرجعۃ مرتان ای اثنان لاون ثلاثان فبعد ذلك امساکھا بمعروف او تسریحھا کذلك وھذا امر بصیغۃ الخبر کانہ قیل طلقوا الرجعی مرتین الخ ص۶۵۔ پس معلوم ہوا کہ دو طلاق تک شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے، اور اگر تیسری طلاق بھی شوہر دیدے تو پھر رجعت درست نہیں اور بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہے کما قال الله تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] الایہ۔ اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ عورت مطلقہ ثلاثہ عدت کے بعد جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں کما قال الله تعالیٰ والمطلقٰت یتربصن بانفسھن ثلٰثۃ قروء[3] الایۃ دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ یعنی شوہر ثانی دخول کے بعد طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گزر جائے، اس وقت اگر وہ چاہے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے، پس صورت مسئولہ میں علاوہ طلاق نامہ تحریری کے دو طلاق مذکور ہیں، ایک طلاق معلق کہ جو اس کی زوجہ کے اس شب کو شوہر کے گھر نہ آنے پر معلق تھی اور دوسری طلاق غیر معلق جو شوہر نے ان الفاظ سے دی کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دی، پھر چونکہ اس کی زوجہ اس شب کو اس کے گھر نہیں آئی تو وہ طلاق معلق واقع ہو گئی کما ھو حکم التعالیق[4]

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔ [2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر۔ [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۸۔ ظفیر
[4] اذا وجد الشرط انحلت الیمین (عالمگیری مصری ص۱۲ ج۲)۔ ظفیر۔

وصرح بہ فی کتب الفقہ اور دوسری طلاق جو فی الحال دی تھی وہ بھی واقع ہوگئی، رہی تیسری طلاق جو بذریعہ طلاق نامہ دی گئی تو اگر اس تحریری طلاق سے غرض خبر دینا اسی طلاق سابق کی تھی تب تو دو طلاق ہی رہی اور اگر اس تحریری طلاق سے غرض جدید طلاق دینا تھا تو تیسری طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، پہلی صورت میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے بلا حلالہ کے نکاح درست ہے اور دوسری صورت میں عورت مطلقہ ثلاثہ ہوکر حرام مغلظہ ہوگئی، اس حالت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا، درمختار میں ہے کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دینؔ الخ قولہ وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاءً وکذا اذا طلق اشباہ ای بان لم ینواستینافا ولا تاکیداً لان الاصل عدم التاکید[۱] الخ شامی۔

سوال (۲۴۵):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ کی حالت میں آن واحد میں تین طلاق دیں، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت درست ہے یا نہ۔

(حاشیہ: غصہ میں دفعۃً تین طلاق دی کیا حکم ہے)

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئیں، اور وہ عورت مطلقہ اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور رجعت درست نہیں[۲] ہے۔

سوال (۲۴۶):- زوجین طلاق کا اقرار نہیں کرتے بلکہ منکر ہیں لیکن تین شخص عداوت کی وجہ سے گواہی دیتے ہیں کہ زوج نے طلاق دی تو بتائیے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(حاشیہ: زوجین طلاق کا انکار کریں اور تین شخص عداوۃً گواہی دیں تو کیا کیا جائے)

---

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص ۶۳۲ ج ۲۔ ظفیر [۲] والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین فی طہر واحد لا رجعۃ فیہ (درمختار) ثلاث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی الخ ذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث (ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۶ ج ۲، ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (ایضاً ص ۵۸۶ ج ۲) ظفیر۔

الجواب :- اگر ان گواہوں کی عداوت اس شخص سے دنیاوی معاملات کی وجہ سے ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے طلاق ثابت نہ ہوگی۔[1]

مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۴۷) :- زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اسی زوجہ کو لے کر دس بارہ سال تک گذران کیا، اس اثناء میں تین لڑکے پیدا ہوئے، اب محلہ والوں نے اس کی گرفت کی تب زید نے مجبور ہو کر مجمع عام میں یہ اقرار کیا کہ ایک طلاق دینی سے دیا نہ دینی سے دیا، دو طلاق دینی سے دیا نہ دینی سے دیا، تین طلاق دینی سے دیا نہ دینی سے دیا، طلاق ہوئی یا نہ اور اولاد ولد الحرام ہے یا حلال ہے۔

الجواب :- ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی، تین طلاق کے بعد نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور بلا حلالہ کے دوبارہ اس سے نکاح نہیں ہوسکتا،[2] پس بعد طلقات ثلاثہ بلا حلالہ و بلا نکاح جو وطی ہوئی وہ زنا ہے اور اولاد ولد الحرام ہے۔

خلاف عہد سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۴۸) :- شیخ فدا حسین نے مسماۃ ویسن کے ساتھ عقد کیا اور قبل عقد یہ اقرار لکھ دیا کہ شیخ فدا حسین بعد شادی ہونے کے مع اپنی زوجہ کے بہ ترک مسکن سابق مدۃ العمر رہوں گا اور جو کچھ آمدنی ہوگی وہ سب شیخ وزیر اپنے خسر کو دوں گا وغیرہ، اگر اس اقرار کے خلاف کروں گا تو میرے خسر کو اختیار ہوگا کہ مسماۃ ویسن اپنی دختر کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کردیویں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا، اب خلاف عہد کرنے سے فدا حسین کی زوجہ کا نکاح ثانی جائز ہوگا یا نہ؟

الجواب :- یہ اقرار شیخ فدا حسین کا موجب طلاق اس کی زوجہ کا نہیں ہے

---

[1] ولو العداوۃ للدنیا لا تقبل سواء شھد علی عدوہ او غیرہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب القبول وعدمہ ص ۵۲۸ ج ۴) ظفیر۔

[2] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بھا ای بالثلاث ... حتی یطأھا غیرہ بنکاح نافذ وتمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۳۹ ج ۲) ظفیر

لہٰذا اس صورت میں خلاف عہد و پیمان کرنے سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، اور دوسرا نکاح مسماۃ ویسن کا بدون طلاق دیئے شیخ فدا حسین کے اور بدون گذرنے عدت کے صحیح نہیں ہوگا[1]۔ فقط۔

سوال (۲۴۹):- | پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واقع ہو جاتی ہے | اکبر علی نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک شخص سے کر دیا اور لڑکا پندرہ برس کا ہو چکا ہے، اس لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ یہ نابالغ ہے اور شوہر نے اس لڑکی کو طلاق دیدی طلاق واقع ہوئی یا نہ، اور لڑکی اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- اول تو باپ کا کیا ہوا نکاح لڑکی بعد بلوغ فسخ نہیں کرا سکتی، جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے، علاوہ ازیں... فسخ نکاح کے لئے قاضی کا فسخ کرنا ضروری ہے[2]، صرف عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا، جس وقت شوہر بالغ ہو جاوے اور طلاق دیوے طلاق واقع ہو گی، اگر اس وقت شوہر بالغ ہے اور پندرہ برس کی عمر پوری ہو گئی ہے اور اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی[3]، شوہر اگر پندرہ برس کا ہے تو اس کے باپ کے کہنے سے کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوتا، شرعاً پندرہ برس کی عمر میں بالغ شمار ہوتا ہے خواہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو[4]۔ فقط

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ (الیٰ قولہ) لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المہر ص۴۹۵ ج۲) ظفیر۔ [2] وحاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار ص۴۲۲ ج۲) [3] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً (در المختار علیٰ هامش رد المحتار ص۵۷۹ ج۲) ظفیر [4] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال (الیٰ قولہ) فان لم یوجد فیہما شئ منہا فحتیٰ یتم لکل منہما خمس عشرۃ سنۃ بہ یفتیٰ (در مختار ص۱۹۹ ج۲) ظفیر

طلاق ہے نکل جا کہنے سے کونسی طلاق واقع ہو گی

سوال (۲۵۰):- ایک عورت کا بچہ بہت دیر تک، روتا رہا خاوند نے اس کے رونے کو ناگواری کی وجہ سے منع کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو چپ کرے، پھر دوبارہ منع کیا، جب بچہ چپ نہ ہوا تو خاوند نے بحالت غصہ اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ کو گھر سے باہر نکال دینا چاہیئے، عورت نے جواب میں کہا کہ نکال دو، اس وقت شوہر نے غصہ میں عورت کو گھر سے باہر نکالنے کی قسم کھانے کی غرض سے کہا کہ تجھے طلاق ہے نکل جا مگر یہ کہنا اس کا ارادتاً نہ تھا اور طلاق بھی صرف ایک دفعہ دی، ایسی صورت میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی، رجعت صحیح نہیں ہے، البتہ نکاح عدت کے اندر اور عدت کے بعد بدون حلالہ کے ہو سکتا ہے، پس شوہر کو اگر اس عورت کو نکاح میں لانا منظور ہے اور عورت اس پر راضی ہے تو دوبارہ پھر جدید بحضور شاہدین اس سے نکاح کر لیوے، یہی کفارہ ہے اور کچھ کفارہ نہیں، ھکذا فی کتب الفقہ[1]۔

غلط فہمی سے طلاق دی تو وہ بھی واقع ہو گئی

سوال (۲۵۱):- ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، چند یوم کے بعد عورت بیماری میں مبتلا ہو گئی، اور اس کے شکم پر سوجن کے آثار پائے گئے اور ہر چند علاج کیا گیا کچھ افاقہ نہ ہوا، اور بعد چار ماہ کے دفعتاً تمام برادری میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ عورت مذکورہ کو شادی سے پہلے کا حمل ہے، ڈاکٹروں نے بھی دیکھ کر یہی کہا کہ شادی سے پہلے کا حمل ہے، اس پر شوہر نے اس کو تین طلاقیں دیدی، لیکن ڈاکٹروں کے قول کے موافق طلاق سے دو ماہ بعد وضع حمل ہو جانا چاہیئے تھا، دو ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ حمل شادی کے بعد کا ہے یعنی شوہر کا ہے، یہ بات غلط فہمی سے واقع ہوئی ہے، اس عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہو گئی تو اب کس طرح زوجیت میں شوہر مذکور کے آسکتی ہے۔

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا (ہدایہ ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر۔

الجواب:- اگر نکاح سے چھ ماہ کے پورا ہونے پر وضع حمل ہوگا تو شرعاً وہ حمل شوہر کا ہے اور نسب اس بچہ کا اس سے ثابت [1] ہے، مگر چونکہ شوہر نے غلط فہمی سے تین طلاقیں دیدی تو تین طلاق اس پر واقع ہوگئی، اگر دوبارہ اس کو نکاح میں لانا چاہے تو بدون حلالہ کے شوہر اول سے دوبارہ نکاح نہیں ہو [2] سکتا، اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت گذرنے کے بعد یعنی وضع حمل کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد بعد صحبت اور وطی کے اس کو طلاق دیوے، پھر عدت یعنی تین حیض گذر جاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہوسکتا ہے،

ایک طلاق دے کر رجعت کرلی پھر بقول خود ایک طلاق دی اور بقول دیگر دو تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۲):- زید نے اپنی زوجہ زینب کو ایک طلاق رجعی دے کر رجوع کرلیا، ایک عرصہ کے بعد رات کو زید اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ کو کہا کہ دروازہ کھول عورت نے دروازہ نہ کھولا، زید نے غصہ میں بہ نیت طلاق رجعی پھر کہا کہ اے فلانی بنت فلاں تجھ کو طلاق، زید کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ ایک بار کہے اور اس کا والد کہتا ہے کہ تم نے دو بار یہ الفاظ کہے، اس صورت میں نکاح جدید کافی ہے یا حلالہ کی ضرورت ہوگی۔

الجواب:- جو کچھ زید کہتا ہے اور زید کو یاد ہے اسی کا اعتبار ہے، پس ایک طلاق رجعی پہلے دی تھی جس کے بعد اس کو رجوع کرلیا، اب یہ دوسری طلاق ہوگی، لہٰذا اب بھی وہ طلاق رجعی ہی ہے، کیونکہ دو طلاق تک رجعی ہی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان [3] یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں اور پچھلی مرتبہ کی طلاق کو دو طلاق تسلیم کیا جاوے جیسا کہ زید کا والد کہتا ہے تو پھر تین طلاق ہو جاویں گی اور حلالہ کی ضرورت ہوگی بلا حلالہ کے پھر

[1] ومن قال ان تزوجت فلانة فهي طالق فتزوجها فولدت ولداً لستة اشهر من يوم تزوجها فهو ابنه (هدایہ باب ثبوت النسب ص ۴۰۶ ج ۲) ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثاً في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدایہ باب الرجعة ص ۳۷۴ ج ۲) ظفیر [3] سورۃ البقرہ ع ۲۸۶ - ظفیر۔

وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی، لیکن شرعاً دو گواہوں سے کم کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، پس جب کہ زید کو اگر ایک ہی طلاق دینا یاد ہے تو اسی کا اعتبار ہے، اس حالت میں بلا نکاح زید اپنی زوجہ کو عدۃ کے اندر رجوع کر سکتا ہے[1]۔ فقط

شوہر نے طلاق دی ہے مگر گواہ نہیں ہیں عورت کیا کرے

سوال (۲۵۳):- جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق مغلظہ دیدی اور وہ عورت بینہ سے طلاق کو ثابت نہ کر سکے اور زوج بحلف منکر طلاق ہو، اور عورت یقیناً اپنا صدق اور زوج کا کذب ثابت نہ کر سکے باوجود علم کے، تو ایسی عورت کو کیا شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں، اور بعد عدت کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، کیا وقوع طلاق کے واسطے شاہدوں کا ہونا شرط ہے اور اگر عقد ثانی شرعاً نہ کر سکے تو کیا تدبیر کرے۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں عورت کو دیانۃً مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور سخت گناہ[2] ہے اور بعد انقضائے عدت دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے اور وقوع طلاق کے لئے وجود شہدا ضروری شرط نہیں ہے، لیکن عقد ثانی کا خلاف مصلحت ہونا دیکھ لے، کبھی بوجہ بینہ نہ ہونے کے کوئی فتنہ نہ ہو جاوے۔

میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۴):- ایک شخص عمرہ ۳۰ سالہ نے اپنی زوجہ کو بحالت غصہ یہ کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دی، یہ فقرہ ایک مرتبہ ادا کیا گیا، یہ طلاق صحیح ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں دو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اب رجعت نہیں ہو سکتی دو بارہ نکاح کر سکتا ہے، بشرطیکہ تین دفعہ یہ لفظ نہ

---

[1] اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض (هدايه باب الرجعة ص ۳۷۳ ج ۲) ظفير [2] والمرأة كالقاضي اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه (رد المحتار باب الصريح ص ۵۹۴ ج ۲) ظفير۔

کہا گیا ہو۔[۱]

طلاق دی کہنا ایک مرتبہ یاد ہے دو عورتیں تین کی گواہی دیتی ہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۵۵):- زید نے ہندہ کو طلاق بدیں طریق دی، عورت نے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو مجھ کو چھوڑ دو، تو زید نے کہا کہ طلاق دی، لیکن غصہ کی وجہ سے ہوش وحواس غائب تھے، لہذا یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ دی، دو عورتیں وہاں موجود تھیں، وہ کہتی ہیں کہ تین طلاق دیں۔

الجواب:- اس صورت میں نصاب شہادت نہ ہونے سے موافق اقرار زید کے ایک طلاق واقع ہوگی۔ فقط واللہ اعلم۔

اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۲۵۶):- ایک شخص نے دو گواہوں کے سامنے بیوی کو طلاق دی، پھر قاضی کے سامنے اقرار کیا کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی، عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ چھ ماہ ہوئے میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے، اب جس نے اس عورت سے نئی شادی کی ہے، برادری نے اس کا حقہ پانی بند کر دیا اور میاں جی کفارہ بتاتے ہیں کہ ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور چالیس وقت کی نماز پڑھو، اور پنچائت نے پانچ روپیہ جرمانہ کیا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ شوہر اقرار کرتا ہے کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی ہے اور عورت بھی یہی اقرار کرتی ہے تو اب کسی گواہ کی ضرورت نہیں، دونوں کے قول کے موافق چھ ماہ سے طلاق ثابت ہو جاوے گی اور چھ ماہ کے اندر عورت کو تین حیض آچکے ہیں تو اس کی عدت گذر گئی، بعد عدت عورت نے دوسرا نکاح کیا وہ صحیح ہے، اس میں کسی پر کچھ الزام لگانا اور حقہ پانی بند کرنا اور جرمانہ کرنا جائز نہیں، میاں جی نے جو کچھ کفارہ بتلایا یا برادری نے

---

[۱] والبائن یلحق الصریح والصریح مالا یحتاج الی نیۃ بائنا کان الواقع بہ او رجعیا (رد المحتار باب الکنایات ص۴۲۵/۲) وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع (ایضاً ص۵۳۶/۲) ظفیر۔

جو کچھ جرمانہ کیا یہ سب ناجائز اور غلط ہے۔

عداوت سے گواہی دے کر طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۷) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی، لیکن تین آدمیوں نے دشمنی سے یہ کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی چونکہ شخص مذکور نے ان تینوں کے ساتھ مقدمہ کیا ہے، اس وجہ سے دشمنی ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر دو مرد ثقہ عادل طلاق کی گواہی دیں تو طلاق ثابت ہو جاتی ہے لیکن دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہوتی، اگر وہ دو یا تین مرد جو گواہی دیتے ہیں، شوہر سے ان کو دنیاوی معاملہ میں عداوت ہے تو ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی[1]۔ فقط

گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے کچھ نہیں ہوتا

سوال (۲۵۸) :- ایک شخص اپنی بیوی کو چند آدمیوں کے رو برو طلاق دیدی اور اپنا دیا ہوا زیور واپس لے لیا، دوسرا نکاح بھی کرلیا جب عورت نے مہر کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو شوہر طلاق سے منکر ہو گیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں جب کہ طلاق کے گواہ موجود ہیں طلاق ثابت ہو گئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں، دو عادل گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاتی ہے[2]، تحریر کی ضرورت نہیں، بعد گذرنے عدت کے مطلقہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

جب شوہر کئی دفعہ کہے کہ ابھی طلاق دیتا ہوں تو کیا حکم ہے

سوال (۲۵۹) :- زید اپنی بیوی کو گالیاں دیتا ہے، کئی دفعہ کہہ چکا کہ اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے، عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] وعدو بسبب الدنیا (در مختار) فتحصل من ذلك ان شهادة العدو على عدوه لا تقبل (رد المحتار كتاب الشهادة باب القبول وعدمه ص ۵۲۳ ج ۴) ظفير

[2] ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (ايضاً كتاب الشهادة ص ۵۱۵ ج ۴) ظفير

الجواب: - شوہر کا یہ قول کہ میں اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں اور اس کو بجائے ماں بہن سمجھوں گا موجب طلاق ہے، اور اگر یہ لفظ تین بار یا زیادہ کہا ہے تو حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی اور بدون حلالہ کے اب وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی قال فی الدر المختار ای مثل ما سیذکر من نحو کونی طالق او اطلق ویا مطلقة بالتشدید وکذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقک فی البحر[1]۔ اور جب کہ زوجہ زید پر طلاق واقع ہو گئی تو بعد عدت کے جو کہ تین حیض ہیں اس کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست اور صحیح ہے۔

کسی کے کہنے سے تین طلاق دفعۃً دیدے تو واقع ہوگی یا نہیں

سوال (۲۶۰): - ایک مولوی نے ایک جاہل سے کہہ کر اس کی زوجہ کو دفعۃً تین طلاق دلوادی، حالانکہ عورت بے عیب تھی، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا ایک بارگی تین طلاق واقع ہو گئی یا نہ، اور اس مولوی کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب: - تین طلاق اس کی عورت پر واقع ہو گئی، لیکن بے وجہ کسی کی زوجہ کو طلاق دلوانا بُرا ہے اور تین طلاق یکدفعہ دینا اور دلوانا بھی خلاف سنت ہے جس مولوی نے ایسا کیا بُرا کیا، لیکن تینوں طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہو گئی[2]۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۱ ج ۲۔ ظفیر۔ [2] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن وان فرق بانت بالاولی لم تقع الثانیة بخلاف الموطوأة حیث یقع الکل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۴ ج ۲) بدعی یعود الی العدد ان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا (عالمگیری کتاب الطلاق ص ۳۴۹ ج ۱) ظفیر۔

غصہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۲۶۱):- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا، زید اور ہندہ میں لڑائی ہوئی، زید نے غصہ میں کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور قرینہ اس کا موجود ہے کہ وہ شخص اپنی زوجہ کو کہہ رہا ہے قال فی الدر المختار ویؤیدہ ما فی البحر ولو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادة ان من لہ امرأة انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا فقولہ ان حلفت بالطلاق ینصرف الیہا ما لم یرد غیرہا الخ[1]

بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی

سوال (۲۶۲):- بدمعاش بے نمازیوں نے عورت کو سکھا کر دعویٰ کرادیا کہ شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی، اور یہ بدمعاش بالکل خلاف شرع لوگ ہیں، ان ہی بدمعاشوں کی گواہی سے عدالتوں نے طلاق کی تصدیق نہیں کی، اب جو حکم شرع ہو بیان فرماویں۔

الجواب:- طلاق کے ثابت ہونے کے لئے دو گواہان عادل یعنی نمازی پرہیزگار کبائر سے بچنے والوں کی گواہی ضروری ہے، فاسق خلاف شریعت لوگوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، جب کہ شوہر طلاق سے انکار کرے، پس صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کی گواہی سے جس کا ذکر سوال میں ہے طلاق ثابت نہیں[2] ہوگی۔

---

[1] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۳ ج۲۔ ظفیر۔ [2] کل فرض لہ وقت معین کالصلوٰة والصوم اذا اخر من غیر عذر سقطت عدالتہ الخ اذا ترک الرجل الصلوٰة استخفافا بالجماعة بان لا یستعظم تفویت الجماعة کما تفعلہ العوام او مجانة او فسقا لا تجوز شہادتہ (عالمگیری مصری کتاب الشہادة باب الرابع الفصل الثانی ص۴۶۲ ج۳) ظفیر۔

طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	**سوال (۲۶۳)**:- ایک شخص نامرد ہے اور اس نے یہ کہا تھا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا، لیکن کسی کے بہکانے سے طلاق

نہیں دی، آیا یہ کہنے سے طلاق دیدوں گا طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور ایک مرتبہ حالت نابالغی میں اس کی والدہ نے طلاق بھی دیدی تھی، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں ابھی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ شرعاً نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور طلاق کا ارادہ اور وعدہ کرنے سے بھی طلاق نہیں پڑتی[1]، اور عنین کی زوجہ کو بلا طلاق کے علیحدہ کرانے کی کچھ شرطیں ہیں کہ وہ پائی نہیں جاتی، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہ ہوگی اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق مغلظ دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے	**سوال (۲۶۴)**:- ہندہ زوجہ زید مدعی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق مغلظ دی، اور دو برس سے میرے اس کے تعلقات

بالکل منقطع ہیں، لیکن اس کے پاس گواہ نہیں ہیں، ایسی حالت میں رفع شر کرنے کی وجہ سے زوجہ منکر سے حلف لے کر زوجہ اس کے حوالہ کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہندہ کو اگر بیقین معلوم ہے کہ اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق مغلظہ دیدی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ زید سے تعلق قائم رکھے، اور جس طرح ہو سکے زید سے علیحدگی رکھے اور کسی کو جائز نہیں ہے کہ اس حالت میں ہندہ کو زید کے حوالہ کرے اور اگر جبراً ہندہ زید کو دلوادی جاوے گی تو ہندہ گناہگار نہ ہوگی، زید گناہگار ہوگا، درمختار میں ہے سمعت من زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها الا بقتله لها قتله بدواء خوف القصاص ولا تقتل نفسها وقال الاوزجندى ترفع الامر للقاضى فان حلف ولا بينة فالاثم عليه الخ وقيل لا تقتله الخ وبه يفتى الخ والاثم عليه الخ در مختار[2]

---

[1] او انا اطلق نفسى لم يقع لانه وعد ما لم يتعارف او تنو الانشاء فتح (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التفويض ص ۶۹۰ ج ۲) ظفير۔ [2] الدر المختار على هامش رد المحتار قبيل باب الايلاء ص ۸۰۳ ج ۲۔ ظفير۔

دو مرتبہ کہا طلاق دیدیں گے اور ایک مرتبہ کہا طلاق دی، کیا حکم ہے

سوال (۲۶۵):- محمد دین نے اپنی بی بی چھمن کو دو مرتبہ کہا کہ طلاق دیدیں گے، اور ایک مرتبہ کہا طلاق دیدی، اور اب محمد دین اور اس کی زوجہ باہم رہنے پر راضی ہیں، لیکن بعض گواہ گواہی دیتے ہیں کہ، ہم نے محمد دین کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں مگر اس وقت محمد دین ہمارے سامنے نہیں تھا، بعض اس کی آواز اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سنے ہیں، اس صورت میں ان کی گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب:- قال فی الدر المختار ولا یشهد علی محجب بسماعه منه الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیره لکن لو فسرلا تقبل الخ قوله فسر ای بانه شاهد علی المحجب الخ شامی[۱]، پس اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہیں ہے، لہذا موافق اقرار زوج کے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اور رجعی ہے، عدت میں رجعت درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔

نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۶۶):- ایک شخص طلاق دے کر بیوی کو گھر سے نکال دیا، اس کو آٹھ سال چار ماہ ہوا، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

اس کا جواب مولوی عبدالحق صاحب نومسلم نے یہ لکھا ہے کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی وحنبلی کا اتفاق ہے کہ جو شخص اپنی عورت کو چار برس تک نان ونفقہ نہ دیوے اور گھر سے نکال دے تو طلاق شرعی ہو جاتی ہے، اور آیات قرآنی سے ثابت ہے کہ تین طلاق کے بعد تین مہینے دس یوم میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور جو شہادت طلاق کی گواہان معتبر سے گذری ہے، اس شہادت کی رو سے شرعاً اس عورت کو نکاح کر لینا جائز ہے، یہ جواب صحیح ہے یا نہ۔

---

[۱] دیکھئے ردالمحتار للشامی کتاب الشهادة قبیل الفروع ص ۵۱۸/۴ ۔ ظفیر۔

الجواب :- اقول وباللہ التوفیق، یہ فتویٰ مولوی عبدالحق نومسلم کا صحیح نہیں ہے، یہ دعویٰ ان کا کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی وحنبلی میں چار برس تک نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوجاتی ہے غلط ہے اور دعویٰ اتفاق کا باطل ہے[1]، اور تین مہینہ دس یوم عدت طلاق کا کہنا بھی غلط ہے، عدت طلاق کی نص قرآنی سے تین حیض ہیں، اور جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہیں[2]، پس جواب اصل سوال کا یہ ہے کہ اگر اس عورت کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے اور دو گواہ عادل طلاق کی گواہی دیتے ہیں تو عدت گذرنے کے بعد یعنی تین حیض کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۲۶۷) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے تنہائی میں یہ کہدیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ، اور ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر زید نے ہندہ سے یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے،

---

[1] ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا ای النفقۃ بانواعہا الثلثۃ (وھی ماکول وملبوس ومسکن) ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقہا ولو موسرا وجوز الشافعی باعسار الزوج وبتضررہا بالغیبۃ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ (درمختار) قولہ حقہا ای من النفقۃ قولہ لو موسرا المناسب لو معسرا لانہ اشارۃ الی خلاف الشافعی والاصح عندہ عدم الفسخ بمنع الموسر حقہا کمن ھبنا (رد المحتار باب النفقۃ مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ ص۹۰۳ / ۲) ظفیر۔

[2] والمطلقٰت یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء (سورۃ البقرۃ ع ۲۸) والّٰئی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر والّٰئی لم یحضن واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن (الطلاق ع ۱) ظفیر۔

ایسی حالت میں کہ ہندہ کو زید کا طلاق دینا معلوم ہے تو ہندہ عدت طلاق گذار کر جو کہ تین حیض ہے اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے[1]۔

پیر کے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۲۶۸): - ایک پیر نے اپنے ایک مرید کی ڈاڑھی پکڑ کر خوب زور سے ہلائی اور کہا کہ تیری زوجہ زانیہ ہے تو اس کو طلاق دیدے، زید مرید نے بوجہ خوف جان کے چھ سات مرتبہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کما فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرهاً الخ قوله فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره[2] شامی۔

چلی جا تجھ پر طلاق، یہ جملہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۶۹): - زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا کہ تو چلی جا اور یہاں سے نکل جا، تجھ پر طلاق، یہ یاد نہیں کہ طلاق کا لفظ ایک دفعہ کہا یا دو دفعہ یا تین دفعہ، اس صورت میں کیا حکم ہے، زید کسی طرح سے زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں طلاق بائنہ زید کی زوجہ پر واقع ہو گی، رجعت صحیح نہیں ہے، لیکن اگر ایک یا دو طلاق دی ہے تو نکاح جدید عدت میں اور عدت کے بعد صحیح ہے، اور اگر تین طلاق دینا یاد ہے یعنی بظن غالب تین دفعہ لفظ طلاق کا کہنا یاد ہے

---

[1] ان الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقة غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصاً ولا اشارة ولا موصوفا بصفة تنبئ عن البینونة الخ واما الثانی فبخلافه وهو ان یکون بحروف الابانة او بحروف الطلاق لکن قبل الدخول حقیقة او بعد لکن مقرونا بعدد الثلاث نصا او اشارة او موصوفا بصفة تنبئ عن البینونة الخ (رد المحتار باب الصریح ص۴۹۹ ج۲) ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۹۹ ج۲) ظفیر

تو پھر بدون حلالہ کے نکاح جدید بھی جائز نہیں ہے، لیکن بصورت شک تین طلاق شمار نہ ہوں گی، ایک ہی طلاق رہے گی جس کا حکم اوپر لکھا گیا[۱]۔

تحریری طور پر اور زبانی دونوں طرح طلاق دینے سے طلاق ہوگئی

سوال (۲۷۰):- زید نے بوجہ اپنی بدچلنی کے اپنی زوجہ کو بذریعہ خطوط کے جب کہ وہ عرصہ سے اپنے باپ کے گھر تھی طلاق دیدی، اور چند خطوط کے ذریعہ سے مفصل طلاق دیدی، اور علاوہ تحریر کے دو آدمیوں کے سامنے جو کہ نیک اور صالح ہیں، یہ کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں تم گواہ رہنا اور میری بیوی کے بھائی اور ماں سے کہدینا کہ وہ طلاق دے چکا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں کہ شوہر نے بمواجہ دو آدمیوں صالح کے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، طلاق واقع ہوگئی، اور یہ بار بار لکھنا اور کہنا شوہر کا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، اگر خبر دینا ہے اس پہلی طلاق سے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح ہوسکتی ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہوسکتی ہے[۲]، اور شوہر کے خطوط میں سے جو دو خط زوجہ کے بھائی کے نام ہیں ان میں تو طلاق

---

[۱] وینکح مبانہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع ومنع غیرہ فیھا لاشتباہ النسب لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح بھا ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ ولو الغیر مراھقا یجامع مثلہ بنکاح نافذ وتمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ص۲۳۸ ج۲) لو شک اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل (در مختار) الا ان یستیقن بالاکثر او یکون اکبر ظنہ (رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲) ظفیر۔ [۲] اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذلک ام لم ترض کذا فی الھدایۃ (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۷۰ ج۱) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا (ایضا ص۴۷۲ ج۱) لو قال عنیت بالثانی الاخبار عن الاول لم یصدق بالقضاء ویصدق فیما بینہ وبین اللہ (عالمگیری ص۳۵۵ ج۱) ظفیر۔

صریح ہے، جس کا حکم وہی ہے جو اوپر لکھا گیا، یعنی طلاق رجعی واقع ہوئی اور ایک خط جو زوجہ کے نام ہے اس میں صریح نہیں بلکہ الفاظ کنایہ مذکور ہیں، اور اس خط میں مذاکرہ طلاق اور غصہ کا بھی اظہار نہیں ہے، لہٰذا ان الفاظ کنایہ میں نیت شوہر کا اعتبار ہے، اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائنہ ان سے واقع ہوتی ہیں، اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو کچھ نہیں[1]، باقی جن خطوط میں صریح طلاق لکھی ہے وہ واقع ہوگئی، اور وہ رجعی ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔

| تین طلاق دے کر پھر رکھ لیا کیا حکم ہے |

سوال (۲۷۱) :- عبداللہ نے اپنی منکوحہ کو ایک جلسہ میں دو گواہ کے روبرو تین مرتبہ طلاق دیدی اور منکوحہ کو علیحدہ کر دیا، بعد چند روز کے عبداللہ نے منکوحہ مذکورہ کو پھر خانہ انداز کرلی ہے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں عبداللہ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ کے اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح بھی نہیں کرسکتا، اور ویسے ہی بلا حلالہ و بلا نکاح اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے[2]۔

| مفتی کو طلاق کے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہے یا نہیں |

سوال (۲۷۲) :- مفتی کو طلاق دینے والے یا مطلقہ سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں کہ مثلاً طلاق حالت حمل میں دی ہے یا حیض یا نفاس میں، اگر شوہر ایک جلسہ میں تین طلاق دیوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- کچھ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سوال کو سن کر جو کچھ جواب اس سوال کا ہووے دیا جاوے، اس سوال کی ضرورت نہیں ہے کہ طلاق حالت حیض یا حالت نفاس میں دی یا حالت حمل میں دی، کیونکہ ان سب حالتوں میں طلاق واقع ہوجاتی ہے، اور ایک جلسہ میں تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں۔

---

[1] لا یقع بھا ای الکنایات الطلاق الا بالنیۃ او بدلالۃ حال (عالمگیری باب الکنایات ص۳۷۴ ج۱) ظفیر۔ [2] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ وثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۷۳ ج۱) ظفیر۔

نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۲۷۳) :- اگر بحالت نشہ یا غصہ تین طلاق دیوے ایک جلسہ میں تو طلاق ہوگی یا نہ۔

الجواب :- طلاق واقع ہوجاوے گی۔

حاملہ اور حائضہ کو بھی طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۲۷۴) :- اگر عورت حاملہ یا حائضہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- ہوگئی۔ واضح ہو کہ عورت حاملہ کو یا حائضہ کو یا نفساء کو اگر ایک جلسہ میں تین طلاق دے گا، تین طلاق واقع ہوجاویں گی، لیکن حائضہ یا نفساء کو تین طلاق ایک دفعہ دینا یا ایک طلاق دینا بدعت ہے شوہر گناہگار ہوتا ہے مگر طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ کما فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین الخ قال فی الشامی قولہ ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی الی ان قال و ذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث[۱] الخ ثم نقل کلام ابن الہمام فراجعہ۔

بلانیت بھی کہے کہ میں نے تم کو طلاق دی تو طلاق ہوجاوے گی

سوال (۲۷۵) :- اگر شخصے زن خود را سہ بار گفت کہ من ترا طلاق دادم و نیت طلاق دادنش نہ بود، دریں صورت طلاق واقع شد یا نہ؟ اگر واقع شد رجعی واقع شد یا مغلظ۔

الجواب :- در طلاق صریح حاجت نیت نیست[۲]، اگر سہ بار طلاق دادہ زوجہ او مغلظ شد، و بدون حلالہ تجدید نکاح جائز نیست، صریحہ مالم یستعمل الا فیہ ولو بالفارسیۃ کطلقتک وانت طالق ومطلقۃ (الی)، ویقع بہا وان لم ینو شیئاً (در مختار)۔

---

[۱] رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۲/۵۴۶، ظفیر [۲] لان الصریح لا یحتاج الی النیۃ (رد المحتار باب الصریح ص ۲/۵۹۱)، ظفیر۔

سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۷۶):- زید نے جب دوسرا نکاح کرنا چاہا تو اس سے کہا گیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، زید نے اپنی سالی کا نام لے کر کہا کہ آمنہ کو طلاق ہے، آمنہ زید کی سالی کا نام ہے، طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- طلاق واقع نہ ہوگی۔[1]

انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۷):- عمر نے زبردستی کی وجہ سے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دی کہ لفظ طلاق کو آواز سے کہا اور انشاء اللہ ذرا آہستہ سے کہا کہ زبردستی کرنے والے نہ سنیں، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:- نہیں۔[2]

جبراً طلاق لینے سے ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۷۸):- طلاق جبراً شوہر سے لی جاوے تو واقع ہوتی ہے یا نہیں، اور زبان سے اقرار کی ضرورت ہے یا نہیں، یا صرف نقل کر دینا طلاقنامہ کا جو دوسرے کا لکھا ہوا ہے، وقوع طلاق کے لئے کافی ہے یا نہیں۔

الجواب:- شوہر سے جبراً طلاق اگر دلوائی جاوے تو طلاق ہو جاتی ہے[3]، لیکن نقل کر دینا طلاق نامہ کا جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہے، محض لوگوں کی زبردستی سے بدون ارادہ طلاق مفید طلاق نہیں اور اس سے طلاق نہیں پڑتی۔[4]

---

[1] ولو قال امرأته الحبشية طالق ونيته له فی طلاق امرأته ليست بحبشية لا يقع عليها وعلى هذا اذا سمى بغير اسمها ولا نية له فی طلاق امرأته (عالمگیری کشوری ص ۳۶۲ ج ۲) ظفیر

[2] اذا قال لامرأته انت طالق انشاء الله متصلا لم يقع الطلاق (ايضا ص ۲۷۶ ج ۲) ظفير

[3] ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (در مختار) اى طلاق المكره صحيح (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفير۔

[4] وفى البحر ان المراد الاكراه على التلفظ بالطلاق فلو اكره على ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق الخ (ايضاً) ظفير۔

بعوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۷۹) :- زوجہ اگر شوہر کو مال دے کر طلاق لیوے تو جائز ہے یا نہیں، اور عدت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- مرد بالغ سے اگر اس کی عورت مال دے کر طلاق لے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور عدت لازم ہے اگر صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہے، اور وہ روپیہ مرد کو لینا درست[1] ہے، لیکن اگر قصور مرد کا ہے تو اس کو روپیہ لینا اچھا نہیں[2]۔

مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۲۸۰) :- مہر معجل ہو، اور خلوت صحیحہ ہو چکی ہو، بعد کو عورت اپنا مہر طلب کرے، اور شوہر اس کے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو طلاق ہوگی یا نہیں، عورت کو اس میں کیا اختیار ہے۔

الجواب :- طلاق نہیں ہوتی، صرف عورت کو اپنے نفس کو روکنے کا اختیار[3] ہے، طلاق نہیں ہوتی۔

طلاق بعد کہا تجھ کو رکھوں تو ماں بہن کو رکھوں کیا حکم ہے

سوال (۲۸۱) :- زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر کہا اگر تجھ کو رکھوں، ماں بہن کو رکھوں، اب وہ زید کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ طلاق بائنہ ہوگئی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے، اور کچھ کفارہ نہیں[4]،

---

[1] ان طلقها علی مال فقبلت وقع الطلاق ولزمها المال وكان الطلاق بائنا (عالمگیری کشوری ص۵۰۹ ج۲) ظفیر۔ [2] ان كان النشوز من قبل الزوج فلا يحل له اخذ شئ من العوض على الخلع وهذا فی حکم الديانة فان اخذها جاز ذلك فی الحکم ولزم حتى لا تملك استرداده كذا فی البدائع (ایضاً ص۵۰۹) ظفیر۔ [3] لها منعه من الوطی ودواعیه (در مختار) واشار الى انه لا يحل له وطؤها على كره منها ان كان امتناعها لطلب المهر (رد المحتار ص۳۵۹ ج۲) ظفیر۔

[4] وان نوى بانت على مثل امی وكذا لو حذف لفظ برا او ظهارا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لانه كناية قال فی البحر واذا نوى به الطلاق كان بائنا (رد المحتار ص۵۲۶ ج۲) ظفیر۔

طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۲) :- ایک شخص نے اپنی عورت کو دو مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی جا چلی جا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں اس عورت پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی[1]۔

طلاق بائن دی حرام ہوئی کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۳) :- زید نے اپنی عورت سے کہا میں نے تم کو طلاق بائن دی اور تم مجھ پر حرام ہوئی اور میں تجھ پر حرام ہوا، کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوئی کما قال فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن[2]۔ فقط۔

زبانی بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۴) :- صالحہ کو زید نے روبرو کوئی طلاق نہیں دی، لیکن زید نے دل میں یہ ارادہ کرلیا کہ قطعی طلاق دے چکا، اور صالحہ سے بھی یہی الفاظ کہے کہ میں طلاق دے چکا، کئی ماہ قریب ایک سال ایسے الفاظ کہا گیا، ایسی صورت میں کونسی طلاق پڑی اور اس کے واسطے کی کیا صورت ہے؟ فقط

الجواب :- جب کہ زید نے یہ الفاظ زبان سے کہے ہیں کہ میں طلاق دے چکا اگرچہ واقعہ میں اس سے پہلے طلاق نہ دی ہو، طلاق واقع ہوگئی، پھر اگر تین بار یا اس سے زیادہ الفاظ مذکور کہے تو عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (لو اقر بالطلاق کاذبا او هازلا وقع قضاء لا دیانة[3] شامی ص ۵۷۴ ج ۲)۔

---

[1] ان الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن، فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقة غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا اشارة ولا موصوفا بصفة تنبئ عن البینونة الخ واما الثانی فبخلافه الخ (رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲۔ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ ظفیر

احتلام والے چودہ سالہ کی طلاق ہوتی ہے سوال (۲۸۵) :- اس چودہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں جس کو احتلام ہوتا ہے۔

الجواب :- مسئلہ شرعیہ یہ ہے کہ نابالغ کی طلاق نہیں پڑتی اور بالغ کی پڑجاتی ہے، پس اگر لڑکا محتلم ہے اور احتلام اس کو ہو چکا ہے، اس کے بعد اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی، شرعاً لڑکے کو احتلام ہونے لگے یا پندرہ برس کی عمر پوری ہو جائے تو وہ بالغ ہے[1]، فقط

نشہ میں کہا طلاق کا طریقہ بتاؤ طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے سوال (۲۸۶) :- زید کا حالت نشہ میں اپنی بیوی سے تکرار ہوا، اسی حالت میں ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ ہم کو طلاق دینے کا طریقہ بتاؤ، ہم ابھی طلاق دیتے ہیں، پانچ چھ مرتبہ کہا طلاق ہوئی یا نہ؟

الجواب :- ظاہر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں ارادہ اور وعدہ طلاق کا کیا ہے. پس طلاق واقع نہیں ہوئی۔

طلاق دی کہنے سے طلاق ہوگئی سوال (۲۸۷) :- ایک شخص نے بیوی سے کہا میں نے طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں، اور شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، عدت گذر جانے کے بعد شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر عدت نہیں گذری تو رجعت کر لے نکاح کی ضرورت نہیں[2]، فقط۔

---

[1] بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم يوجد فيهما شئ فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (در مختار مجتبائی ص ۱۹۹ ج ۲) ظفیر۔ [2] صريحه مالم يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وانت طالق ومطلقة الخ ويقع بها اى بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصريح (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ص ۵۹۰ ج ۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية فله ان يراجعها فى عدتها رضيت ام لم ترض (عالمگیری مصری باب الرجعة ص ۴۲۲ ج ۱) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (ايضاً ص ۴۲۲ ج ۱) وتنقطع الرجعة اذا طهرت من الحيض الاخير (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۳۳ ج ۲) ظفیر

تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کرچکا ہوں اس پر تین طلاق یہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۲۸۸) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تیری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں یا کرچکا ہوں تو اس پر تین طلاق، بر تقدیر خلاف شروط دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ پر طلاق ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ مطلقہ ہوجائے گی وعلیٰ ہذا لو قال کل امرأۃ اتزوجہا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنہا طلقت لانہ لم یتقید یمینہ ببقاء النکاح[1] شامی جلد ۳ کتاب الایمان ص ۱۳۶۔ فقط

اگر تیری اجازت کے بغیر دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو طلاق دینے کا اختیار ہے یہ کہا، کیا حکم ہے

سوال (۲۸۹) :- شوہر نے زوجہ سے کہا کہ اگر میں پردیس میں بلا اجازت تیری دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو اختیار ہے اپنے نفس کو طلاق دیدے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں عورت کو اختیار ہے کہ اسی مجلس میں جس میں شرط پائی جاوے اپنے نفس کو طلاق دیدیوے[2]۔ فقط

بیوی کہتی ہے طلاق دی شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۲۹۰) :- ہندہ منکوحہ زید نے دعویٰ کیا کہ زید نے مجھ کو طلاق دی، زید انکار کرتا ہے اور حلف اٹھاتا ہے، ہندہ گواہ پیش کرتی ہے کیا حکم ہے۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلفہ وال لیعلمنہ ص ۱۳۶/۳۔ ظفیر

[2] قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق لانہما کنایۃ فلا یعملان بلا نیۃ او طلقی نفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ مشافہۃ او اخبارا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۳/۲) ظفیر۔

الجواب :- اگر گواہ عادل ہیں اور دو ہیں یعنی دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہی طلاق کی دیتی ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، انکار شوہر اور حلف اس کا معتبر نہیں ہے[1] - فقط

سوال (۲۹۱) :- ایک شخص نے کہا میں نے اپنے سب گھر والوں کو طلاق دیدی، لیکن نیت طلاق کی نہ تھی، ایک دن لوگوں نے کہا کہ تیری زوجہ پر طلاق پڑ گئی تو اس وقت اس کی زبان سے نکلا، پڑجانے دو، نیت اب بھی نہ تھی، کیا حکم ہے۔

(سب گھر والوں کو طلاق دی یہ کہا کسی نے کہا تیری بیوی پر بھی طلاق پڑی کہا پڑنے دو کیا حکم ہے)

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، وہ عورت بالکل نکاح سے خارج ہوگئی، قال نساء الدنیا او نساء العالم طوالق لم تطلق امرأته بخلاف نساء المحلة والدار - در مختار - شامی میں ہے و لوقال کل عبد فی هذه الدار او عبیده فیما اعتقوا فی قولهم شامی[2] - اور صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہنا شوہر کا کہ پڑ جانے دو اور بھی سبب وقوع طلاق کا ہے -

سوال (۲۹۲) :- زید نے اپنی زوجہ سے کہا تجھ کو طلاق ہے. قیامت تک نہیں رکھوں گا، اگر پھر رکھوں تو اپنی ماں کو رکھوں، کیا حکم ہے -

(صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق پڑی)

الجواب :- صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت میں

---

[1] ومنها الشهادة بغیر الحدود و القصاص و ما یطلع علیه الرجال و شرط فیها شهادة رجلین او رجل و امرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال کالنکاح و الطلاق و العتاق و الوکالة و الوصایة و نحو ذلک مما لیس بمال (عالمگیری کتاب الشهادة ص۴۵۱ ج۳) ظفیر

[2] رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۳۲ ج۲، ظفیر

رجوع کر سکتا ہے، اور بعد عدت نکاح کر سکتا ہے، یہاں ظہار نہیں ہے، کیونکہ ظہار میں تشبیہ ہوتی ہے کما نقلہ الشامی عن الصیرفیۃ لو قال انت طالق ولا رجعۃ لی علیک فرجعیۃ[۱] فقط

طلاق دی گواہ موجود ہیں مگر زوجین انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۲۹۳):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، چار گواہ موجود ہیں، اب زوجین انکار کرتے ہیں، طلاق ہوئی یا نہ؟۔

الجواب:- اگر دو گواہ گواہان طلاق میں سے عادل و ثقہ ہیں تو زوجہ و شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے، طلاق ثابت ہو جاوے گی[۲] (لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان سے گواہوں کو دنیاوی عداوت ہے تو پھر ان کی گواہی معتبر نہیں ہوگی۔ ظفیر)۔

تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق کونسی طلاق پڑی

سوال (۲۹۴):- ایک شخص غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق بایں الفاظ دی کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس میں کونسی طلاق ہوئی؟۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی[۳]، بدون حلالہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا (ای ثلاثا) فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[۴] الایۃ وھکذا فی کتب الفقہ فقط

---

[۱] دیکھئے رد المحتار باب الصریح ۲/۵۹۲، ظفیر [۲] وماسوی ذلک من الحقوق یقبل فیھا شہادۃ رجلین اور رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ھدایہ کتاب الشہادۃ ۳/۱۳۳) ظفیر [۳] رجل قال لامرأتہ انت طالق انت طالق، انت طالق فقال عنیت بالاولی الطلاق وبالثانی والثالثہ افھامھا صدق دیانۃ وفی القضاء طلقت ثلاثا، متی کرر لفظ الطلاق بحرف الواو او بغیر حرف الواو یتعدد الطلاق وان عنی بالثانی الاول لم یصدق فی القضاء (عالمگیری مصری باب الصریح ۱/۳۵۵) ظفیر [۴] بقرہ - ۲۹

بیوی نے کہا تم بولو تو سات طلاق کیا حکم ہے | **سوال (۲۹۵)** :- ایک عورت نے غصہ میں اپنے شوہر سے کہا کہ اگر تم مجھ سے بولو تو تم کو سات طلاق ہیں، اور مہر میں نے تم کو معاف کر دیا، کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی، اور مہر معاف ہوا یا واجب رہا۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، طلاق شوہر کی طرف سے ہوتی ہے نہ کہ عورت کی طرف سے، پس عورت کا یہ کہنا لغو ہے، اور دین مہر کا معاف کرنا بھی اگر بولنے پر معلق کیا تھا تو باطل ہے یعنی مہر معاف نہ ہوگا، درمختار میں ان چیزوں میں جن میں تعلیق نہیں ہے ابراء عن الدین کو بھی لکھا ہے والابراء عن الدین لانہ تملیک من وجہ الخ فلا یجوز تعلیقہ بالشرط[۱] شامی فقط

مندرجہ مضمون سے طلاق نہیں ہوئی | **سوال (۲۹۶)** :- ایک شخص نے مضمون مندرجہ ذیل اپنی زوجہ کی نسبت لکھا طلاق ہوئی یا نہیں۔

"محمد عادل کی لڑکی کی شکایت میں نے اور بھی سنی ہے، بات یہ ہے کہ اب میں اس کو لانے کا نہیں، مہر کی بابت جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا، میرا اور اس کا نباہ نہیں ہوگا، اگر اس کے ماں باپ نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اجازت ہے" شوہر نے اقرار کیا کہ غصہ میں لکھا تھا، مگر نیت طلاق کی نہیں تھی کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس خط کے مضمون سے طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر نیت طلاق سے انکار کرتا ہے، اور ان الفاظ میں بدوں نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی[۲] فقط

مہر کے عوض طلاق دی تو کونسی طلاق ہوئی | **سوال (۲۹۷)** :- ایک شوہر اپنی زوجہ کو اپنی خوشی سے طلاق دیدی اور عورت نے مہر معاف کر دیا، کونسی طلاق ہوئی۔

---

[۱] ...

[۲] لا یقع بھا ای بالکنایات الطلاق الا بالنیۃ او بدلالۃ حال کذا فی الجوھرۃ النیرہ (عالمگیری مصری باب الکنایات ص۳۴۲ ج۱) ظفیر

الجواب :- طلاق ہوگئی، اگر تین طلاق دی ہے تو ہر حال میں بائن مغلظہ ہے اور اگر ایک یا دو دی ہے تو پھر اگر بعوض مہر دی ہے یعنی شوہر نے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو مہر معاف کردے اور عورت نے قبول کرلیا تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی جس میں رجعت صحیح نہیں، اور صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ بوجہ طلاق عورت نے مہر معاف کیا ہے، پس اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی[1]، فقط۔

بیوی سے سمجھانے کے طور پر کہا انت طالق کیا حکم ہے

سوال (۲۹۸) :- زید نے اپنی زوجہ کو کتاب الطلاق کی تعلیم دیتے وقت بطور مثال حکایۃً عن الغیر انت طالق کہا، پس دونوں کے دل میں شبہ وقوع طلاق کا پیدا ہوا، حالانکہ نیت طلاق کی بالکل نہ تھی پس زید رجعت کے واسطے رجعت کہدیا، بعد کو معلوم ہوا کہ تعلیم مسئلہ کے لئے اس طرح کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، کیا لفظ رجعت سے اقتضاءً طلاق ہوگئی۔

الجواب :- اس صورت میں کسی طرح طلاق واقع نہیں ہوئی اور رجعت کرنا خود لغو ہے مقتضی طلاق کو نہیں، فقط

نکاح کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی سے اس کا نکاح کردو، کیا حکم ہے

سوال (۲۹۹) :- زید کا نکاح عائشہ سے ہوا، پھر اس نے زینب سے نکاح کرلیا اور عائشہ کے اقربا سے کہا کہ عائشہ میرے چھوٹے بھائی کو دیدو، چنانچہ انھوں نے عمر سے منگنا کردیا، اب عمر فوت ہوگیا، سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح عائشہ سے رہا یا نہیں، کیونکہ وہ کہہ چکا تھا کہ عمر کو دے دو۔

الجواب :- محض اس ارادہ سے کہ اپنی زوجہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرنے پر آمادہ اور راضی ہوجاوے اور دن اور تاریخ نکاح کی مقرر ہوجاوے اس کی

---

[1] الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقۃ غیر مقرون بعوض واما الثانی فبخلافہ (رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۲ ج ۲)، ظفیر۔

زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی کیونکہ طلاق کے لئے کسی ایسے لفظ کے ساتھ تکلم ضروری ہے جو طلاق پر دلالت کرے محض نیت اور ارادہ اور رضامندی سبب طلاق کا نہیں ہے قال فی رد المحتار واراد بما اللفظ او ما یقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ او الاشارۃ المفھومۃ فلا یقع بالقاء ثلثۃ احجار الیھا او امرھا بحلق شعرھا وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا کما قدمناہ الخ وفی القنیۃ زوج امرأتہ من غیرہ لم یکن طلاقا ثم رقم ان نوی طلقت الخ در مختار، قولہ ان نوی طلقت لعل وجھہ ان قولہ زوجتک امرأتی فلانۃ یحتمل ان یکون علی تقدیر ان صح تزوجھا منک او تقدیر لانھا طالق منی فاذا نوی الطلاق تعین الثانی فتطلق[1]۔ شامی۔

اور ظاہر ہے کہ یہ اختلاف روایات بعد تزویج کے ہے، اور صورت مسئولہ میں تزوج واقع نہیں ہوا، محض ارادہ رہا یا رضامندی رہی، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور شامی کی عبارت سے یہ بھی واضح ہوا کہ نیت طلاق بصورت تزوج اس وقت طلاق واقع ہوتی ہے کہ زوج یہ کہے کہ زوجتک امرأتی فلانۃ یعنی شوہر خود نکاح اپنی زوجہ کا دوسرے شخص سے کرے اور وکیل وغیرہ عورت کا ہوکر اس کی طرف سے تزویج کرے تو اس صورت میں چونکہ زوج کی طرف سے ہوا، اس لئے یہ لفظ کنایات میں داخل ہوکر نیت پر موقوف رہا اور جب کہ کوئی تلفظ اس قسم کا زوج کی طرف سے نہ ہو تو پھر کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی، باقی زید کا یہ کہنا کہ اچھا میرے چھوٹے بھائی کو دیدو، یہ لفظ موجب طلاق نہیں، کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب یہ امر پختہ ہو جاوے گا، میں اس کو طلاق دیدوں گا، اس وقت بعد عدت کے نکاح ہو جاوے گا؛ بہرحال اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم نہیں ہوسکتا، فقط

[1] رد المحتار قبیل باب تفویض الطلاق ص۶۵۲ ج۲۔ ظفیر۔

غصہ میں طلاق

سوال (۳۰۰):- زید بحالت غضب زن خود ہندہ راسہ طلاق داد، پس ایں طلاق از روئے مذہب حنفیہ واقع شد یا نہ ؟

الجواب:- بر ہندہ سہ طلاق عند الحنفیہ واقع شد، چنانچہ فقہاء حنفیہ حالت غضب را قرینہ وقوع طلاق در بعض الفاظ فرمودہ اند، فی الدر المختار والکنایات لا تطلق بھا الا بالنیۃ اودلالۃ الحال وھی حالۃ مذاکرۃ الطلاق اوالغضب[1] الخ پس مصنف حالت غضب را دلالت حال برائے ارادہ طلاق فرمودہ، ازیں تصریح ظاہر است کہ طلاق غضبان واقع می شود ونیز اکثر وقوع طلاق بسبب غضب می باشد، پس حالت غضب منافی وقوع طلاق نیست، فقط۔

طلاق کے لئے دو گواہ

سوال (۳۰۱):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیجا کہ اگر مہر معاف کردو تو ہم نے طلاق دیا اور شوہر کی اس طلاق لکھنے کا ایک گواہ ہے اور ایک حافظ بیان کرتے ہیں کہ خط میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور خط بالکل مٹا ہوا ہے اور مشتبہ ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے یا نہ ؟۔

الجواب:- اس صورت میں گواہی طلاق کی پوری نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے طلاق لکھنے کا صرف ایک گواہ ہے باقی حافظ صاحب وغیرہ صرف خط میں طلاق ہونے کو بیان کرتے ہیں، اور خط اول تو شرعاً ویسے ہی حجت نہیں ہے اور بالخصوص یہ خط مٹا ہوا اور مشتبہ ہے، پھر اس میں جو کچھ پڑھا گیا وہ بھی مہر کی معافی پر طلاق کا معلق ہوتا معلوم ہوا ہے، بہرحال ثبوت طلاق کا اس صورت میں کچھ نہیں ہے، بقاعدہ شرعیہ طلاق واقع نہیں ہے اور دوسرا نکاح اس عورت کو درست نہیں[2] ہے فقط۔

یہ کہنا کہ میں نے خلع تین طلاق دی

سوال (۳۰۲) :- زید اپنی نابالغہ یا مراہقہ زوجہ کے طلاق نامہ میں یہ لکھا کہ میں نے تم سے نکاح کیا تھا مگر تم سے میرے گھر باہر کا کام کاج نہیں چلتا ہے اور تم میری خدمت میں حاضر نہیں ہوتی ہو، اس لئے چونکہ تمہارے والد نے مہر معاف کر دیا اس مہر کے بدلہ میں میں نے تمہیں خلع تین طلاق دی، بعد اس کے عورت کے والد سے معافی مہر کی رسید لکھا کر دستخط کرائے، اس صورت میں زید کی زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی؟

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی خلع الاب صغیرته بمالها او مهرها طلقت فی الاصح کما لو قبلت هی وهی ممیزة ولم یلزم المال لانه تبرع وکذا الکبیرة الا اذا قبلت فیلزمها المال قوله فی الاصح[1] وقیل لا تطلق لانه معلق بلزوم المال وقد عدم ووجه الاصح انه معلق بقبول الاب وقد وجد بزازیه شامی، قوله ولم یلزم المال ای لا علیها ولا علی الاب علی قول ابن سلمة وعنه یلزمه وان لم یضمن جامع الفصولین اما اذا ضمنه فلا کلام فی لزومه۔ شامی۔

یہ کہنا بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کروں گا اگر کروں تو اس کو طلاق کا اختیار ہے

سوال (۳۰۳) :- زید نے ہندہ کو نکاح کرتے وقت کابین نامہ میں لکھ دیا ہے کہ بلا اجازت بانوے موصوفہ کے دوسری شادی یا نکاح نہیں کروں گا، اگر کروں تو بانو موصوفہ کو اختیار ہے کہ میری طرف سے اس دوسری زوجہ پر تین طلاق واقع کر دے، اب زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگر اس وقت زید نکاح کسی دوسری عورت سے کرے تو ہندہ اس پر طلاق واقع کر سکتی ہے؟۔

---

[1] ردالمحتار ص ۸۲۳ ج ۲۔ ظفیر۔

الجواب :- ہندہ کو اختیار رہوگا کہ زید کی دوسری بیوی کو طلاق دیدے شامی کتاب الایمان میں ہے "علی ھذا لوقال لامرأتہ کل امرأۃ اتزوجھا بغیر اذنک فطالق فطلق امرأتہ طلاقا بائنا او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنھا طلقت لانہ لم تتقید یمینہ ببقاء النکاح لانھا انما تتقید بہ لو کانت المرأۃ تستفید ولایۃ الاذن والمنع بعقد النکاح ای بخلاف الزوج فانہ یستفید ولایۃ الاذن بالعقد[1] الخ -

شرائط کے خلاف پر طلاق

سوال (۳۰۴) :- زید نے کابین نامہ میں چند شروط لکھ دینے کے بعد یہ لکھ دیا کہ اگر شروط بالا میں سے کسی شرط کا خلاف کروں تو بیوی پر تیسری طلاق واقع ہو گی، اس صورت میں کیا حکم ہے ؟ اس دیار میں اکثر نکاح سے پہلے کابین نامہ رجسٹری کرا لیتے ہیں بعد اس کے نکاح کراتے ہیں تو وہ شروط معتبر ہیں یا نہیں ؟ -

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی، کیونکہ تیسری طلاق دو ماقبل کو چاہتی ہے کما فی الدر المختار وفی القنیۃ: طلقتک آخر الثلث تطلیقات فثلاث وطالق آخر ثلث تطلیقات فواحدۃ والفرق دقیق حسن[2] اس فرق کو علامہ شامی نے بیان فرمایا فراجعہ[3] اور جزاء میں استقبال کا لفظ وعدہ پر محمول نہ ہوگا، شادی سے پہلے کا اقرار اور تحریر معتبر نہیں جب تک کہ بعد نکاح پھر اس تحریر کا اقرار نہ کرے، فقط

طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے

سوال (۳۰۵) :- زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو دو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا مگر خوب یاد نہیں کہ دو مرتبہ کہا یا تین مرتبہ کہا، اس بارہ میں

---

[1] ردالمحتار ص ۳/ج ۳ - ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۶۲۱/ج ۲، ظفیر

[3] قولہ والفرق دقیق حسن وجہ الفرق انہ اضاف الآخر الی ثلاث معہودۃ ومعہودیتھا موقوفھا بخلاف المنکر (ردالمحتار ص ۶۲۲/ج ۲) ظفیر -

کیا حکم ہے، آیا وہی نکاح درست ہے یا پھر کیا جاوے۔

الجواب:- اگر غالب گمان تین طلاق کا ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی اور بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا، اور اگر گمان غالب دو طلاق کا ہے یا دونوں احتمال برابر ہیں تو دو طلاق ہوں گی، اس میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے[1]۔

یہ کہا کہ طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۰۶):- ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ رکھا ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ تم اپنی عورت کو کیوں نہیں لاتے، وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی ہے، اور چند بار یہ جواب دیا ہے، تو اس عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا کیا؟

الجواب:- اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی، اور اگر تین دفعہ یا زیادہ شوہر نے یہ کلمہ کہا ہے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور اگر وہ عورت مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت تین حیض سے واجب ہے۔

شوہر دیوانہ ہو جائے تو بیوی کیا کرے

سوال (۳۰۷):- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا ۲۵ برس ہوئے، اب ۱۲ برس سے زید دیوانہ ہے، اس صورت میں ہندہ زید سے کیونکر علیحدہ ہو سکتی ہے، زید طلاق نہیں دیتا ہے۔

الجواب:- درمختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام الخ[2] پس اس صورت میں عند الحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔

---

[1] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (عالمگیری باب الرجعۃ ص۴۷۲/۱) ظفیر۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین ص۸۲۲/۲۔ ظفیر

تین طلاقیں اور ان سے متعلق احکام و مسائل

حلالہ کے شرائط

سوال (۳۰۸) :- حلالہ میں کیا شرائط ہیں ۔

الجواب :- حلالہ یہ ہے کہ بعد طلاق شوہر اول جب عدت تین حیض گذر جاوے، دوسرے شخص سے نکاح کرے، اور شوہر ثانی بعد دخول طلاق دیوے پھر عدت گذر جانے پر شوہر اول کے لئے حلال ہوگی[1] فقط

حلالہ میں جماع شرط ہے

سوال (۳۰۹) :- صالحہ مطلقہ ثلثہ سے زید شوہر اول اس طرح سے نکاح چاہے کہ اس کا نکاح بکر سے کردے اور وہ بلاجماع تھوڑی دیر بعد طلاق دیدے اور اس کو دیکھے بھی نہیں، تو یہ صورت جائز ہے کہ اس کے بعد زید نکاح کرے ۔

الجواب :- صالحہ کو اگر زید نے تین طلاق دی ہے تو بدون وطی شوہر ثانی زید سے نکاح دوبارہ حلال نہیں ہے، حلالہ میں دخول و جماع شوہر ثانی شرط[2] ہے ۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا الخ والشرط الایلاج دون الانزال لانہ کمال ومبالغۃ فیہ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص ۳۷۹ ج ۲) واذا طلق الرجل امرأتہ طلاقا بائنا الخ وھی حرۃ ممن تحیض فعدتہا ثلثۃ اقراء لقولہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء (ہدایہ باب العدۃ ص ۴۰۲ ج ۲) ظفیر۔

[2] وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولا بہا او غیر مدخول بہا ویشترط ان یکون الایلاج موجبا للغسل وھو التقاء الختانین اما الانزال فلیس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری باب الرجعہ ص ۴۷۳ ج ۱) ظفیر

سوال (۳۱۰) :- یہ جو مذکور ہے کہ اگر تین طلاق دے صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے تو تینوں پڑ گئی، لیکن اگر نیت تاکید ہے تو دیانۃً صحیح ہے مگر قاضی تین کا حکم کرے گا یہ صحیح ہے یا نہیں، اور المرأۃ کالقاضی صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ مسئلہ صحیح ہے[1]۔

سوال (۳۱۱) :- ایک شخص نے بحالت ناراضگی اپنی عورت سے صرف یہ لفظ "ایک اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق اور لفظ "تجھے" کا نہیں کہا تو کیا حکم ہے طلاق، دو طلاق، تین طلاق" کہدیا، یہ نہیں کہا کہ تجھے ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیتا ہوں تو اس صورت میں اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی اور حلالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس کی عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح حرام ہے کیونکہ قرینہ سے ظاہر ہے کہ مراد اس کی طلاق دینے سے اپنی زوجہ ہے جس سے لڑائی ہو رہی تھی اور ظاہر ہے کہ جس کے زوجہ ہوتی ہے وہ اگر طلاق دیتا ہے تو اس کی مراد بظاہر اس کی زوجہ ہی ہوتی ہے، اور شامی میں تحقیق کیا ہے کہ طلاق میں اضافت صریح کی ضرورت نہیں[2] ہے۔

[1] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (در مختار) بان قال للمدخولۃ انت طالق انت طالق او قد طلقتک قد طلقتک او انت طالق قد طلقتک او انت طالق وانت طالق قولہ وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاء واذا قال انت طالق ثم قیل لہ ما قلت فقال قد طلقتہا او قلت ہی طالق فہی طالق واحدۃ لانہ جواب (رد المحتار للشامی باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲/۲) ظفیر [2] ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الخ ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق الخ ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۰/۲ وص ۵۹۱/۲) ظفیر۔

بیوی سے کہا تین طلاق ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۱۲):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا "تجھے تین طلاق ہے" ایک فریق کہتا ہے کہ تین طلاق ہوئی، دوسرا فریق کہتا ہے کہ یہ طلاق معلق ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی[1]، بدون حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[2] اور واضح ہو کہ یہ صورت تعلیق کی نہیں ہے بلکہ یہ تنجیز ہے یعنی فی الحال اس عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ کوئی کلمہ تعلیق کا اس میں نہیں ہے، نہ کوئی قرینہ تعلیق کا ہے۔

ایک مجلس میں تین طلاق دے اور نیت ایک کی ہو تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۳):- جلسہ واحدہ میں تین طلاق دینا اور نیت ایک کی کرنا اور دو تاکید کی غرض سے کہنا، یہ ایک واقع ہوگی یا تین۔

الجواب:- تین طلاق ایک جلسہ میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور نیت تاکید کو قاضی معتبر نہ کرے گا[3]، اور عورت بھی نہ مانے گی تین طلاق ہی سمجھے گی والمرأۃ کالقاضی[4]، کتب فقہ میں تصریح ہے۔

ان پڑھ نے کہا تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دی نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۱۴):- ایک شخص امی محض نے حالت غضب میں اور مذاکرہ طلاق میں اپنی بیوی

---

[1] وطلاق البدعۃ ان یطلقہا ثلثا بکلمۃ واحدۃ او ثلثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیاً اھ ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۴ ج ۲، ظفیر [2] سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۔ ظفیر [3] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار) ای وقع الکل قضاء (رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲ ج ۲) ظفیر [4] ایضاً باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲، ظفیر

کو کہا کہ تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دیا - اب وہ شخص منکر طلاق ثلاث اور مقر طلاق واحد ہے اور کہتا ہے کہ میں معنی ثلاثہ کے نہیں جانتا، میری نیت ایک طلاق کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ثلثہ واقع ہوگی یا ایک طلاق۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور طلاق صریح میں نیت اور فہم معنی کی ضرورت نہیں ہے (فیہ ان الصریح لفظ الطلاق لا لفظ الثلاثۃ لمن لا یعرف العربیۃ[1] ۱۲ محمد شفیع عفی عنہ)۔

صورت مسئولہ میں کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۱۵):- زید بہ زوجہ مدخولہ خود گفت ترا طلاق دادم طلاق دادم، فردا دہ روپیہ بدل مہر بہ شمامی دہم ترا بہ خود حرام کردہ ام، دریں صورت کدام طلاق واقع می شود، رجعیہ واحدہ یا مثلثہ۔

الجواب:- قال فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح[2] الخ پس در صورت مذکورہ زوجہ زید قضاءً مطلقہ ثلثہ گشت۔

پہلے بائن طلاق دی پھر عدت میں تین دی تو کونسی طلاق پڑی

سوال (۳۱۶):- زید زوجہ خود بطلاق بائن حرام ساخت، بعد چند روز در میان عدت ثانیاً بسہ طلاق بر خود حرام ساخت۔ شرعاً زوجۂ زید برزید بسہ طلاق جدا می شود یا بطلاق بائن۔

الجواب:- دریں صورت زوجہ مطلقہ ثلثہ شود و بسہ طلاق جدا گردیدہ قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدۃ[3] الخ

---

[1] مفتی شفیع صاحب مدظلہ کا منشایہ ہے کہ لفظ ثلاثہ کا جب معنی نہیں جانتا تھا تو ایک طلاق ہوئی صراحت کی بحث لفظ طلاق میں تو مناسب ہے لفظ ثلاثہ میں یہ بحث نہیں ہوسکتی، پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ثلاثہ کیساتھ ایک طلاق کا لفظ کہا لہٰذا ایک ہی واقع ہونی چاہیے واللہ اعلم۔ ظفیر، [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] ایضاً۔ ظفیر۔

وفی رد المحتار فاذا ابان امرأته ثم طلقها ثلاثا فی العدة وقع الخ[1]

تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ تین شاہد موجود ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۱۷):- زید اپنی عورت کو اپنے مکان پر خوشی و خرمی کے ساتھ نہیں رکھتا تھا، لہٰذا زید کی عورت خفا ہو کر اپنے ماموں کے یہاں چلی گئی، زید وہاں پر گیا اور اپنی عورت کو تین طلاق دیدی، اور پھر آکر اپنے مکان پر یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اور وہاں کے تین آدمی برابر شہادت دیتے ہیں کہ تین طلاق دیدی، تو اس عورت کو طلاق ہو گئی یا نہیں، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس عورت پر موافق بیان سائل کے تین طلاق واقع ہو گئی[2] اس صورت میں بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑے گی

سوال (۳۱۸):- کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو یہ کہا تو ایک طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق بائن ہے یا یہ کہا تو دو طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق ہے اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اگر کوئی یہ کہے تو دو طلاق بائن ہے بعد نکاح کے کچھ مدت کے بعد ایک طلاق رجعی دیدی، اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا اور کوئی صورت ہو گی، طلاق بائن اور رجعی مل کر تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ، ایک طلاق بائن ہو یا دو طلاق بائن ہو، نکاح بعد تین طلاق کا مالک ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب:- قال فی الدر المختار وکل فرقة هی طلاق یقع الطلاق فی عدتها[3] الخ فر وع انما یلحق الطلاق لمعتدة الطلاق[4] الخ وفیه ایضا

---

[1] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۶ ۱۲ ظفیر [2] ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ و ص ۵۱۶) ظفیر [3] رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۱ ظفیر [4] ایضا ج ۲ ص ۶۵۲ ظفیر

وفی الکنایات الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ[1] الخ ان عبارات سے واضح ہوا کہ مطلقہ کی عدت میں اگر دوسری یا تیسری طلاق دی جاوے تو وہ واقع ہو جاتی ہے اور نیز درمختار میں ہے والزوج الثانی یھدم بالدخول فلو لم یدخل لم یھدم اتفاقاً قنیہ ما دون الثلاث ایضاً ای کما یھدم الثلاث[2]
اس سے معلوم ہوا کہ اگر مطلقہ سے بلا نکاح شوہر ثانی شوہر اول نے دوبارہ نکاح کیا تو پہلی طلاقیں منہدم نہ ہوں گی، دونوں مل کر تین طلاق ہو جائیں گی اور وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔

حلالہ میں وطی کے بعد فوراً طلاق دیدے تو عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۱۹):- مطلقہ ثلثہ بعد گزرنے عدت کے اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے بعد وطی شوہر ثانی اس سے طلاق لے کر بعد عدت کے اول خاوند سے نکاح کر سکتی ہے، یا جو فتاویٰ رشیدیہ میں مرقوم ہے عمل کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہے۔ اور پھر دوسرا خاوند اس سے قربت کرے اور بعد قربت کے اپنے ہی نکاح میں رکھے، جب اس کو تین حیض آجاویں اس وقت طلاق دے اور بعد طلاق کے اس کی عدت پوری ہو، اور اگر اس عرصہ میں حمل ہو گیا تو وضع حمل ہو، ورنہ جب تین حیض آجاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہو جاوے گی تو ہرگز نکاح نہ ہوگا۔

الجواب:- چونکہ شوہر ثانی کی وطی حلالہ کے لئے ضروری ہے اور جس طہر میں وطی ہو اس میں طلاق دینا بدعت ہے اور مکروہ ہے، اس لئے شوہر ثانی بعد دخول کے فوراً یا دو چار روز میں طلاق نہ دیوے ورنہ ارتکاب بدعت وکراہت کا لازم ہوگا

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

[2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۴۶ ج ۲۔ ظفیر۔

لیکن اگر شوہر ثانی بعد وطی کے فوراً یا دو چار روز بعد اسی طہر میں طلاق دیدے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی اگرچہ بدعت ہوگی، اور بعد عدت کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جاوے گی، در مختار میں ہے والبدعی ثلاث متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتین فی طہر واحد لا رجعۃ فیہ او واحدۃ فی طہر وطئت فیہ[1] الخ لیکن لفظ فی طہر وطئت فیہ صرف اس کو مقتضی ہے کہ جس طہر میں وطی ہوئی اس میں طلاق نہ دیوے، پس اگر اس طہر کے بعد ایک حیض آنے کے بعد پھر دوسرے طہر میں جس میں وطی نہ ہو طلاق دیدے تو بظاہر وہ طلاق بدعت نہ رہے گی... لہذا فتاویٰ رشیدیہ میں جو تین حیض پورا ہونے کے بعد طلاق کو لکھا ہے، یہ احتیاطاً اور اولویت کے لئے ہے

اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۰۲۰) :- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا کہ یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے، اس طور پر کہدیا اور عدت کے اندر زبانی رجعت بھی کرلی، آیا بغیر نکاح وحلالہ کے یہ عورت اس پر جائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو کر مغلظہ بائنہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے شوہر اول دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا اور رجعت صحیح نہیں ہوئی، کیونکہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں قال فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقۃ قال فی الشامی وکذا بکلمۃ واحدۃ بالاولی الخ وذھب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الیٰ انہ یقع ثلث[2] الخ۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۶ ج۲ ۱۲ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۶ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

سوال (۳۲۱/۱) :- موسیٰ میاں کے دو بیبیاں | صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

ہیں، وہ دونوں آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں، محلہ والوں نے موسیٰ میاں سے کہا کہ تم دونوں بیبیوں کو طلاق دیدو، اس وقت موسیٰ میاں نے خاموشی اختیار کی، جب ان لوگوں نے بہت زور دیا تو موسیٰ میاں نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، نسبت طلاق کی کسی زوجہ کی طرف نہیں کی، آٹھ گواہ الفاظ مذکورہ کے سننے والے موجود ہیں ان میں دو گواہ کہتے ہیں کہ موسیٰ میاں نے ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیا کہا ہے باقی چھ گواہوں میں سے ایک نے موسیٰ میاں سے پوچھا کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو۔ موسیٰ میاں نے کہا دونوں کو، اس وقت بھی بلا نسبت الفاظ مذکورہ کہے تو اس صورت میں موسیٰ میاں کی ہر دو زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اگر یہ الفاظ کہ دونوں کو دیا، ایک گواہ کے دریافت کرنے پر کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو، کم از کم دو عادل گواہوں کے سامنے کہا ہے تو وہ دونوں زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، کیونکہ اول ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بلا اضافت صریحہ کہا تھا، پھر گواہوں میں سے بعض کے دریافت کرنے پر کہا کہ دونوں کو دیا تو اگر اس وقت بھی وہ چھ گواہ یا کم از کم دو گواہ ان میں سے موجود تھے تو ہر دو زوجہ موسیٰ میاں کی مطلقہ ہوگئی، کیونکہ اول تو لوگوں کا یہ کہنا کہ دونوں بی بیوں کو طلاق دیدو، اس پر شوہر کا یہ قول کہ ایک طلاق الخ یہ صاف قرینہ ہے کہ اس نے اپنی ہر دو زوجہ ہی کو طلاق دی ہے اور ثانیا جب کہ گواہوں کے سامنے تصریح کردی کہ اس سے میری مراد دونوں ہیں، تو اب وقوع طلاق میں کچھ تردد نہ رہا، شامی میں ہے ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الیٰ آخر ما حقق وفصل[1]۔ فقط

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ج۲ ص۵۹۰ ۱۲ ظفیر۔

بچپن میں نکاح ہو چکا تھا، بالغ ہونے پر پھر نکاح کیا بیوی کے دھوکہ میں آکر پہلے نکاح کی طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۳۲۱/۲) :- ایک عورت کا نکاح اس کے باپ نے صغر سنی میں کردیا تھا اور بعد بلوغ کے پھر تجدید نکاح کرلی تھی، اب باہمی ناچاقی کے باعث عورت نے شوہر سے کہا کہ میرا تمہارے ساتھ دو دفعہ نکاح ہو چکا ہے، ایک نکاح کی مجھے تین طلاق دیدو، اور ایک نکاح رہنے دو، شوہر چونکہ بے علم تھا، اس نے اس فریب میں آکر تین طلاق دیدی، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں اس عورت پر تین طلاق ہوگئی، جیسا کہ تمام نصوص سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] - اور چونکہ نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لئے تجدید نکاح لغو ہے، اس سے کوئی دوسرا عقد نہیں ہوا، اور اگر ہو بھی تو منکوحہ ایک ہے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ وھو ظاہر۔

طلاق دیتا ہوں تین مرتبہ لکھا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۲) :- زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھے اب میں سچے دل سے طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی کذا فی کتب الفقہ[2]

دو طلاق کے بعد رجعت کرلی تھی، تیسری طلاق کے مطالبہ پر کہا "جاوہ بھی دے دیا" کیا حکم ہے

سوال (۳۲۳) :- زید نے زینب کو پاک طینت اور نیک طبیعت سمجھ کر اس سے

---

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۹ - ظفیر۔ [2] وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها الخ والشرط الایلاج دون الانزال لانه کمال ومبالغة فیه (ھدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۷۹/۲) ظفیر۔

نکاح کرلیا، تھوڑی مدت گزرنے کے بعد زینب کو کسی ناپسند حرکت پر اصلاح طبیعت کے خیال سے ایک طلاق دیدی، بعدہ زینب دوسری طلاق کی طالب ہوئی اور بہت اصرار کیا، زید نے مجبور ہوکر دوسری طلاق بھی دیدی، زینب مصر ہوئی کہ تیسری بھی دیدو، زید نے اپنے چند احباب سے مشورہ کرکے زینب سے رجعت کرلی اور تعلیم شریعت کے موافق کوشاں رہا کہ کسی طرح طبیعت درست ہوجاوے مگرناکامی رہی اور زینب ہمیشہ طالب طلاق رہی، زید نے خیال کیا کہ اب تیسری مرتبہ ہے زینب ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہوجاوے گی، لہٰذا بغیر قصد طلاق کے کوئی لفظ ایسا کہنا چاہئے کہ جس سے قطع تعلق اور طلاق نہ ہو، اور زینب سمجھے کہ قطع تعلق ہوگیا، اسی نیت کو لے کر زینب کے بڑے لڑکے سے کہا کہ تم اپنی ماں کو دوسرے گھر میں لے جاؤ، ورنہ میں تم کو پولیس کے حوالہ کردوں گا زینب نے کہا کہ جب تک تم مجھ کو طلاق نہ دوگے میں نہ جاؤں گی، زید نے کہا جاوہ بھی دے دیا، نہ زینب کا نام لیا اور نہ لفظ طلاق کا ذکر کیا، مگر نیت طلاق کی نہیں کی۔

الجواب :- صریح لفظ کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ زینب تیسری طلاق بھی طلب کرتی ہے، اس کے جواب میں زید کا یہ کہنا کہ جاوہ بھی دیدیا موجب طلاق ثالث ہے زینب پر، اور ایسے موقع پر قرینہ شاہد ہے کہ مراد زینب ہی کو طلاق دینا ہے وفی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ[1] البتہ اگر زید یہ کہے کہ لفظ وہ بھی دیدیا ہے میں نے اشارہ طلاق کا نہ کیا تھا اور مشارٌ الیہ میرے ذہن میں کچھ اور تھا سوائے طلاق کے تو یہ کہنا اس کا دیانۃً ہوسکتا ہے، قضاءً تسلیم نہ ہوگا، اور چونکہ عورت بھی مثل قاضی کے ہے کما صرح فی رد المحتار ان المرأۃ کالقاضی[2] تو عورت بھی اس کو تسلیم نہ کرے گی اور اپنے آپ کو مطلقہ ثلثہ سمجھے گی۔

[1] رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً ص ۵۹۴ ج ۲ ۔ ۱۲ ظفیر

والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے نے ... کہا طلاق، طلاق، طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۲۴) :- زید نے اپنے والدین سے غصہ کی حالت میں بوجہ خفگی والدین اس کی زوجہ پر اور اس پر، یہ الفاظ کہے طلاق، طلاق، طلاق، تین مرتبہ یعنی اس لفظ طلاق کو کسی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کہا کہ میں کہیں چلا جاؤں گا یا بھیک مانگ کر کھاؤں گا، آیا یہ طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- موافق تصریح علامہ شامی کے اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی و یؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا و قال لم اعن امرأتی یصدق اھ و یفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[1] الخ ص۳/۴۳۶۔

زید نے کہا عظمیٰ کو ایک دو تین طلاق، کیا حکم ہے

سوال (۳۲۵) :- زید کی بیوی اور والدہ میں بہت کچھ جھگڑا ہوا، زید کے باپ نے زید کو کہا کہ تو اور تیری بہو ہمارے مکان سے نکل جاؤ، اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ آج سے عظمیٰ کو ایک دو تین طلاق، عظمیٰ مخفف ہے عظیم النساء کا، اس کے والدین لڑکپن میں اسی تخفیف کے ساتھ اس کو بلاتے تھے، لیکن زید کے محلہ کے دو تین آدمی یہ بھی کہتے ہیں کہ زید نے اس واقعہ مذکورہ کے بعد ان کے سامنے یہ اقرار کیا کہ زید نے یہ کہا ہے کہ آج سے عظیم النساء کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ اگر اس نے عظمیٰ کہہ کر طلاق دی ہے تب بھی اس سے مراد عظیم النساء ہے۔ اور اگر عظیم النساء کہکر طلاق دی ہے تب تو وقوع طلاق ظاہر ہی ہے، بہر حال ہر دو طریق سے سہ طلاق اس

[1] رد المحتار باب الصریح ص۲/۵۹۱۔ ۱۲ ظفیر۔

کی زوجہ پر واقع ہیں کما ہو ظاہر[۱] -

بیوی سے کہا چلی جا تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۲۶) :- ایک شخص نے حالت غضب میں بحضور اپنی عورت کے یوں کہا "و نج چلی جا تین طلاق ہیں" کیا حرمت مغلظہ ہوگئی، شبہ یہ ہے (کہ تین طلاق ہیں) اس کلمہ میں نسبت صریح نہیں ہے -

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، یہ حرمت مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جب و نج چلی جا میں خطاب عورت کو ہی ہے، تو تین طلاق سے مراد بھی اسی کو طلاق دینا ہے، اور شامی نے تصریح کی ہے کہ اضافت صریحہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قرائن سے بھی اضافت اور نسبت الی الزوجہ ہو جاتی ہے[۲]،

جھگڑے میں بیوی سے کہا تجھ کو سات طلاق بعد میں کہتا ہے کہ سات کہا طلاق نہیں، مگر گواہ ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۲۷) :- زید نے اپنی زوجہ سے جھگڑے کی حالت میں یہ کہدیا کہ تجھ کو طلاق ہے، پھر جب کسی نے اس کا منھ بند کیا تو ایک دو منٹ میں دوبارہ زید نے یہ کہا کہ تجھ کو سات طلاق، سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں، مگر زید یہ کہتا ہے کہ میں نے محض اس قدر کہا ہے کہ تجھ کو سات، اور طلاق کا لفظ نہیں کہا، زید نے تصریح کردی کہ لفظ تجھ کو ضمیر خطاب سے میری مراد میری زوجہ ہے، پھر دوسرے تیسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں ہے، زید کا دوسرا بیان تصریح اول کے خلاف معتبر ہوگا یا نہ -

الجواب :- زید کا دوسرا بیان برخلاف اقرار اول معتبر نہیں ہے اور اس کی

---

[۱] قال لزوجة غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالاولی الخ لم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل وعم التفریق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص۶۲۳ ج۲ وص۶۲۶ ج۲) ظفیر

[۲] ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه (رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲) ظفیر -

زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ لفظ سات طلاق کے گواہ معتبر موجود ہیں تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[1] اور کتب فقہ میں تصریح ہے کہ اگر کوئی شخص تین سے زیادہ طلاق دیوے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہیں اور باقی لغو ہیں[2]۔

کہا خدا مر گیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے

سوال (۳۲۸):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کسی بات پر تین طلاق دیدی، شوہر سے اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ تم نماز نہیں پڑھتے بڑے شرم کی بات ہے، تمہاری بیوی اور ساس سسرے نمازی ہیں، شوہر نے جواب دیا کہ نماز کس کی پڑھوں خدا تو مر گیا نعوذ باللہ شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور مردان کلمات کی وجہ سے جو اس نے حق تعالیٰ شانہ کی شان میں کہے کافر و مرتد ہوگیا۔ توبہ کرے اور پھر اسلام لاوے اور بعد اسلام کے بھی اس زوجہ مطلقہ ثلثہ سے بدون حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا[3]۔ فقط

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۲۹):- زید نے اپنی زوجہ موطوءہ کو تین طلاق بائن ایک مجلس بلفظ واحد اس طریقہ

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹- ظفیر۔

[2] فطلاق حرۃ ثلاث وطلاق امۃ ثنتان مطلقاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۸ ج ۲) ظفیر۔

[3] او ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ بما ای بالثلاث لو حرۃ وثنتین لو امۃ و قبل الدخول وما فی المشکلات باطل او مؤول کما مر حتی یطأها غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ و تمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر۔

سے کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاق بائن دیا، تو ایسی صورت میں موافق مذہب بن مقاتل انہ اذا ارسل لا یقع شیئًا یا موافق مذہب طاؤس اذا ارسل لم یقع الا واحدۃ یا موافق مذہب شافعیہ کے حنفی کو عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں زید کو اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح میں لانا درست نہیں ہے کما ھو مذھب جمھور الصحابۃ و التابعین والائمۃ المجتھدین وحققہ فی الفتح بما لا مزید علیہ کما نقلہ الشامی فی کتاب الطلاق[1] پس زید کو اس صورت میں کسی دوسرے قول خارج عن المذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے، فقط۔

تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے

سوال (۳۳۰):- ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق ثلثہ دے کر اپنے نفس پر حرام کر دی اور مہر بھی دیدیا، اور لوگوں کے سامنے بیان بھی کرتا رہا کہ اپنی عورت کو طلاق دیدی ہے اور گھر سے نکال دی ہے، اب اس شخص نے بعد گذرنے پانچ چھ ماہ کے اس عورت سے نکاح کرلیا ہے، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور ناکح وغیرہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب:- تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کرنا قطعًا حرام ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجًا غیرہ[2] الایہ پس صورت مسئول میں جبکہ تین طلاق دینا تحریر و تقریر و شاہدین سے ثابت ہے تو اس مرد کو اپنی عورت مطلقہ سے بدون حلالہ کے نکاح کرنا حرام ہے، اور تعزیر اس کی یہ ہے کہ اس عورت کو اس سے علحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے

[1] وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اکثرھم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (رد المحتار کتاب الطلاق ج۲ ص۵۷۶) ظفیر [2] سورۃ البقرۃ-۲۹ ظفیر

والا اور اس کے معاونین جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پڑھا وہ گنہ گار ہوئے، سب توبہ کریں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں،

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دیوے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور یہ اجماعی مسئلہ ہے، اس کے خلاف کو علامہ صاحب فتح القدیر نے گمراہی اور ضلالت لکھا ہے، اور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے اور شرزمہ قلیلہ متبعہ ہواء کے خلاف کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ علامہ شامی نے کتاب الطلاق میں اس کی تحقیق محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر رحمہ اللہ سے نقل فرمائی[1] ہے۔ فقط

پہلے تعلیق کے الفاظ کہے پھر دریافت کرنے پر کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے

سوال (۱۳۳۱):- زید نے اپنی عورت ہندہ کے نام اپنی کچھ جائداد رجسٹری کرادی بعد چند سال کے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تم رجسٹری شدہ زمین کا لا دعویٰ نہیں لکھو گی تو تم پر تین طلاق ہے، بعدہ ہاشم نے زید سے پوچھا کہ کیا طلاق کا واقعہ صحیح ہے، جواب ملا کہ صحیح ہے ہم نے تین طلاق دیدی ہے، آیا ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- پہلے جو الفاظ زید نے کہے تھے وہ تعلیق کے تھے مگر دوبارہ جو ہاشم کے دریافت کرنے پر الفاظ کہے ان سے تین طلاق فی الحال زید کی زوجہ پر واقع ہو گئی بدون حلالہ کے وہ عورت زید کے لئے حلال نہیں ہے کذا فی کتب[2] الفقہ۔ فقط۔

[1] وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (شامی کتاب الطلاق ص ۶۶۲ ج ۲) ظفیر۔ [2] وان كان الطلاق ثلثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها ولا فرق فى ذلك بين كون المطلقة مدخولا بها او غير مدخول بها ويشترط ان يكون الايلاج موجب للغسل وهو التقاء الختانين اما الانزال فليس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری باب الرجعة ص ۱۷۰ ج ۱) ظفیر

سوال (۳۳۲) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں تین طلاق دی، ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ حالت	حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے

حیض میں بعد تین طلاق کے بھی رجعت کافی ہے تحلیل کی ضرورت نہیں ہے، اور فقہاء نے بھی طلاق فی الحیض میں رجعت کو واجب لکھا، آیا بلا تحلیل رجعت کافی ہے یا نہ۔

الجواب :- حائضہ کو حالت حیض میں طلاق دینا بیشک بدعت ہے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لئے فقہاء رجعت کو ضروری لکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق صریح میں ہو سکتی ہے[1] اور تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے شوہر اول کا نکاح جائز نہیں ہے[2] کما صرح بہ الشامی عن فتح القدیر ان الاجماع حصل علی وقوع الثلث واجماع الصحابۃ حق فماذا بعد الحق الا الضلال ومن شاء التفصیل فلیراجع[3] کتب الفقہ۔ فقط۔

سوال (۳۳۳) :- ایک شخص اپنی زوجہ پر غصہ ہوا، اور تین مرتبہ لفظ تلاک کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق	تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ تلاک کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

لہ اما البدعی فنوعان بدعی لمعنی یعود الی العدد وبدعی لمعنی یعود الی الوقت فالذی یعود الی العدد ان یطلقہا ثلاثا فی طہر واحد بکلمۃ واحدۃ او بکلمات متفرقۃ الخ فاذا فعل وقع الطلاق وکان عاصیا والبدعی من حیث الوقت ان یطلق المدخول بہا وہی ذوات الاقراء فی حالۃ الحیض او طہر جامعہا فیہ فکان الطلاق واقعا ویستحب لہ ان یراجعہا والاصح ان الرجعۃ واجبۃ ہکذا فی الکافی (عالمگیری کتاب الطلاق ص ۳۴۹ ج ۱) ظفیر

ٹہ اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک ام لم ترض الخ وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا والاصل فیہ قولہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۳ ج ۲ و ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر ۳ہ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص ۶۵۰ ج ۲ ظفیر

واقع ہوئی اور حلالہ ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره[1] الآیة وقال فی الدر المختار ویقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك الخ بلا فرق بین عالم وجاهل وان قال تعمدته تخویفا لم یصدق قضاءً[2] الخ وهکذا فی الشامی وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جد وهزلهن جد[3] الحدیث۔

تجھ کو ایک طلاق، دو طلاق دی نیت دو کی بتاتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۳۴):- شخصے با زوجۂ خود کہ مدخول بہا ست منازعت نمودہ گفت ترا یک طلاق دو طلاق دادم برو، بلا سکوت درمیان ہر دو جملہ، پس دریں صورت زوجۂ وے مطلقہ سہ طلاق گردید یا مطلقہ بیک طلاق شد یا مطلقہ بدو طلاق، لیکن طالق می گوید کہ نیت من دو طلاق است از عبارات قاضی خاں ولو قال ترا یک طلاق وسکت ثم قال ودو طلاق طلقت ثلثا ولو قال دو طلاق بغیر حرف العطف ان نوی العطف طلقت ثلثا وان لم ینو لا یقع الا واحدة[4] ایں قدر مستفاد می شود کہ در حالت سکوت طالق دو طلاق را اگر نیت عطف کرد سہ طلاق خواہد شد وگرنہ یک طلاق لیکن اگر بلا سکوت وبلا عطف گوید سہ طلاق خواہد شد یا نہ بینوا بالدلیل وتوجروا

الجواب:- از عبارت شامی کہ در ذیل مذکور است ہم وقوع سہ طلاق

---

[1] سورة البقرة۔ رکوع ۲۹، ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲، ۱۲ ظفیر [3] مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۴ ج ۲، ۱۲ ظفیر [4] دیکھئے فتاوی قاضی خاں علی هامش الفتاوی الهندیه عالمگیری کتاب الطلاق ص ۴۶۶ ج ۱، ۱۲ ظفیر

درصورت مذکورہ واضح می شود، واحتیاط ہم دریں است کہ حکم وقوع سہ طلاق کردہ شود، قال فی الشامی فی قولہ انت طالق لا بل ثنتین الخ ولوکانت مدخولاً تقع ثلث لانہ اخبرانہ غلط فی ایقاع الواحدۃ ورجع عنھا الی ایقاع الثنتین بدلھا فصح ایقاعھا دون رجوعہ[۱] الخ ص۶۵۷ جلد ثانی شامی

شمار ایک طلاق دو طلاق، تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۳۵):- شخصے نزد مولوی اقرار نمود کہ من زوجہ خود را دو طلاق دادہ ام و نور ہمسایگان پرسیدہ شد او شان گفتند کہ مایاں دراں وقت درخانہ نبودیم، پس از چند روز گفتند کہ رو بروئے ماسہ طلاق دادہ است اما مایاں اخفار نمودیم، واز طالق پرسیدہ شد او گفت کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمار ایک طلاق دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا، دریں صورت چہ حکم است۔

الجواب:- شہادت مشہود معتبر نیست لفسقہم باخفار الشہادۃ وانکارہا و لیکن ہر گاہ شوہر خود می گوید کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمار ایک دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا پس بحسب اقرار شوہر سہ طلاق برزوجہ اش واقع شد چہ لفظ چھوڑ دیا، بقرینہ ماسبق مراد ازاں طلاق است ودر کتب فقہ تصریح است الصریح یلحق الصریح والبائن در مختار[۲]۔ فقط۔

شافعی المذہب نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں تین طلاق دی اب بغیر حلالہ رجعت کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۳۶):- ایک شافعی نے اپنی زوجہ کو مجلس واحدہ میں تین طلاق دی، اب از روئے مذاہب اربعہ بغیر حلالہ کے مطلقہ ثلثہ سے مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ مذکورہ کو مراجعت نہیں کر سکتا

[۱] رد المحتار کتاب الطلاق ۱۲ ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

لاطلاق قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان الی قولہ تعالیٰ طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الآیۃ وقال فی رد المحتار وذھب جمھور الصحابۃ و التابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث الی ان قال ناقلا عن الفتح القدیر وقد ثبت النقل عن اکثرھم صریحا بایقاع الثلث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن ھذا قلنا لو حکم حاکم بانہا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ فیہ الاجتہاد فہو خلاف لا اختلاف[2] الخ اس سے معلوم ہوا کہ جمہور صحابہ وائمہ اربعہ کا مذہب اس صورت میں وقوع ثلث کا ہے، پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ ومن بعدہم کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے اور صریح گمراہی ہے۔ فقط۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بلا حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے

سوال (۳۳۷): - شہر قصور میں ایک مولوی صاحب کچھ مدت سے قیام پذیر ہیں، جنہوں نے یہ فتویٰ جاری کر رکھا ہے کہ جس عورت کو دفعۃً واحدۃً تین طلاق دی جاویں یعنی مطلقہ ثلثہ کی خاوند کو رجوع بلا حلالہ درست ہے اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے۔

الجواب: - یہ فتویٰ بالکل غلط اور خلاف نص قطعی ہے اور جمہور ائمہ کے مذہب کے خلاف ہے مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے حلال کرنا گویا کلام اللہ کا مقابلہ کرنا ہے کہ کلام اللہ میں تیسری طلاق کے بعد صاف حکم ہے کہ بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[3] اور علامہ محقق ابن ہمام نے ان لوگوں کی پوری تردید فرمائی ہے جو تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے شوہر اول

---

[1] سورۃ البقرہ ۲۹ - ظفیر [2] رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۵۷۶ ج ۲ و ص ۵۷۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔ [3] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ - ظفیر۔

کے لئے مطلقہ ثلثہ کو جائز کہتے ہیں اور آخر میں یہ لکھا ہے وقد ثبت النقل عن اکثرھم صریحا بایقاع الثلث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[1] پس معلوم ہوا کہ فتویٰ جواز نکاح کا بلاحلالہ کے صورت مذکورہ میں دینا عین ضلالت اور گمراہی ہے، اس فتویٰ دینے والے کے فتویٰ کو ہرگز اہل اسلام کو نہ ماننا چاہئے فقط۔

کہا کہ لوگوں کے کہنے سے تین طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۳۳۸):- عمر نے لوگوں کے کہنے سے جب کہ اس کی زوجہ کے متعلق تذکرہ طلاق کا ہورہا تھا بمجبوری لفظاً تین طلاق کہدیا، اس وقت یہ معلوم نہ ہوا کہ طلاق کس کو دی، اب طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق ہوگئی، کیونکہ جب لوگوں نے شوہر سے اس کی زوجہ کو طلاق دینے کو کہا اور اس نے اس پر تین دفعہ کہدیا کہ میں نے طلاق دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگی، کیونکہ قرائن اس پر دال ہیں کہ مراد زوجہ کو طلاق دینا ہے، اور طلاق زوجہ ہی کو دی جاتی ہے، اور صورت مسئولہ میں تو زوجہ ہی کو طلاق دینے کا تذکرہ اور جھگڑا تھا۔ فقط

بیوی سے کہا ثلثہ طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۳۹):- زید حالت مذاکرہ طلاق میں اپنی زوجہ کو بلا اضافت صریحہ کے کہتا ہے ثلثہ طلاق دریافت کرنے سے جواب دیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو کہا تھا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوجاوے گی۔ فقط

ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا تین طلاق دے دی کیا حکم ہے

سوال (۳۴۰):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر اس کی ماں کے گھر بھیج دیا، عورت نے حاکم کے یہاں استغاثہ نان ونفقہ کا کیا، حاکم نے شوہر سے دریافت کیا کہ تم نے کے طلاق دی، اس نے کہا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق دیدی، اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب: - جب کہ اس شخص نے حاکم کے دریافت کرنے پر یہ جواب دیا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کما فی الدر المختار لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال[۱] الخ در مختار. ولو یمکن تصحیحہ اخباراً لکذبہ وعدم قدرتہ علی الاسناد فکان انشاءً فی الحال[۲] الخ شامی جلد ثانی. فقط

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق کہا، کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۱۴۳): - ایک شخص نے اپنی زوجہ پر غصہ ہو کر کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ایک عالم نے اس سے پوچھا تو نے کس کو طلاق دیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور وہ بائنہ مغلظہ ہوگئی کما فی رد المحتار عن البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ[۳] الخ فقط

ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۱۴۲): - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اثنائے تکرار میں یہ کہا کہ ایک طلاق دو طلاق، بائن طلاق ہے، چنانچہ ایک مرد اور ایک عورت اس کے گواہ ہیں، لیکن عورت کا نام شوہر نے طلاق کے وقت نہیں لیا، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: - اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، شوہر

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص ۲/۲ ۱۲ ظفیر [۲] رد المحتار باب الصریح ص ۲/۶ ۱۲ ظفیر [۳] رد المحتار باب الصریح ص ۲/۵۹۰ ۱۲ ظفیر۔

مقر ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے ہیں، لیکن اگر وہ انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ نہیں ہیں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، باقی نام لینا عورت کا شرط نہیں ہے، کیونکہ قرینہ موجود ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے قال فی الشامی ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الیٰ ان قال فھٰذا یدل علی وقوعہ و ان لم یضفہ الی المرأة صریحا... لان العادة ان من لہ امرأة انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیھا مالم یرد غیرھا الخ شامی جلد ثانی ص۴۲۹ و ص۴۳۰۔ فقط

سوال (۳۴۳):- حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی، ایک نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی تیسرا کہتا ہے تین طلاق ہوئی کون صحیح ہے

زین الدین نے اپنی زوجہ کو بحالت غضب تین طلاق بلکہ پانچ سات مرتبہ طلاق دی، اس پر مولوی عبدالرحمٰن نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اور مولوی خلیل الرحمٰن نے دو طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا اور نکاح مطلقہ کا طالق سے بدون حلالہ کے کرادیا۔ لیکن مولوی عبدالشکور نے تین طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا کہ زین الدین کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اس صورت میں کس کا فیصلہ اور فتویٰ صحیح ہے۔

الجواب:- اقول وباللہ التوفیق صورت مسئولہ میں فتویٰ وفیصلہ مولوی عبدالشکور صاحب کا صحیح ہے تین طلاق زین الدین کی زوجہ پر واقع ہوگئی، مولوی عبدالرحمٰن کا فتویٰ دربارہ عدم وقوع طلاق، اور فتویٰ مولوی خلیل الرحمٰن کا دو طلاق کا حکم کرنے کا یہ دونوں فتویٰ غلط ہیں[۱]، اور بدون حلالہ کے نکاح کر دینا باطل اور حرام ہے اب زین الدین

---

[۱] رد المحتار باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ ۱۲ ظفیر [۲] ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶ ج۲) ظفیر۔

کو اس عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ کو نکاح میں نہ لانا چاہئے کما قال اللہ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] الآیۃ پس مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے رکھنا اور بلا حلالہ کے نکاح کرنا قطعاً حرام اور باطل اور نص صریح کے خلاف ہے۔ فقط

یکبارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۳۴۴):- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یکبارگی تین طلاق دی، ہدایہ میں ہے کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک طلاق ہوتی ہے، مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- ہدایہ میں یہ ہے کہ تین طلاق اگر ایک دفعہ دیوے گا تو یہ بدعت ہے لیکن ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور وہ شخص ارتکاب بدعت کی وجہ سے عاصی وگنہ گار ہوا توبہ کرے قال فی الهدایہ وطلاق البدعۃ ان یطلقها ثلثاً بکلمۃ واحدۃ او ثلاثا فی طہر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیاً[2] اس عبارت ہدایہ سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، مگر وہ گنہ گار ہوا، خلاف سنت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح تمام کتب فقہ میں ہے کہ صورت مذکورہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے فقط

کتنی طلاق سے عورت بلا حلالہ حرام رہتی ہے

سوال (۳۴۵):- کتنی دفعہ طلاق دینے سے عورت بغیر حلالہ کے شوہر مطلق پر حرام ہو سکتی ہے۔

الجواب:- تین طلاق دینے کے بعد عورت مطلقہ بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی[3]۔

[1] سورۃ البقرۃ - ۲۹- ظفیر [2] ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۵/۲ ۱۲ ظفیر [3] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۹/۲) ظفیر۔

دس دفعہ طلاق کے بعد بلا حلالہ جائز نہیں ہے

سوال (۳۴۶) :- جو شخص اپنی منکوحہ کو دس دفعہ طلاق دے اور ثابت کرے تو کیا وہ عورت بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی ؟

الجواب :- بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے اور اب جو اولاد ہوگی وہ وارث ہوگی یا نہیں

سوال (۳۴۷) :- ایسی عورت مطلقہ سے ان ہی شرطوں پر بغیر حلالہ کے شوہر مطلق صحبت کرتا رہے، ایسے شخص پر شرعاً کیا سزا ہے، اور جو اولاد پیدا ہو وہ اس شخص کی جائداد کی مستحق ہوگی یا نہیں، اور ایسا شخص خلافت وسجادگی کے قابل ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ فعل اس طلاق دہندہ کا حرام ہے، اور حرمت زنا کی مثل یہ حرمت ہے اور عذاب اس میں مثل ارتکاب زنا کے ہے اور نسب اولاد کا اس سے بوجہ امکان اشتباہ کے ثابت ہوگا اور میراث اسکی پاوے گی، اور وہ شخص جو مرتکب اس فعل حرام کا ہوا فاسق وبدکار ہے، لائق خلافت وسجادگی کے نہیں ہے، اور پیر بنانے کا اہل نہیں ہے[1]، فقط

مدخولہ غیر مدخولہ حتی تنکح زوجاً غیرہ میں برابر ہے یا دونوں میں فرق ہے

سوال (۳۴۸) :- حتی تنکح زوجاً غیرہ برائے تحلیل حکم مدخولہ وغیر مدخولہ مساوی است یا فرق است۔

---

[1] وقیل یثبت لتصور العلوق فی حال الطلاق وزعم فی الجوهرة انه الصواب الا بدعوته لانه التزمه وهی شبهة عقد ایضا (در مختار) واشار به الی الجواب عن اعتراض الزیلعی بان المبتوتة بالثلاث اذا وطئها الزوج بشبهة کانت شبهة فی الفعل ونصوا علی ان شبهة الفعل لا یثبت فیها النسب وان زعاه واجاب فی البحر بان وطئ المطلقة بالثلاث لو علی مال لم تتمحض للفعل بل هی شبهة عقد ایضا فلا تناقض ای لان ثبوت النسب لوجود شبهة العقد (رد المحتار ثبوت النسب ص۸۵۵ ج۲) ظفیر۔

الجواب:- حکم غیر مدخولہ در صورتیکہ سہ طلاق بروواقع شود مثلاً دفعتاً اگر سہ طلاق بروواقع کند ہمہ واقع شود، کقولہ طلقتک ثلاثا، پس دریں چنیں صورت مدخولہ مطلقہ ثلثہ وغیر مدخولہ مطلقہ ثلثہ بروو حکم تحلیل یکساں است کہ بدون حلالہ برائے شوہر اول حلال نیست[1] فقط

ایک دو تین طلاق، اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق، ان میں کیا فرق ہے

سوال (۳۴۹):- ایک دو تین طلاق اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ایک ہی بات ہے یا نہیں، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب:- ان ہر دو کلمات کا مطلب ایک ہی ہے، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

ایک طلاق دے کر چلا گیا مگر پوچھنے پر بتایا کہ تین طلاقیں دی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۵۰):- زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی یہ کہہ کر ایک جانب کو راہی ہوا، راہ میں ایک شخص نے پوچھا کہ سنا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، کہا ہاں تین طلاقیں دیدی، زید کی عورت کو کتنی طلاقیں ہوئیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق ہوگئی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره[2] اور حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جد وهزلهن جد الحديث وعد صلى الله عليه وسلم فيها الطلاق[3] فقط

---

[1] وان كان الطلاق ثلاثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها ولا فرق في ذلك بين كون المطلقة مدخولا بها او غير مدخول بها كذا في فتح القدير ص ۳۴۲ ج ۱ عالمگیری مصری باب الرجعة) ظفیر

[2] سورة البقرة - ۲۹، ظفیر [3] مشکوٰة کتاب الطلاق ص ۲۸۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کرلیا تو بعد عدت عورت شادی کرسکتی ہے

سوال (۱۵۳۱) :- زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھا کہ میں طلاق دے چکا جو کہ تین بار لکھا ہوا تھا، کچھ عرصہ کے بعد بکر اس کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ کیا تو نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی، اس پر اس نے کہا کہ نہیں، اور بکر رسہ کرر دریافت کرنے سے اس نے اقرار کیا، اس پر بکر نے کہا اس کا نکاح ثانی کرادیں، اس پر اس نے کہا کہ جو نکاح کرے گا میں دیکھ لوں گا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ زید نے اقرار تین طلاق کا کرلیا تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی بعد عدت کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، زید کا یہ کہنا کہ میں اس کو دیکھ لوں گا الخ لغو ہے، اس سے کچھ نہیں ہونا، اور عدت طلاق کی حائضہ کے لئے تین حیض ہیں، اور غیر حائضہ کے لئے تین ماہ ہیں[۱]، فقط

طلاق دی، دی، دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۱۵۳۲) :- زید کی زوجہ نے بلا اجازت اپنے شوہر کے دختر صلبی زید کا نکاح اپنے بھانجہ سے کردیا، زید چونکہ موجود نہ تھا، اس وجہ سے اس کو یہ علم نہ ہوا تھا خاص عقد کے موقع پر نکاح ہو چکنے کے بعد زید کو اس کے خسر نے طلب کیا، چونکہ زید کو اس حرکت پر سخت غصہ آگیا تھا، اس حالت میں زید نے اپنی زوجہ کو اپنے خسر کے روبروان الفاظ سے طلاق دیدی کہ میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی، دی، دی، جب کہ لڑکی بالغہ تھی تو یہ نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب :- اگر لڑکی بالغہ تھی تو لڑکی کی اجازت سے اگر اس کی والدہ نے کفو میں اس کا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا، اور زید کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا[۲]۔

---

[۱] والّٰئی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر والّٰئی لم یحضن (سورۃ الطلاق-۱) والمطلقٰت یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء (سورۃ البقرۃ-۲۸) ظفیر

[۲] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار) ای وقع الکل قضاء وکذا اذا طلق اشباہ ای بان لم ینو استئنافا ولا تاکیدا لان الاصل عدم التاکید (رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲/۲) ظفیر۔

اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دیدی دیدی، دیدی، کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۳) :- اگر کسے زوجہ خود را گفت طلاق دیدی، دیدی، دیدی، دریں صورت چند طلاق واقع شد۔

الجواب :- از لفظ طلاق دیدی، دیدی، دیدی سہ طلاق واقع خواہد شد، و نیت تاکید معتبر است[1] ۔

دو تین میں شک ہو تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۵۴) :- اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کر بیوی کو دو طلاق دی ہیں یا تین، کتنی طلاق واقع ہوں گی ۔

الجواب :- اگر شک ہو کہ دو دی یا تین تو دو طلاق واقع ہوں گی[2] ۔ فقط

کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دی نکل جا، کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۵) :- شوہر کا بیان ہے کہ میری زوجہ نے میری مرضی کے خلاف ایسا کام کیا جس پر مجھ کو غصہ آیا، اور میں نے اول مرتبہ یہ لفظ کہا کہ طلاق دیتا ہوں یا یہ لفظ کہا کہ تجھ کو طلاق دی اور تیسری مرتبہ یہ کہا کہ نکل جا اور سخت وسست کہا، عورت کا بھی یہی بیان ہے، اس صورت میں زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی ۔

الجواب :- اس صورت میں شوہر اور زوجہ دونوں کا بیان موافق ہے دو طلاق صریح دونوں کے بیان میں موجود ہے، اور طلاق دیتا ہوں یا تجھ کو طلاق دی، ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے، دونوں الفاظ طلاق صریح کے ہیں، دونوں سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس ان الفاظ سے تو دو طلاق عورت پر واقع ہوئی، اور لفظ نکل جا کنایات میں سے ہے، جب کہ بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا جاوے تو اس صورت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو اس صورت میں تین طلاق

---

[1] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۲ ج ۲) ظفیر [2] لو شک اطلق واحدۃ او اکثر بنی علی الاقل (ایضاً باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲) ظفیر۔

عورت پر واقع ہوگئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، بلا حلالہ کے شوہر اول اس کو نہیں رکھ سکتا، اور درمختار میں ہے کہ طلاق صریح کے بعد بائنہ واقع ہو جاتی ہے ویلحق البائن الصریح[1] فقط

کہا طلاق دیدی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو اس نے کہا سچ مچ طلاق دیدی پھر دہرایا کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۶):- زید اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، زید غصہ میں باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے کہا کہ میرا اسباب منگادو، میں کہیں چلا جاؤں گا میں نے اس کو طلاق دیدی ہے حالانکہ طلاق نہیں دی تھی، اب مجھے اس سے مطلب نہیں، لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا سچ ہے طلاق دیدی ہے، پھر لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا نہیں جی میں نے طلاق دیدی ہے، آیا کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب:- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اور اگر لفظ ثانی اور ثالث سے خبر دینا پہلی طلاق کا خیال میں نہ تھا تو تین طلاق واقع ہوکر عورت مغلظہ بائنہ ہوگئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی[2]۔ فقط (اور اگر لفظ ثانی وثالث سے پہلے کی خبر دینا منشا تھا تو صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ ظفیر)۔

طلاق رجعی کے ساتھ طلاق نامہ تحریر کرایا، کسی نے اصرار کرکے طلاق پر ۳ بنوا دیا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۷):- ایک شخص نے اپنی اہلیہ کے طلاقنامہ میں رجعی طلاق لکھی، ایک گواہ نے زید سے کہہ کر اور اصرار کرکے طلاق پر عدد ۳ بنوا دیا، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المختار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ۔ اذھبی الی جھنم یقع ان نوی وکذا اذھبی عنی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲) ظفیر

[2] کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (درمختار)، واذا قال انت طالق ثم قیل لہ ما قلت فقال فقد طلقتھا او قلت ھی طالق فھی طالق واحدۃ لان جواب کذا فی الحاکم (رد المحتار للشامی باب طلاق غیر المدخول بھا ص ۶۳۲ ج ۲) ظفیر۔

الجواب:- اس صورت میں بوجہ لکھنے عدد ۳ کے اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے نکاح جدید نہیں ہوسکتا، حلالہ ہونا چاہیئے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی کے طلاق دیوے، پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت وہ شوہر اول کے لئے وہ حلال ہوگی، اور سہواً اور زبردستی کا اس میں کچھ اعتبار نہیں ہے، بہر حال موافق لکھنے عدد ۳ کے تین طلاق واقع ہوگی لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلٰث جدھن جد وھزلھن جد وعد منہا الطلاق[1]. فقط

اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۵۸):- زید نے اپنی بیوی کو اس طور سے طلاق دی کہ اے عمر تم اپنی بہن کو لے جاؤ، اس کو میری طرف سے تین طلاق ہیں، پھر زید چالیس روز کے لئے دوسری جگہ چلا گیا، اسی اثنار میں مخمسہ مرض وبا اس قدر نازل ہوا کہ تمامی سکان قریہ بیمار ہوکر بعض فوت بھی ہوئے تو ایک شاہد نے بوجہ فرار زید بمدت چہل روز اور بعلت مرض وبا ادائے شہادت مذکورین تین ماہ تک کسی مفتی کے سامنے نہیں کہا، تین ماہ کے بعد مفتی کے سامنے شہادت ادا کی۔ آیا طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا نہیں، اور تاخیر شہادت کی نسبت کیا حکم ہے، آیا فرار طالق اور نزول مرض وبا عذر مسموع واسطے تاخیر شہادت کے ہے یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوگئی[2]۔ اور مفتی فتوی دیانت پر دیتا ہے اس کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت نہیں ہے[3]، اور

---

[1] مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص۲۸۴۔ ظفیر۔ [2] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا الخ وقعن لما تقرر انہ متی ذکر العدد کان الوقوع بہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۴/۲) ظفیر۔ [3] المفتی یفتی بالدیانۃ والقاضی یقضی بالظاہر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب القضا ص ۴۲۲/۴) ظفیر۔

قاضی کا نہ ہونا یا دور ہونا اور نزول وبا، مرض عذر عدم ادائے شہادت ہو سکتا ہے۔

کہا میں نے آزاد کیا، پھر کئی بار کہا طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۳۵۹) :- شوہر نے غصہ میں زوجہ کو کہا میں نے آزاد کیا، اس کے بعد کئی دفعہ یہ الفاظ کہے طلاق دے چکا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں پہلے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی، اور پھر صریح لفظ طلاق کئی دفعہ کہنے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو گئی، کیونکہ کتب فقہ میں ہے کہ بائنہ کے بعد صریح طلاق لاحق ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والبائن[1] پس بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

غیر عورت کو سامنے لاکر کہا طلقت ثلثا تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۳۶۰) :- ایک شخص نے اپنی والدہ سے اپنی زوجہ کی وجہ سے جھگڑا کیا، جس کی وجہ سے والدہ نے اس پر غصہ کیا اور مارا، اس کے جواب میں اس نے دوسری اجنبی عورت کو بلاکر طلقت ثلثا الفاظ کہے، حالانکہ اس کے اور زوجہ کے درمیان طلاق کا کوئی ذکر بھی نہیں تھا، پس ان الفاظ کے ادا کرنے سے عورت پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- سوال کا یہ قرینہ کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کی وجہ سے اپنی والدہ سے جھگڑا کیا الخ اور نیز یہ تصریح فقہاء کی کہ لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها[2] الخ شامی اور نیز یہ تصریح ولا یلزم کون الاضافة صریحة[3] الخ کما فی الشامی اس کو مقتضی ہیں کہ صورت موجودہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا کر دے گا، البتہ اگر شوہر یہ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا نہیں ہے تو اس کی تصدیق کی جاوے گی

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۶۲/۲۔ ظفیر

[2] رد المحتار للشامی باب الصریح ص ۵۹۱/۲۔ ظفیر [3] ایضا ص ۵۹۰/۲۔ ظفیر

کمافی الشامی ویؤیدہ مافی البحر لوقال امرأۃ طالق اوطلقت امرأۃ ثلثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ ویفھم منہ انہ لولم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[۱] اھ شامی فقط

سالی کی نیت کرکے بیوی کی چچی سے کہا تیری بھتیجی کو طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۶۱):- ایک شخص حلفاً کہہ رہا ہے کہ میری بی بی اور اس کی دو بہن میری سوتیلی ماں کی بھتیجی ہے، ایک دن میں نے اپنی سالی کی نیت کرکے اپنی سوتیلی ماں سے کہا کہ تیری بھتیجی کو میں نے تین طلاق دیا، لیکن قسم خدا کی کہ میری نیت میری بیوی پر نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوگئی یا اس کی نیت اور قول معتبر ہے، کیا یہ مسئلہ اس مسئلہ رجل لہ نبات ذوات ازواج احداھن لا بینھن علی بنتک فینصرف الایقاع الی امرأتہ لانہ لا یملک الایقاع الا علیھا کے تحت میں داخل ہوسکتا ہے

الجواب:- یہ صورت مسئولہ مسئلہ منقولہ میں داخل ہے جیسا کہ علت مذکورہ کی تائید شامی کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا[۲] اھ پس شخص مذکور کی زوجہ پر تین طلاق اس صورت میں واقع ہوگئی اور یہ قول اس کا کہ میں نے سالی کی نیت کرکے کہا ہے قضاءً معتبر نہیں ہے (لیکن دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی[۳] ظفیر)۔

بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب منکر ہے گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۶۲):- زید نے اپنی منکوحہ کو بموجودگی اس کے والدین کے اور ایک عورت رشتہ دار کے چند مرتبہ طلاق دی تو اب شوہر رجوع کرسکتا ہے یا نہیں، اب وہ شخص طلاق سے انکار کرتا ہے مگر گواہان طلاق کی گواہی دیتے ہیں، اس صورت میں کیا حکم ہے

---

[۱] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۱ / ۲۔ ظفیر [۲] ایضاً ص ۵۹۱ / ۲ ظفیر [۳] لوقال امرأۃ طالق اوقال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ (ایضاً ص ۵۹۱ / ۲) ظفیر۔

الجواب:- اگر تین دفعہ لفظ طلاق شوہر نے کہا ہے تو عورت مطلقہ ثلاثہ ہوگئی رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بلا حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا[1]، لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں ثقہ نمازی پرہیزگار کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی[2]، اور ماں باپ کی گواہی معتبر نہیں[3] ہے۔

تم ہم پر حرام ہے تم کو طلاق ہے تین طلاق ہے اس جملہ سے کونسی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۶۳):- زید نے اپنی عورت کو بایں الفاظ طلاق دی "تم ہم پر حرام ہے اور تم کو طلاق ہے، پھر کہا تم کو تین طلاق ہے"، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب:- قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والبائن[4] اھ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں لفظ حرام کے بعد جو کہ بائنہ ہے صریح طلاق لاحق ہو جاوے گی اور زوجہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔

طلاق بعد پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے

سوال (۳۶۴):- محمد بخش نے اپنی زوجہ کو طلاق دی جیسا کہ دوسرے پارہ کے چودھویں رکوع میں ارشاد ہے، اب پھر دونوں میاں بیوی راضی ہو کر نکاح کرنا چاہتے ہیں مطابق سورہ بقرہ کے ۲۹ و ۳۰ رکوع کے، مگر ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آتا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص۳۷۹/۲) ظفیر۔
[2] ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل و امرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص۵۱۵/۴ و ص۵۱۶/۴) ظفیر
[3] والفرع لاصله وبالعکس للتهمة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القبول وعدمه ص۵۲۷/۴) ظفیر
[4] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵/۲ ۱۲ ظفیر۔

الجواب: - محمد بخش کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئیں اور تین طلاق میں بلا حلالہ کے شوہر اول سے نکاح درست نہیں ہے جیساکہ پارہ دوم کے آخر رکوع الطلاق مرتان کے بعد فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره[1] میں مذکور ہے اور شامی میں ہے ولکن ایکلمة واحدة بالاولی الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحًا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الی آخر ماقال ملخصًا من فتح القدیر[2]۔

سوال (۳۶۵): - شخصے کہ آباؤ اجدادش مسلمان بودند صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے شہادة بشہادتین می دہد ودائما در عیدین وگاہ گاہے در جماعت پنجگانہ ہم شریک می شود۔ ودر ادائے صوم رمضان وقربانی علی وجہ الکمال مستعد دیدہ آید وباسلمانان مواکلت و مشاربت ومناکحت ومجالست وموانست ومواخاة دارد، وگاہے چیزے از منافی تصدیق ہمچوں باختیار زنار بستن وانداختن مصاحف در قاذورات ازو بظہور نیامد واہل محلہ از مدتہا اورا مسلمان دانند، شرع شریف ومذہب حنیف ایں کس مسلمان است یا کافر، شخص موصوف بحالت صحیح وسالم زوجہ خود راسہ طلاق دادہ بلا تحلیل نکاح کردنش می خواہد وباقتضائے زوجہ بامسلمانان می گوید من قبل ازیں مسلمان نبودم، اکنوں مراوزوجہ را مسلمان کنید وزوجہ را بلا تحلیل در نکاح من دہد حاجت تحلیل نیست زیراکہ چوں مسلمان نبودم طلاق مسلمانان کہ حسن واحسن ورجعی وبائن ومغلظہ است بحق من چگونہ کارگر گردد پس قولش کہ قبل ازیں مسلمان نبودم شرعًا معتبر شود یا نہ، بر تقدیر اول چوں زوجین از سرنو اسلام آرند، نکاح شاں بلا تحلیل جائز باشد یا نہ۔

الجواب: - ظاہر است کہ شخص مذکور قبل ازیں مسلمان بود وشریعت حکم باسلام او کردہ بود، پس قول او کہ قبل ازیں مسلمان نبودم لغو است وغلط است یا محمول است۔

[1] سورة البقرة - ۲۶ - ظفیر [2] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۲۶۲ ج ۲ ظفیر۔

بر نفی کمال اسلام وہرگاہ شخص مذکور بحالت اسلام کہ از افعال او ظاہر بود سہ طلاق بزوجہ خود دادہ است زوجہ اش مطلقہ ثلثہ گردید، وبلا تحلیل باو نکاح جائز نخواہد شد قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ[1] الایۃ وفی الدر المختار لا ینکح مطلقۃ بہا ای بالثلث الخ حتی یطاءہا غیرہ بنکاح صحیح نافذ[2] الخ وفی کتاب الصلوٰۃ منہ ویحکم باسلام فاعلہا الخ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلے صلوٰتنا واستقبل قبلتنا فہو منا الحدیث شامی[3] ص ۳۲۷ جلد اول، و اگر این قول او را کہ قبل ازیں مسلمان نبودم فی الحال ارتداد گفتہ شود، تاہم زوجہ مطلقہ ثلثہ او کہ فی الواقع بحالت اسلام او را سہ طلاق دادہ بود وبعد ازاں بقول مذکور مرتد شد، والعیاذ باللہ بعد از تجدید اسلام بدون حلالہ نکاح باو حلال نخواہد شد لان حیلولۃ الردۃ لا ترفع حکم الطلاق قال فی رد المحتار فی آخر باب الرجعۃ لان الردۃ واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظہار واللعان کما لا تبطل حکم الطلاق[4] الخ

صورت ذیل میں تین طلاق دونوں پر واقع ہوگئی

سوال (۳۶۶) :- زید کے دو زوجہ ہیں، آمنہ وفاطمہ، غصہ میں زید نے کہا فاطمہ سے کہ تم دونوں کو طلاق دوں گا، پھر کچھ دیر بعد کہا ایک دو طلاق دیا ہوں، پھر کچھ دیر بعد کہا کہ دونوں کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، زید کا کلام اخیر انشاء طلاق ہے یا اخبار کذب عن الطلاق ہے، اور طلاق دونوں پر واقع ہوئی یا ایک پر واقع ہوئی اور رجعی واقع ہوئی یا کونسی۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی دونوں زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوگی، اور ہر ایک ان میں سے مطلقہ ثلثہ ہوگی قال فی الدر المختار قال انت

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ - ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ص ۱۲ ج ۱ ۱۲ ظفیر
[4] رد المحتار باب الرجعۃ مطلب حیلۃ اسقاط عدۃ المحلل ص ۷۴۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر

طالق او انت حر ومعنی الاخبار کذبا وقع قضاءً الا اذا اشہد علی ذلک[1] الخ وایضاً فیہ صریحہ مالم یستعمل الا فیہ الخ کطلقتک وانت طالق و مطلقۃ الخ ویقع بہا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح الخ بلا فرق بین عالم وجاہل وان قال تعمدتہ تخویفا لم یصدق قضاءً[2] وفیہ ولو نکحہا قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاءٌ فی الحال الخ درمختار۔ الحاصل یہ الفاظ انشاء طلاق کے ہیں: لہٰذا زید کی ہر دو زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوں گی، فقط

اس طرح طلاق دی، میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا کیا حکم ہے

سوال (۳۶۷) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غضب بایں الفاظ طلاق دی، کہ میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا، طالق کے بیان سے متعدد طلاق معلوم ہونے پر ازالہ شبہ کے لئے تشریح کرائی، تو اس نے کہا کہ ایک دو تین سے میری مراد آدمیوں کو جو وہاں موجود تھے گننا تھا، اسی وجہ سے تینوں آدمیوں کی طرف انگلی سے اشارہ بھی کیا اس صورت میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا شرعاً یا نہیں۔

الجواب :- اس بارے میں مابینہ وبین اللہ قول اس شخص کا معتبر ہوگا، اور ایک طلاق کا حکم دیا جاوے گا، فقط

زبردستی صرف طلاق تین مرتبہ کہوالیا جائے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۶۸) :- ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا، بکر کے دیگر منکوحہ صغریٰ بھی موجود تھی، وارثان ہندہ نے بکر کو سخت مجبور کیا کہ یا تو وہ صغریٰ کو طلاق دیدے یا ہندہ کو طلاق دیدے، بکر نے انکار کیا جس کی وجہ سے بکر پر اس قدر جبر کیا کہ وہ گھبرا گیا، اور اس کے حواس قائم نہ رہے، اور

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۶۳۳ ج۲ - ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الصریح ص۵۹ ج۲ وص۵۹۲ ج۲ ظفیر [3] ایضاً ص۶۰ ج۲ ظفیر

اسی خود رفتگی کی حالت میں نہ صغریٰ موجود تھی نہ ہندہ نہ صغریٰ کا نام لیا نہ ہندہ کا نام لیا، لفظ طلاق چھ دفعہ کہلالیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا صغریٰ پر۔

الجواب :- کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اکراہ سے یعنی زبردستی سے طلاق دلانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا کر اور خوف جان دلا کر مثلاً یہ کہلایا جاوے کہ فلانی عورت مسماۃ فلانہ کو طلاق دیدے اور اس نے بدون نام لئے کہدیا کہ میں نے طلاق دی یا طلاق ہے، اور چند بار اس لفظ کو کہا مثلاً تین دفعہ یا تین سے زیادہ تو اس عورت پر جس کا نام لے کر طلاق دلائی گئی، تین طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ شوہر نے اس کا نام نہ لیا ہو، کذا فی کتب الفقہ[1]۔

شادی شدہ نے اپنے کو مخاطب کر کے کہا اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے

سوال (۳۶۹) :- زید اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، اور حالانکہ اس کی شادی ہو چکی ہے، بی بی موجود ہے، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ زید کا یہ کہنا (اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو تمہاری بی بی کو تین طلاق) یہ امر محقق ہے، اس لئے کہ اس کی شادی ہو چکی ہے، اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امر محقق پر طلاق کو معلق کرنے سے طلاق منجز ہوتی ہے یعنی فوراً طلاق واقع ہو جاتی ہے، درمختار باب التعلیق میں ہے فالمحقق کان السماء فوقنا تنجیز[2] الخ فقط

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبداً او مکرہاً فان طلاقہ صحیح الا اقرارہ بالطلاق (درمختار) فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ الخ وفی البحر ان المراد الاکراہ علی التلفظ بالطلاق (ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعلیق ص ۶۷۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

ایک مجلس کی تین طلاق پہلے ایک تھی اب اس حدیث کا ناسخ کون ہے

سوال (۳۷۰): - حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی ایک بار تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی، اس حدیث کو آپ منسوخ لکھتے ہیں، اس کا ناسخ کون ہے -

الجواب: - اس کا ناسخ اجماع ہے جو کہ مؤید ہے نصوص کے ساتھ اور تفصیل اس کی فتح القدیر[1] میں ملاحظہ ہو -

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے سیاسی حکم قائم کیا، کیا حکم ہے

سوال (۳۷۱): - زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور زمانہ حضرت عمرؓ میں دستور تھا کہ ایک بارگی جو تین طلاق دیتا تھا وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، تو حضرت عمرؓ نے تین قائم کردی، زید کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم قائم نہیں کیا سیاسی حکم قائم کیا ہے، ایسا کہنے والے پر کیا حکم ہے -

الجواب: - جو مسلمان صحابہؓ کے اجماع اور حضرت عمرؓ کے فتوی کی نسبت ایسا کہے وہ جاہل اور گمراہ ہے، حضرت عمرؓ نے نصوص شرعیہ کی بنا پر ایسا حکم فرمایا ہے اور صحابہ کا اجماع اس پر بدون دریافت ماخذ صحیح کیسے ہو سکتا ہے، شامی میں لکھا ہے، قال فی الفتح بعد سوق الاحادیث الدالة علیه الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال[2] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم نافذ فرمایا ہے، جس پر احادیث صحیحہ دال ہیں اور ان کے حکم کا اس وقت صحابہ میں سے کوئی مخالف نہ ہوا، پس یہ عین حکم شرعی ہے، لہذا فرمایا صاحب فتح القدیر نے آخر میں

---

[1] دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۳/۲۵ ۱۲ ظفیر۔

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲/۵۷۶ ۱۲ ظفیر

فماذا بعد الحق الا الضلال یعنی حق وقوع ثلث ہے اور جو اس کا خلاف بعد اس اجماع اور وضوح حق کے کرے وہ گمراہ ہے۔ فقط

حالت غضب میں مولانا عبدالحی کے فتویٰ کے متعلق سوال

سوال (۳۷۲) :- آپ کا فتویٰ نمبری ۵۴۲ موصول ہوا، آپ کا جواب بہت خوب ہے لیکن مولانا عبدالحی" فتاویٰ عبدالحی میں فرماتے ہیں -

سوال :- زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اگر حنفی مذہب میں واقع ہو، اور شافعی میں واقع نہ ہو تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں -

الجواب :- اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہو گئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہو گا، مگر بوقت ضرورت اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفاسد زائد کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہو گا، نظیر اس کی جواز نکاح زوجہ مفقود و عدۃ ممتدۃ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورۃ قول امام مالک رحمہ اللہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں، فتاویٰ عبدالحی ص۳۱۵ کیا مسئلہ صحیح ہے یا غلط -

الجواب :- مولانا عبدالحی مرحوم نے خود لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کا اس عورت مطلقہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا، اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نقل نہیں کیا کہ فلاں امام کے نزدیک حلالہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ اور ممتدۃ الطہر کا مسئلہ لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں فقہاء حنفیہ نے لکھ دیا ہے کہ امام مالک رح کے مذہب پر عمل کر لیا جاوے، مگر مطلقہ ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت نہ ہونا کسی امام کا مذہب مولانا مرحوم نے بھی نقل

نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جاوے، اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے۔ اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے شامی میں ہے وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع الثلث[1] الخ فتح القدیر میں لکھا ہے وقد ثبت النقل من اکثرھم صریحًا بایقاع الثلث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن ھذا قلنا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتھاد فیہ فھو خلاف لا اختلاف[2] الخ پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں کسی کو خلاف کرنا جائز نہیں ہے اور اجماع کے بعد کوئی مخالف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بالاتفاق حکم وقوع سہ طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی پر ہے جیسا کہ صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام سے منقول ہوا،

الحاصل اس مسئلہ میں محققین حنفیہ مثل امام ابن ہمام نے تصریح فرمادی ہے کہ وقوع سہ طلاق اور ضرورۃ حلالہ کے بارہ میں کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے، اور اس پر اجماع ہو چکا ہے، اور اس کے خلاف کہنا خلاف حق ہے جو کہ عین ضلال ہے، فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۷۳):- زید نے اپنی عورت کو جلسہ واحدہ میں تین طلاق فوری دی، بربنائے مذہب امام اعظمؒ زید پر اس کی عورت بدون تحلیل حلال نہیں ہو سکتی، لیکن عورت مذکورہ کا اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا دشوار ہے درصورت علیحدگی مفاسد زائدہ کا ظن غالب ہے، ایسی صورت میں زید کو حنفیہ حدیث ابن عباس وحدیث رکانہ کے مطابق رجعت کے لئے حکم دیں گے درانحالیکہ طلاق

---

[1] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۶۶۷ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضا ص ۶۶۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر۔

ثلثہ فوری کے متعلق زمانہ صحابہ سے اختلاف چلا آتا ہے، علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد میں بعد بیان مذاہب لکھتے ہیں، وکان الجمہور غلبوا حکم التغلیط فی الطلاق سدًا للذریعۃ ولکن تبطل ذلک الرخصۃ الشرعیۃ والرفق المقصود فی ذلک اعنی قولہ تعالیٰ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا[۱] اور التعلیق المغنی لسنن الدارقطنی میں مصنف نے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہے وھو ھذہ قال شیخ الاسلام الحافظ ابن الحجر واذا طلق ثلاثًا مجموعۃ وقعت واحدۃ وھو منقول عن ابن ابی طالب وابن مسعود وعبدالرحمٰن بن عوف والزبیر نقل ذلک ابن مغیث فی کتاب الوثائق لہ وعزاہ لمحمد ابن وضاح ونقل الغنوی ذلک عن جماعۃ من مشائخ قرطبہ کمحمد بن نقی مخلد ومحمد بن عبدالسلام الخشنی وغیرھما ونقلہ ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس کعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار ویتعجب من ابن التین حیث جزم بان لزوم الثلاث لا اختلاف فیہ وانما الاختلاف فی التحریم مع ثبوت الاختلاف کما تری انتہی کلام الحافظ وقال الحافظ ابن القیم فی اعلام الموقعین عن رب العالمین و ھذا خلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والصحابۃ کلھم معہ فی عصرہ وثلث سنین من عصر عمرؓ علی ھذا المذھب فلو عدھم العاد باسمائھم واحدًا واحدًا انھم کانوا یرون الثلاث واحدۃ اما بفتوی او اقرار او سکوت ولھذا ادعی بعض اھل العلم ان ھذا الاجماع قدیم ولم تجتمع الامۃ وللہ الحمد علی خلافہ بل لم یزل فیھم من یفتی بہ قرنًا بعد قرن والی یومنا ھذا افتی بہ حبر الامۃ عبداللہ بن عباس کما رواہ

---

[۱] بدایۃ المجتہد کتاب الطلاق ص ۵۶ ج ۲، ۱۲ ظفیر۔

حماد بن زید عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس اذا قال انت طالق ثلثا بضم واحدۃ وافتی ایضا بالثلاث افتی بهذا وهذا وافتی بانها واحدۃ الزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف حکاہ عنهما ابن وضاح وعن علی وابن مسعود روایتان کما عن ابن عباس واما التابعون فافتی به عکرمہ رواہ اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عنه وافتی به طاؤس واما تابعو التابعین فافتی به محمد بن اسحٰق حکاہ الامام احمد وغیرہ عنه وافتی به خلاس بن عمرو والحارث العکلی واما اتباع تابعی التابعین فافتی به داؤد بن علی واکثر اصحابه حکاہ عنهم ابن المغلس وابن حزم وغیرهما وافتی به بعض اصحاب مالک حکاہ التلمسانی فی شرح التفریع لابن حلاب قولا للبعض المالکیة وافتی به بعض الحنفیة حکاہ ابوبکر الرازی عن محمد بن مقاتل وافتی به بعض اصحاب احمد حکاہ شیخ الاسلام ابن تیمیه عنه قال وکان الجد یفتی به احیانًا انتهی کلامه وقال ابن القیم فی اغاثة اللهفان واما اقوال الصحابة فیکفی کون ذلک فی عهد الصدیق ومعه جمیع الصحابة بل قد قال بعض اهل العلم ذلک اجماع قدیم وانما حدث الخلاف فی زمن عمر فقد صح انهم کانوا فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وصدرا من خلافة عمر یوقعون علی من طلق ثلاثا واحدۃ واما دعوی الاجماع المتاخر فمردود لانه لم یزل الاختلاف وقد اختار داؤد واصحابه ان الثلاث واحدۃ ومن حکی الخلاف الطحاوی فی کتابه اختلاف العلماء وفی کتاب تهذیب الآثار وابوبکر الرازی فی احکام القرآن وحکاہ ابن المنذر وحکاہ ابن حزم ومحمد بن نصر المروزی

والمازری فی کتاب العلم وحکاہ عن محمد بن مقاتل من اصحاب ابی حنیفۃ وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفۃ وحکاہ التلمسانی فی شرح التفریع قولا لمالک وحکاہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن بعض اصحاب احمد وھو اختیارہ انتھی کلامہ کذا فی عون المعبود حاشیہ سنن ابی داؤد، مولانا عبدالحی عمدۃ الرعایہ میں فرماتے ہیں القول الثانی انہ اذا

[1] دیکھئے التعلیق المغنی علی الدارقطنی کتاب الطلاق ص۴۳۲ وص۴۳۳ - یہ ساری بحث اہلحدیث عالم مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی حمایت میں لکھی ہے، اور صریح حدیث نبوی کا رد کیا ہے، اس کے جواب کے لئے پڑھئے حضرت الاستاذ مولانا اعظمی مدظلہ کی "الاعلام المرفوعۃ اور الازہار المربوعۃ" جس میں اس مسئلہ کو واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ ائمہ اربعہ طلاق ثلاثہ کے قائل ہیں، اور حدیث نبوی سے اسی کی تائید ہوتی ہے، حدیثین بخاری، مسلم، دارقطنی تمام کتب حدیث میں آئی ہیں، صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں۔ وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین و من بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث ومن الادلۃ فی ذلک ما فی مصنف ابن ابی شیبہ والدارقطنی فی حدیث ابن عمر المتقدم قلت یارسول اللہ ارأیت لو طلقتھا ثلاثا قال اذاً قد عصیت ربک وبانت منک امرأتک وفی سنن ابی داؤد عن مجاھد قال کنت عند ابن عباس فجاءہ رجل فقال انہ طلق امرأتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادھا الیہ ثم قال ایطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا عصیت ربک وبانت منک امرأتک وفی موطا مالک بلغہ ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا تری علیّ فقال ابن عباس طلقت منک ثلاثا وسبع وتسعون اتخذت آیات اللہ ھزوا وفی الموطا ایضا بلغہ ان رجلا جاء الی ابن مسعود فقال انی طلقت ثمانی تطلیقات فقال ما قیل لک فقال قیل لی بانت منک قال صدقوا ھو مثل ما یقولون وظاھرہ الاجماع علی ھذا الجواب وفی سنن ابی داؤد وموطا مالک عن محمد بن ایاس بن البکیر قال طلق رجل امرأتہ ثلاثا قبل ان یدخل بھا ثم بدا لہ ان ینکحھا فجاء لیستفتی فذھب معہ فسأل عبد اللہ ابن عباس وابا ھریرۃ عن ذلک فقالا لا نری ان تنکحھا حتی تنکح زوجا غیرک الخ (فتح القدیر کتاب الطلاق ص۲۳۰ ج۳) ظفیر۔

طلق ثلثاً تقع واحدة رجعية وهذا هو المنقول عن بعض الصحابة وبه قال داؤد الظاهري واتباعه وهو احد القولين لمالك ولبعض اصحاب احمد -

الجواب:- اس کی تحقیق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں کی ہے[1] اور وقوع طلقات ثلاثہ کو ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کو رد کیا ہے اور نصوص قطعیہ سے اس صورت میں حلالہ ثابت ہے، بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی ھذا ھو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - فقط

سوال (۳۷۸):- ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاق دی اور پھر نکاح کرلیا، بعد ساتھ آٹھ برس کے پھر دو طلاق دی اور پھر نکاح کرلیا، کیا بحکم شرع شریف جائز ہے یا نہیں -

دو طلاق دے کر نکاح کرلیا، سات سال بعد پھر دو طلاق دی اور نکاح کرلیا، کیا حکم ہے

الجواب:- اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور چونکہ درمیان میں نکاح غیر زوج ثانی سے نہیں کیا، لہذا پہلی دو طلاق منہدم نہیں ہوئی، کیونکہ انہدام طلقات اولیٰ زوج ثانی سے ہوتا ہے کما فی الدر المختار والزوج الثانی یھدم الثمادون الثلاث ایضاً ای کما یھدم الثلث اجماعاً الخ[2] پس جب کہ زوج ثانی درمیان میں حائل نہیں ہوا تو پہلی دو طلاق منہدم نہ ہوں گی، اور پچھلی دو طلاقوں میں ایک طلاق ان کے ساتھ مل کر تین طلاق ہو جاویں گی، اور جب کہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہوگئی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور وہ نکاح جو بعد میں کیا باطل ہوا، کما فی الدر المختار لا ینکح مطلقة بھا ای بالثلث لا حتی یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ الخ[3]

[1] دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص۲۵ ج۳ ۱۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعة مطلب مسئلة الھدم ص۴۲۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [3] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص۴۳۹ ج۲ ۱۲ ظفیر -

ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا طلاق دیدو، میں نے اسی سے لکھوا کر بھیج دیا کیا حکم ہے

سوال (۳۷۵) :- عرصہ ایک سال کا گذرا، میں نے اپنی اہلیہ کو غصہ کے عالم میں طلاق ذریعہ خط لکھوا کر وطن روانہ کر دیا، صورت طلاق دینے کی یہ ہے کہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں، مجھ کو ہر وقت خوف خدا غالب تھا، بدیں وجہ کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے، اسی غلطاں وپیچاں میں اپنے دل میں خیال کیا کہ فال قرآن کے ذریعہ سے فیصلہ کرنا مناسب ہے، چنانچہ ایک حافظ قرآن سے ذکر کیا کہ آپ میری زوجہ کے متعلق فال دیکھئے، لہذا حافظ صاحب نے فال دیکھ کر مجھ سے کہا کہ تم اپنی اہلیہ کو طلاق دیدو، بموجب ان کے کہنے کے ان سے خط میں مکرر سہ کرر طلاق لکھوا کر بھیج دیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور میں اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہوں یا نہیں۔

الجواب :- یہ تو اس شخص کی غلطی اور نادانی ہے کہ فال کھول کر تم کو مشورہ طلاق کا دیا، اس طرح فال نکالنا اور دیکھنا شرعًا کوئی چیز نہیں ہے نہ کوئی عالم ایسا کرسکتا ہے نہ غیر عالم، لیکن تمہاری زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اب بدون حلالہ کے اس کو دوبارہ نکاح میں نہیں لاسکتے۔

تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے

سوال (۳۷۶) :- تین سال کا عرصہ ہوا کہ زید اور ہندہ کا نکاح ہوا تھا، اب آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ ہندہ کے باپ نے پنچایت جمع کی اور زید سے کہا کہ ہماری لڑکی کو ہمارے گھر جانے دو، اور ہندہ جاتی نہیں تھی، اس حالت میں زید نے کہا کہ کہو تو طلاق دیدوں، پھر ہندہ کو اس کا باپ اپنے مکان پر لے گیا، ہندہ کے چلے جانے کے بعد ہندہ کے باپ نے زید کو بہت ڈرایا کہ

---

[1] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارًا بالطلاق وان لم یکتب (ردالمحتار کتاب الطلاق ص۵۸۹/۲) وان کان الطلاق ثلاثًا فی الحرۃ ۔۔۔ لم تحل له حتی تنکح زوجًا غیرہ (ہدایہ فصل فیما تحل به المطلقہ باب الرجعۃ ص۳۷۹/۲) ظفیر۔

میری لڑکی ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ مار ڈالیں گے، پھر ایک روز عمر کے مکان پر ہندہ کا باپ اور چچازاد بھائی آئے اور زید سے کہا کہ ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ ہندہ بھاگ جاوے گی اور تم اپنی جان بچانا چاہو تو طلاق دیدو، زید نے عمر اور ہندہ کے باپ اور چچازاد بھائی کے روبرو چھ مرتبہ کہا کہ طلاق دیدی، ہندہ نے جب سنا کہ مجھ کو طلاق دیدی تو باپ پر سخت ناراض ہوئی، طلاق دینے کے دو ماہ بعد موقع پاکر ہندہ زید کے مکان پر چلی گئی اور اب زید کے مکان میں ہے، آیا نکاح ثانی پڑھایا جاوے یا نہیں؟

الجواب:- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں، بغیر حلالہ کے ہندہ زید کے لئے دوبارہ حلال نہیں ہوسکتی، اور اس کا اس کے بغیر زید کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا، البتہ حلالہ کے بعد ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہے اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ ہندہ طلاق کی عدت کے بعد یعنی اگر وہ غیر حاملہ ہے اور اس کو حیض آتا ہے تو تین حیض آنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر وطی کے بعد ہندہ کو طلاق دے، پھر ہندہ اس طلاق کی عدت گذارنے کے بعد زید سے نکاح کرے تو جائز ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره[1] الایۃ اور سوال میں اگرچہ اضافۃ الی الزوجہ صراحۃً نہیں، مگر فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ اضافۃ کا صراحۃً ہونا ضروری نہیں ہے کما فی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ اھ شامی ص ۵۹۰ ج ۲ البتہ اگر ایسی صورت میں کہ جس میں اضافت طلاق الی الزوجہ صراحۃً نہ ہو، اور شوہر یہ کہے کہ میری نیت وارادہ میں اپنی زوجہ مراد نہ تھی کسی دوسری عورت یا مرد کا خیال کرکے اس کی نسبت یہ کہا تھا کہ اس کو طلاق دی تو دیانۃً اس کا قول معتبر ہے اگرچہ قاضی بسبب قرائن ظاہرہ کے اس کو نہ مانے گا قال الشامی ناقلا عن البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال

---

[1] سورۃ البقرہ - رکوع ۲۹ - ظفیر

لم اعن امرأتی یصدق الخ شامی ص۵۹۱ ج۲ فقط واللہ اعلم۔

سہ طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۳۷۷):- شخصے در ساعت دوازدہم شب عالم محلہ را بخانہ خود آوردہ گفت کہ زوجہ ام را سہ طلاق دادم شما مہربانی کردہ برادرش را بیاریہ، مولوی موصوف گفت چہ می گوئی، گفت شما سخن من اعتبار نہ کنی، حسب شریعت محمدی زن خود را سہ طلاق دادم اگر نشود بفرمائید کہ چہ گویم، مولوی صاحب بیروں آمد و ایں سخن را ظاہر نہ نمود تا آنکہ با پدر مطلق بوجہ معاملہ دنیوی سخنہا درمیان آمد دریں اثناء مولوی صاحب اظہار طلاق نمود و زن مطلقہ با دو عورت گفتہ بود کہ مرا طلاق دادہ است دریں صورت مطابق شرع شریف بر زن موصوفہ طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب:- ہر سہ طلاق بر زوجہ اش واقع شد[1]، باقی برائے ثبوت عند القاضی بصورت انکار شوہر از طلاق ضرورت شہادت دو مرد عادل یا یک مرد و دو زن است پس اگر مولوی صاحب مذکور و ہر دو زن شہود عدول اند انکار شوہر مسموع نخواہد شد و حکم طلاق دادہ شود، و اگر شوہر مقر است حاجت شہود برائے اثبات طلاق نیست. کما فی عامۃ الکتب المعتبرۃ[2]۔

میں تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا اس کہنے سے ہندہ کو کے طلاق ہوئی

سوال (۳۷۸):- زید اپنی عورت ہندہ کی نسبت یہ الفاظ لکھ کر اپنے نفس پر حرام کرتا ہے کہ میں نے تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا ہے، اور مراد ظاہر الکھتا ہے کہ اب کوئی تعلق بموجب شرع محمدی میرا ہندہ سے نہیں رہا، اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو شرع محمدی کو جانتا ہے تو اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

---

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیرا الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۷۹ ج۲، ظفیر۔ [2] ونصابہا لغیرہا من الحقوق الخ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان الخ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۵۱۵ ج۴، ظفیر۔

میں صرف نماز روزہ جانتا ہوں شرعاً کیا حکم ہے، بینوا۔

اس پر ایک مجیب مسمیٰ محمد حیدر اللہ خاں نے جواب لکھا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاق کو ایک شمار کیا جاتا تھا، لہٰذا صورت مسئولہ میں ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوئی، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا جواب حسب ذیل ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور جو لوگ عدم وقوع ثلاث کی اس صورت میں قائل ہیں ان کا رد صاحب فتح القدیر حسب ذیل فرماتے ہیں اما اولاً فاجماعہم ظاہر، لانہ لم ینقل عن احد منہم انہ خالف عمر رضی اللہ عنہ حین امضی الثلث ا ھ الی ان قال وقد اثبتنا النقل عن اکثرہم صریحا بایقاع الثلث ولم یظہر لہم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ا ھ[1]۔ فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے غیر مقلد کا فتویٰ پیش کرتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۳۷۹):۔ زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو ایک ہی جلسہ میں متواتر تین طلاقیں دی اور اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے فتووں کو استدلال میں پیش کرتا ہے، ایسی صورت میں رجوع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ تین طلاق کے بعد عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے اور بلا حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے کہ نص قطعی سے یہ ثابت ہے اور اجماع امت اس پر ہے، کسی کا خلاف اس میں معتبر نہیں ہے اور اس کے خلاف جو فتویٰ دے وہ فتویٰ صحیح نہیں ہے، زید کو رجوع کرنا اپنی زوجہ کو بلا حلالہ کے درست نہیں ہے[2] کما قال اللہ تعالیٰ

---

[1] فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۳۳۶ ج ۳، ۱۲ ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ ا ھ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا والاصل فیہ قولہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص ۳۷۹ ج ۲) ظفیر۔

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[1] - قال فی الشامی وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع الثلث - قال فی الفتح بعد سوق الاحادیث الدالة علیه وهذا یعارض ما تقدم رای من حملها واحدة، واما امضاء عمر الثلث علیهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها کانت واحدة فلا یکن الا وقد اطلعوا فی الزمان المتاخر علی وجود ناسخ او لعلمهم بانتهاء الحکم لذلک الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال، ومن هذا قلنا لو حکم حاکم بانها واحدة لم ینفذ حکمه الخ[2] شامی ص۷۱۹ ج۲ -

سوال (۳۸۰):- ماقولکم رحمکم الله فیمن قرأ اولاً کلمة لا اله الا الله محمد رسول الله ثم قال لزوجته انت طالق ثلاثا متصلا غیر منفصل واتفق العلماء بعد اختلافهم فی وقوع الطلاق وعدمه ان ما یفتی به مولانا انور شاہ یسلو کلهم -

لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھ کر فوراً تین طلاق دی کیا حکم ہے

الجواب:- تطلق زوجته ثلاثا فی هذه الصورة بلا مریة ولا اختلاف معتبر کذا فی المعتبرات قال فی رد المحتار فی بحث الاستثناء فهذا کما تری صریح فی ان سبحان الله عقب الیمین فاصل یبطل للاستثناء اما انه استثناء فلم یقل به احد الخ[3] ص۷۶۵ ج۲ وایضاً فی بحث وقوع الثلث بکلمة واحدة قوله ثلث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی

[1] سورة البقرة - ۲۹ - ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ص۵۸۶ ج۲ ۱۲ ظفیر

[3] رد المحتار باب التعلیق قبیل مطلب لهم لفظ انشاء الله هل ابطال او تعلیق ص۷۶۵ ج۲ ۱۲ ظفیر

ثم نقل الاجماع على ذلك وقال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الخ ومن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف؎ فقط

سہ طلاق دارم کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۱۸۳۱): شخصے گفت سہ طلاق دارم و زنش حاضر نہ بود، پس خطاب و اشارت مفقود گردید، یا شخص مذکور زن خود را سر زدہ می گوید کہ سہ طلاق دارم اما خطاب و اشارت نمی کند و نہ نام زن گرفتہ است یا زن حاضر است لیکن خطاب و اشارت نمی کند، اندریں صورت علماء بنگالہ دو فریق گردیدند، فریقے می گویند کہ زوجہ مرد مطلقہ نہ گردید، زیرا کہ اضافت معنوی یافتہ نہ شد، وآں شرط وقوع طلاق است، و فریق ثانی می گویند کہ عادۃً زنش مطلقہ گردد، پس دریں صورت رائے جناب چیست و حکم شرعی چہ۔

الجواب: اقول قال الشامی قبیلہ ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق انتہی؎ ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ؎ الخ پس از لفظ ما لم یرد غیرہا ہماں مراد است کہ در سابق گفتہ کہ اگر شوہر در صورتیکہ اضافت الی الزوجہ نباشد بگوید لم اعن امرأتی من زوجہ خود را ازیں طلاق ارادہ نکردہ ام زوجہ اش مطلقہ نہ شود، واما ہرگاہ ہیچ نہ گفتہ چنانکہ در صورت مسئول عنہا است زنش مطلقہ گردد کما قال الشامی ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک الخ فقط۔

؎ رد المحتار کتاب الطلاق ص۶۶۶ ج۲ ۱۲ ظفیر ؎ رد المحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲ ۱۲ ظفیر ؎ رد المحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۲) :- زید نے اپنی عورت ہندہ کو حالت غیض میں لفظ طلاق سے طلاق دیا، اور ایک برس اس سے علیحدہ رہا مکان سے باہر نہیں کیا، نان ونفقہ دیتا رہا، اور زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق سے محض طلاق مراد لیا ہے کوئی دوسری نیت نہیں کی دریافت کرنے پر اسی لفظ کو دوہراتا رہا — آیا زید اپنی عورت سے دوبارہ نکاح یا رجعت کر سکتا ہے یا نہ -

الجواب :- اگر زید نے اپنی زوجہ کو ایک طلاق دی ہے یعنی ایک دفعہ لفظ طلاق کہا ہے تین دفعہ نہیں کہا اور پھر جو دریافت کرنے پر لفظ طلاق کہا ہے تو اس سے اس کی غرض ونیت اسی طلاق سابق کی خبر دینا تھی تو اس صورت میں زید اس کو عدت کے اندر بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے ھکذا[1] فی کتب الفقہ -

ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۳) :- زید نے عمر کو "جس کے سر پر انگریزی بال ہیں" کہا کہ تم اس طرح بال رکھنے چھوڑ دو، جس کے جواب میں عمر نے بطور ہنسی کے کہا کہ تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو، زید نے ہنسی ہی میں جواب دیا کہ میں نے چھوڑ دیا، جس پر عمر نے کہا بلکہ تین دفعہ طلاق کا لفظ اپنی زبان سے کہدو، زید نے فوراً طلاق، طلاق، طلاق، پانچ سات مرتبہ طلاق کا لفظ کہدیا، آیا طلاق پڑ گئی یا نہیں، اور پڑی تو کونسی، زید بیوی کو جدا کرنا نہیں چاہتا -

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت مغلظہ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، حدیث

---

[1] واذا قال انت طالق ثم قیل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لانه جواب (رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۲۲/۲۳۲) ظفیر -

شریف میں وارد ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد وعد منھن الطلاق[1] و قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2] الآیہ۔

پانچ چھ بار کہا کہ تجھ کو طلاق دے چکا تو طلاق مغلظہ ہوگئی

سوال (۳۸۴):- زید نے ناراض ہوکر پانچ چھ بار مجمع عام میں یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے چکا تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہے، ہندہ نے عاجز آکر بکر سے نکاح ثانی کرالیا، لیکن پھر اب زید ہندہ کا دعویٰ کرے تو جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اگر بعد عدت کے اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ صحیح ہے اور زید کا دعویٰ باطل اور غیر مسموع ہے، لیکن اگر ہندہ کے پاس دو گواہ معتبر طلاق کے نہیں ہیں، اور زید طلاق سے انکار کرتا ہے، تو پھر قول زید کا معتبر ہے[3]

شوہر اہل حدیث ہے اور بیوی حنفی شوہر نے ایک وقت میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد شادی جائز ہے یا نہیں

سوال (۳۸۵):- زید اہل حدیث ہے اور اس کی بیوی ہندہ حنفیہ ہے، زید نے چند معززین کی رو برو اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق ایک وقت میں دی، ہندہ کا بیان ہے کہ عقائد احناف کے مطابق مجھ پر تین طلاق واقع ہوگئی، میں عقد ثانی کروں گی ایسی صورت میں ہندہ کو کیا کرنا چاہئے جب کہ اس کی عدت بھی گذر چکی ہے۔

الجواب:- ہندہ کا قول صحیح ہے تین طلاق اس پر موافق مذہب حنفیہ کے واقع ہوگئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، عدت کے گذر جانے کے بعد اس کو دوسرا نکاح

---

[1] عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۳) ظفیر [2] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹۔ ظفیر [3] ونصابھا لغیرھا من الحقوق الخ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر۔

کرنا درست ہے اور عدت کا گذر جانا تحریر بالا سے معلوم ہوا، پس ہندہ بلا تردد نکاح ثانی کرے کذا فی کتب الفقہ[1]۔

بارہ طلاق دی تو بعد عدت عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں

سوال (۳۸۶):- ایک شخص نے اپنی عورت کو تنہائی میں طلاق بارہ طلاقیں دی بطور استہزاء، عورت ایک مدت کے بعد والدین کے گھر گئی، اور ایک عالم سے مسئلہ دریافت کیا، عالم نے کہا کہ بر سبیل انکار زوج قضاءً طلاق واقع نہ ہوگی مگر دیانۃً اور عورت مذکورہ چند وجوہ سے دس سال تک والد کے گھر رہی کہ اگر زوج کے گھر جاوے تو بوجہ وقوع طلاق ارتکاب زنا لازم آوے گا، اور کچھ حصہ مہر کا شوہر کے ذمہ ہے اور شوہر نے نکاح کرلیا سوتن کا خوف ہے اور شوہر کو دونوں کے نفقہ کی وسعت نہیں، پس صورت مذکورہ میں عورت کو بلا اجازت شوہر کے والد کے گھر جانا اور عالم سے مسئلہ دریافت کرنا اور بوجہ نہ پانے مہر کے اپنے نفس کو زوج سے روکنا جائز ہے یا نہیں اور عورت مذکورہ کو اپنی سوتن کے ساتھ زبردستی ایک مکان میں رکھنا جائز ہے یا نہ، اور زوج کو امساک بالمعروف یا تسریح باحسان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں، اور اگر ترک عمل باحد الامرین واجب ہے تو شوہر پر کیا لازم آئے گا، اور بنا بر مذہب شافعیؒ عمل باحد الامرین کرنا بوجہ شدت ضرورت کے احناف کو جائز ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس شخص کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور دیانۃً اس عورت کو درست ہے کہ بعد عدت کے دوسرا نکاح کرلیوے، لیکن بصورت انکار شوہر از طلاق قاضی بدون دو گواہان عادل کی شہادت کے حکم طلاق کا نہ کرے گا[2]

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثاً وقعن لما تقرر انہ متی ذکر العدد کان الوقوع بہ اٰخر ان فرق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ۴۲۲/۲ و ص ۴۲۶/۲) ظفیر [2] ثلاث جدہن جد وہزلہن جد النکاح والطلاق والرجعۃ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۴) ظفیر

اور قاضی چونکہ وقوع طلاق کا حکم نہ کرے گا اس لئے بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے جانے کی وجہ سے سقوط نفقہ کا حکم کرے گا اور عورت کو جب کہ علم طلاق کا ہے تو اس کو روکنا اپنے نفس کو شوہر سے درست ہے بلکہ ضروری ہے، شامی میں ہے بشرح قول در مختار سمعت من زوجها انه طلقها الخ کے وینبغی لها ان تهرب منه الخ[1] ص ۵۴۴ ج ۲ شامی اور زوجہ اپنے رہنے کے لئے علیحدہ مکان کا مطالبہ زوج سے کر سکتی ہے اور سوتن کے ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے، در مختار میں ہے وکذا تجب لها السکنیٰ فی بیت خال عن اهله واهلها الخ ونقل المصنف عن الملتقط کفایته مع الاحماء لا مع الضرائر الخ وفی الشامی فان المنافرة مع الضرائر اوفر الخ[2] اور زوج کو لازم ہے کہ حسب ارشاد باری تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان[3] الایہ اپنی زوجہ کو اگر رکھے معروف کے ساتھ رکھے ورنہ چھوڑ دے، اور کالمعلقہ نہ رکھے اور اگر اس پر عمل نہ کرے گا، حاکم اس کو احد الامرین پر مجبور کرے گا مگر عندالحنفیہ حاکم خود تفریق نہیں کر سکتا کما قالہ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فقط

دو طلاق دی پوچھنے پر کہا کہ تین طلاق دیدی تو کیا حکم ہے

سوال (۳۸۷): - کسی نے سینچر کو دو طلاق دی، دو تین روز کے بعد شوہر سے دریافت کرنے پر کہا کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، اس صورت میں بعض عالم کہتے ہیں تین طلاق نہیں ہوں گی۔ کیونکہ حکایت محکی عنہ کی نہیں ہے، اس میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: - اس صورت میں شوہر کے دوبارہ کہنے سے کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، تین طلاق واقع ہوجاویں گی کما صرح بہ الفقہاء۔ فقط

---

[1] رد المحتار باب الرجعة ص ۷۴۸ ج ۲ - ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار باب النفقة ص ۹۱۲ ج ۲ وص ۹۱۳ ج ۲ - ظفیر

[3] سورة البقرہ - ۲۸ - ظفیر

تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے	**سوال** (۳۸۸) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ

کو طلاق دیدی کچھ روز کے بعد اور طلاق پھر دس بیس روز کے بعد اور طلاق دیدی تو تینوں طلاقوں میں کونسی طلاق ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہو گئیں[1]۔

گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک طلاق دی اور ایک استعفاء دیا کہا کیا حکم ہے	**سوال** (۳۸۹) :- اکثر گواہ کہتے ہیں کہ شیخ کرامت علی نے اپنی زوجہ کو ان الفاظ

سے کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن طلاق دیا میں نے، اور کرامت علی اور ایک گواہ کہتا ہے کہ ان الفاظ سے طلاق دی اور کہا کہ تجھ کو استعفاء دیا میں نے، بعد اس کے باہر آکر کہا تجھ کو طلاق دیا میں نے، اب کوئی صورت ایسی ہے کہ پھر زوجہ و شوہر میں نکاح ہو جاوے۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی شوہر اول سے نہیں ہے ھکذا فی عامۃ کتب[2] الفقہ۔

طلاق دو طلاق بائن طلاق کہا تو کیا حکم ہے	**سوال** (۳۹۰) :- کوئی شخص کہتا ہے کہ میں

نے اپنی بیوی کو اس طرح پر طلاق دی کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق دیا اور اس خیال سے کہ اس کہنے سے اس کی بیوی مطلقہ مغلظہ ہوئی اس کو کسوت اور نفقہ بھی دیدیا، طلاق کے گواہ ایک مرد اور دو عورتیں ہیں، مرد کہتا ہے کہ اس نے تین طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے، ایک عورت کہتی ہے کہ دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے دوسری

---

[1] والزوج الثاني يهدم بالدخول فلو لم يدخل لم يهدم اتفاقا مادون الثلاث (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ص۲۴۶ ج۲) ظفیر۔

[2] وان كان الطلاق ثلاثا في الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ص۳۷۹ ج۲) ظفیر۔

عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ خیال نہیں رہا کہ لفظ بائن دو طلاق کے بعد کہا یا تین کے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ خود شوہر اقرار تین طلاق کا کرتا ہے اور اس کو مطلقہ مغلظہ سمجھ کر عدت کا نفقہ بھی دیدیا تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، بلا حلالہ کے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں[1] ہے اور اقرار شوہر کی حالت میں کسی گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہے البتہ انکار شوہر کی حالت میں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے طلاق ثابت ہو جائے گی اور چونکہ بائنہ صریح کو ملحق ہو جاتی ہے[2] لہذا جو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے اس کی گواہی کے موافق بھی تین طلاق ہوگئی، پس بہرحال عورت مطلقہ ثلثہ ہوگئی۔

طلاق مغلظہ کہا تو کونسی طلاق ہوئی اور کتنی

سوال (۳۹۱):- کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ پر طلاق مغلظہ ہے اور اس سے اس نے کسی عدد کی نیت نہیں کی، بلکہ یہ مراد لیا کہ بغیر حلالہ کے نکاح درست نہ ہو، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوں گی اور وہ حرام مغلظہ ہو جاوے گی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما فی الدر المختار فان نوی ثلاثا فثلث لانہ فرد حکمی[3]، اور جس طلاق میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ تین طلاق ہیں وفی الشامی قد عللوا صحۃ نیۃ الثلث فی جمیع

---

[1] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا اھ ہدایہ باب الرجعۃ ص۳۷۹ ج۲) ظفیر

[2] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکنایات ص۶۴۲ ج۲) ظفیر۔

[3] ایضاً باب الصریح ص۵۹۹ ج۲ ۱۲ ظفیر۔

ما امر بانہ وصف الطلاق بالبینونۃ وھی نوعان خفیفۃ وغلیظۃ فاذا نوی الثانیۃ صح نیقال ان تاء الوحدۃ لا تنافی ارادۃ البینونۃ الغلیظۃ وھی مالا تحل لہ المرأۃ معھا الا بزوج آخر الخ[۱] ص ۴۵ ج ۲۔

جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہوگئی، بلا حلالہ جائز نہیں

سوال (۳۹۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو عرصہ چھ سال کا ہوگیا چونکہ مسماۃ مذکورہ نے ایک نوٹس واسطے گزارہ شخص مذکور اپنے شوہر کو دیا۔ شخص مذکور نے اس کے پہنچنے پر نوٹس و کاغذ اسٹامپ طلاق نامہ کاتب کے پاس لیجا کر کہا کہ میں نے مسماۃ کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ کاتب نے طلاق نامہ تحریر کیا۔ گواہان حاشیہ اس جگہ پر موجود نہیں تھے۔ بیان کاتب و گواہان حاشیہ و نقل کاغذ طلاقنامہ پیش کردہ مسماۃ مذکورہ روبروئے عدالت بنا بر ملاحظہ لف ہیں۔ اب تک مسماۃ مذکورہ اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہے، طلاق مذکور جائز ہے یا نہیں اور اس کا دوبارہ نکاح ہمراہ شوہر خود درست ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: موافق طلاق نامہ منسلکہ مصدقہ عدالت مسماۃ مذکورہ پر تین طلاق واقع ہوگئی۔ اور جب کہ کاغذ طلاق نامہ خود شوہر نے رجسٹری کرایا اور داخل عدالت کیا اور اقرار اس کے مضمون کا کیا تو پھر انکار اس کا تین طلاق سے معتبر نہ ہوگا، ہکذا فی کتب الفقہ[۲]۔ اور بعد تین طلاق کے بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا[۳]۔ فقط۔

---

[۱] ردالمحتار، باب الصریح ص ۶۱۸ ج ۲۔ [۲] ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹)

[۳] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ الخ لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۸ ج ۲) (ظفیر)

تین طلاق کے بعد زبردستی بیوی رکھ لے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گواہوں کے سامنے طلاق دی اور تین دی، بعد کو زوج نے اس عورت کو بلا نکاح وحلالہ کے جبراً اپنے گھر میں رکھ لیا، وہ عورت اس فعل سے بہت متنفر ہے مگر مجبور ہے اور چند آدمیوں نے بھی مل کر اس عورت کو جبراً زوج کے حوالہ کردیا یہ عورت اس پر حرام ہے یا کیا۔ اور معاونین جو اس شخص کے ہیں ان کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب:۔ اگر دو گواہ معتبر اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے تین طلاق اس شخص نے اپنی زوجہ کو دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی اور اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے اور وہ شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے، اور جو لوگ اس بدفعلی کے معاون ہوئے ہیں وہ لوگ بھی اسی کے حکم میں ہیں اور زوجہ مجبور ہے، اگر وہ اس فعل کو برا جانتی ہے اور حتی الامکان اس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہربان ہیں شاید اس کی مجبوری پر نظر کرکے اس کے گناہ معاف کردیں۔

ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم

سوال (۳۹۱) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں ایک وقت اور ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ تجھکو طلاق دیا۔ اس صورت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہی مذہب ہے کہ تین طلاق واقع ہوگئی اور امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ مجلس واحد ہے تو ایک طلاق ہوئی اور رجعت کرسکتا ہے، مولانا عبدالحی صاحبؒ کی بھی یہی رائے ہے مگر حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فتاویٰ رشیدیہ میں صاف تحریر فرمادیا ہے کہ تین ہی طلاق ہوں گی اور ضرورت کچھ ملحوظ نہ ہوگی، اس صورت میں رجعت یا نکاح جدید ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر دو مرتبہ لفظ طلاق کا کہا تو حکم ظاہر ہے کہ عدت میں رجعت درست ہے اور اگر تین مرتبہ تو عورت مغلظہ بائنہ ہوگئی بدون حلالہ کے

کوئی صورت دوبارہ نکاح کرنے کی بھی نہیں ہے[1] اور فتویٰ حضرت اقدس مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عین حق وصواب بلاریب وارتیاب ہے۔ شامی میں محقق صاحب فتح القدیر سے نقل فرمایا ہے کہ اس صورت میں اجماع صحابہ وقوع سہ طلاق میں ہے اور شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض حنابلہ نے خلاف کیا ہے جو معتبر نہیں ہے یا روافض کا خلاف ہے جو مردود ہے، بہرحال اس میں کچھ گنجائش نہیں ہے۔ محقق موصوف نے نہایت مدلل اس کو بیان فرمایا ہے۔ ومن ھذا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتہاد فیہ فھو خلاف لا اختلاف الخ شامی[2]۔

ایک مجلس میں تین طلاق

سوال (۳۹۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک مجلس میں دی اور عورت کا اس سے علیحدہ ہونا باعث مضرت ہے، حنفی مذہب میں کوئی طریقہ طلاق واقع نہ ہونے کا تحریر فرمائیے۔ اگر حنفی مذہب میں ایسا طریقہ نہ ہو تو حنفی کو خاص مسئلہ میں دوسرے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہ؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئیں بدون حلالہ کے زوج اول کے لئے حلال نہیں ہے اگرچہ باعث مضرت ہے، اگر مضرت تھی تو طلاق کیوں دی، اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ کوئی کراہت اس کے مذہب کی رو سے لازم نہ آوے اور یہاں کراہت بلکہ حرمت ہے لہٰذا اس صورت میں جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار لکن یندب للخروج

---

[1] واذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین فلہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت بذلک اولم ترض الخ وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ ص۳۷۳ ج۲ و ص۳۷۸ ج۲) [2] رد المحتار باب الصریح ص۵۷۷ ج۲۔ ظفیر۔

من الخلاف لاسیما للامام لکن بشرط عدم لزوم ارتکاب مکروہ مذہبہٖ[1]. فقط

یہ کہا کہ فارغ خطی لکھ چکا تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۶) محمد ابراہیم نے اپنی زوجہ مسماۃ بندی کی نسبت اپنے بھائی کو یہ خط لکھا کہ میں اس کو ایک سال ہوا طلاق دے چکا تھا اور فارغ خطی بھی لکھ کر اپنے بھائی کے پاس بھیجدی اور چند مرتبہ لفظ فارغطی زوجہ کی نسبت لکھا. اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی؟ اگر دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نکاح جائز ہو تو اس کو نفقہ دینا جائز ہے یا نہ؟

الجواب:-

اس صورت میں مسماۃ بندی پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور ظاہر یہ ہے کہ تین طلاق واقع ہوئی لہذا بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں ہے، اور حلالہ کی صورت یہ ہے کہ عدت یعنی تین حیض کے بعد وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور وہ بعد دخول و وطی طلاق دیوے پھر عدت گذرنے کے بعد شوہر اول نکاح کرسکتا ہے اور نفقہ مطلقہ کا عدۃ کے اندر شوہر کے ذمہ لازم ہے اور بعد عدۃ کے اگر چاہے بطریق احسان کے دیوے کچھ حرج نہیں ہے[2]. فقط

ایک مرتبہ کہا طلاق دی اور پھر تین لکیریں کھینچیں کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۳۹۷) زید نے اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی یہ کہہ کر تین لکیریں اپنی انگشت سے زمین پر نکالیں اور زید کا بیان ہے کہ میں نے تینوں لکیروں سے تین طلاق کا ارادہ کیا ہے. اس صورت میں طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا بائن؟

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطهارة ص ۱۳۶/۱ وص ۱۲۷/۱. ظفیر [2] وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ ... لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ ص ۳۷۹/۲) واذا طلق الرجل امرأته فلها النفقة والسکنی فی عدتها رجعیا کان او بائنا (ہدایہ ص ۴۲۱/۲) ظفیر:

الجواب :- تین طلاق مغلظہ زید کی زوجہ پر واقع ہوئی[1]۔ بدون حلالہ کے اس سے نکاح زید کا درست نہیں۔

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۹۸) اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو چند بار طلاق دے یعنی تین دفعہ سے زیادہ یہ کہہ دے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو اب پھر اس عورت سے بغیر حلالہ کے وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اب اس مطلقہ سے اس کو تعلق زوجیت کا باقی رہا یا نہیں اور حلالہ کی شکل کیا ہے۔ آیا جس سے اس کا نکاح کرایا جائے پہلے اس سے شرط کر لی جاوے کہ نکاح کے بعد تو طلاق دیدینا اور صحبت نہ کرنا، یا نابالغ سے اس کا نکاح کرا دیا جائے اور وہ نابالغ اس کو طلاق دیدے تب اس سے نکاح کیا جاوے بینوا توجروا۔

الجواب :- بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کا نکاح درست نہیں ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کا وطی کرنا شرط ہے، نابالغ غیر قادر علی الجماع سے حلالہ نہیں ہو سکتا اور پھر نابالغ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی، مراہق یعنی قریب البلوغ اگر نکاح کر کے وطی کرے اور بعد بلوغ کے طلاق دے تو صحیح ہے اور شرط طلاق کی شوہر ثانی سے ذکر نی چاہئے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعد نکاح کے وہ خود طلاق دیدیوے، اس وقت بعد گذرنے عدت کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے، درمختار میں ہے وکرہ التزوج تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحليل الخ كتزوجتك على ان احللك وان حلت للاول لصحة النكاح وبطلان الشرط فلا يجبر على الطلاق الخ اما اذا اضمرا ذلك لا يكره وكان الرجل ماجوراً لقصد الاصلاح[2] - درمختار۔ قوله بشرط التحليل تاويل للحديث بحمل اللعن على ذلك الخ۔ شامی[3]۔ فقط

---

[1] انت طالق هكذا مشيراً بالاصابع المنشورة وقع بعدده الخ درمختار) اى بعدد ما اشار اليه من الاصابع الاشارة اللغوية او بعدد ما اشار به منها الاشارة الحسية رد المحتار ص ۶۱۵ ج ۲

[2] الدر المختار على هامش رد المحتار ص ۷۴۳ ج ۲ باب الرجعة ۱۲

[3] رد المحتار ص ۷۴۳ ج ۲ ۱۲ ظفير

جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہیں، کوئی یہ کہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۹۹) ایک شخص نے لوگوں کے سامنے کہا کہ کون کہہ سکتا ہے بطور بہادری کے کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہے، پس زید نے بعینہ وہ جملہ بہادری کے ساتھ ادا کیا کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہیں، اس صورت میں زید کی منکوحہ پر جو بعد اس قول کے ہوئی ہے، تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ اور زید کے لئے عنداالحنفیہ حل نکاح کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں زید جس عورت سے نکاح کرے گا اس پر تین طلاق واقع ہوں گی اگر اس مطلقہ سے بعد حلالہ کے پھر نکاح کرے صحیح ہے اور اس پر دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ کما فی الشامی۔ لان الیمین فی کل وان انتھت فی حق اسم بقیت فی حق غیرہ من الاسماء۔ اور حیلہ حلت نکاح ایسے موقع میں وہ ہے جو درمختار اور شامی میں منقول ہے کہ فضولی کے نکاح کو جائز رکھے فعل کے ساتھ یعنی مہر و تقبیل وغیرہ کے ساتھ اس صورت میں اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے کل امرأۃ تدخل فی نکاحی الخ وکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث الخ[۱]۔ فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۰) ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دی۔ آیا تینوں طلاق ایک مجلس کی تین ہی کے حکم میں ہیں یا ایک کے حکم میں۔ درصورت ثانی رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک صاحب نے جواب ذیل لکھا ہے کہ

الجواب:۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ طلاق ثلاثہ مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہذا رجوع کر سکتا ہے چنانچہ مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷ میں مروی ہے

---

[۱] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار مطلب قال کل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا ص۱۸۹ج۳ ۱۲ ظفیر۔

عن ابن عباس رضؓ قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر وسنتین من خلافۃ عمرؓ طلاق الثلث واحدۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک مرتبہ کی تین طلاق ایک ہی طلاق کے حکم میں ہوتی تھی۔

محررہ عبدالرحمٰن، مدرس مدرسہ مطلع معلوم

اس پر حضرت مفتی عزیزالرحمٰن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب:۔ اقول وباللہ التوفیق. یہ فتویٰ مخالف ہے آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے جیسا کہ ردالمختار میں ہے وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث قال فی الفتح بعد سوق الاحادیث الدالۃ علیہ وھذا یعارض ماتقدم واما امضاء عمر الثلث علیھم مع عدم مخالفۃ الصحابۃ لہ وعلمہ بانھا کانت واحدۃ فلا یمکن الا وقد اطلعوا فی الزمان المتاخر علی وجود ناسخ او بعلمھم بانتھاء الحکم لذلک الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرھم صریحًا بایقاع الثلث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال وعن ھذا قلنا لو حکم حاکم بانھا واحدۃ لم ینفذ حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتہاد فیہ فھو خلاف لا اختلاف[1] الخ ص ۴۱۹ شامی۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی اور بلا حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے، قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ[2]۔ الآیۃ. احادیث میں بھی صراحت موجود ہے، صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے ان الرجل

---

[1] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

[2] سورۃ بقرہ ع ۲۹ - ۱۲ ظفیر۔

طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول۔

دار قطنی ص۴۳۸ میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلق الرجل امرأته ثلاثا فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ ویذوق کل واحد منهما عسیلة الآخر۔ اس طرح کی صریح حدیثوں کے ہی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ ظفیر)

سلہ دیکھئے بخاری شریف ص۷۹۱ ج۲ مسلم شریف ص۴۶۳ ج۱ مسلم کے الفاظ بہت واضح ہیں، عن عائشة قالت طلق رجل امرأته ثلاثا فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان یدخل بها فاراد زوجها الاول ان یتزوجها فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن ذلك فقال لا۔ حتی یذوق الآخر عسیلتها کما ذاق الاول۔ امام نووی نے اس کی صراحت کرتے ہوئے لکھا ہے وبه قال جمیع العلماء من الصحابة والتابعین۔ امام مسلم نے دوسری جگہ اور وضاحت سے لکھا ہے وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالك وابو حنیفة واحمد وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلث (مسلم ص۴۷۸ ج۱) رہا معاملہ ابن عباس کی حدیث کا سو اس کا جواب امام نووی نے دیا ہے واما حدیث ابن عباس فالاصح ان معناہ انه کان فی الامر الاول اذا قال لها انت طالق انت طالق ولم ینو تاکیدا ولا استینافا یحکم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستیناف بذلك فحمل علی الغالب الذی هو ارادة التاکید فلما کان فی زمن عمر رضی وکثر استعمال الناس بهذہ الصیغة وغلب منهم ارادة الاستیناف بها حملت عند الاطلاق علی الثلث عملاً بالغالب لسابق الی الفهم منها فی ذالك العصر الخ (نووی شرح مسلم ص۴۷۸ ج۱) احصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس صورت میں حضرت عمرؓ کے زمانہ تک ایک مراد لی جاتی تھی، یہ سمجھ کر کہ تاکید کے لئے تین مرتبہ کہا ہے، مگر عہد عمرؓ میں عموماً ---- از سر نو متعدد طلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس اطلاق کی صورت میں اسے تین قرار دیدیا۔ یہ مطلب (بقیہ بر ص۳۵۳)

خواہ نہ جانتا ہو مگر تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوں گی۔

سوال (۴۰۱) زید بے علم کو اس کی عورت نے تعلیم دی کہ سوائے گواہوں کے طلاق واقع نہیں ہوتی، تم مجھ سے الفاظ سیکھ کر مجھکو طلاق دو، بعدہ میں اپنے باپ سے یہ ظاہر کروں گی شاید کہ طلاق کے خوف سے جو فلاں کام ملتوی ہے حاصل ہو جائے۔ پس زید نے بہ تعلیم اپنی عورت کے کہا کہ ہندہ بنت بکر کو میں نے تین طلاق دی اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئیں یا نہیں ہوئیں۔

الجواب: اس صورت میں ہندہ بنت بکر پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ فقط

دو لفظ طلاق اور ایک لفظ حرام سے کتنی طلاق ہوئی۔

سوال (۴۰۲) زید نے اپنی زوجہ خولہ کو کہا توں طلاق ہے، توں طلاق ہے، توں حرام ہے۔ آیا حرام طلاق صریح سے ملحق ہو کر حکم ثلاثہ کا ہوگا یا کیا۔

الجواب: اس صورت میں بے شک لفظ حرام دو صریح طلاق سے مل کر تین طلاق کا مثبت ہوگا۔ کما فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح[۱] الخ فقط

تین دفعہ کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ہوئیں

سوال (۴۰۳) زید کے بھائی سے زید کی زوجہ ہندہ کا جھگڑا ہوا۔ اتنے میں زید آگیا، چونکہ زوجہ زید بلند آواز کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی، زید نے منع کیا کہ خاموش ہو جا، وہ خاموش نہیں ہوئی اس بنا پر رنج زائد ہوا اور ہندہ بغیر اجازت اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے لگی، اس وجہ سے زید نے یہ لفظ کہا کہ تو جاتی ہے تو تین طلاق دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر زید گھر سے باہر

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) اس لئے اور بھی درست ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی کا فتویٰ بھی تین کا ہی ہے۔ موطا امام مالک میں ہے ان رجلا قال لابن عباس انی طلقت امرأتی مائۃ تطلیقۃ فماذا تری علی فقال له ابن عباس طلقت منک بثلاث (موطا امام مالک کتاب الطلاق ص ۱۹۹) [۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص $\frac{۴۲۵}{۲}$ ج ۲ ظفیر

جانے لگا تو ہندہ نے اس کو پکڑ کر کہا کہ جاتا ہے تو میرا جھگڑا توڑ کر جا، اس پر زید نے یہ کہا کہ اگر تیری خواہش ہے تو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی۔

الجواب: ۔ درمختار و شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی طلاق منجز ہوتی ہے، تعلیق میں شمار نہیں ہوتی، لہٰذا اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئیں اور ہندہ بائنہ مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ زید کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکتی۔

ایک طلاق، دو طلاق، چار طلاق دادم سے کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۴۰۴) زید بزن عمرو دراگفت ترا ایک طلاق دو طلاق چار طلاق دادم چند شوند، از عبارت عالمگیریہ انت واحدۃ ومائۃ. انت واحدۃ والف معلوم میشود کہ محض دو واقع شوند زیرا کہ دریں عبارات یک واقع میشود. ودر اشباہ زیر قاعدہ الاعمال اولی من الاہمال ومما فرعتہ الخ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ سوال میں دو طلاق واقع ہوں گی اور لفظ چار طلاق مثل مائۃ والف لغو ہوگا. تین طلاق کیوں نہ ہوں گی؟ نظائر دقوع ثلاثہ کی عبارت کتب فقہ میں بکثرت ہیں۔

الجواب: ۔ دریں صورت سہ طلاق واقع شود بلا ریب در روایت عالمگیریہ در غیر مدخولہ است کہ آں از یک طلاق بائنہ میشود و ثانی و ثالث در صورت تفریق بر و واقع نمی شود. عبارت عالمگیریہ در فصل رابع فی الطلاق قبل الدخول این است اذا طلق الرجل امرأتہ ثلاثاً قبل الدخول بہا وقعن علیہا فان فرق الطلاق بانت بالاولی ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ الی ان قال ولو قال ولم یدخل بہا انت طالق احدی وعشرین تقع الثلاث عند علمائنا الثلاثۃ ولو احدعشر

---

[1] وان قال بامرہ او بحکمہ او بقضائہ او باذنہ او بعلمہ او بقدرتہ یقع فی الحال اضیف الیہ تعالیٰ او الی العبد اذ یراد بمثلہ التنجیز عرفا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۰۶ ج ۲) ظفیر۔

تقع الثلاث فی قولہم ولو قال واحدۃ وعشرا وقعت واحدۃ ولو قال واحدۃ ومائۃ او واحدۃ والف کانت واحدۃ فی روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وقال ابو یوسف رحمہ اللہ تقع الثلاث کذا فی المحیط.[1] پس معلوم شد کہ ایں اختلاف در غیر مدخولہ است نہ در مدخولہ۔ فقط

دو گواہوں کی گواہی سے تین طلاق ہو گی، گو شوہر کو یاد نہ ہو

سوال (۴۰۵) زید نے بحالت غصہ جب کہ اس کی عورت نے کہا کہ تم مجھے طلاق دیدو اس کے جواب میں زید نے یہ کہا میں نے تجھ کو دو مرتبہ طلاق دیا۔ اس کے بعد عدد میں اختلاف پڑا کہ تین طلاق دیا یا دو۔ زید کہتا ہے کہ دو طلاق دینے کا خوب خیال ہے، تین طلاق دینے کا کچھ خیال نہیں۔ الغرض دو کا پختہ خیال ہے۔ لیکن دو شخص عربی خواں طالب علم کہتے ہیں کہ زید نے تین طلاق دیا ہے۔ نیز ان میں کا ایک طالب علم یہ بھی کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے اس مطلقہ کے سامنے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کو دسوں مرتبہ طلاق دیا مگر جاتی نہیں اور زید کی ماں اور بھائی بھی اقرار کرتے ہیں کہ تین طلاق دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- جب کہ دو معتبر گواہ کہتے ہیں کہ زید نے تین دی تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئیں، اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔[2] فقط۔

---

[1] فتاویٰ عالمگیری مصری، فصل رابع فی الطلاق قبل الدخول ص ۳۷۴ ج ۱. ظفیر

[2] ونصابہا ای الشہادۃ لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (رد المحتار کتاب الشہادات ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر

شوہر ثانی وطی کے بعد طلاق دے تو شوہر اول کے لئے جائز ہے

سوال (۴۰۶) ایک شخص نے مطلقہ ثلاثہ کو حلالہ کے لئے اپنے بہنوئی سے نکاح کر دیا محلل نے کئی روز کے بعد طلاق دی۔ وطی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ قدیمہ کا بیان ہے کہ جدیدہ کے ساتھ ایک گھر میں میری بیداری کی حالت میں وطی ہوئی ہے اور محلل بھی اس کا مقر ہے لیکن جدیدہ علیحدہ گھر میں وطی کی مدعی ہے اور محلل اس کا منکر ہے علاوہ اختلاف مکان وطی کے جدیدہ کے ساتھ بمقابلہ قدیمہ کے وطی ہونا معتبر ہوگا یا نہیں۔

الجواب: شوہر اول سے نکاح حلال ہونے کے لئے وطی شوہر ثانی کی شرط ہے، اور وطی کا اقرار دونوں کو ہے اگرچہ مکان میں اختلاف ہے۔ پس حسب اقرار زوجین عورت مذکورہ شوہر اول کے لئے حلال ہے یعنی بعد انقضائے عدت شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے (ولو اخبرت مطلقة الثلث بمضی عدته وعدة الزوج الثانی بعد دخوله والمدة تحتمله جاز له ای للاول ان یصدقها ان غلب علی ظنه صدقها[1]۔ فقط۔

پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ یعنی نکاح اور وطی ضروری ہے اور طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۰۷) ایک شخص مسمی نعمت خاں نے ہندریاست کی عدالت کے حکم سے اور نیز اپنے اہل برادری کے دباؤ سے اپنی زوجہ مسماۃ گبرو کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دیں۔ دو تین روز بعد نعمت خاں نے بعض لوگوں کے کہنے سننے پر بعض ہندو لوگوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں زوجہ مذکورہ کو پھر اپنے یہاں بموقعہ مناسب بلالوں گا اور تقریباً تین چار ماہ بعد شوہر و زوجہ میں باہمی مصالحت ہوگئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برادری نے بھی دوبارہ نکاح کرنے کی ہدایت کی چونکہ پہلے طلاق ہو کر وہ عورت ابھی تک کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہیں آئی تھی

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة مطلب مسئلة الهدم ص ۷۴۶ و ۷۴۷ ج ۲۔ ظفیر

اس خیال سے عورت کا نکاح مسمی منگل خاں کے ساتھ ہوگیا، اس شرط پر کہ نکاح کے بعد فوراً ہی طلاق دیدے۔ بعد نکاح کے اس نے کہا کہ میں ابھی طلاق نہیں دیتا کل پرسوں تک طلاق دیدوں گا۔ پھر طلاق سے انکار کر دیا۔ عورت کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں۔ سوال یہ ہے کہ نعمت خاں نے جو طلاق پہلے دی تھی وہ جائز ہے یا نہیں۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہے یا غلط۔ اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ کل پرسوں کو طلاق دیدوں گا کیا حکم رکھتا ہے۔ اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھے منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ وہ منگل خاں کے یہاں گئی اور نہ خلوت صحیحہ ہوئی تو اب اسکی جدائی یا طلاق کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔

الجواب:۔ نعمت خاں نے جو پہلے تین طلاق دی تھی وہ واقع ہوگئی اور بدون حلالہ کے وہ اس مطلقہ کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اور حلالہ یہ ہے کہ وہ عورت بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ وطی کے بعد طلاق دے اور اسکی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے[1]۔ تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ پس نعمت خاں کا ارادۂ رجعت ظاہر کرنا کچھ مفید نہیں ہے، اس سے کچھ نہیں ہوا اور اگر وہ رجعت بھی کر لیتا تب بھی رجعت صحیح نہ ہوتی اور نکاح سابق قائم نہ ہوتا۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہوگیا اور جب تک وہ صحبت کر کے اس منکوحہ کو طلاق نہ دے گا اور عدت نہ گذر جاوے گی اس وقت تک نعمت خاں کے لئے نکاح

---

[1] وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۷۹/۲) ولو اخبرت مطلقة الثلاث بمضی عدته وعدة الزوج الثانی بعد دخوله والمدة تحتمله جاز له ای للاول (درمختار) بل قالت تزوجت ودخل بی الزوج وطلقنی وانقضت عدتی (ردالمحتار باب الرجعة ص ۴۴۶/۲) ظفیر

اس عورت سے حلال نہ ہوگا۔ اگر فرض کرو کہ منگل خاں بدون صحبت و جماع کے طلاق بھی دیدیوے تب بھی نعمت خاں کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی کیونکہ حلالہ میں دوسرے شوہر کا صحبت کرنا ضروری ہے اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ طلاق دیدوں گا یا کل پرسوں تک طلاق دیدوں گا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور عورت نے جب اول منگل خاں سے نکاح کر لیا تو بعد میں اس کا یہ کہنا کہ مجھ کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے لغو ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا۔ اور منکوحہ کو بعد نکاح کرنے کے کچھ اختیار علیحدگی کا نہیں رہتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے وہ اس کے نکاح سے جدا نہیں ہو سکتی اور کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی[1]۔ پس طریقہ جائی کا یہ ہے کہ منگل خاں سے طلاق دلوائی جاوے اور نعمت خاں سے دوبارہ نکاح جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ منگل خاں بعد صحبت کے طلاق دے اور شرط مذکور کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے مگر نکاح صحیح ہو جاتا ہے[2]۔ فقط۔

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے غیر مدخولہ کو بھی تین طلاق پڑتی ہے

سوال (۴۰۸) غیر مدخولہ پر حلالہ ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق دفعۃً واحدۃً دیجاویں تو تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں اور اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فی الدر المختار قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انتِ طالق ثلاثا وقعن[3]۔ الخ فقط

[1] أما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲ ج ۲) [2] واذا تزوجہا بشرط التحلیل فالنکاح مکروہ لقولہ علیہ السلام لعن اللّٰہ المحلل والمحلل لہ ہو محملہ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۹ ج ۲) قولہ ہذا ہو محملہ ای محملہ اشتراط التحلیل فی العقد کما ذکرنا اذ لو اضمر ذالک فی قلبہ لم یستحق اللعن وقیل معنی قولہ ہو محملہ الکراہۃ محمل الحدیث لا فسادہ عنایہ (حاشیہ ہدایہ) [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۴ ج ۲) ظفیر

بلا شرط تحلیل شوہر ثانی نکاح کرے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۰۹) شخصی زن خود را سہ طلاق داد بعد انقضاء عدت دیگر براں زن را بشرط تحلیل نکاح کرد اما بشرط تحلیل را در صلب عقد داخل نمود بلکہ قبل عقد در جانبین شرط واقع شد۔ ہنگام نکاح بلا ذکر شرط عقد منعقد شد، ایں نکاح برائے زوج ثانی بلا کراہت حلال شود یا نہ۔

الجواب:۔ ہرگاہ در نکاح شرط تحلیل مذکور نشد کراہتے دراں نخواہد شد کما ذکر فی الدر المختار وکرہ التزوج للثانی تحریماً الخ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک الخ اما اذا اضمرا ذلک لا یکرہ الخ[1] فقط

حلالہ میں جب شوہر ثانی بلا وطی طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی

سوال (۴۱۰) شوہر ثانی اگر بلا وطی کے طلاق دیدے تو عورت شوہر اول کے لئے جس نے تین طلاق دی تھی حلال ہو جاوے گی یا نہیں۔

حلالہ کرنے والے کا حکم

سوال (۴۱۱) حلالہ کرنے والے کے لئے حدیث کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب:۔ (۱) حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا شرط ہے اگر بدون وطی وصحبت کے اس نے طلاق دیدی تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔[2]

(۲) حدیث شریف میں یہ وارد ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ، یعنی اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا۔ اس کا مطلب ہمارے فقہاء حنفیہ نے یہ لکھا ہے کہ اگر صراحۃً کسی سے کہا جائے کہ بغرض حلالہ تو نکاح کرلے پھر طلاق دیدے اور وہ اسی شرط پر نکاح کرے اور اگر دل میں ہو اور زبان سے کچھ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۴۳ ج ۲ وص ۷۴۴ ج ۲۔ [2] عن عائشۃ قالت طلق رجل امرأتہ ثلاثاً فتزوجہا رجل ثم طلقہا قبل ان یدخل بہا فاراد زوجہا الاول ان یتزوجہا فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا حتی یذوق الآخر عسیلتہا کما ذاق الاول (مسلم شریف ص ۴۶۳ ج ۱) ظفیر

کہا جاوے تو درست ہے۔ درمختار میں ہے اما اذا اضمر ذلک لا یکرہ وکان الرجل ماجوراً لقصد الاصلاح۔ الخ[1]

مطلقہ مغلظہ سے نکاح اور وطی کے بعد طلاق دیدی تو وہ پہلے شوہر کے لئے جائز ہے

سوال (۴۱۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دی۔ ہندہ نے بعد گذرنے میعاد عدت کے عمر کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا۔ لیکن عمر نے بھی ہندہ کو شام کے ۴ بجے طلاق دیدی، دس بجے دن کے نکاح ہوا تھا۔ ہندہ کہتی ہے کہ عمر نے بعد وطی کے طلاق دی ہے اور پہلے عمر وطی کا انکار کرتا تھا۔ لیکن اب وہ بھی وطی کا اقرار کرتا ہے۔ اس صورت میں ہندہ اپنے شوہر اول زید کے لئے حلال ہے یا نہیں، ہندہ نے بعد طلاق عمر کے عدت گذار کر پھر زید شوہر اول سے نکاح کر لیا ہے، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ نکاح جو زید زوج اول نے ہندہ سے کیا صحیح ہے۔ شامی میں ہے وعبارۃ البزازیۃ ادعت ان الثانی جامعہا وانکر الجماع حلت للاول۔ الخ[2] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر ثانی جماع سے انکار بھی کرے اور عورت دعویٰ جماع کا کرے تو قول عورت کا معتبر ہے اور شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال ہو گئی۔ فقط

تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے اور پندرہ سالہ سے حلالہ درست ہے

سوال (۴۱۲) عرصہ سال بھر کا ہوا شوہر نے غصہ کی حالت میں زوجہ کو طلاق دیدی، اب زوجہ شوہر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۴۲ / ج ۲ وکرہ التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل لہ بشرط التحلیل کتزوجتک علی ان احللک وان حلت للاول لصحۃ النکاح وبطلان الشرط فلا یجبر علی الطلاق کما حققہ الکمال (ایضاً ص ۷۴۳ / ج ۲)

[2] رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۶ / ج ۲۔ ولو قالت دخل بی الثانی والثانی منکر فالمعتبر قولہا (ایضاً، ظفیر)

دونوں راضی ہیں۔ عورت کا دیور پندرہ برس کا ہے اس کے ساتھ حلالہ ہوسکتا ہے یا نہیں ؟۔

الجواب :- اگر شوہر نے تین طلاق دیدی تھی تو بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ سے دوبارہ نکاح صحیح نہیں ہے اور دیور جس کی عمر پندرہ سال کی ہے اگر اس کے ساتھ نکاح کیا جاوے اور وہ بعد وطی کے طلاق دیدے تو بعد عدت کے شوہر اول نکاح کرسکتا ہے۔ غرض پندرہ سالہ شخص سے حلالہ ہوسکتا ہے[1]۔ فقط

مغلظہ حلالہ کے بعد جائز ہے

سوال (۴۱۳) زوجہ خود را طلاق مغلظہ دادہ بعدہ تجدید نکاح کردہ، بعد دو ماہ بخوف عقوبت اخروی زن را نیز دیگر بغرض تحلیل خفیۃً پیش دو شاہد نکاح داد آنکس بعد بنار طلاق داد بعدش زید بعد اختتام عدت بنکاح خود آورد ہنوز آن زن بحق زید حلال شد یا نہ۔

الجواب : حلال شد۔ فقط

حلالہ میں وطی شرط ہے اگر بلا وطی شوہر ثانی طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی،

سوال (۴۱۴) اگر در عقد آوردہ زن را شوہر ثانی بغیر مقاربت طلاق دہد حلالہ جائز است یا نہ یا برائے حلالہ تزویج لازمی است۔

الجواب :- حلالہ این است کہ مطلقہ ثلثہ بعد تمام شدن عدت طلاق کہ برائے حائضہ سہ حیض است بشوہر ثانی نکاح کند و آں شوہر بعد وطی طلاق دہد، و عدت او تمام شود آں وقت شوہر اول را نکاح کردن با زن مطلقہ حلال خواہد شد۔

---

[1] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ای بالثلاث الخ حتی یطأہا غیرہ ولو الغیر مراہقا یجامع مثلہ الخ بنکاح نافذ الخ و تمضی عدتہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص $\frac{۳۹}{۲۶}$) قولہ ولو مراہقا ہو الدانی من البلوغ نہر ولا بد ان یطلقہا بعد البلوغ (رد المحتار ایضاً) پندرہ سالہ بالغ ہے اس کی فقہاء نے صراحت کی ہے جیسا کہ پہلے گذرا (ظفیر)

واگر شوہر ثانی بلا دخول ومجامعت طلاق دہد دریں صورت برائے شوہر اول حلال نخواہد شد بازیکے دیگر بعد گذشتن عدت نکاح کند وآنکس بعد وطی طلاق بدہد تاکہ برائے شوہر اول حلال شود[1]۔ فقط۔

جو لوگ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں

سوال (۴۱۵) ایک آدمی متبع مذہب اہل حدیث نے غصہ میں آکر اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دیدیں، علماء اہل حدیث نے ان کو ایک شمار کیا ہے، کیا حنفی کو ان مفتیوں کے اور اس شخص کے متعلق زنا کا فتویٰ دینا اور اس شخص کو زانی کہنا اور ان مفتیوں اور اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا حنفی کی نماز ان کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں؟۔

الجواب: بے شک جس نے تین طلاق میں ایک طلاق کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی اور جمہور صحابہؓ وائمہ کا خلاف کیا اور نص قطعی کو چھوڑا وہ شخص امامت کے قابل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں وہ بے شک زانی ہے اور اس کو زانی کہنا صحیح ہی بلکہ زانی سے بدتر ہے کہ مطلقہ ثلث کو بغیر حلالہ رجوع کرکے اس سے وطی کرتا ہے جو نص صریح قطعی کے خلاف ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ فان طلقہا (اے ثلثا) فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ فشمل قولہ تعالیٰ المطلقۃ بالثلث متفرقۃ او دفعۃ واحدۃ فی مجلس واحد والتفصیل فی الفتح والشامی۔ فقط۔

قال فی التفسیر المظہری تحت قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان لکنہم اجمعوا علی انہ من قال لامرأتہ انت طالق ثلثا یقع ثلثا بالاجماع وقالت الامامیۃ ان طلق ثلثا دفعۃ واحدۃ لا یقع لہذہ الآیۃ وقال بعض الحنابلۃ یقع طلقۃ واحدۃ ومن الناس من قال ان فی قولہ انت طالق ثلثا یقع فی المدخول بہا ثلثا وفی غیر المدخول[2]

---

[1] لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ای بالثلاث الخ حتی یطأھا غیرہ بنکاح الخ وتمضی عدۃ الثانی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۴۰ ج ۲ وص ۷۴۱ ج ۲) ظفیر۔

والحجة لنا السنة والاجماع اما السنة فحديث ابن عمرؓ انه طلق امرأته وهي حائض الى ان قال فقلت يا رسول الله رأيت لو طلقتها ثلثا اكان يحل لي ان اراجعها قال لا كانت تبين منك وكانت معصية رواه الدارقطني وابن شيبة في مصنفه عن الحسن قال حدثنا ابن عمرؓ قد صرح بسماعه عنه وحديث ابن عباس فيه دلالة على ان الحديث منسوخ فان امضاء عمرؓ الثلث بمحضر من الصحابة وتقرر الامر على ذلك يدل على ثبوت الناسخ عندهم وان كان قد خفي ذلك قبله في خلافة ابي بكر ثم نقل المفسر فتوى ابن عباسؓ عن ابي داؤد والطحاوي ومالك وفتوى ابن مسعودؓ عن المؤطا وعبد الرزاق وفتوى ابي هريرةؓ مع ابن عباسؓ عن ابي داؤد ومالك وفتوى ابن عمرؓ عن مالك وفتوى عليؓ عن وكيع وفتوى عثمانؓ عن وكيع ورواية طلاق ابي عبادة بن الصامت رضؓ ان اباه طلق امرأة له الف تطليقة وانطلق عبادةؓ فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بانت بثلث في معصية الله الحديث عن عبد الرزاق وروى الطحاوي عن انس قال لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وروى ايضا عن انسؓ عن عمرؓ فيمن طلق البكر ثلثا انه لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وحديث ابن عباسؓ يمكن تاويله بان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق كان واحدة في الزمن الاول لقصدهم التاكيد في ذلك الزمان ثم صاروا يقصدون التجديد فالزمهم ثلثا بما علم قصدهم الخ وحديث ركانة قال طلقها ثلثا في مجلس واحد قال انما تلك طلقة واحدة فمنكر الخ والتفصيل في التفسير المظهري.

وفي الفتاوى الخيرية. (سئل) في شخص طلق زوجته ثلثا مجتمعا في كلمة واحدة فهل يقعن ام لا وهل اذا رفع الى حاكم حنفي المذهب يجوز له تنفيذ الحكم

بعدم الوقوع اصلاً او بوقوع واحدة اویجب علیه ان یبطله وهل اذا انفذه ینفذ ام لا (اجاب) نعم یفعن اعنی الثلاث فی قول عامة العلماء المشهورین من فقهاء الامصار ولا عبرة بمن خالفهم فی ذلك او حکم بقول مخالفهم الیٰ ان قال فی الاستدلال علی هذا نقلاً عن الکمال بن الهمام امّا ولا فاجماعهم ظاهر فانه لم ینقل عن واحد منهم انه خالف عمر رضی حین امضی الثلاث الخ۔

وقال بعد هذا القول وقد اثبتنا عن اکثرهم صریحا بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن هذا قلنا لوحکم حاکم بان الثلاث بفم واحد طلقةً واحدةً لم ینفذ حکمه لانه لا یسوغ فیه الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف فقد ظهر لك بذلك انه لا یجوز لاحد تنفیذه ولا العمل به وانه لا ینفذ بالتنفیذ بل یجب علی کل من رفع الیه من الحکام الحنفیة وغیرهم ممن یعتقد عدم جوازه ان یبطله کما فی المجتبی وغیره وفیه ان اصحابنا لم یجعلوا قول من نفی الوقوع خلافاً فالانهم اوجبوا الحد علی من وطئها فی العدة وقال الشربینی وحکی عن الحجاج بن ارطاة وطائفة من الشیعة والظاهریة انه لا یقع منها الا واحدة واختاره من المتاخرین من لا یعبأ به فافتیٰ به واقتدی به من اضله الله تعالیٰ وقوله المحقق الکمال وقول بعض الحنابلة القائلین بهذا المذهب صریح فی انهم لم یجمعوا علیه وانما هو قول البعض منهم وهو کذلك نقد افتی من طهر الله فؤاده منهم وفتح عن بصیرته بما وافق الاجماع من یهد الله فهو المهتدی ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا والله اعلم۔ فتاوی خیریه ص ۴۳/۱ج و ص ۴۲/۱ج مصری۔

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیں گے اگر یہ جملہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۱۶) زید نے اپنی بیوی خولہ کو اس طرح کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن دیں گے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔ زید اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھکو اس طرح سے کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں گے۔ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اور موضع کے لوگ کہتے ہیں کہ زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا۔ اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔

الجواب:۔ اگر اس موضع کے دو عادل ثقہ مرد یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے یہ کہا ہے کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا تو تین طلاق اسکی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ زید کا اور اس کی زوجہ کا قول معتبر نہ ہوگا[1]۔ اور اگر باقاعدہ کوئی گواہ طلاق کا نہیں تو زید کا قول معتبر ہے۔ طلاق واقع نہ ہوگی۔

غصہ کی تین طلاق بھی تین ہی ہوتی ہے

سوال (۴۱۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بسبب تکرار خانگی ناراض ہو کر غصہ میں آکر تین مرتبہ ایک ہی وقت طلاق دی حالانکہ اس کی نیت میں بوجہ عیالداری کے مصمم ارادہ جدا کرنے کا نہیں تھا لیکن بوجہ غصہ شدید کے ایسا اس زید سے واقع ہوا۔ اب زید اپنی زوجہ ہندہ مطلقہ کو پھر اپنی زوجیت میں واپس لینا چاہتا ہے۔ بدون حلالہ کے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے۔ بدون حلالہ کے زید ہندہ مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا[2]۔ اور حلالہ کا طریق یہ ہے کہ جس وقت ہندہ کی

---

[1] ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادة ص ۵۱۵ ج ۴) [2] ويقع طلاق من غضب خلافا لابن القيم (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۸۶ ج ۲) وان كان الطلاق ثلثا في الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ص ۳۷۸ ج ۲) لا ينكح مطلقة بها اى بالثلاث حتى يطأها غيره بنكاح تمضى عدته الثانى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۴۳۹ ج ۲) ظفير

عدت یعنی تین حیض گذر جاویں دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ بعد صحبت اور وطی کے طلاق دیوے۔ پھر عدت تین حیض گذر جاویں اس وقت زید سے نکاح درست ہو سکتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجاً غيره[1] (الآیۃ)

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئیں

سوال (۴۱۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو روبرو تین گواہوں کے تین طلاق دیدی۔ اس صورت میں تین واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب:- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ کچھ تردد وقوع سہ طلاق میں نہیں ہے۔ ہکذا فی عامة کتب الفقه۔ قال فی الدر المختار۔ ویقع طلاق کل زوج بالغ الخ وفی بابه الصریح منه صریحه ما لا یستعمل الا فیه کطلقتك وانت طالق ومطلقة[2] الخ۔

مطلقہ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت طلاق دیدے تو پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۱۹) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور قبل خلوت طلاق دیدے تو شوہر اول سے نکاح جائز ہوگا یا نہیں

الجواب:- اگر تین طلاق دی ہیں تو بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے اور حلالہ میں وطی دوسرے شوہر کی شرط ہے[4] (اور اگر ایک طلاق دی تھی تو دوسرے شوہر کے طلاق دینے کے بعد بلا خلوت پہلے شوہر سے نکاح بھی درست ہے۔ ظفیر)

تین طلاق کی صورت میں مذہب شافعی پر عمل جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۰) شخصے زوجہ خود را دفعتہً ہشت طلاق داد بایں باعث محبت از ہر دو جانب بنہایت

---

[1] سورۃ البقرۃ ع ۲۹۔ [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲ و ص ۵۸۹ ج ۲ ۳ ایضاً

[4] وان کان الطلاق ثلثاً الخ لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیرہ ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (ہدایہ باب الرجعۃ ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

مجبور و ناچار لہٰذا می خواہد کہ دریں امر بمذہب شافعی عمل نمودہ بنکاح خود دارد پس او را جائز گردد یا نہ۔

الجواب:- دریں صورت عمل بمذہب امام شافعی وغیرہ جائز نیست بدون حلالہ شوہر اول با او نکاح نتواں کرد حرام قطعی است قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الآیۃ[1] واضح ہو کہ علماء محققین نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی بلا حلالہ مطلقہ ثلثہ سے نکاح کو جائز رکھے وہ گمراہ ہے اور ائمہ دین سے کوئی اس بارہ میں خلاف نہیں۔ اس میں روافض اختلاف کرتے ہیں نہ اہل سنت والجماعت۔[2]

ایک مجلس کی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے | **سوال (۲۱۴۸)** اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور وہ عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ

---

[1] سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ - [2] امام شافعیؒ کے یہاں بھی تین ہی طلاق واقع ہوگی -

حدیث نبوی ہے عن عائشۃ قالت طلق رجل امرأتہ ثلاثا فتزوجہا رجل ثم طلقہا قبل ان یدخل بہا فاراد زوجہا الاول ان یتزوجہا فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذالک فقال لا۔ حتی یذوق الآخر عسیلتہا کما ذاق الاول (مسلم کتاب الطلاق ص ۴۶۳ ج ۱) اس پر امام نوویؒ لکھتے ہیں وبہ قال جمیع العلماء من الصحابۃ والتابعین۔ آگے لکھتے ہیں وقد اختلف العلماء فیمن قال لامرأتہ انت طالق ثلاثا فقال الشافعی ومالک وابوحنیفہ واحمد وجماھیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث (مسلم ص ۴۷۷ ج ۱) پھر یہ بات بھی طے ہے تلفیق باطل ہے فمن نکح مختلفا فیہ فان قلد القائل بصحتہ او حکم بہا من یراہا ثم طلق ثلثا تعین التحلیل ولیس لہ تقلید من یری بطلانہ لانہ تلفیق للتقلید فی مسئلۃ واحدۃ وھو ممتنع قطعاً (ردالمحتار باب الرجعۃ مطلب فی حیلۃ اسقاط التحلیل ص ۴۲۵) ظفیر

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ۔ الآیۃ[1] ۔ اور فقہاء حنفیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ایک وقت میں ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں ۔ کما فی الدر المختار ۔ والبدعی ثلثۃ متفرقۃ او ثنتان بمرۃ او مرتان فی طہر واحد لا رجعۃ فیہ الخ قال فی الشامی قولہ ثلث متفرقۃ وکذا بکلمۃ واحدۃ الخ ثم قال وذهب جمهور الصحابۃ والتابعین ومن بعدهم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلث الخ[2]

سوال (۴۲۲) غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہدے تو کیا حکم ہے

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ماں بہن کہدے تو کیا حکم ہے ۔ اور اگر غصہ کی حالت میں تین طلاق دیدے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہ اور پھر رکھنا اس عورت کا درست ہے یا نہیں ۔

الجواب :- اپنی زوجہ کو صرف یہ کہنے سے کہ تو میری ماں بہن ہے طلاق واقع نہیں ہوتی ، وہ عورت بدستور اس کی زوجہ ہے[3] ۔ اور اگر کوئی شخص غصہ میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں ۔ بدون حلالہ کے پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا ۔

---

[1] سورۃ البقرۃ ۲۹۶ ۔ ظفیر [2] رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ ۔ ظفیر [3] او حذف الکاف لغا ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ (در مختار) و فی الفتح وفی انت امی لا یکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها (رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۰) ظفیر

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق ــــــ احکام و مسائل

غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۴۳۳) محمد بیگ نے اپنی دختر مسماۃ بنّی کا نکاح آٹھ سال کی عمر میں محمد اسمٰعیل سے کیا. لڑکی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۵ سال ہے. بت تین سال سے اور قبل اس کے کوئی واسطہ زن و شوہر کا نہیں ہوا اور محمد اسمٰعیل اپنی زوجہ کی نسبت اپنی زبان سے لفظ طلاق ادا کر چکا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب:- اگر محمد اسمٰعیل نے بحالت بلوغ اپنی زوجہ کو طلاق دی تو مسماۃ مذکورہ کے ساتھ اگر خلوت یا دخول ہو چکا ہے تو عدت پوری کر کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت حائضہ کی تین حیض ہیں اور اگر دخول و خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق کے فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے[1]. فقط.

غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور جھوٹے گواہ بھی پیش کئے شوہر منکر ہے، کیا حکم ہے

سوال (۴۳۴) ایک عورت غیر مدخولہ کسی مرد غیر کفو کے ساتھ بھاگ کر دعویٰ کرتی ہے کہ میرے ناکح نے مجھکو طلاق دیدی ہے اور اس عورت زانیہ نے شاہد کاذب بھی پیش کئے ہیں اور ناکح کی طرف سے شہادت عدم طلاق ثابت ہو چکی ہے. اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا وقعن وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ج ۲ ص ۶۲۴) ظفیر

الجواب: — اگر عورت کے دو گواہ معتبر ہیں اور نمازی و ثقہ ہیں پرہیزگار ہیں تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا اور اگر گواہ معتبر نمازی نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی شوہر کا انکار مع الحلف معتبر ہے[1]۔ فقط

رخصتی سے پہلے ایک دو طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۴۲۵) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ ہندہ کو قبل از رخصتی دو تین غصہ میں ایک جلسہ میں ایک یا دو بار لفظ طلاق کا کہا اس کہنے سے نکاح میں تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اگر طلاق واقع ہوگئی تو نکاح کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

الجواب: — غیر موطوءہ ایک طلاق صریح سے بائنہ ہو جاتی ہے، پس بدون نکاح جدید کے اس کو رجوع کرنا صحیح نہیں ہے[2] اگر وہ دونوں راضی ہیں تو پھر نکاح ہو جانا چاہئے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بیوی سے کہا طلاق، طلاق بائن دیا، کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۴۲۶) کسی نے اپنی بیوی موطوءہ یا غیر موطوءہ کو حالت غصہ میں کہا طلاق، طلاق بائن طلاق دیا میں نے تجھکو۔ اب عورت پر کے طلاق ہوئی اور شوہر اس کو نکاح میں رکھ سکتا ہے یا نہیں؟۔

(۴۲۷) ایک شخص کو مار پیٹ کر اس کی سسرال والوں نے طلاق بائن اس کی زوجہ کو دلوائی۔ اس بیوی کو بغیر تحلیل کے نکاح پڑھا کر وہ مرد رکھ سکتا ہے یا نہیں اور جو لوگ بغیر تحلیل کے نکاح کو جائز بتلاتے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: — اس صورت میں موطوءہ پر تین طلاق واقع ہوں گی، اور غیر موطوءہ پر ایک بائنہ۔ پس موطوءہ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے درست نہیں

---

[1] ونصابها اى الشهادة لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا اوغيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان الخ (ايضاً كتاب الشهادات ص ۵۱۵ ج ۴) [2] وان كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (هدايه باب الرجعة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفير۔

اور غیر موطوئہ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے صحیح ہے[1]۔

(الجواب) اگر مطلقہ موطوئہ ہے تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور جائز بتلانے والا آثم و جاہل ہے اور غیر موطوئہ میں حکم جواز نکاح کا صحیح ہے[2]۔ فقط

غیر مدخولہ بیوی سے کہا تین طلاق دیتا ہوں اب دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۲۸۴) ذاکر علی نے اپنی زوجہ غیر مدخولہ کو کہا کہ میں تین طلاق دیتا ہوں۔ اب وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق ایک دفعہ دی جاویں اس طرح کہ تجھ پر تین طلاق ہیں مثلاً تو اس پر تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، لہذا اس صورت میں اگر مسمی ذاکر علی نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک بار دی ہیں تو بدون حلالہ کے ذاکر علی اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ درمختار[3]۔ فقط

---

[1] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طلاق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالاولی الخ ولذا لم تقع الثانية بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۴ ج ۲ و ص ۶۲۶ ج ۲)۔

[2] واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها الخ وان كان الطلاق ثلثا في الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها الخ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل به المطلقة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

[3] قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۴ ج ۲) ولا ینکح مطلقة بها ای بالثلاث حتی یطأها غیره بنکاح وتمضی عدة الثانی (ایضا باب الرجعۃ ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر.

اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو تو اس پر آج سے ایک دو تین طلاق دادم پہلے نکاح میں آئی ہوئی غیر مدخولہ کو کتنی طلاق ہوں گی

سوال (۴۲۹) شخصی در کابین نامہ زوجہ خود نوشت وہم بزبان خود اقرار نمود کہ من اگر بغیر تو ہیچ زنے را نکاح کردہ باشم پس آں زن را از امروز (۱-۲-۳) طلاق دادم. اکنوں معلوم گردید کہ شخص مذکور قبل ازیں شرط زنے را نکاح کردہ است وآں زن غیر مدخول بہا ست پس برآں زن ازایں شرط یک طلاق واقع گردید یا سہ طلاق چہ ۱-۲-۳ طلاق را اگر در تفریق طلاق شمار کردہ شود یک طلاق واقع میشود وگرنہ سہ طلاق خواہد شد وایں صورت تفریق طلاق است یا چہ (۱-۲) کہ عدد است آیا معدود طلاق باشد یا چیزے دیگر.

الجواب:- عدد ۱-۲-۳ ظاہر است کہ صفت طلاق است وتفریق در صفت مثل تفریق در طلاق است لہٰذا بصورت مذکورہ زن غیر مدخولہ از یک طلاق بائنہ شد وثانی وثالث برو واقع نہ شد کما فی الدر المختار وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولیٰ لا الیٰ عدة الخ[1] ۔ فقط

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق مغلظہ دے تو کیا حکم ہے

سوال (۴۳۰) کسی نے کہا کہ میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے اور اس کی بیوی غیر مدخولہ ہے تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوگی.

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہوں گی. کما فی الدر المختار ویقع بقولہ انت طالق بائن (الیٰ ان قال) او اغلظہ او اعظمہ واحدة بائنة ان لم ینو ثلاثًا الخ[2] . فقط.

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۲۶ / ج ۲ .

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۶۱۷ / ج ۲ ۱۲ ظفیر.

صورت مسئولہ میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے

سوال (۴۳۱): - ما قولکم رحمکم اللہ۔ دریں کہ زید قسم کرد کہ اگر من درخانۂ عمر داخل خواہم شد بر زوجہ من کہ اسم او میمونہ است یک طلاق، سہ طلاق واقع خواہد شد، اتفاقاً زید دریں قسم حانث شد و درخانۂ عمر داخل شد درانحالیکہ زوجہ زید غیر مدخولہ است، پس دریں صورت بر میمونہ زوجہ زید طلاق واقع شود یا نہ، اگر واقع شود صورت حلت چہ باشد صرف تجدید عقد کافی است یا ضرورت تحلیل خواہد شد، بینوا بالدلیل توجروا۔

الجواب: - قال فی الدر المختار فی باب طلاق غیر المدخول بہا وتقع واحدۃ ان قدم الشرط[1] الخ پس درصورت مسئول عنہا چونکہ شرط مقدم است وعورت غیر مدخولہ است و طلاق متفرق دادہ است لہٰذا بوقت تحقق شرائط یک طلاق واقع گردیدہ زوجہ اش بائنہ خواہد شد و باقی بر وے واقع خواہد شد و نکاح جدید بدوں حلالہ با او صحیح خواہد شد وان فرق بانت بالأولیٰ ولم تقع الثانیۃ الخ در مختار[2]۔

اگر کوئی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی

سوال (۴۳۲): - ایک شخص نے زوجہ غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق دیں، گواہوں کا بیان اس کی تصدیق کرتا ہے اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: - غیر مدخولہ کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ سے اس کو تین طلاق دیگا تو ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہیں کما یقول انت طالق ثلاثا اور اگر متفرق طور پر طلاق دے گا تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی، وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالأولیٰ لا الی عدۃ الخ در مختار[3]

پس صورت مسئولہ میں جیسا کہ بیان شاہدوں کا ہے اس کے موافق اس کی زوجہ غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر مدخول بہا ص ۲/۶۲۲ ۔ ظفیر

[2] ایضاً ص ۲/۶۲۶ ۔ ظفیر [3] رد المختار باب طلاق غیر مدخول بہا ج ۲ ص ۶۲۶ ۔ ظفیر۔

باب چہارم کنایات

ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کیساتھ طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو

اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے، نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۱۳۳۴) ایک شخص نے ایک عورت سے یہ وعدہ کرکے کہ میں تمہارے پاس تمام عمر رہوں گا اور خدمت بہت کروں گا اور ہرگز تکلیف نہ دوں گا۔ نکاح کرلیا۔ بعد نکاح کے وعدہ خلافی کی اور تکلیف ونقصان از حد پہنچانا شروع کیا۔ کیا اب یہ نکاح باقی رہے گا اور جس سے نکاح کیا ہے اس کو دو دفعہ یہ بھی کہا کہ جو لڑکی تمہاری میرے نکاح میں ہے اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیا اس صورت میں نکاح باقی رہے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر شوہر اس طرح کہتا کہ اگر میں خلاف اپنے وعدہ کے کروں

تو اس منکوحہ پر بعد نکاح کے طلاق ہے تو بصورت خلاف کرنے وعدہ کے اس کی عورت پر طلاق واقع ہو جاتی کما ھو حکم التعالیق لیکن اس صورت میں چونکہ شوہر نے ایسا نہیں کہا اور طلاق کو عدم ایفاء وعدہ پر معلق نہیں کیا لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی اور جو الفاظ شوہر نے اپنی زوجہ کو کہے ہیں کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے یہ الفاظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں[1]۔ فقط۔

چھوڑ دیا اگر بہ نیت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی

سوال (۴۴۴) ایک شخص نے اپنے خسر کو لکھا کہ میں تمہاری لڑکی کو اس کی بدزبانی کے سبب چھوڑ دیا ہے، اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب:- اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق لکھا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ ہو گئی[2] اور نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

طلاق کی نیت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو تین دفعہ کہنے کے باوجود ایک طلاق بائنہ ہو گی

سوال (۴۴۵) مرد نے اپنی عورت کو کہا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ ایسے تین دفعہ ایک ہی مجلس میں کہا، اور گواہ بھی چار موجود ہیں، اب وہ عورت اس مکان میں سے نکل کر دوسرے کے مکان میں رہتی ہے اور جس کے مکان میں نکل کر رہتی ہے اس کے پشت سے اس عورت کے دو تین بچے بھی ہوئے اب پہلا خاوند نہ اسے لے جاتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہی

---

[1] وسئل الك امرأة فقال لا، لا تطلق اتفاقا وان نوى (درمختار) ومثله قوله لم اتزوجك او لم يكن بيننا نكاح او لاحاجة لي فيك بدائع لكن في المحيط ذكر الوقوع في قوله لا عند سواله ولو قال لا نكاح بيننا يقع الطلاق والاصل ان نفي النكاح اصلا لا يكون طلاقا بل يكون جحودا ونفي النكاح في الحال يكون طلاقا اذا نوى وما عداه لا قال الصحيح انه على هذا الخلاف اه (رد المحتار باب الصريح ص $\frac{623}{2}$) [2] حوالہ گزر چکا۔ ظفیر

جس شخص نے اسے رکھا ہے اب وہ توبہ کرنا چاہتا ہے اور نکاح کرنا چاہتا ہے آیا اس کا نکاح کرنا درست ہے تو فقہ میں یا کونسی حدیث میں یا کونسی کتاب میں یا کس امام کے نزدیک جائز ہے اور پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور جو دوسرے شخص کے اولاد ہے وہ کیسی ہے

الجواب: - اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا کہا ہے تو اس کی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی کہ کنایات میں کئی دفعہ کہنے سے بھی بہ شرط نیت یا دلالۃ حال ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ پس اگر بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ شوہر نے کہا ہے تو عورت بعد گذارنے عدت کے جو کہ حیض والی عورت کے لئے تین حیض ہیں دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے خواہ اس سے کرے جس کے مکان میں رہتی ہے یا کسی دوسرے سے، اور بصورت وقوع طلاق اولاد جو زانی سے ہوئی ہے وہ ولد الزنا ہے لیکن اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ نہ کہا تھا اور نہ دلالت حال سے وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا تو پھر تا وقتیکہ شوہر اول طلاق نہ دیوے اور عدت اس کی نہ گذر جاوے دوسرے مرد سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

لفظ چھوڑا کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ہے صریح نہیں

سوال (۴۳۶) ایک شخص نے کہا کہ میں نے فلاں شخص کی بیٹی چھوڑی۔ اس لفظ چھوڑ کو آپ صاحب کیا ترجیح دیتے ہیں کیونکہ بعضے علماء اس لفظ کو بائن کہتے ہیں اور بعضے صریح۔ آپ کتابوں کے حوالہ سے جواب تحریر فرماویں۔

الجواب: - لفظ چھوڑا ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا پس جیسے کہ لفظ کنایات میں سے ہے، ان کا ترجمہ بھی کنایہ ہے بہ نیت یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوگی اور چھوڑنے کا لفظ ہمارے عرف میں جیسا کہ نکاح سے چھوڑنے پر بولا جاتا ہے۔

---

[1] لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲) ظفیر۔

نفقہ وغیرہ کی خبر نہ لینے اور حقوق زوجیت کے ادا نہ کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کذا فی الدر المختار۔ باب الکنایات۔

کچھ تعلق نہیں کہنے سے بنیت طلاق کی تھی، تو طلاق ہو گئی...

سوال (۴۳۷) زینب بالغہ کا عقد عمر بالغ کے ساتھ ہوا تھا مگر عقد ورخصت سے دوسرے ہی دن سے باہم نااتفاقی اول شاس زینب کی جانب سے اور پھر عمر کی طرف سے شروع ہوئی۔ دو سال تک اس پر مارپیٹ کی تکلیف رہی جب میکہ آئی ماں باپ نے بٹھا لیا عمر نے اہل برادری کو درمیان میں ڈالکر قسم کھائی کہ اب مارپیٹ و تکلیف نہ ہوگی لے گیا مگر پھر بدعہدی کی، دو سال تک چند مرتبہ اسی طریقہ پر آمد ورفت زینب کی رہی مگر عرصہ تین سال کا ہوا کہ عمر نے اپنی منکوحہ کو مارپیٹ کر اور اس کا زیور کپڑا و دیگر سامان جہیز لے لیا اور میکہ پہنچا دیا اور یہ کہا کہ ہم کو منہ نہ دکھانا ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اس کے بعد عقد ثانی کر لیا۔ اس حالت میں زینب مجاز عقد ثانی کی ہے یا نہیں۔ کیونکہ عمر نہ پنچایت سے میل قبول کرتا ہے نہ صاف طور پر جواب دیتا ہے۔

الجواب: جب تک عمر زینب کو طلاق نہ دے گا کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے اور یہ الفاظ جو عمر نے کہہ کر زینب کو نکالا ہے، اگر ان الفاظ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی[1]۔ عدت کے بعد زینب نکاح ثانی کر سکتی ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے اس صورت میں عمر سے کہا جاوے اور اس کو بذریعہ نالش وغیرہ کے مجبور کیا جاوے کہ یا دہ خبرگیری اپنی

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ فنحو اخرجی واذہبی الخ سرحتک فارقتک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص $\frac{۶۳۵}{۲}$ وص $\frac{۶۳۹}{۲}$)

ویقع بباقیہا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ الخ البائن ان نواہا۔

(الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص $\frac{۶۴۱}{۲}$) ظفیر۔

زوجہ کی کرے اور نان نفقہ ادا کرتا رہے ورنہ طلاق دیدے۔ فقط

لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں

سوال (۴۳۸) لفظ چھوڑی طلاق بائن ہے یا رجعی ہے، کوئی شخص اپنی عورت کو نام لے کر کہتا ہے کہ میں نے تم کو چھوڑا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے ویقع بباقیہا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ البائن ان نواہا الخ ای ان نوی الواحدۃ[1] شامی اس سے پہلے سرحتک اور فارقتک کو جس کا ترجمہ (چھوڑا میں نے تجھکو) ہے۔ مذکور ہے۔ پس اس لفظ چھوڑا میں اگر نیت طلاق سے کیا ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور فارقتک میں ضرورت نیت کی یہ وجہ شامی نے لکھی ہے ولکن افاس قتک رد فی لطلقتک او فی ھذا المنزل[2] اور عرف میں چھوڑنے کا لفظ جیسا کہ طلاق میں بولا جاتا ہے۔ خبرگیری زوجہ کی نہ کرنے پر اور اس کو معلق چھوڑنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ[3] قال فی المدارک وھی التی لیست بذات بعل ولا مطلقۃ[4]۔ فقط

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۳۹) زید نے اپنی بیوی سے چند بار کہا کہ تو اپنی ماں باپ کے گھر چلی جا میں اور شادی کرنے والا ہوں مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲ و ص ۶۴۳ ج ۲۔

[2] ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲

[3] سورۃ النساء ۱۹ ع ۴۔ [4] تفسیر مدارک ص ۲۰۰ ج ۱۔ ظفیر

اس کی زوجہ پر واقع ہوگی ورنہ نہیں. قال فی الدر المختار ففی حالۃ الرضاء تتوقف الاقسام الثلاثۃ علیٰ نیۃ الخ وفی الغضب الاولان الخ[1]. فقط.

صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۴۴) زید اپنی زوجہ ہندہ سے روپیہ مانگتا تھا اس نے دینے سے انکار کیا. زید نے ہندہ کو گالیاں فحش دیکر کہا اگر روپیہ دینے سے انکار کرتی ہے تو مجھ سے تجھ کو کوئی واسطہ نہیں یہاں سے چلی جا نہ میں تیرا خاوند نہ تو میری زوجہ. ایسی حالت میں طلاق ہو گئی یا نہیں.

الجواب:- ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں واقع ہوتی. درمختار میں ہے لست لك بزوج اولست لی بامرأۃ الخ طلاق ان نواہ[2] اور شامی میں ہے وقید بالنیۃ لانہ لا یقع بدونہا اتفاقا لکونہ من الکنایات واشار الی انہ لا یقوم مقامہا دلالۃ الحال لان ذلك فیما یصلح جوابًا. فقط وھو الفاظ لیس ھٰذا مزاحا واشار بقولہ طلاق الی ان الواقع بھذہ الکنایات رجعی کذا فی البحر الخ[3]. فقط

جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

سوال (۴۴۵) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا جہاں تیرا دل چاہے چلی جا. عورت کو اس کے بھائی لے گئے جس کو پانچ سال ہوتے ہیں، نہ شوہر لینے آیا نہ نان ونفقہ کی خبر لی. آیا طلاق ہو گئی یا نہ اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ، اور عدت کی بھی قید ہوگی یا نہیں.

الجواب:- اس صورت میں اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۲۴ ج ۲ [2] ایضاً باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲

[3] رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر.

شوہر سے ہی دریافت ہو سکتا ہے اس سے دریافت کر لیا جاوے، اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ عدت اب گذر گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے[1]۔ فقط۔

شوہر جملہ کہنے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہوگی

سوال (۴۴۲) زید نے اپنی زوجہ کے انتقال سے نو دس ماہ بعد ہندہ کے ساتھ عقد ثانی کیا چند روز تک ہندہ اور زید میں میل اور محبت رہی۔ ہندہ بخوشی زید کی اولاد جو اس کی زوجہ سابقہ سے ہے ان کی خدمت گذاری مطابق ہدایات زید کرتی رہی کچھ عرصہ سے زید کی اولاد کی نانی سے اور ہندہ سے ان بن ہو گئی چونکہ زید اپنی پہلی ساس کی کبھی طرفداری کرتا رہا۔ ہندہ زید کے اس طرز سے ناخوش ہوئی اور زید کی اولاد وغیرہ کی خدمت گذاری سے گریز کرنے لگی۔ زید کو یہ بات ناگوار گذری اور ہندہ کو کئی مرتبہ مارا پیٹا۔ ایک روز بہت ناخوش ہوا اور ہندہ سے کہا اگر تو میری اولاد اور اسکی نانی کی خدمت سے گریز کرے گی تو تو مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ ہندہ ان کی خدمت سے برابر گریز کرتی رہی۔ زید نے ہندہ کو مار کر نکال دیا۔ اب زید کی خواہش مصالحت کی ہے اور اپنے کہے ہوئے جملہ سے انکاری ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جبکہ عورت کو وہ جملہ کہنا تسلیم ہے اور محقق ہے۔

الجواب:۔ زید اگر اس جملہ سے انکار کرتا ہے اور لفظ حرام بولنے کا اقرار نہیں کرتا اور دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو انکار اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ ہوگا اور شوہر کے حق میں وہ عورت حلال ہے لیکن چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ محقق ہو کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں جس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو عورت کو

---

[1] ولو قال اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية وان كان فى حال مذاكرة الطلاق (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶/۱۲) ظفیر۔

شوہر سے علیحدہ رہنا چاہیئے والعمرۃ کالقاضی شامی (درمختار)[1]۔ پس اگر اب وہ دونوں باہم زن وشوہر رہنے پر راضی ہوں تو تجدید نکاح کرلیں یہ بہتر ہے اور احوط ہے۔ فقط

گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۴۳) زید نے اپنی منکوحہ کو زدوکوب کر کے گھر سے نکال دیا اور یہ کہا کہ تو میرے کام کی نہیں گھر سے نکل جا مگر لفظ طلاق کا نہیں کہا اور ایک دو سال تک نان ونفقہ نہیں دیا اور نہ رجوع کیا ایسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب: ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے، اس میں نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی بدستور وہ عورت اس کی زوجہ ہے[2]۔

مرا نباہ دینا مشکل ہے لکھدیا اور طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی .....

سوال (۴۴۴) شوہر نے اپنی خوشدامن کو ایک تحریر لکھی کہ آپ کی لڑکی کا اور میرا نباہ دینا مشکل ہے۔ اب وہ کہتا ہے کہ یہ تحریر میں نے یوں ہی لکھدی تھی قطع تعلق کا ارادہ نہ تھا۔ آیا اس فقرہ سے طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نباہ کو مشکل کہنا نہ صریح طلاق ہے نہ کنایہ اور پھر کنایہ میں نیت کی ضرورت ہے اور شوہر نیت طلاق کا انکار کرتا ہے۔ فقط۔

تم نکاح کرلو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۴۵) خادنا عبد الکریم خاں نے پہلے ۲۷ ستمبر ۱۹۱۵ء کو میرے نام چٹھی لکھی تھی کہ میری طرف سے دوسری کوئی امید

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۴ ج ۲ ۔ [2] فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذهبی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

نہ رکھنا، اگر رکھنا تو طلاق کی امید اس کے بعد دوسری چٹھی ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۸ء کو میرے نام لکھی تھی کہ اگر تم نکاح کرو تو کرلو۔ ان دونوں چٹھیوں کی نقل شامل استفتاء کی جاتی ہیں ان دونوں چٹھیوں کے مضامین طلاق کی حد تک پہونچ چکے ہیں یا نہیں اور میں عبدالکریم خاں کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی ہوں، یا نہ۔

الجواب:۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ عورت پر واقع ہوگئی اور وہ بعد عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں) دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کیونکہ عبدالکریم خاں شوہر کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ نے اس سے طلاق کا سوال باین الفاظ کیا کہ اگر تم نے طلاق باضابطہ روانہ نہ کی تو میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں) اس پر شوہر نے لکھا کہ (اگر تم نکاح کرو تو کرلو) اور یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہے اور کنایات میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ درمختار میں ہے اذہبی وتزوجی تقع واحدۃ بلا نیۃ الخ۔[1]

میری زوجیت سے باہر ہوگئی کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

سوال (۲۶۴۴) ایک عورت اپنے شوہر کے والدین سے جھگڑا فساد کر کے بلا مرضی اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوئی اور میکہ میں رہتی رہی اور شوہر کا یہ بیان ہے کہ یہ عورت جس تاریخ سے میرے مکان سے بلا اذن میرے باہر ہوئی ہے جب سے میرے نکاح زوجیت سے باہر ہوگئی ہے اب میں کسی طرح اپنے مکان میں یا بطور زوجیت کے نہیں رکھ سکتا اور نہ مہر و نان نفقہ دے سکتا ہوں بلکہ وہ روپیہ نقد اور زیور جو کہ اس کے جہیز وغیرہ سے علیحدہ ہے یعنی میری ذات خاص سے جمع کیا ہوا ہے اس کے لینے کا مستحق ہوں جو کہ زوجہ اپنے ہمراہ لے گئی ہے۔ آیا عورت شوہر کے نکاح سے علیحدہ ہوگئی یا نہیں اور جتنے عرصہ تک زوجہ اپنے والدین کے پاس رہی اس کے نفقہ کی مستحق

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲/۲۔ ظفیر۔

شوہر سے ہے یا نہیں اور کیا وہ زیور نقدی جو بوقت نکلنے کے اپنے شوہر کے مکان سے اپنی ہمراہ میکہ میں لے گئی تھی جب کہ وہ مال شوہر کا ہے تو شوہر اس کے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب: - عورت کے نکل جانے اور بلا اجازت شوہر باہر چلی جانے سے طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی اور شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ میرے نکاح وزوجیت سے خارج ہوگئی ہے بہ نیت ایقاع طلاق کہے ہیں تو یہ الفاظ کہنے کے وقت اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی[1] پہلے سے مطلقہ نہیں ہوئی تھی اور ایسی عورت کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے جو بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے نکلے، اور مہر ساقط نہیں ہوتا، مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے اور جو زیور بوقت جانے کے وہ عورت ساتھ لے گئی اگر درحقیقت شوہر کا بنوایا ہوا اور دیا ہوا تھا اور شوہر نے اس کو ہبہ نہ کیا تھا یا مہر میں نہ دیا تھا تو وہ شوہر کی ملک ہے شوہر اس کو واپس لے سکتا ہے۔ فقط۔

| جہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں | **سوال** (۴۴۷) مسماۃ رحمی کو اس کے |

خاوند حاضر خاں نے مارکوٹ کر گھر سے نکال دیا، رحمی نے گزارہ کے واسطے درخواست دی جس پر حاضر خاں مذکور نے مہاراجہ نابھہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارہ دینے سے انکار کر کے عذر کیا کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جائے بحکم سرکار مسماۃ مذکور کو آزاد کیا گیا۔ اس کے بعد مسماۃ مذکور نے عبدالکریم کے ساتھ نکاح ثانی کر لیا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

---

[1] ولا یقع بالکنایات الطلاق الا بنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ولو قال انا بری من نکاحک یقع الطلاق اذا نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر۔

الجواب :- اگر مسماۃ رحمی کو پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی تھی اور رحمی نے عدت کے بعد دوسرا نکاح عبدالکریم کے ساتھ کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں عبدالکریم کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے اور اگر رحمی کے شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے تھے کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جاوے تو اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور نکاح ثانی بعد عدت کے درست ہوا اور اگر کچھ نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا رحمی کو درست نہیں ہے۔ پس شوہر اول سے نیت کا حال معلوم کیا جاوے[1]۔ فقط۔

بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۸۴۸) زید نے اپنی زوجہ کو جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ یہ میری بہن کے برابر ہے، کیا ان الفاظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب :- (ان نوی انت علی مثل امی او کامی وکذا لوحذف علی خانیہ برّاً او ظہاراً او طلاقاً صحت نیتہ ووقع مانواہ لانہ کنایۃ وان لا ینوشیئاً اوحذف الکاف لغا الخ درمختار[2])

اس سے معلوم ہوا کہ زید کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی دوبارہ نکاح بدون حلالہ کے ہو سکتا ہے عدت میں اور بعد عدت کے ہر حال میں نکاح درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح سابق قائم ہے۔ فقط۔

[1] ولو قال لہا اذہبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیۃ (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۶ ج ۱) [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر

> جس جگہ چاہے نکاح کرلینا کہنے اور لکھنے کا کیا حکم ہے

سوال (۴۴۹) بکر اپنا وطن چھوڑ گیا، جاتے وقت اپنی بیوی زبیدہ کو یہ کہہ گیا کہ اگر میں تین سال تک نہ آیا تو تم جس جگہ چاہے نکاح کرلینا اور خط میں بھی اس نے تحریر کر بھیجا کہ زبیدہ کو میرے گھر سے نکال دینا۔ اب بکر کو گیارہ سال ہوگئے تو کیا زبیدہ پر طلاق واقع ہوگئی اور وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر بکر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے اور خط میں لکھے تھے تو بعد تین سال گزرنے کے صورت اولیٰ میں اور بوقت تحریر دوسری صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔ اور اگر نیت کا حال معلوم نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی[1]۔ باقی اگر بکر مفقود ہوگیا ہے اور اس کا پتہ ونشان وموت وحیات کچھ معلوم نہیں ہے تو مفقود ہونے کے وقت چار سال گزرنے کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات دس دن چار ماہ پوری کرکے نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ کما ذکرہ فی الشامی[2]۔

> تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اسکے بعد نکاح ثانی ہوسکتا ہے

سوال (۴۵۰) رجل قال لامرأته. میں نے تجھکو چھوڑ دیا ہے ثلاث مرات ثم ندم علی ما فعل واراد ان ینکحها هل یجوز له ان ینکحها بدون التحلیل۔

> تین پتھر پھینکے اور کہے چلی جا اس کا حکم کیا ہے

سوال (۴۵۱) رجل طرح ثلاث مدرات الی امرأته وقال. اٹھ اور چلی جا. میرے گھر میں نہ بیٹھ. ماحکم طلاقه

---

[1] فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (الدر المختار) قوله قضاء قید به لانه لا یقع دیانة بدون النیة ولو وجدت دلالة الحال فوقوعه بواحد من النیة او دلالة الحال انما هو القضاء فقط کما هو صریح البحر وغیره (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ وص ۶۳۶ ج ۲)

[2] ولا یفرق بینه وبینها ولو بعد مضی اربع سنین خلافا لمالک (درمختار) وقد قال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالک (رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶ ج ۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزه للتھانویؒ اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی، ظفیر۔

ای هی بائنة بتطلیقة واحدة ام مطلقة بثلاث مغلظة فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔

الجواب:۔ (۱) ان تکلم بهذه الکلمات ناویا الطلاق تبین بواحدة ثم لا تقع اخری لان البائن لا یلحق البائن۔ کذا فی الدر المختار[۱] فیجوز له النکاح بها بلا تحلیل۔

(۲) فی الشامی۔ فلا یقع بالقاء ثلاثة احجار الیها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا انتهی[۱] وقوله الحقی باهلک ان کان بنیة الطلاق تقع به واحدة بائنة۔ کما مر[۳]۔ فقط۔

میرے کام کی نہیں، سروکار نہیں، کنایہ کے الفاظ ہیں۔ نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۱۴۵۱) زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو یہ کہہ کر اپنے مکان سے نکالدیا کہ جا تو میرے کام کی نہیں ہے، تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے اور خطوط میں بھی یہی لکھا کہ مجھے ہندہ سے کوئی سروکار نہیں ہے میں اسے نہیں چاہتا، میں اسے اپنے گھر سے نکال چکا ہوں اب ہندہ تقریباً بارہ سال سے اپنے شوہر زید سے علیحدہ رہتی ہے۔ کیا اس صورت میں بدون مزید تحقیقات کے صرف ہندہ کے حلفیہ بیان پر اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب:۔ یہ الفاظ جو شوہر نے زبانی کہے یا خط میں لکھے کنایہ کے الفاظ ہیں، صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے یا دلالت حال کا۔ اور جب کہ نیت شوہر کی کچھ معلوم نہو اور نہ مذاکرہ طلاق کا ہوا اور نہ حالت غصہ میں یہ الفاظ کہے گئے ہوں تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ / ج ۲ [۲] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ / ج ۲ تحت قوله مالم یستعمل الا فیه [۳] کنایة عند الفقهاء مالم یوضع له انفیه بروت ۳۸۷

اور جب کہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ فقط

مرے لائق نہیں، مری عورت نہیں وغیرہ کنائے کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں

سوال (۴۵۲) نتھو نے اپنی زوجہ کو بدچلن دیکھ کر یہ الفاظ کہے کہ میرے کر لائق نہیں، جس جگہ چاہے نکاح کرے یا بازار میں بیٹھ جائے۔ اور یہ لکھدیا کہ یہ میری بیوی نہیں ہے۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- ان الفاظ میں جو نتھو نے اپنی زوجہ کو کہے نیت طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس اگر نتھو نیت طلاق کا انکار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہکذا فی کتب الفقہ[1]۔ فقط۔

اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا کا جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۵۳) زید نے اپنی زوجہ کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھے اپنی زوجیت سے علیحدہ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوگئی تو رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر زید نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ لکھے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہوگئی[2]۔ رجعت نہیں ہو سکتی[3]۔ فقط

چھوڑ دینے کے لفظ سے طلاق بائنہ ہوتی ہے

سوال (۴۵۴) زید نے کہا کہ اگر

(بقیہ حاشیہ از ص۳۸۶) ای الطلاق واحتملہ وغیرہ فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وھی حالۃ مذاکرۃ الطلاق او الغضب الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص $\frac{635}{2}$ ج) [1] اذھبی وتزوجی تقع واحدۃ بلا نیۃ (در مختار) ویخالف ما فی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان ولو قال اذھبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیٔ الخ ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذھبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ (رد المحتار باب الکنایات ص $\frac{652}{2}$ ج) [2] یہ جملہ کنایات کے باب سے ہے جس میں (بقیہ حاشیہ بر ص۳۸۸)

میری زوجہ ہندہ آج شب میں میرے مکان میں نہیں آوے گی تو میری بیٹی کے برابر ہے۔ بعد کوشش کے عمرو خالد وبکر زوجہ مذکورہ کو صحن مکان تک تو لے آئے مگر بوجہ خوف زدوکوب ہندہ کو نکال کر دوسرے مکان میں کر دیا۔ بعدہٗ پھر ایک شخص نے زید مذکور سے کہا کہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں لے آتے۔ اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ چھوڑ دیا۔ بیٹی بولا چھوڑ دیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو بائنہ ہوگی یا مغلظہ۔

الجواب: - اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی اور بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ دوسری، تیسری واقع نہیں ہوئی لان البائن لایلحق البائن[1] - کما فی الدر المختار وغیرہ وفی الشامی فی الکنایات قولہ سرحتك من السراح بفتح السین وھو الارسال ای ارسلتك لانی طلقتك الخ او فی ھذا المنزل. نہر. شامی ص ۴۶۵ ج ۲[2] فقط

ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی

سوال (۴۵۵) ایک

لڑکی نابالغہ ۹ سالہ کا نکاح اس کے والدین نے کیا۔ چند یوم کے بعد فریقین میں تکرار ہوگیا اور لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجا۔ والدین شوہر نے عدالت میں مقدمہ دائر کردیا۔ عدالت نے نکاح ناجائز قرار دے کر دعویٰ شوہر کا خارج کردیا پھر مقدمہ کا اپیل کیا گیا فیصلہ یہ ہوا کہ جب تک لڑکی نابالغ ہے اپنے

(بقیہ حاشیہ از ص ۳۸۷) نیت ہونے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ مفتی علامؒ نے اسے کنایات میں شمار کیا ہے ویقع بابرأتك عن الزوجیة بلانیة (درمختار) قولہ بلانیة فی حال الغضب وغیرہ تاتارخانیہ ومقتضاہ انہ طلاق صریح وفیہ نظر وفی کنایات الجوھرة انا بریٔ من نکاحك یقع ان نوی (ردالمحتار باب الصریح ص ۶۱۴ ج ۲)

[1] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجھا فی العدة وبعد انقضائھا الخ (عالمگیری مصری الباب السادس فی الرجعة ص ۴۳۱ ج ۱)

[1] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۴۴۶ ج ۲) [2] ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲) ۱۲ ظفیر

والدین کے گھر رہے، پھر لڑکی مختار ہے، جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کے والدین نے پیغام بھیجا کہ اپنی امانت لے جاؤ، شوہر نے کہلا بھیجا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے میں نے اور نکاح کر لیا ہے۔ اب کچھ عرصہ کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے۔ یہ نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔ اور پہلا نکاح جو والدین نے نو سالہ عمر میں کیا تھا وہ فسخ ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کا یہ کہلا بھیجنا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے الفاظ طلاق صریح سے نہیں ہے البتہ کنایات میں داخل ہو سکتا ہے۔ پس اگر شوہر کی نیت اس سے طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ الغرض پہلا نکاح اس لڑکی کا جو اس کے والد نے کیا تھا صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے تھے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح صحیح ہو گا ورنہ نہیں، شوہر سے نیت کا حال دریافت کیا جاوے اور شامی نے بدائع سے نقل کیا ہے کہ لا حاجۃ لی فیک میں نیت سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن شامی کی عبارت ما بعد سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ نیت سے طلاق واقع ہو جاوے گی[1] فقط۔

---

[1] لست لک بزوج ولستِ لی بامرأۃ او قالت له لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه خلافا لهما او سئل ألک امرأۃ فقال لا او لا تطلق وان نوی (درمختار) قوله لا تطلق اتفاقا وان نوی ومثله قوله لم اتزوجک او لم یکن بیننا نکاح او لا حاجة لی فیک بدائع لکن فی المحیط ذکر الوقوع فی قوله لا حاجة لی فیک ... قال ولو قال لا نکاح بیننا یقع الطلاق والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا ونفی النکاح فی الحال یکون طلاقا اذا نوی وما عداه فالصحیح انه هذا الخلاف اھ بحر (رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر)

مطلب نہیں رکھتا، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں کے جملے کنائے ہیں

سوال (۴۵۶) اگر کوئی مسلمان بالغ اپنی بیوی کی نسبت اپنے برادر کلاں کو یہ الفاظ لکھے کہ میری بیوی بدچلن ہے اس لئے میری طبیعت اس کی طرف سے ہرگز صاف نہیں ہو سکتی اور نہ میں اس سے کچھ غرض مطلب رکھتا ہوں اور نہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کا اطمینان رکھئے خواہ کوئی کتنی ہی صفائی پیش کرے میں ہرگز صاف نہیں ہو سکتا۔ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں اس تحریر شوہر سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اخیر کے الفاظ صاف دلیل ہیں اس کی کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ موجود ہے کہ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ اس کو طلاق دینا منظور نہیں ہے اور کوئی صریح لفظ طلاق کا اس تحریر میں نہیں ہے۔ فقط۔

تین دفعہ کہا مجھ پر حرام پھر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۵۷) ہندہ زید کی عورت بلا اجازت زید کے اپنے کسی عزیز کے گھر چلی گئی اور عرصہ تک وہاں مقیم رہی۔ زید کو ایک شخص نے کہا کہ تم ایسی عورت کو طلاق دیدو۔ اس پر زید نے اپنی عورت ہندہ کو بدیں الفاظ طلاق دی کہ میرے نفس پر حرام۔ میرے نفس پر حرام ہے۔ میرے نفس پر حرام ہے۔ تین دفعہ۔ اس کے بعد پانچ ماہ گذرنے پر زید اور ہندہ نے باہم رضامند ہو کر پھر نکاح پڑھوانا چاہا تو زید کو کسی نے کہا کہ بدون حلالہ پھر نکاح درست نہیں کیونکہ جو طلاق تم نے دی مغلظہ تھی۔ اس پر ہندہ نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کیا۔ دوسرے شوہر نے ہندہ کے ساتھ مباشرت کی لیکن وطی پر قادر نہیں ہو سکا اور اس شوہر ثانی نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اب زید اور ہندہ پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں شریعت مبارک کیا حکم دیتی ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں چونکہ زید نے صریح لفظ سے طلاق نہیں دی بلکہ بالفاظ کنایہ طلاق دی ہے اور الفاظ کنایہ میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما صرح بہ فی الدر المختار[1] وغیرہ لہٰذا بصورت مذکورہ وہ عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ نہیں ہوئی بلکہ ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہوئی ہے اس لئے حلالہ کی ضرورت اس میں نہیں ہے بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح ہے اور اگرچہ حلالہ کے لئے وطی شوہر ثانی کی شرط ہے اور بدون وطی شوہر ثانی مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی مگر صورت مذکورہ میں چونکہ حلالہ کی ضرورت ہی نہ تھی اس وجہ سے شوہر ثانی کی طلاق کے بعد جس وقت تین حیض گذر جاویں یعنی عدت پوری ہو جاوے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو بوجہ بڑھاپے وغیرہ کے اس کے لئے عدت تین ماہ ہیں۔ فقط۔

بیوی کے متعلق کہا ہیں اس کو نہیں رکھتا میرے لائق نہیں کیا حکم ہے

سوال (۴۵۸) ایک شخص اپنی بیوی کو رخصت کرا کر اپنے گھر لے آیا۔ دو تین روز بعد معلوم ہوا کہ اس کو حمل حرام ہے، پھر خاوند اس کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ گیا اور یہ کہہ گیا کہ اس کو میں نہیں رکھتا، یہ عورت میرے لائق نہیں ہے۔ عورت کے والدین نے عورت کو

[1] لان البائن لا یلحق البائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب الکنایات ص ۶۴۶ / ۲ ج) ظفیر.

دوسرے شخص کے گھر بٹھلا دیا۔ دو تین ماہ بعد یہ دوسرا شخص جب کہ اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے

الجواب: - اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے، جب بچہ پیدا ہو چکا تو عدت ختم ہو گئی اب اس کا نکاح درست ہے۔ باقی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں یا نہیں[1]۔ فقط۔

تو میری عورت نہیں کا جملہ کہا کیا حکم ہے

سوال (۴۴۹۱) زید نے اپنی زوجہ کو بلا وجہ بدسلوکی کا برتاؤ کر کے یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میری عورت نہیں ہے، میری ماں بہن کی طرح ہے۔ اس طریقہ پر جو شوہر نے طلاق دی وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسی حالت میں طلاق ہو جانے سے عورت کو مہر شوہر سے مل سکتا ہے۔ اور یہ طلاق کس قسم کی ہے۔

الجواب: - ان الفاظ سے جو طلاق واقع ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے اور ان الفاظ میں اگر نیت شوہر کی طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور مہر زوجہ کا بعد طلاق کے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے بعد طلاق کے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵/ج ۲)

[2] وان نوی انت علیّ مثل امی او کامی وکذا لو حذف علیّ خانیہ برّا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴/ج ۲) لست لی بامرأۃ ای طلاق ان نواہ ایضا باب الصریح ص ۶۳۳/ج ۲) ظفیر۔

لفظ چھوڑا کہنے کے بعد رجوع جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۵۰) ایک شخص نے دو بار یہ الفاظ کہے، فلاں عورت کو میں نے چھوڑا چھوڑا، مگر باز آں رجوع کردہ آیا بعد از دو طلاق رجوع واقع گردیدہ نکاح را قائم میکنند یا چہ حکم است۔

الجواب: لفظ چھوڑا چھوڑا کنایات میں سے ہے۔ جبکہ شوہر نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی کما صرحوا ان البائن لا یلحق البائن[1] درمختار وغیرہ۔ اور طلاق بائنہ میں رجوع بلا نکاح صحیح نہیں ہے۔ پس طلاق بائنہ دینے کے بعد شوہر کا رجوع کرنا بقاءِ نکاح کے لئے کچھ مفید نہیں ہے اور وہ رجوع کرنا کالعدم ہے۔ بلا نکاح جدید وہ عورت اس کے نکاح میں داخل نہیں ہو سکتی۔[2] (لہٰذا جدید نکاح کرے۔ ظفیر)

میرے یہاں سے نکل جا کہنے میں طلاق کی نیت تھی تو ہو گئی،

سوال (۴۵۱) زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ متعدد دفعہ یہ بات کہی کہ تو میرے یہاں سے نکل جا۔ تو میرے کام کی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کو اپنے گھر سے نکال بھی دیا اور زدوکوب کیا اور دو سال سے زیادہ ہوا کہ زید نے اس سے رجوع نہیں کیا اور نہ اس کی خبر لی۔ آیا زید کی بیوی صورت مذکورہ میں بائنہ ہو گئی یا نہ۔

الجواب۔ قال فی الدر المختار فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ یحتمل ردًا (الی ان قال) وفی الغضب توقف الاولان الخ ای مایصلح ردًا وجوابًا الخ[3] شامی پس صورت مسئولہ میں اگر شوہر نے بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲، ۱۲

[2] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (عالمگیری مصری۔ الباب السادس فی الرجعۃ ص ۴۳۱ ج ۱) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۷ ج ۲، ۱۲ ظفیر

ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ بلا نکاح رجعت اس میں درست نہیں ہے۔ عدت کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے بشرط نیت طلاق واقع ہوجائیگی

سوال (۴۵۲) زید نے اپنی بیوی کو بحالت ناراضگی یہ الفاظ خط میں لکھے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا۔ ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے، طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[۱] اور دوسرا فقرہ (کہ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا) لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔

حرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۵۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر شوہر نے یہ لفظ کہ تو مجھ پر حرام ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی عورت پر واقع ہوگئی۔ عدت گزرنے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جائے کہ یہ لفظ اس نے بہ نیت طلاق کہا تھا یا ویسے ہی بطریق سب دشتم کہہ دیا تھا۔ اگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو جب تک وہ طلاق نہ دے گا دوسرا نکاح عورت مذکورہ کا جائز نہ ہوگا۔

---

[۱] لو قال لها لا نكاح بيني وبينك الخ يقع الطلاق اذا نوى لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع (عالمگیری کشوری الفصل الخامس فی الکنایات ص ۳۹۴ ج ۲) ظفیر

[۲] قال لامرأته انت على حرام الخ ايلاء ان نوى التحريم اولم ينو شيئاً وظهار ان نواه وهدر ان نوى الكذب الخ وتطليقة بائنة ان نوى الطلاق وثلاث ان نواها ويفتى بانه طلاق بائن ان لم ينوه لغلبة العرف (در مختار) هذا فى القضاء واما فى الديانة فلا يقع مالم ينو وعدم نية الطلاق صادق بعدم نية شئ اصلاً الخ قلت الظاهر انه اذا لم ينو شيئاً اصلاً يقع ديانة ايضاً الخ (رد المحتار باب الايلاء يطلب فى قوله انت حرام ص ۷۶۰ ج ۲ و ص ۷۶۱ ج ۲ و ص ۷۶۲ ج ۲) ظفیر

صورتِ ذیل میں کتنی طلاق ہوئی

سوال (۴۵۴) ہندہ نے بیان کیا کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے ڈیڑھ دو برس سے۔ جب زید مذکور سے پوچھا گیا تو اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس کو یعنی ہندہ مذکورہ کو ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ بعدہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے طلاق دی تو کہتا ہے کہ طلاق ہی جانئے یعنی چھوڑ دی اور کچھ سروکار نہ رکھنا طلاق ہی جانئے بعدہ کسی کے اصرار کرنے پر طلاقنامہ لکھدیا اور اپنا دَین بخشوالیا۔ سوال یہ ہے کہ پہلے اقرار سے کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے طلاق صریح رجعی واقع ہوئی یا نہیں۔ اور جب کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ اور کسی کے دریافت کرنے پر جواب دینا کہ طلاق شرعی نہیں دیا ہے یہ اقرار طلاق کو باطل کرتا ہے یا نہیں اور طلاقنامہ لکھدینا پہلے حکم کو اٹھا سکتا ہے یا نہ اور وقوع طلاق بائن کی صورت میں عدت گزر گئی یا نہیں۔ اور دوسرا نکاح ہندہ کا دوسرے مرد سے کر لینا صحیح ہوگا یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کا یہ کہنا کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے ہندہ کو چھوڑ دیا ہے کنایہ تھا۔ محتاج تھا نیت کا، کہ اگر بہ نیت طلاق کہا تو طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی ورنہ نہیں۔ لیکن بعد میں یہ کہنا کہ طلاق ہی جانئے اس سے ایک طلاق واقع ہوئی۔ اگر پہلے لفظ سے بھی نیت طلاق کی تھی تو اب دو ہو گئی اور دونوں بائنہ۔ اور اگر پہلے لفظ سے نیت طلاق کی نہ تھی تو اب اس لفظ صریح سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ بعد میں طلاقنامہ لکھنا اور مہر معاف کرانا یہ دوسری طلاق ہوگی۔ اور اگر طلاقنامہ میں تین طلاق لکھی گئی ہیں تو مجموعہ تین سے تین طلاق کے ساتھ ہندہ مطلقہ ہو گی، اور عدت اول طلاق

لہ ثم فرق بینہ وبین سرحتک فان سرحتک کنایۃ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲) فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (در مختار) قولہ قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون النیۃ (رد المحتار باب ایضا ص۶۳۶ ج۲) ظفیر

کے بعد سے پورا کرنا ہوگی۔ یعنی جس وقت پہلی طلاق دی اُسی وقت سے عدت شروع ہو جاوے گی۔ طلاقنامہ لکھنے کا اعتبار نہ ہوگا اور بعد عدت کے دوسرا نکاح صحیح ہے۔ اور طلاق کے بعد اس کہنے سے کہ طلاق شرعی نہیں دی ہے پہلا اقرار طلاق کا باطل نہ ہوگا۔ وہ طلاق ثابت اور صحیح رہے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔ اگر اُس وقت سے تین حیض ہو چکے ہیں عدت گزر گئی اور نکاح ثانی صحیح ہے۔[۱]

چھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہوگی

سوال (۴۵۵) ایک شخص کی عورت بھاگ گئی تھی اُس شخص نے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ اب اس کی بیوی واپس آگئی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے

الجواب:۔ اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ لفظ کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اب بلا نکاح جدید کے اس کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا۔[۲]

صورتِ مذکورہ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہو گئی۔

سوال (۴۵۶) ایک عورت مسلمان قوم لوہار کی شادی ایک شخص محمد بخش مسلمان لوہار کے ساتھ دس بارہ سال ہوئے ہوئی تھی اور وہ اس قدر مدت اس کی زوجیت میں رہی کہ شوہر کے نطفہ سے اُس کی اولاد پیدا ہوئی۔ پھر اُسی شوہر ظالم نے نہیں معلوم کس وجہ سے اس کو الزام لگا کر علیحدہ کر دی کہ اس نے ڈھیڈ کے ساتھ کھایا اور پیا ہے اور میرے کام کی نہیں ہے۔ چاہے غیر قوم اور غیر برادری کے گھر میں گھس جائے میں نہیں رکھتا۔ یہ کہہ کر ڈیڑھ سال سے تعلق زوجیت کا

---

[۱] فیھا ثلاث حیض من وقت الطلاق شمنی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸۳۳ ج ۲) ظفیر

[۲] وفی الکنایات "ونحو اعتدی الخ وسرحتک فارقتک لا یحتمل السب والرد ففی حالۃ الرضاء الخ" تتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیرا علی نیۃ للاحتمال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲ و ص ۶۴۰ ج ۲) ظفیر

نہیں رکھتا اور گھر سے نکال دیا اور قطع تعلق کر چکا ہے۔ نہ اس کو رکھتا ہے اور نہ روٹی کپڑا دیتا ہے۔ بلکہ ایک تحریر ہندی لکھا کر بہت سے اہل برادری کی گواہی کرا کر بھیجدی ہے کہ وہ چاہے غیر کو کرے جو برادری کا آدمی نہ ہو، مجھ کو غیر کے کر لینے میں انکار نہیں ہے اور نہ دعوی۔ ایسی صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ جو الفاظ شوہر کے درج ہیں سوال میں وہ کنایہ کے ہیں، اگر بہ نیت طلاق شوہر نے ایسے الفاظ کہے ہیں تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور بعد گزرنے عدت کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہیں کہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی[1]، اور شوہر کی نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور ہندی کی تحریر ہم لوگ نہیں سمجھتے کہ اس میں کیا الفاظ تحریر ہیں۔

عدم تعلق کا جملہ کہنے سے نیت کے وقت طلاق ہوگی

سوال (۴۵۷) زید اور اس کی زوجہ میں ہر مہینہ ایک دو دفعہ جھگڑا ہوتا ہے اور زید عورت کی نسبت ایک دو دفعہ لفظ نکال دیتا تھا۔ اب جو زید نے عورت سے سلوک کیا تو یہ الفاظ کہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا کروں تب تو مجھ سے بے تعلق ہے۔ عورت نے کہا کہ یہ لفظ زبان سے نہ نکالو۔ لڑائی ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ زید نے کہا کہ اگر اب لڑوں تب تیرا میرا کچھ تعلق نہیں۔ غرضنکہ زید نے تین دفعہ یہی الفاظ کہے اور لڑائی دونوں کی بدستور جاری ہے اور عورت بہت نیک ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہمیشہ اس کی نااتفاقی رہی اور اس نے طلاق کا بھی لفظ نکالا۔ اب وہ عورت نکاح میں رہی یا نہیں۔

---

[1] لو قال لها اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية وان كان في حال مذاكرة الطلاق (وقبيله) وفي الفتاوى لم يبق بيني وبينك عمل ونوى تقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۲۵۳) ظفیر

الجواب:۔ اگر یہ لفظ کہا ہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ الخ تو مجھ سے تو بے تعلق ہے یا تیرا میرا کوئی تعلق نہیں تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ بعد شرط کے یعنی لڑائی کرنے کے واقع ہو گئی۔ اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ نہ کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[1]۔ اور اگر کبھی صریح طلاق کا لفظ بھی کہا تھا تو بلانیت بعد تحقق شرط کے طلاق واقع ہو گئی[2]۔

بیوی سے کہا کہ دوسرا شوہر کر لو تو اس کا کیا حکم ہے

سوال (۴۵۸) زوجین میں باہم جھگڑا ہوا۔ شوہر نے زوجہ کو کہا کہ جیسے ہم نے دوسرا نکاح کر لیا تم بھی کر لو۔ ایسا کہنے سے نکاح قائم رہا یا ٹوٹ گیا۔ اگر ٹوٹ گیا تو اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے۔

الجواب:۔ یہ لفظ شوہر کا کہ "تم بھی دوسرا نکاح کر لو" کنایہ ہے طلاق کا۔ صریح طلاق نہیں ہے۔ اگر اس لفظ میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے، ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کر لیا جائے کہ اس کی نیت اس لفظ کے کہنے سے کیا تھی۔ اگر طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی[3] اور بعد عدت کے جو تین حیض ہے اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو، اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں۔ وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

---

[1] او قال لها الخ لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق اذا نوى الخ ولو قال لها الخ لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع (عالمگیری کشوری باب الکنایات ص ۳۹۴/۲۶) ظفیر

[2] فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری باب التعلیق فصل ثالث ص ۴۴۲/۲۶) ظفیر

[3] ولو قال تزوجي ونوى الطلاق اذا الثلث صح وان لم ينو شيئا لم يقع كذا في العتابية (عالمگیری کشوری باب الکنایات ص ۳۹۵/۲۶) ظفیر

جادور ہو چلی جا یہ کنائے ہیں نیت سے طلاق ہو گی

سوال (۴۵۹) ایک شخص کے دو عورتیں ہیں ایک کو اچھی طرح رکھتا ہے اور دوسری کو ایک ایک ہفتہ تک کھانے کو نہیں دیتا اور یہ الفاظ کہے کہ جا دور ہو چلی جا، اپنے باپ کے یہاں جا رہ تیرا میرا کچھ مطلب نہیں۔ اور اب اس شخص کو تین سال کی جیل ہو گئی تو اس حالت میں اس کی زوجہ پر طلاق پڑ گئی یا نہیں۔ عورت کو دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسا شخص جو دونوں زوجہ میں عدل اور برابری نہ کرے فاسق اور مستحق عذاب ہے[1]۔ اور جو الفاظ وہ اپنی ایک زوجہ کو کہتا ہے اگر نیت طلاق کی ہے، تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں صریح طلاق کے نہیں ہیں، اور کنایہ میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے[2] اور دوسرا نکاح اسی وقت جائز ہوتا ہے کہ پہلے شوہر کی طرف سے طلاق ہو جاوے اور جیل خانہ جانے سے بھی طلاق نہیں ہوتی۔

کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہو گی

سوال (۴۶۰) مسماۃ محمودہ چودہ سالہ کا نکاح اس کی سوتیلی ماں نے خالد سے کر دیا بلا رضامندی محمودہ کے باپ عمر کے۔ کچھ عرصہ بعد خالد نے محمودہ کا زیور و کپڑا اتار کر اور یہ کہہ کر کہ اب عمر بھر کو جاؤ ہم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں اس کو میکہ پہنچا دیا۔ اب محمودہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ۔

---

[1] یجب (القسم) وظاهر الآیة انه فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیه ای فی القسم بالتسویة فی البیوتة وفی الملبوس والماکول والصحبة (درمختار) قوله وظاهر الآیة انه فرض فان قوله تعالیٰ فان خفتم الا تعدلوا فواحدة، امر بالاقتصار علی الواحدة عند خوف الجور الخ (ردالمحتار باب القسم ص ۵۴۶ ج ۲) ظفیر

[2] لو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة وان کان فی حال مذاکرة الطلاق (اور اس سے ذرا پہلے ہے) وفی الفتاوی (لو قال لها) لم یبق بینی وبینک عمل و نوی یقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۲۵۳ ج ۱) ظفیر

الجواب:- بدون رضامندی باپ کے محمودہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسری علامت بلوغ کی مثل حیض وحمل کے نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً مرد اور عورت بالغ شمار ہوتے ہیں۔ پس چودہ برس کی عمر میں محمودہ شرعاً بالغہ نہیں ہوئی اور نابالغہ کا نکاح بدون ولی کے نہیں ہوتا، اور سوتیلی ماں یا اُس کا بھائی ولی نہیں ہے۔ لہذا وہ نکاح جو سوتیلی ماں نے کیا باپ کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر باپ نے بعد اطلاع کے اُس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اور اگر جائز رکھا تو صحیح ہوا۔[1] پس بصورت صحت نکاح اگر خالد نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو محمودہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے[2] اور بصورت عدم صحت نکاح فی الفور دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

| تو بیوی نہیں کہا تو کیا حکم ہے |

سوال (۴۶۱) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ اب تو میری بیوی نہیں اور نہ آئندہ سے میں تجھ کو اپنی بیوی سمجھوں گا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر طلاق کی نیت سے شوہر نے یہ لفظ کہا ہے کہ اب تو میری بیوی نہیں ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔[3]

---

[1] فلو زوج الابعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته (درمختار) فلا یکون سکوته اجازة لنکاح الابعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (ردالمحتار باب الولی ص ۴۳۲ ج ۲) ظفیر

[2] واخرجی واذهبی وقومی وابتغی الازواج لانها تحتمل الطلاق وغیره فلابد من النیة (هدایہ کتاب الطلاق ص ۳۵۲ ج ۲) ظفیر

[3] لست لك بزوج اولست لی بامرأة الخ طلاق ان نواه (درمختار) قید بالنیة لانه لا یقع بدونها اتفاقا لکونه من الکنایات (ردالمحتار قبیل باب طلاق غیرالمدخول بها ص ۶۲۳ ج ۲) ظفیر

جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی

سوال (۴۶۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو مارا اور کہا کہ جہاں تیری مرضی ہے چلی جا مجھ کو تیری کچھ ضرورت نہیں۔ کیا اس عورت پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب:- یہ لفظ کنایہ ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[1]

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۳) اگر شخصے در حالتِ غضب زن وجۂ خود را میگوید کہ تو بر من سہ چرائی سہ چرائی است بعد ازاں میگوید کہ تو بر من سہ طلا۔ و حرف آخر یعنی قاف را حذف کردہ و تو بر من مثل مادر من ہستی اگر با تو انبساط میکنم۔ ایں ہمہ الفاظ در حالت غضب اظہار نمود چہ حکم است۔

الجواب:- لفظ سہ چرائی کہ در سوال سہ بار مذکور است معنی آں معلوم نیست کہ در کشمیر در کدام معنی مستعمل میشود و از لفظ تو بر من سہ طلا بدون قاف طلاق واقع نمی شود کہ ایں نہ صریح طلاق است و نہ کنایہ و نہ از الفاظ مصحفہ ہست کہ طا را با قاف را بحرف دیگر مثل تا و کاف بدل کردہ باشند لہذا لغو است۔ قال فی الدر المختار و رکنہ لفظ مخصوص ہو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ شامی[2]۔ اما قول شوہر تو بر من مثلِ مادر من ہستی آنچہ ازاں نیت کردہ است از کرامت یا ظہار یا طلاق ہماں معتبر است واگر ہیچ نیت نیست لغو است و تشبیہ در بزرگی و کرامت ارادہ کردہ خواہد شد کما قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً او ظہاراً او طلاقاً فصحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر

---

[1] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ فنحو اخرجی واذہبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر

یعنی الکی امۃ الخ[۱]

مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۴) زید کی ہمشیرہ کا عقد بکر سے پانچ چھ ماہ پہلے ہوا تھا۔ اب زید نے بکر سے رخصت کو کہا تو بکر نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ نکاح اول ہی مرغوب نہ تھا اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے۔ لہذا مجھے رسید مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو۔ ایسی صورت میں قطع تعلق ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ کہ مجھے رسید مہر دلادو اور طلاق تحریری لے لو بطریق وعدہ اور بطریق تعلیق کے ہے کہ اگر تم رسید دلادو گے تو میں طلاقنامہ لکھدوں گا۔ اس سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوئی[۲] اور یہ لفظ "اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے" کنایہ ہے۔ اگر اس میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

صورت ذیل میں طلاق نہیں ہوئی

سوال (۴۶۵) زید کا نکاح مسماۃ امۃ اللہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا۔ بعد پانچ برس کے جب مسماۃ کی عمر ساڑھے بارہ برس کی ہوئی، شوہر کی طرف سے ایک کارڈ جس کا مضمون یہ تھا کہ امۃ اللہ کا نکاح جو برائے نام میرے ساتھ ہوا تھا میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اور کارڈ کے حاشیہ پر کوئی گواہ نہیں ہے۔ ڈاکخانہ میں جون سنہ ۱۹۱۶ء کو ڈال دیا، اور زید جولائی سنہ ۱۹۱۶ء کو مسماۃ کو لینے کے ارادہ سے آیا اندر میعاد عدت کے۔ اس وقت اس کو وہ خط دکھایا گیا جس سے وہ انکاری ہے۔ شرعاً اس قسم کی تحریر معتبر ہے یا نہیں اور تحریر مذکورہ کے الفاظ سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کارڈ میں صریح لفظ طلاق کا درج نہیں ہے، آزاد کرنے کا لفظ درج ہے اور اس میں نیت طلاق

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۹۲۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [۲] بخلاف قولہ طلقی نفسک فقالت انا طالق او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۹ ج ۲) ظفیر

کی ضرورت ہے اور جبکہ شوہر کارڈ ہی کا انکار کرتا ہے تو نیت طلاق کا وہ کب اقرار کرے گا دوم بصورت انکار شوہر تحریر مذکور معتبر نہ رہی۔ کیونکہ نہ دو گواہ عادل تحریر کے ہیں اور نہ اقرار شوہر کا ہے۔ لہٰذا وہ تحریر شرعاً لغو اور باطل سمجھی جاوے گی۔[۱]

بیوی سے کہا کہ جہاں جی چاہے چلی جا کیا حکم ہے

سوال (۴۶۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا ترا جہاں جی چاہے چلی جا، یا کسی سے حرام کراتی پھر، مجھے تیرے سے کوئی کام نہیں۔ عورت دوسرا نکاح کرنے پر رضا مند ہے۔ پہلا شوہر اس کو قبول نہیں کرتا، اور شوہر نے یہ بھی کہا کہ نہ تجھ کو طلاق دوں گا اور نہ گھر میں رکھوں گا۔

الجواب:۔ دوسرا نکاح بدون شوہر کے طلاق دینے کے اور عدت گذرنے کے صحیح نہیں ہے اور چلی جاؤ وغیرہ الفاظ اس قسم کے کنایات میں ہیں کہ ان میں ہر حال میں بدون نیت طلاق واقع نہیں ہوتی اور نیت کی نفی شوہر کے کلام سے ظاہر ہے۔

خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کردیں کیا حکم ہے

سوال (۴۶۷) زید نے اپنی زوجہ کے باپ کو یہ الفاظ کہے "میری طرف سے اجازت ہے اپنی لڑکی کا جس جگہ چاہے نکاح کر دو" آیا شرعاً نکاح زید ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید نے اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ولو قال اذھبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیٔ لان معناہ ان امکنک (الی ان قال) ویؤیدہ مافی الذخیرۃ اذھبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ وان نوی فھی واحدۃ بائنۃ الخ شامی جلد ثانی صـ[۲] آخر کنایات

بیوی سے کہا تیری ہی پیدا کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں کیا حکم ہے

سوال (۴۶۸) زید نے اپنی بی بی ہندہ کو رنج کی حالت میں زد وکوب کیا اور اس کی بد کلامی پر یوں کہا کہ تیری ہی پیدا

[۱] وان لم یقر انہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الامر علی وجھہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر
[۲] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲ ظفیر

کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں۔ صورتِ مذکورہ میں طلاق یا ایلاء ہوا یا نہیں اور اس کا کچھ کفارہ آوے گا یا نہیں۔

الجواب :- اس میں کچھ نہیں ہوا۔ نہ طلاق نہ ایلاء اور کفارہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار باب الظہار۔[1]

جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۴۶۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو زدوکوب کر کے اس کا زیور اتار لیا اور کہدیا کہ تو اپنی ماں کے یہاں چلی جا، یا جہاں چاہے چلی جا، میرے کام کی نہیں ہے۔ ہندہ اس کہنے کے بعد باپ کے گھر چلی گئی۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- الفاظ مذکورہ کہ اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں جی چاہے چلی جا کنایاتِ طلاق سے ہیں۔ ان میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔ کذا یفہم من الدر المختار۔[2]

میرا کچھ تعلق نہیں جدھر چاہے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۴۷۰) فقیر محمد کی بیوی بدچلن ہوگئی اور اس کے گھر سے نکل گئی اور جب اس نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی تو اس کے خاوند نے یہ الفاظ کہے کہ میرا اس عورت سے کچھ تعلق نہیں ہے وہ جدھر چاہے چلی جاوے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- درمختار میں ہے کہ الفاظ خلیۃٌ بریۃٌ اور بتۃٌ وبتلۃٌ سے

---

[1] وان لا ینو شیئا او حذف الکاف لغا (در مختار) لانہ مجمل فی حق التشبیہ فما لم یتبین مراد مخصوص لا یحکم بشیٔ فتم (رد المختار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲) ظفیر

[2] فالکنایات لا تطلق بھا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وھی مذاکرۃ الطلاق او الغضب فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

کہ جن کے معنی انقطاع کے ہیں مذاکرہ طلاق میں طلاق واقع ہو جاتی ہے وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف علی الاول فقط درمختار[1] ای لا یتوقف الاخیران وفی الشامی فتفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق[2] الخ پس اس صورت میں شوہر کا یہ لفظ کہ "میرا کچھ اس عورت سے تعلق نہیں ہے" بجواب اس عورت کے طلاق چاہنے کے مفید طلاق ہے۔ لہذا طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی۔

سوال (۱۷۴) زید و ہندہ نابالغان کا نکاح اُن کے والدین نے صغر سنی میں کر دیا تھا۔ جب دونوں بالغ ہو گئے تو زید نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا، تو اُس سے ہندہ نے کہا کہ تیرا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے تو اور نکاح کیوں کرتا ہے۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا۔ دوسری عورت سے اس کی اولاد بھی ہو گئی ہے۔ ہندہ کے باپ نے زید اور اُس کے باپ سے یہ کہا کہ جب تم میری لڑکی کو کھانے پہننے کو نہیں دیتے ہو تو میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دوں گا۔ شوہر اور اس کی والدہ نے بالاتفاق کہا کہ تمہیں اختیار ہے۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح دوسری جگہ درست ہے یا نہیں۔

(مندرجہ ذیل جملے سے بلانیت طلاق واقع نہیں ہوئی)

الجواب :- زید کا یہ کہنا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا جھوٹ ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ شامی میں ہے والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا[3] الخ اور اسی طرح اور اس کی والدہ کا ہندہ کے والد کے اس قول (میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دوں گا) کے جواب میں یہ کہنا کہ تمہیں اختیار ہے الفاظ صریح طلاق سے نہیں ہے جو بدون نیت کے اس سے طلاق واقع ہو جاوے پس بدون طلاق دینے زید کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے، اور الفاظ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۴ ج ۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۷ تحت قولہ وھی مذاکرۃ الطلاق ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ظفیر

تفویض جو اختاری وغیرہ ہیں اُس میں بھی نیت شوہر کی ضرورت ہے[۱] اور یہ بھی ضروری ہے کہ عورت اُسی مجلس میں اپنے نفس کو طلاق دیوے، لہٰذا وہ صورت بھی یہاں متصور نہیں ہے۔

ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ نہیں، کہنے میں نیت کی ضرورت ہے

سوال (۴۷۲)

زید نے اپنی بیوی سے نزاع کر کے یوں کہا کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ ہمارے یہاں سے چلی جاؤ، اور زیورات و کپڑے اُس سے لیکر اپنے گھر سے نکال دیا اور کچھ خبر گیری نہیں کی۔ عورت بطور خود بسر کرتی رہی۔ بعدہ عورت نے عمر سے نکاح کر لیا۔ اب شوہر اول وفات پا گیا۔ بر تقدیر عدم صحت نکاح ثانی تجدید نکاح کے لئے عمر سے عدت گذارنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:

یہ لفظ کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں الخ کنایات میں سے ہے بدون نیت یا دلالتِ حال کے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی[۲]۔ اور اب چونکہ شوہر اول وفات پا گیا ہے اس لئے نیت کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا عمر کے ساتھ جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ عدت وفات دس دن چار ماہ ہیں۔ جس وقت شوہر اول کی وفات کو دس دن چار ماہ ہو جاویں اُس وقت نکاح جدید عمر کے ساتھ صحیح ہو سکتا ہے۔

جہاں مرضی ہو چلی جا کہنے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں

سوال (۴۷۳)

طلاق کنائی میں

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال الخ فنحو اخرجي واذهبي الخ يحتمل رداً الخ ونحو اعتدي الخ واختاري الخ لا يحتمل السب والرد ففي حالة الرضا الخ يتوقف الاقسام الثلاثة تاثيرا على نية للاحتمال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفير

[۲] فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش باب الكنايات ص ۶۳۵ ج ۲) لست لك بزوج او لست لي بامرأة الخ طلاق ان نواه (در مختار) لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لانكاره فيتعين الاول بالنية وقيد بالنية لانه لا يقع بدونها اتفاقاً لكونه من الكنايات (رد المحتار باب الصريح ص ۶۲۳ ج ۲) ظفير

عورت کی بد خلقی یا غلطی کی وجہ سے زجر و توبیخ ورد جواب و رنج کے اظہار کے لئے کہے کہ جہاں تمہاری مرضی ہو چلی جاؤ۔ میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ میں تنگ ہو گیا ہوں، اور دل میں رنجیدہ اور اکٹھا رہنے سے پریشان اور بے قرار بھی ہوں لیکن دلالۃ الحال نہ ہو۔ یعنی عورت کے اسباب وغیرہ کو اس کے سپرد نہ کرے اور الگ نہ کرے بلکہ ہاتھ بھی نہ لگاوے تو دل کے بے قرار اور عورت کی گستاخی اور بد خلقی اور بے ادبی کی وجہ سے تنگدل ہونے سے بائن کا شبہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اصلی منشاء اس کا عورت کو واقعی نکالدینا نہ ہو۔

الجواب:۔ ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو یا غصہ اور قرینہ طلاق کا ہو تو حسب تفصیل درمختار طلاق واقع ہو جاتی ہے[1]۔

آزاد کر دیا تین مرتبہ کہا تو کون سی طلاق ہوئی

سوال (۴۷۴) عورت اور اس کے شوہر میں جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ ایک روز جھگڑا طویل ہو گیا اور عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ تو مجھ کو آزاد کر دے اور فارغخطی لکھدے اور میں نے اپنا دین مہر بھی چھوڑا اور اولاد بھی۔ اس کے شوہر نے فارغ خطی لکھدی اور تین مرتبہ لفظ آزاد بھی کہہ دیا۔ پندرہ دن کے بعد عورت پھر اسی خاوند کے یہاں آ گئی۔ ایسی صورت میں اس کو اس کا رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی ہے۔ لیکن اگر شوہر نے صریح لفظ طلاق تین دفعہ نہیں کہا بلکہ آزاد کرنے کا لفظ تین دفعہ کہا ہے تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ بائنہ کے بعد

---

[1] فنحو اخرجی واذهبی الخ یحتمل رداً الخ ففی حالة الرضا الخ تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیرا علی نیة الخ وفی الغضب توقف الاولان وان نوی وقع والا لا وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول فقط الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۷/۲) ظفیر

دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی[1] اور ایک طلاق بائنہ کے بعد شوہر اول بدون حلالہ کے اُس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی[2] پس اگر واقعہ یہی ہے تو شوہر اول اُس سے پھر نکاح کر لیوے۔ اور اگر شوہر نے تین طلاق صریح لفظِ طلاق کے ساتھ دی ہیں تو پھر بدون حلالہ کے شوہر اول اُس سے نکاح نہیں کر سکتا[3]۔

کچھ واسطہ نہیں بلا نیتِ طلاق کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۴۷۵) زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کی باہمی ترش کلامی اور بار بار کے اس کہنے پر "کہ تم کو میرے ساتھ جبکہ خرچ وغیرہ نہیں دیتے ہو کچھ واسطہ نہیں" یہ کہا کہ بیشک کچھ واسطہ نہیں اور اس کو کئی بار کہا دوسری دفعہ پھر کسی موقع پر باہمی نزاع کے وقت زید نے زوجہ سے کہا کہ مجھے تم سے جب کچھ واسطہ نہیں تو خرچ وغیرہ کا تقاضہ کیوں کرتی ہو۔ اور کئی بار ان الفاظ کو دہرایا مگر طلاق دینے کی نیت کسی بار بھی نہ تھی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ جبکہ نیت زید کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ یہ الفاظ اُن کنایات میں سے ہیں کہ بحالت غضب بھی اُن میں اگر نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کذا فی الدر المختار[4]

---

[1] لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲) ظفیر

[2] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (ایضاً باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص ۷۳۸ ج ۲) ظفیر

[3] لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ الخ بها ای بالثلاث لو حرة الخ حتی یطأها غیره الخ بنکاح نافذ الخ وتمضی عدته (ایضاً ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر

[4] فالکنایات ثلاث ما یحتمل الرد او ما یصلح للسب اولا فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ یحتمل رداً، ونحو خلیة، بریة، حرام بائن ومرادفها کبتة بتلة یصلح سباً، ونحو اعتدی واستبرئی رحمک، انت حرة الخ لا یحتمل السب ولا الرد ففی حالة الرضا ای غیر الغضب والمذاکرة تتوقف الاقسام الثلثة تاثیراً علی نیة الخ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲) ظفیر

لفظ چھوڑی سے بائنہ طلاق ہوتی ہے لہذا دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے

سوال (۴۷۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک جماعت کے روبرو یہ کہا چھوڑی۔ چھوڑی۔ چھوڑی۔ اور اس کو اپنے گھر سے علیحدہ نہیں کیا۔ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی۔ اب زید و ہندہ دونوں رجوع کرنا چاہتے ہیں تو کیا زید ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے، اور ہندہ مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ لفظ کنایہ کا ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق[1] بائنہ واقع ہوتی ہے اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا دوبارہ نکاح اس سے کرسکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

چھوڑتا ہوں کے جملہ سے بشرطِ نیت طلاق ہوگی

سوال (۴۷۷) میکو نے اپنی زوجہ کو عرصہ ایک سال ہوا یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ مسماۃ فلاں کو میں چھوڑتا ہوں۔ مجھے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں اور وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر میکو نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کے کہے ہیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگئی، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔

میرے مکان سے چلی جا' یا تو بجائے والدہ ہے' ان جملوں کا کیا حکم ہے

سوال (۴۷۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو خانگی معاملات میں ناراض ہوکر یہ الفاظ کہے، کہ میرے مکان سے چلی جا تو بجائے والدہ کے ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ یہ دونوں لفظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت ظہار یا طلاق کی ہو تو ظہار یا طلاق ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی او کامی الخ برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع مانواہ لانہ کنایۃ ان لاینو شیئاً

---

[1] لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج۲ ص۶۴۶) ظفیر

او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ[1] الخ اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں تو یہ لفظ لغو ہے۔ ظہار یا طلاق کچھ نہ ہوگا۔

"مابین فریقین کوئی قصہ زوجیت نہیں" کے جملے سے بشرط نیت یا قرینہ طلاق ہوگی

سوال (۴۷۹) ہندہ نے اپنے شوہر خالد پر عدالت میں مہر کی نالش کی قبل انفصال مقدمہ باہم بایں الفاظ تصفیہ ہوگیا کہ مبلغ دس روپے ماہوار واسطے گذارہ کے اپنی تنخواہ سے خالد ادا کرتا رہے گا اور مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:- یہ الفاظ کنایہ کے ہیں کہ "مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا" پس اگر نیت شوہر کی یا کوئی قرینہ طلاق کا ہو طلاق واقع ہوجاویگی ورنہ نہیں[2]۔

موطوئہ سے تین مرتبہ کہا تم کو چھوڑا کیا حکم ہے

سوال (۴۸۰) ایک شخص نے اپنی منکوحہ موطوئہ کو تین بار یہ لفظ کہا کہ میں تم کو چھوڑا۔ اس میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:- اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ تین بار کہا ہے تو چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایہ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور ایک بائن کے بعد دوسری طلاق بائن واقع نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور نکاح جدید بلاحلالہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص۷۹۵ ج۲ ۱۲ ظفیر [2] فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲) ظفیر سئل اللث امرأتہ فقال لا، لا تطلق اتفاقا وان نوٰی (در مختار) ومثلہ قولہ لم اتزوجک او قال لم یکن بیننا نکاح او لا حاجۃ لی فیک بدائع الخ والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا (رد المحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲) ظفیر

کے اس سے صحیح ہے کما فی الدرالمختار ولا یلحق البائن البائن الخ[1]

میں اس کا شوہر نہیں ہوں کنایہ ہے بشرط نیت طلاق واقع ہوگی

سوال (۴۸۱) زید نے اپنی منکوحہ کو بدفعلی پر مجبور کیا۔ عورت نے تھانیدار سے شکایت کی۔ اس نے شوہر کو دھمکایا تو شوہر نے کہا کہ میں اس کا شوہر نہیں ہوں ملازم ہوں۔ یہ کہہ کر زید روپوش ہوگیا۔ تخمیناً آٹھ سال ہوئے نہ کوئی خبر بھیجی نہ خرچ بھیجا۔ کیا عورت اپنا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار میں ہے لست لک بزوج الخ طلاق ان نواہ الخ[2] یعنی اگر اس لفظ سے نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اب جبکہ شوہر کی نیت کا کچھ حال معلوم نہیں ہو سکتا تو حکم طلاق کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر شوہر بالکل مفقود الخبر ہے کہ اس کے مرنے جینے کا کچھ حال معلوم نہیں ہے تو موافق مذہب امام مالک رح کے اس کے مفقود ہونے سے چار سال بعد عدت وفات پوری کر کے مفقود کی زوجہ نکاح کر سکتی ہے۔[3]

تیرا جی چاہے جہاں چلی جا کہنے میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی

سوال (۴۸۲) زید اور زوجہ زید میں کچھ تکرار تھی۔ زید اپنی زوجہ کو سسرال سے یہ کہہ کر کہ اپنے مکان لے جاتا ہوں اپنی ہمراہ لے آیا۔ راستہ میں زید نے اپنی زوجہ کا زیور اتار کر سخت مارپیٹ کی۔ حتی کہ چند مرتبہ تلوار کا حملہ کر کے کئی جگہ سے زخمی کیا اور برملا یہ الفاظ کہے کہ "تو میری ماں بہن کی برابر ہے تیرا جی چاہے جہاں چلی جا" اگرچہ کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے۔ مگر حالتِ مارپیٹ و غضب میں ایسا کہنا بجز نیت طلاق کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس لفظ سے طلاق بائن واقع ہوئی اور اس کو چھ ماہ گزر چکے ہیں تو عدت بھی پوری ہوگئی تو عورت نکاح ثانی کر سکتی

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمختار باب الکنایات ج۲ ص۶۴۶ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب الصریح تحت الفرع ج۲ ص۶۲۳ ۱۲ ظفیر [3] تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔

ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں اخرجی وغیرہ الفاظ کو اُن کنایات میں لکھا ہے کہ حالت غضب اور مذاکرہ طلاق میں بھی اُن میں نیت کی ضرورت ہے۔ بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی[1]۔ البتہ باب الظہار میں شامی نے یہ لکھا ہے کہ انتِ کاُمّی سے وقت نزاع وجھگڑے کے اور وقت مذاکرہ طلاق کے ظہار ہو جاتا ہے۔ وکذ الوبوی الرحمۃ المجردۃ ینبغی ان یکون ظہاراً وینبغی ان لایصدق قضاءً فی ارادۃ البر اذا کان فی حال المشاجرۃ وذکر الطلاق[2]۔ اور حکم ظہار کا یہ ہے کہ جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کرے وطی وغیرہ اس زوجہ سے حرام ہے۔ بہرحال طلاق اس سے واقع نہیں ہوتی۔

الحاصل بدون نیتِ طلاق کے حکم طلاق کا صورت مذکورہ میں نہ کیا جاوے گا اور نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے بھی عند الحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی۔ پس کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی بدون طلاق وعدت گزارنے کے نہیں ہے۔

مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے

سوال (۴۸۳) زید وہندہ کے رفع نشوز وتنازع کے اور آپس میں صلح کر لینے کے بعد زید نے اپنی زوجہ ہندہ مذکورہ کو اس شرط پر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر میں عرصہ ایک سال سے زیادہ پردیس میں رہ کر یا عرصہ چھ ماہ تک اپنے دیس میں رہ کر تمہارے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تمہارے ارادہ وخواہش اور خود پسندی کے مطابق دوسرا شوہر اختیار کر لینے سے تم پر ہمارا حق دین ودنیا میں بالکل نہ رہے گا۔ بعد عند القاضی ہمارا دعوے کذب و باطل سمجھا جاوے گا۔ بناء براس

[1] والکنایات ثلاث مایحتمل الرد اومایصلح السب اولا لافنحو اخرجی اذھبی وقومی الخ یحتمل ردا الخ ففی حالۃ الرضا الخ تتوقف الاقسام الثلٰثۃ تاثیرا علی نیۃ الخ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والا لا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲ وص ۶۴۱ ج ۲) ظفیر [2] رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲ ۱۲ ظفیر

شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔ اگر ہو گی تو کون طلاق اور کس وقت واقع ہو گی۔ اور وقوع طلاق کے بعد ہی ہندہ دوسرا شوہر اختیار کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ شوہر کے اس کلام کا حاصل یہ ہوا کہ اگر میں نان ونفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تم کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق دوسرا شوہر کر لو الخ پس حکم اس کا یہ ہے کہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں۔ اس میں نیت کا اعتبار ہے[۱]۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو بصورت نہ پورا کرنے شوہر کے شرط مذکور کو عورت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے نفس کو طلاق بائنہ دیدیوے اور عدت طلاق بصورت مدخولہ ہونے کے جو کہ تین حیض ہیں پورے کر کے دوسرا نکاح کر لیوے[۲]۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون معلوم ہونے نیت کے طلاق کا حکم نہ ہو گا

گھر سے نکل جا کہنے سے طلاق بوقت نیت ہو گی

سوال (۴۸۴) زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا مجھے تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ زید کی زوجہ کو نکلے ہوئے عرصہ دو سال کا ہوا اور بکر کے گھر میں ہے اور اس سے ہم صحبت ہو چکی ہے تو وہ زید کے نکاح میں رہی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر الفاظ مذکورہ میں نیت طلاق کی شوہر نے کی ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی ورنہ نہیں[۳]۔ بلا طلاق اگر زوجہ زید بکر کے گھر رہی اور زنا کیا ہے تو زید کا نکاح

۱؎ ولو قال اذهبي فتزوجي وقال لم انو الطلاق لا يقع شئ الخ ويؤيده ما في الذخيرة اذهبي وتزوجي لا يقع الا بالنية وان نوى فهي واحدة بائنة (رد المحتار باب الكنايات ص ۶۵۴ ج ۲، ظفير) ۲؎ وهي في حق حرة تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حكما الخ ثلث حيض كوامل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۲۵ ج ۲ وص ۸۲۶ ج ۲، ظفير) ۳؎ وبقية الكنايات اذ نوى بها الطلاق كانت واحدة بائنة الخ وهذا مثل قوله الخ اخرجي واذهبي وقومي وابتغي الازواج لانها تحتمل الطلاق وغيره فلا بد من النية (هدايه كتاب الطلاق ص ۳۵۲ ج ۲، ظفير)

نہیں ٹوٹتا۔

بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نکاح سے خارج، اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے

سوال (۴۸۵) اگر زید نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ اگر تو اپنے ماں باپ کے یہاں گئی تو میرے نکاح سے خارج ہے۔ زوجہ ہنوز ماں باپ کے یہاں نہیں گئی۔ دونوں میاں بیوی چاہتے ہیں کہ حیلہ ایسا بنایا جائے کہ زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر آوے جاوے۔

الجواب: - تدبیر اس کی کہ زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو یہ ہے کہ اُس کے ماں باپ زوجہ زید کے پاس آکر مل جایا کریں اور زوجہ زید اُن کے گھر نہ جاوے۔ نیز ایک صورت دوسری ہے۔ جس میں ایک بار طلاق واقع ہو کر پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ یہ کہ زوجہ زید اپنے والدین کے گھر چلی جاوے۔ ایک بار موافق شرط کے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور یمین ختم ہو جاوے گی۔ پھر دوبارہ اس سے نکاح کر لیا جاوے۔ پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسی یمین ایک دفعہ میں پوری ہو جاتی ہے[1]۔ ہکذا فی کتب الفقہ

حرام کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۴۸۶) زید بحالت غصہ بعزم طلاق تین دفعہ زوجہ کو حرام حرام حرام کہتا ہے، یہ طلاق بائنہ ہے یا مغلظہ۔ اور حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: - یہ طلاق بائن ہے۔ نہ مغلظہ البائن لایلحق البائن[2] میں داخل ہے۔ اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار والشامی لکن الوجعی لا یحرم الوطی فتعین البائن وکونہ التحق بالصریح للعرف لاینافی وقوع البائن بہ فان الصریح قد یقع بہ البائن[3] الخ

---

[1] وفیہا کلہا تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الا فی کلما (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ص ۶۸۵ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲ ۱۲ ظفیر

تحریری طلاق دی بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

سوال (۴۸۷) میری شادی دختر گل محمد سے ہوئی تھی میں اس سے سخت ناخوش ہوں۔ کیونکہ وہ میری مرضی کے موافق کوئی کام نہیں کرتی ہے اور میری بلا مرضی ہر جگہ چلی جاتی ہے۔ اس لئے میں طلاق دیتا ہوں لہٰذا یہ چند کلمے بطریق فارغ خطی کے لکھدیئے کہ سند رہے۔ اور اب شوہر رجعت کا خواستگار ہے اور تحریر طلاقنامہ سے منکر ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کی زوجہ پر موافق تحریر طلاقنامہ کے طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ اب سے رجعت درست نہیں ہے۔ البتہ اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح بمہر جدید ہوسکتا ہے[1]۔

چھوڑ دیا کے لفظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۴۸۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بموجودگی اس کی مادر یعنی اپنی خوشدامن سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ میں نے تمہاری اس دختر کو چھوڑ دیا ہے۔ کبھی نہیں بلاؤں گا۔ اس وقت ہندہ حاملہ تھی۔ زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو پھر اپنی زوجیت میں رکھوں تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں زید نے اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تھے تو اسکی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی[2] اور حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہوجاتی ہے۔ اب زید اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے[3]

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۴۳ ج ۲) ظفیر

[2] فالکنایات لا تطلق بها الخ الا بنیة او دلالة الحال الخ سرحتك فارقتك لا یحتمل السب والرد ففی حالة الرضاء الخ تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیرا علی نیة (در مختار) سرحتك من السراح بفتح السین وهو الارسال ای ارسلتك لانی طلقتك لا حاجة لی (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲) ظفیر

[3] واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۵ ج ۲) ظفیر

سوال (۴۸۹) زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو طلاق دیدی اور ہندہ نے اپنا مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا۔ یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی۔ زید ہندہ سے رجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

(شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا تو کون سی طلاق ہوئی)

الجواب:- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ رجعت صحیح نہیں ہے۔[1]

سوال (۴۹۰) ہندہ نے اپنے شوہر زید کو چند بار یہ لکھا کہ تم کو خدا کی قسم ہم کو چھوڑ دو۔ زید نے اس قسم کی گزشتہ باتوں پر خیال کر کے چند بار یہ کہا کہ وہ ہم پر حرام ہو گئی۔ پھر زید سے ہندہ نے قسم دیگر یہ لکھا کہ تم ہم کو رجوع کرو۔ ایسی حالت میں زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(بیوی کے متعلق کہا کہ وہ حرام ہو گئی کیا حکم ہے)

الجواب:- اگر زید نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو ہندہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی[2] اور چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اس لئے بار بار کہنے سے بھی ایک ہی طلاق واقع ہوئی[3]، اور حکم طلاق بائنہ کا یہ ہے کہ بلا نکاح کے رجعت درست نہیں ہے، اور نکاح عدت میں بھی ہو سکتا ہے اور بعد عدت کے بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ پس اگر زید کا پھر ہندہ کو رکھنے کا ارادہ ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے بدون نکاح کے نہیں رکھ سکتا۔[4]

---

[1] وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبالطلاق الصريح على مال طلاق بائن (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع مطلب الفاظ الخلع خمسة ص۷۷۷ ج۲) ظفير [2] وان كان الحرام فى الاصل كناية يقع بها البائن الخ و الحاصل ان المتاخرين خالفوا المتقدمين فى وقوع البائن بالحرام بلا نية حتى لا يصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فى زمان المتاخرين فيتوقف الآن وقوع البائن به على وجود العرف كما فى زمانهم (رد المحتار باب الكنايات ص۶۳۸ ج۲) ظفير [3] لا يلحق البائن البائن (ايضاً ص۶۴۶ ج۲) ظفير [4] وان كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به ص۳۷۷ ج۲) ظفير

چھوڑی کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کہا تو کتنی طلاق ہوئی

سوال (۴۹۱) عرف ہندوستان میں لفظ چھوڑی طلاق بائن میں سے ہے یا صریحی رجعی میں سے۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین دفعہ لفظ چھوڑی کہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی یا صریحی رجعی کہ بالحاق طلاق مثلثہ ہو اور موجب وجوب حلالہ۔ صورتِ مذکورہ میں اگر زوج حلال جان کر اپنی زوجہ کو اپنے گھر میں رکھے تو اس سے اجتناب واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار وغیرہ کتب فقہ میں سرحتک اور فارقتک کو کنایات میں لکھا ہے[۱] اور حکم کنایات کا یہ ہے کہ حالت رضا میں جملہ اقسام کنایات کے نیت پر موقوف ہیں۔ اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں[۲]۔ اور حالتِ غضب و مذاکرہ طلاق میں بعض الفاظ کنایات میں بلانیت طلاق واقع ہونے کا حکم قاضی کرتا ہے۔ پس سرحتک اور فارقتک جن کا ترجمہ یہ ہے کہ "میں نے تجھ کو چھوڑا" کنایات کے اُن اقسام میں سے ہے کہ حالت رضا میں اُن سے طلاق کا واقع ہونا نیت پر موقوف ہے اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بدون نیت کے حکم طلاق کے واقع ہونے کا کر دیا جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار[۱]۔ اور نیز حکم کنایات کا یہ ہے کہ اُن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا لفظ چھوڑی اگر اپنی زوجہ کو کہا ہے اور نیت طلاق کی ہے تو اگر حالت غضب اور مذاکرہ طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوسرا اور تیسرا لفظ لغو ہوا۔ بدون حلالہ کے شوہر اول اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔ فی الدر المختار ویقع بباقیہا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ الخ البائن

---

[۱] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۹ ج ۲۔ ۱۲ ظفیر [۲] فالکنایات لا تطلق بہا قضاءً الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

ان نواھا الخ لایلحق البائن البائن الخ[1]

لفظ آزاد کردیا کنایہ ہے اس سے بوقت نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی

سوال (۴۹۲)

زید کا نکاح زینب سے بحالت نابالغی بولایت اس کی والدہ کے ہوا۔ بہ تعین مہر شرعی ایجاب وقبول ہوگیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ اگر ہوگیا تو مہر کی کیا مقدار ہوگی۔ مسماۃ کے بالغہ ہونے سے پہلے اور خلوت ہونے سے بھی پہلے زید نے ایک کارڈ میں یہ الفاظ لکھ کر کہ مسماۃ زینب کو میں نے آزاد کردیا، زوجہ کے پاس بھیجدیا۔ لیکن کارڈ پر کوئی گواہ حاشیہ نہیں تو یہ تحریر شرعاً معتبر ہوگی، اور اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں نکاح زید کا ہوگیا اور مہر شرعی جو کہا گیا اس سے مراد اگر مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جیسا کہ معروف ہے تو وہ تقریباً سوا سو روپیہ ہے اور ادنی درجہ مہر کا شرعاً دس درہم ہے۔ مہر شرعی سے ان کی کیا مراد تھی اس کو معلوم کرنا چاہئے۔ وہی مہر واجب ہوتا ہے جو ارادہ کیا گیا تھا اور قبل دخول اور قبل خلوت طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ۔[2] اور تحریر سے اور خط میں لکھنے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ جبکہ شوہر اقرار کرے کہ یہ خط میرا ہی ہے۔[3] اور آزاد کرنے کا لفظ کہنا صریح طلاق نہیں ہے کنایہ ہے۔ اگر نیت شوہر کی اس لفظ سے طلاق کی ہے اور حال یہ ہے کہ شوہر بالغ ہے تو اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔[4]

لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق رجعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے

سوال (۴۹۳)

زید اور اس کی زوجہ سلیمن میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲ و ص ۶۴۲ ج ۲ و ص ۶۴۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] سورۃ البقرۃ رکوع ۳۱۔ ۱۲ ظفیر [3] وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ اھ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج ۲) ظفیر [4] وسرحتک وفارقتک لا یحتمل السب والرد الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۴۱ ج ۲) ظفیر

باہم تکرار ہوا۔ تنبیہاً و تخویفاً ایک طلاق رجعی دینے کا ارادہ ہوا۔ یکایک زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ چھوڑا میں چھوڑا میں۔ پھر خیال کیا کہ یہ تو الفاظ بالکنایہ ہیں۔ اس میں طلاق کی نیت نہ کر کے صراحۃً یہ کہا کہ عمر کی لڑکی کو ایک طلاق رجعی دیا۔ پس سلیماً پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگی یا دو یا تین۔ بحوالہ تحریر فرمایا جاوے۔

الجواب:۔ حالت غضب اس کو مقتضی ہے کہ لفظ چھوڑا میں سے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے۔ کیونکہ یہ ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا، اور اس میں بحالت غضب بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار و فی الغضب توقف الاولان ای مایصلح ردًا وجوابًا و مایصلح سبا وجوابا ولا یتوقف مایتعین للجواب الخ وقال قبیلہ فی شرح قولہ سرحتک و فارقتک لایحتمل السب والرد ای بل معناہ الجواب فقط الخ[1] اور پھر طلاق رجعی دینے کے ارادہ پر لفظ چھوڑا کا زبان سے نکلنا نیت طلاق کو مفید ہے۔ پھر بعد تکلم کے نفی نیت اولی کیسے متصور ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بھی تصریح ہے لایلحق البائن البائن۔ اس لئے دو دفعہ چھوڑا میں نے، کہنے سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی، اور پھر اس لفظ سے، ایک طلاق رجعی دیا میں نے دوسری طلاق واقع ہوگئی اور وہ بھی بائنہ ہو گئی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد رجعی متصور نہیں۔ لہٰذا یہ وصف لغو ہے اور بحکم الصریح یلحق الصریح والبائن[2]، طلاق صریح ملحق بطلاق بائنہ ہو کر دو طلاق بائنہ واقع ہونگے۔

نابالغہ بیوی کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی

سوال (۴۹۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو بحالت غصہ چند آدمیوں کے سامنے لفظ طلاق چار پانچ مرتبہ کہا اور وہ لڑکی نابالغہ موجود نہیں تھی، لہٰذا طلاق اس حالت میں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۳ ج ۲ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ظفیر

ہوئی یا نہ۔

الجواب: ۔ اگر شوہر طلاق دینے والا بالغ تھا تو طلاق اس کی واقع ہوگئی۔ اگرچہ عورت نابالغہ ہو، اور اگرچہ وہاں موجود نہ ہو[1]۔ لیکن غیر مدخولہ کو اگر طلاق دیدے متفرق طور سے تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اُس پر واقع نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے وان فرق الخ بانت بالاولیٰ[2] الخ۔

دین مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائنہ ہوئی

سوال (۴۹۵) زید وزینب شوہر و زوجہ میں باہم تکرار ہوا۔ زوجہ نے شوہر سے کہا کہ تم مجھ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو شوہر نے کہا کہ اگر دین مہر معاف کردو گی تو میں طلاق دونگا۔ الحاصل عورت نے کہا کہ ہمارے بطن سے تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے اُن کو بعوض دین مہر دے دو تو دین مہر معاف کردوں گی۔ عورت کے اصرار پر شوہر نے یہ مضمون لکھدیا کہ طلاق میں نے دیا اور دین مہر کے عوض میں لڑکے اور لڑکی کو دیا۔ اب مجھے زوجہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ لڑکے اور لڑکی سے۔ زوجہ نے بھی یہ لکھوا کر شوہر کو دیا کہ دین مہر معاف کیا اور لڑکے و لڑکی کو عوض میں دین مہر کے پایا۔ اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی یا بائن۔ اور اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر شوہر نے ایک دفعہ یہ لفظ کہا ہے یا لکھا ہے کہ طلاق میں نے دیا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی۔ اور چونکہ شوہر کے ابتدائے کلام میں یہ الفاظ واقع ہیں کہ دین مہر اگر معاف کردو گی تو میں طلاق دونگا اس لئے بعد میں جو طلاق شوہر نے دی تو غرض اس کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بعوض مہر اُس نے طلاق دی ہے اس لئے اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ کیونکہ بعوض مال کے جو طلاق ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے۔

[1] ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۴۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر

اور مہر معاف ہوگیا، کیونکہ عورت نے بھی معافی مہر کی تصریح کردی ہے۔ اور یہ لغو ہے کہ لڑکا اور لڑکی کے لینے کے عوض میں مہر معاف کیا۔ لہذا معافی مہر بعوض طلاق کے ہوگی۔ وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن الخ درمختار[1]۔ اور جبکہ یہ معلوم ہوا کہ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے تو حکم اُس کا یہ ہے کہ رجعت تو اس میں صحیح نہیں ہے۔ لیکن نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے ہوسکتا ہے۔ پس اگر عورت دوبارہ نکاح کرنے پر شوہر اول سے راضی ہو تو بلا حلالہ کے نکاح بمہر جدید صحیح ہے۔ درمختار میں ہے وینکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدھا الخ[2]

تین طلاق بائنہ کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے

سوال (۴۹۶) (۱) طلاق بائن کے تین یا تین سے زیادہ الفاظ ایک نیت کے ساتھ اگر عورت کو کہے جاویں تو ایک بائنہ واقع ہوتی ہے یا زیادہ۔ اور اگر تین کی نیت کر کے زیادہ الفاظ کہے جاویں تو تین پڑتی ہیں یا نہیں۔ اور ایک بائن ہونے کے بعد اُسی وقت یا دوسرے تیسرے روز صریح طلاق دی جاوے تو عدت کے اندر بائن کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں یا اگر بائن کے بعد بائن عدت کے اندر دیجاوے تو پہلی کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں۔ جب عورت پہلی بائن سے نکاح سے الگ ہوجاتی ہے تو پھر دوسری بائن یا صریح عدت کے اندر کس طرح مل سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ایک طلاق کی نیت کرے اور دوسرے الفاظ بغیر کسی نیت کے طلاق کی تفصیل وتعریف کے لئے پہلے یا پیچھے تحریر کردے اور اُن الفاظ میں بائن وغیرہ کی نیت ہرگز نہ ہووے تو بائن کا احتمال ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اس طرح کہے کہ میں تمہیں الگ کر کے صریح طلاق دیتا ہوں۔ یا گھر سے نکال کر صریح دیتا ہوں۔ یا حقوق زوجیت سے خارج کر کے صریح دیتا ہوں۔ یا دو لفظ اکٹھے استعمال کر کے تحریر کرے کہ میں تمہیں علیحدہ کرتا ہوں اور حقوق زوجیت سے خارج کرتا ہوں اور صریح طلاق دیتا

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الخلع ج۲ ص۷۷۲ ۱۲ ظفیر [2] ایضاً باب الرجعۃ ج۲ ص۸۳۷ ۱۲ ظفیر

ہوں۔ پہلے الفاظ میں نہ بائن کی نیت ہے نہ ان لفظوں سے بائن ہونے کا علم ہے تو اس صورت میں رجعی سمجھی جائے گی یا بائن سمجھی جائے گی۔

الجواب:۔ (۱) قاعدہ اس میں یہ ہے جو در مختار میں مذکور ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح الخ۔ لایلحق البائن البائن[۱]۔ پس اس قاعدہ سے جواب آپ کے سوالات کے ظاہر ہو گئے۔

(۲) ان صورتوں میں طلاق بائن ہو جاتی ہے[۲]۔

غیر مدخولہ کو طلاق طلاق طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی اور کتنی

سوال (۴۹۷) زید بالغ نے اپنی منکوحہ نابالغہ غیر مدخولہ کو بعد بالغ ہونے کے بذریعہ خط تین طلاق بایں طور دی کہ آج سے تم کو طلاق طلاق۔ طلاق دیدی ہے۔ اس صورت میں عورت مغلظہ ہوگئی یا بائنہ۔ اور عدت اس پر لازم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو پہلی طلاق سے وہ مطلقہ بائنہ ہوگئی، باقی طلاقیں اس پر واقع نہیں ہوئیں[۳] اور بصورت خلوت و جماع نہ ہونے کے اس پر عدت بھی لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیۃ۔ پس بدون عدت کے وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ و ص۶۴۶ ج۲ ۱۲ ظفیر [۲] الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح (در مختار) کما لو قال لھا انت بائن او خالعھا علی مال ثم قال انت طالق الخ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۵ ج۲) ظفیر [۳] قال لزوجتہ غیر المدخول بھا انت طالق یانیۃ ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق بوصف اوخبر اوجمل بعطف اوغیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۶۲۴ ج۲) ظفیر

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

سوال (۴۹۸) زید نے ایک عقد کیا مگر رخصت ہونے کے قبل چند مردمان کے روبرو برضامندی خود تین مرتبہ اپنی منکوحہ کو طلاق دی اور عدت گذر گئی۔ اب بعد دو سال کے زید مذکور اُس عورت کو رخصت کرا کے اپنے گھر لے گیا۔ ایسی صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے شوہر اول بدون کے اس سے نکاح کر سکتا ہے[1] اور بدون نکاح جدید کے اس کو رکھنا اور رجوع کرنا حرام ہے۔ کذا فی الدر المختار[2]۔

دور ہو نکل جا کہنے میں اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ ہو جائیگی

سوال (۴۹۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کی جو پہلی بیوی سے تھی روزہ کی خوشی کی۔ اُس کی دوسری بیوی کو ناگوار ہوا، اور اس نے جھگڑا کیا۔ شوہر نے یہ الفاظ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تجھ کو مجھ سے کچھ واسطہ نہیں، دور ہو، نکل جا۔ وہ عورت غیر محرم کے گھر جا کر نکل گئی۔ پھر آگئی۔ غرض چند دفعہ نزاع ہوا اور یہی الفاظ کہہ کہہ کر شوہر نے نکال نکال دیا۔ عورت نے اس کو بہت تنگ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ الفاظ جو شوہر نے چند دفعہ اپنی زوجہ کے حق میں استعمال کئے ہیں کنایات طلاق میں سے ہیں۔ جن میں نیت کی ضرورت ہے۔ پس اگر ان الفاظ کے کہنے کے وقت شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے یہ

---

[1] قال لزوجتہ غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر المدخول بہا ص۶۲۴ ج۲ ظفیر)

[2] وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ وبعدہا بالاجماع (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرجعۃ ص۷۳۵ ج۲) ظفیر

الفاظ نہیں کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ قال فی الدر المختار فی باب الکنایات لاتطلق بھا الا بنیۃ او دلالۃ الحال[1] الخ قال الشامی قولہ قضاءً قید بہ لانہ لا یقع دیانۃً بدون النیۃ[2] الخ وفیہ ایضاً واراد بھذا البعض مایحتمل الرد کاخرجی واذھبی وقومی الی ان قال ولذلک توقف فیھا علی النیۃ[3] فقط

فلانۃٌ علیّ حرامٌ کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۰۰) شخصے غائبانہ روبرو شاہدین عاقلین حرین بالغین اسم زوجۂ خود گرفتہ میگوید کہ فلانۃٌ علیّ حرامٌ۔ من اورا فرخت خواہم شود۔ آیا باین الفاظ طلاق بائنہ واقع شود یا رجعی۔

الجواب

دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است۔ واگر بجائے این عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت در درمختار وغیرہ فرمودہ کہ بلانیت طلاق واقع میشود (بائن وحرام الے ان قال ففی حالۃ الرضی لایقع الطلاق فی الالفاظ کلھا الا بالنیۃ کذا فی الھدایۃ فی قولہ وبقیۃ الکنایات الخ وبرھن قولہ واگر بجائے ایں عرف جاری باشد الخ بقول صاحب الدر المختار قال لامرأتہ انت علیّ حرام (الی ان قال) یفتی بانہ طلاق بائن وان لم ینوہ لغلبۃ العرف[4] الخ قال الشامی قولہ وان لم ینوہ قلت الظاھر انہ اذا لم ینو شیئاً اصلاً یقع دیانۃ ایضاً وفیہ ایضا قولہ لغلبۃ العرف لما کونہ بائنا فلانہ مقتضیٰ لفظ الحرام لان الرجعی لایحرم الزوجۃ مادامت فی العدۃ وانما یصح وصفھا بالحرام بالبائن[5] فقط)

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ ۱۲ ظفیر [2] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [3] ایضاً ص ۶۳۶ ج ۲ ۱۲ ظفیر [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الایلاء ص ۷۶۰ ج ۲ وص ۷۶۱ ج ۲ ۱۲ ظفیر [5] رد المحتار باب الایلاء ص ۷۶۲ ج ۲ ۱۲ ظفیر

میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۱) زید پسر بکر نے اپنی زوجہ حمیدہ کو اُس کے باپ کے گھر جانے سے منع کیا۔ جب وہ باجازت اپنے خسر بکر کی اپنے باپ عمر کے یہاں آنے پر آمادہ ہوئی تو زید نے بخوشنودی اپنی ماں ہندہ کے اپنی زوجہ حمیدہ کو علیحدگی میں کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے یہاں جاتی ہے تو میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں۔ اب یہ کہدینا زید کا اپنی زوجہ حمیدہ کو تنہائی میں قابل تسلیم ہوگا یا نہیں۔ اور حمیدہ کی یہ شہادت شرع شریف میں معتبر ہے یا نہیں۔ عرصہ کے بعد زید کا ایک پرچہ حمیدہ کے باپ کے نام آیا۔ اُس میں بھی زید نے لکھا تھا کہ میرے خط نہ بھیجنے کا سبب تم کو کسی کی زبانی معلوم ہو گیا ہوگا۔ جس سے اشارہ اپنی زوجہ کی طرف تھا۔ فقط

الجواب:۔ جو الفاظ طلاق کے ہیں اور جن الفاظ سے شرعاً طلاق واقع ہوتی ہے وہ تنہائی میں شوہر اپنی زوجہ کو کہے یا مجمع میں کہے ہر طرح طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ مگر صورت مسئولہ میں جو لفظ زید نے اپنی زوجہ کو علیحدگی میں کہا ہے وہ صریح لفظ طلاق کا نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے کہ اگر نیت طلاق سے کہا جاوے تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر زید نے طلاق دینے کے خیال سے اور طلاق کے ارادہ سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ زید سے دریافت کرنے کی ضرورت[1] ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ودلیل قولہ بلکہ یہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے الخ لا یقع بہا الطلاق الا بالنیۃ اوبدلالۃ الحال عالمگیری مصری ص۳۵۱ وایضاً فیہ، وفی الفتاویٰ لم یبق بینی وبینک

---

[1] فالکنایات لاتطلق قضاء الابنیۃ او دلالۃ الحال وھی من اکرۃ الطلاق ا و الغضب (در مختار) قولہ قضاء قیدبہ لانہ لایقع دیانۃ بدون النیۃ ولو وجدت دلالۃ الحال (رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۵ ج۲ و ص۶۳۶ ج۲) ظفیر

عمل ونوی یقع کذا فی العتابیۃ عالمگیری ص ۳۵۲

میری طرف سے جواب ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۲) میرے شوہر نے بحالت غضب مجھ کو یہ الفاظ کہے کہ اگر تو شام تک میرے گھر نہ آئی تو میری طرف سے جواب ہے۔ اور میں شام تک اس کے گھر نہیں گئی۔ زید نے یہ الفاظ میرے مواجہ میں بھی کہے ہیں، اور اس وقت اور رشتہ دار بھی موجود تھے، اور پھر ان ہی الفاظ کا اقرار میرے تایا صاحب کے روبرو جاکر کیا اور وہاں یہ بھی کہا کہ معافی نامہ مہر بھی میرے پاس موجود ہے جو خود نیت طلاق کا قرینہ ہو سکتا ہے۔ اب زید ان الفاظ کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر شام تک تو میرے گھر نہ آئی تو جواب دے دونگا۔ اور حالت غصہ کا بھی انکار کرتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک وہ اپنے انکار میں سچا نہیں ہے۔ ان الفاظ کے حالت غصہ میں سرزد ہونے کے شاہد میرے تایا اور والدہ و نانی و تائی و چچی ہیں جو ثقہ وعدل ہیں۔ پس اس صورت میں مجھ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اور واقع ہوئی تو قضاءً بھی ہوئی یا صرف دیانۃً ہی واقع ہوئی۔ اور مجھ کو اس شوہر کے ساتھ مقام کرنا اور تمکین وطی حلال ہے یا حرام۔ اور طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی۔ زید یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت میری نیت طلاق کی ہرگز نہیں تھی۔ میں اس کو اس میں بھی سچا نہیں جانتی ہوں۔

الجواب:۔ اس صورت میں جو کچھ زوجہ کا بیان ہے اور شہادت عدول سے ثابت، اس کے موافق طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ فقط لفظ جواب ہی طلاق سے کنایہ ہے اور کنایہ میں اگرچہ نیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جبکہ قرینہ اور دلالت ارادۂ طلاق موجود ہے تو قضاءً طلاق کا حکم کردیا جائے گا۔ اور چونکہ عورت بھی اس بارہ میں قاضی کی مثل ہے۔ لہٰذا اس وقت وجود دلالت میں جو کہ حالت غضب ہے عورت کو وہی معاملہ کرنا لازم ہے جو قاضی کرتا۔ یعنی وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہے اور وطی حرام سمجھے تاوقتیکہ

تجدید نکاح نہ ہو قال فی الشامی ویقع قضاءً الا ان یکون مکرھا والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ[1] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر عورت کو شوہر کے قول کی تصدیق ہو تو شوہر کی نیت کا اعتبار نہ کرے اور وقوع طلاق کا اعتقاد کرے۔ کیونکہ حالت غضب میں جس کا ثبوت شہادت سے ہے وقوع طلاق کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور قاضی اور عورت اس بارہ میں شوہر کی تصدیق نہ کریں گے۔ نیز شوہر کا حالت غضب کا انکار کرنا شہادت عدول سے حالت غضب ثابت ہونے کے بعد معتبر نہ ہوگا قال فی الدر المختار لان مع الدلالۃ لا یصدق قضاءً فی نفی النیۃ[2] الخ باب الکنایات ۔ شامی جلد ثانی

واضح ہو کہ یہ سوال پہلے شوہر کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں صورت سوال بدلی ہوئی تھی۔ اس میں بجائے ان الفاظ کے کہ میری طرف سے جواب ہے یہ لفظ لکھا تھا کہ اگر تو عصر تک نہ آئی تو میں جواب دے دوں گا یا اپنے نکاح سے خارج کر دوں گا الخ اس کا جواب سائل کے بیان کے موافق یہ لکھا تھا کہ چونکہ جواب دوں گا صیغۂ استقبال ہے لہذا اس سے طلاق واقع نہ ہوگی الخ مگر سوال ہذا سے معلوم ہوا کہ وہ بیان شوہر کا غلط ہے، اور شہادت ثقہ اور معتبر لوگوں سے یہ امر ثابت ہے کہ شوہر نے یہ لفظ کہے ہیں کہ میری طرف سے جواب ہے اور حالت غضب کا ہونا بھی ثابت ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں وقوع طلاق کا حکم ضروری ہے۔ پہلا جواب جو لکھا گیا وہ سوال کی غلطی کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ فقط

کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۰۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا غصہ میں کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا۔ اس نے کہا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اُس نے کہا تجھ کو اختیار ہے۔ جی میں یہ خیال تھا کہ اچھا پاپ کٹ جائے۔

[1] رد المحتار باب الصریح ص ۵۹۰ ج ۲ ۔ ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲ ظفیر

الجواب :- یہ الفاظ کہنا شوہر کا کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا اور زوجہ کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اور شوہر کا یہ کہنا کہ تجھ کو اختیار ہے الفاظ طلاق صریح و کنایہ سے نہیں ہیں۔ پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ شوہر نے جو کہا ہے کہ تجھ کو اختیار ہے تو یہ جواب ہے کلام زوجہ کا اور کلام زوجہ یہ ہے کہ میں جہاں چاہوں کام کروں

میں نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۵۰۴) زید کا ارادہ تین ماہ سے طلاق دینے کا تھا اپنی عورت کو۔ تین ماہ کے بعد چوری سے طلاق دے بیٹھا۔ لوگ اس کو ہر چند سمجھاتے رہے مگر وہ باز نہ آیا اور دے بیٹھا۔ اور زید نے یہ الفاظ کہے "میں نے چھوڑی" تین مرتبہ۔ اور زید کی نیت اب تک یہی ہے کہ کسی طرح سے مجھ سے جدا ہو۔ زید کو یہ خبر نہ تھی کہ کن لفظوں سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہ۔ اور ہوئی تو کونسی بائن یا مغلظہ۔

الجواب :- یہ لفظ جو زید نے کہا "میں نے چھوڑی" اگر مراد اس سے اپنی زوجہ کو لیا ہے اور اسی کی نسبت کہا ہے اور نیت طلاق کی اس میں کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایہ ہے۔ اور کنایہ میں نیت طلاق سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے[1] اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے ایک ہی طلاق بائنہ رہی۔ ہکذا فی الدر المختار وغیرہ بوبیۃ حرام بائن الی قولہ سرحتک فارقتک در مختار۔ لا یلحق البائن البائن اذا امکن جعلہ اخبارا الخ (در مختار علی ہامش الشامی جلد ۲ صفحہ ۶۴۶)

[1] ہمارے زمانہ میں عرف بدل گیا ہے۔ عام طور پر جب عورت سے یہ کہا جاتا ہے۔ میں نے تجھ کو یا اس کو یا عورت کو چھوڑ دیا تو طلاق ہی مراد ہوتی ہے۔ لہذا استعمال عرف کے اعتبار سے یہ صریح طلاق ہے اور اس سے طلاق رجعی واقع ہوگی۔ چنانچہ عالمگیری صفحہ ۳۵۹ ج ۲ نولکشور میں ہے وکان الشیخ الامام ظہیر الدین المرغینانی رح یفتی فی قولہ بهشتیم بالوقوع بلا نیۃ ویکون الواقع رجعیا اھ اسی طرح سرحتک وغیرہ میں شامی نے تفصیل کی کہ عرف پر مدار ہے۔ واللہ اعلم۔ مہدی حسن حاشیہ صفحہ ۴۳۲ دیکھا جائے۔ ظفیر

دختر تو مرا نہ باید بگیر ایں فارغخطی وسہ سنگریزہ داد کیا حکم ہے

سوال (۵۰۵) شخصے بہ پدر زن خود خطاب کردہ گفت کہ دختر تو مرا نباید بگیر ایں فارغخطی۔ ایں بگفت وسہ سنگریزہ را بدست پدر زن داد۔ الحال دریں صورت یک طلاق واقع بیشود یا نہ۔

الجواب:۔ ایں الفاظ کنایات اند پس اگر نیت سہ طلاق کردہ است سہ طلاق واقع شود وگرنہ لغو است قال الشامی فی الکنایات وذکر فی الفتح هناك لوقال انت بثلاث وقعت ثلاث ان نوی لانہ محتمل لفظہ الخ وفیہ ایضا فی باب الصریح واراد بہا اللفظ اومایقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ اوالاشارۃ المفہومۃ فلایقع بالقاء ثلثۃ احجار الیہا اوبامرہا بحلق شعرہا وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقا کماقدمنا لان رکن الطلاق اللفظ اومایقوم مقامہ مماذکر کمامر[۱]۔ وفیہ ایضا فی شرح قولہ ورکنہ لفظ مخصوص الخ هوماجعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح اوکنایۃ فخرج الفسوخ علی مامر واراد اللفظ ولوحکما لیدخل الکتابۃ المستبینۃ واشارۃ الاخرس والاشارۃ الی العدد بالاصابع فی قولہ انت طالق هکذا کماسیاتی وبہ ظہر ان من تشاجر مع زوجتہ فاعطاها ثلثۃ احجار ینوی الطلاق ولم یذکر لفظا لاصریحا ولاکنایۃ لایقع علیہ کما افتی بہ الخیر الرملی وغیرہ[۲] الخ فقط

طلاق دی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۶) عمرو نے اپنی بیوی کو مارنا شروع کیا کہ عمرو کا بھائی زید آگیا اور عمرو سے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو طلاق دے دو۔ پس عمرو نے تین مرتبہ یہ کہا "طلاق دیا" خالد کہتا ہے کہ یہ طلاق عمرو کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں اضافت صریحہ موجود نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ طلاق زوجہ عمرو پر واقع ہوگئی۔ اور زوجہ عمرو بائنہ ببینونت مغلظہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے عمرو اس کو ہرگز نہیں رکھ سکتا ہے۔ ان دونوں میں صحیح قول کس کا ہے۔

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲ ظفیر [۲] ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۴ ج ۲ ظفیر

الجواب:- اس میں قول بکر کا صحیح ہے۔ اضافت صریحہ ضروری نہیں۔ قرائن کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ شامی میں ہے۔ ولایلزم کون الاضافة صریحةً فی کلامه[1] وفیه ایضاً لوقال امرءةٌ طالق اوقال طلقت امرأة ثلثاً وقال لما عن امرأتی یصدق ویفهم منه انه لولم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لابطلاق غیرها الخ[2] وفیه وسیذکر قریباً ان من الالفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی و الحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف الخ فاوقعوا به الطلاق مع انه لیس فیه اضافةُ الطلاق الیها صریحاً فهذا مؤید لما فی القنیة وظاهره انه لایصدق فی انه لم یرد امرأته للعرف[3] فقط

بیوی سے کنایہ اور صریح الفاظ کہے اور تعلیقاً بھی تو کیا حکم ہے

سوال (۵۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے متوجہ ہو کر یہ الفاظ کہے کہ یا تو تم چلی جاؤ۔ اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہے تو ہر روز ایک دھڑی اناج پیسو اور پاخانہ اٹھاؤ اور سب کام کرو نہیں تو پھر طلاق۔ اور اس سے پہلے زید نے غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ کو یہ الفاظ بھی کہے کہ تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں میں تجھے چھوڑ دوں گا طلاق دے دوں گا۔ میں چھوڑنے والا ہوں۔ پھر یہ بھی کہا کہ میں نے طلاق دے دی۔ لیکن تنہا زوجہ کے سامنے یہ الفاظ کہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں جس قدر الفاظ زید نے اپنی منکوحہ کی نسبت کہے اُن میں سے بعض کنایات ہیں جن میں نیت طلاق وغیرہ ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسے تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں[4]۔ اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ اُن میں دھمکی اور

---

[1] ردالمحتار باب الصریح ص۵۹۱ ج۲۔ ظفیر [2] ایضاً ص۵۹۱ ج۲۔ ظفیر [3] ایضاً ص۵۹۱ ج۲۔ ظفیر

[4] لم یبق بینی وبینك عمل ونوی الطلاق یقع ولوقال انا بری من نکاحك یقع الطلاق اذا نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ص۳۷۶ ج۱)، ظفیر

وعدہ طلاق کا ہے۔ جیسے طلاق دے دونگا، چھوڑ دوں گا۔ ان الفاظ سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ یہ الفاظ کہ "اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہو" الی آخرہ۔ ان الفاظ میں جو یہ لفظ ہے "نہیں تو پھر طلاق" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر طلاق ہے، تو یہ الفاظ تعلیق طلاق کے ہیں۔ اس میں یہ حکم ہے کہ اگر وہ کام اُس عورت نے کئے تو اس پر طلاق واقع ہو گئی[1] یعنی ایک طلاق رجعی۔ ان الفاظ سے بعد تحقق شرط کے واقع ہو گئی، اور حکم ایسی طلاق کا یہ ہے کہ اگر عدت میں اس سے رجعت کر لیوے تو نکاح قائم رہتا ہے ورنہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر بدون جدید نکاح وہ عورت اُس کی زوجہ نہیں ہے[2]۔

تجھ کو تراق میرے گھر سے نکل جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۰۸) ایک شخص نے اپنی بیوی سے لڑائی کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو تراق ایک دو اور تین۔ تو میرے گھر سے نکل جا۔ یہ تو اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے صرف عورت کو ڈرانے اور دھمکانے کے واسطے یہ کلمہ کہا ہے نہ طلاق کی نیت سے۔ یہ شخص کچھ خواندہ ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ط ل اق کے حروف سے طلاق ہوتی ہے نہ ت ر ا سے۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس نے لفظ طلاق کہا ہے، اور یہی ہماری سمجھ میں آیا۔ اس شخص کی عورت نے پہلے تو یہ دعوی کیا کہ اس نے مجھے طلاق دے دی ہے مجھے مہر ملنا چاہئے۔ لیکن اس شخص نے طلاق واقع ہونے کا انکار کر دیا اور اب وہ عورت بھی کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مجھے لفظ طلاق کہا یا تراق وغیرہ غرض وہ دعوی سے دست بردار ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

---

[1] واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا بالاتفاق لان الملك قائم فی الحال (هدایه باب الایمان فی الطلاق ج ۲ ص) ظفیر

[2] اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض لقوله تعالیٰ فامسکوهن بمعروف من غیر فصل (ایضاً باب الرجعة ج ۲ ص) ظفیر

الجواب:- اگر دو مرد عادل نمازی پرہیزگار اس امر کے شاہد ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ قال فی الدر المختار ونصابہا لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان[1] الخ پس جبکہ دو مرد عادل گواہ اس امر کے ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو طلاق ثابت ہو جاوے گی اور پھر اس بحث کی ضرورت نہیں ہے کہ لفظ تراق سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔ اس بحث کے متعلق درمختار میں یہ تحقیق کی ہے۔ ویقع بہا ای بہذہ الالفاظ وما بمعناہا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وطلاک وتلاک الخ بلا فرق بین عالم وجاہل وان قال تعمدتہ تخویفا لم یصدق الخ وفی الشامی قال فی البحر ومنہ الالفاظ المصحفۃ وہی خمسۃ فزاد علی ماہنا تلاق وزاد فی النہر ابدال القاف لاماً الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ الفاظ مصحفہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ تجھ کو تراق ایک دو اور تین، تو میرے گھر سے نکل جا۔ اس میں قرینہ اس کو مقتضی ہے کہ ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

چھوڑ دیا صریح ہے یا کنایہ، بنگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے

سوال (۵۰۹) بنگال میں اپنی عورت کو کہتے ہیں چھوڑ دیا میں نے تجھ کو۔ اور عوام صریح طلاق مراد لیتے ہیں۔ اس صورت میں صریح مراد ہو گی یا کنایہ۔

الجواب:- یہ ترجمہ ہے سرحتک یا فارقتک کا اور یہ الفاظ کنایات ہی سے ہیں۔ لہذا یہ بھی کنایہ ہی رہے گا اور نیت طلاق یا دلالت حال سے طلاق بائنہ واقع ہو گی۔

ماں کے دباؤ کی وجہ سے بیوی کو فارغخطی لکھدی دو سال کے بعد دونوں مل گئے۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۱۰) ایک شخص نے اپنی والدہ کے دباؤ سے اپنی زوجہ کو فارغخطی لکھدی۔ بعد دو سال کے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ص۵۱۵ ج۴ ۱۲ ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار مع ہامشہ باب الصریح ص۵۹۰ ج۲ و ص۵۹۱ ج۲ و ص۵۹۲ ج۲ ۱۲ ظفیر

دونوں فارغخطی کو غلط سمجھ کر بل گئے۔ آیا یہ فارغخطی صحیح ہے یا نہیں۔ اور اب دونوں کا ملنا حق ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ فارغخطی صحیح ہوگئی اور طلاق بائنہ اُس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید صحیح ہے اور باپ کا جبر و تعدی بیجا تھا۔ لیکن میاں بیوی کو بدون نکاح جدید ملنا و یکجا ہونا جائز نہیں ہے۔ چاہئے کہ پھر نکاح کریں[1]۔

اسے لے جا اور چاہے جہاں نکاح کردے میری طرف سے طلاق۔ اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۱۱) ایک شخص نے اپنی سالی سے لڑتے ہوئے کہا کہ تیری بہن جو میری زوجیت میں ہے اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کردے میری طرف سے اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائن۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر اس لفظ سے کہ اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کردے نیت شوہر کی طلاق کی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے۔ تجدید نکاح بلا حلالہ کے عدت میں اور بعد عدت کے صحیح ہے[2]۔

بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شوہر کہتا ہے تنبیہاً کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا، کیا حکم ہے

سوال (۵۱۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ دریافت کرنے پر

---

[1] وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ص ۷۳۰ ج ۲) ظفیر [2] ولو قال لها اذهبی فتزوجی تقع واحدة اذا نوی (عالمگیری کنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ویقع بباقیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ البائن ان نواها (در مختار) قوله البائن بالرفع فاعل یقع فی قوله ویقع بباقیها (رد المختار باب الکنایات ص ۶۴۱ ج ۲ و ص ۶۴۲ ج ۲) ظفیر

کہتا رہا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے۔ یہ لفظ۔ کہنے والا ذی علم ہے اور عورت اس کی نافرمان ہے۔ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی۔ تنبیہاً کہتا تھا۔ چند آدمیوں سے کہا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے۔ صرف ڈراوا ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ان الفاظ سے کہ تو مجھ پر حرام ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گی اور پھر دریافت کرنے پر یہ کہنا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے اس سے دوسری بائنہ طلاق واقع ہوگئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے الصریح یلحق الصریح والبائن[1] الخ اور یہ بھی درمختار میں ہے کہ جن الفاظ کنایات سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر ان کو چند بار کہا جاوے تو ایک طلاق ہی رہتی ہے البائن لا یلحق البائن[2] الحاصل اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئیں۔ رجوع کرنا بلا نکاح اس میں صحیح نہیں ہے۔ البتہ نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے اور یہ کہنا اُس شخص کا کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی صرف ڈرانے کیلئے کہا ہے لغو ہے۔ فقط

سوال (۵۱۳) بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو اُس کی بد چلنی افواہاً سننے کی وجہ سے نہیں بلایا۔ اور ایک مرتبہ عمر سے بیان کیا کہ میں نے اب تک ہندہ کو طلاق نہیں دی اور نہ ہندہ کی خوشی ہے، اور نہ میری۔ اور میری خوشی روٹی کپڑا دینے کی بھی نہیں ہے۔ وہ خود دستکار ہے، اسلئے اس کو ضرورت نہیں ہے اور میں اس کو اپنے پاس بلانا بھی نہیں چاہتا اور نہ مہر دینا چاہتا ہوں۔ اگر عورت نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ مگر میرا مال عورت سے دلایا جاوے۔ اب تقریباً تین سال بعد زید اپنی عورت ہندہ کو بلانا چاہتا ہے کیونکہ ہندہ باعصمت ثابت ہوئی تو زید بلا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید اپنی زوجہ ہندہ کو بلا سکتا ہے۔ اس کو ضرور بلانا چاہئے کیونکہ

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ظفیر [2] ایضاً ص ۶۴۶ ج ۲ ظفیر

اُس پر طلاق واقع نہیں ہوئی - اور صورت مذکورہ میں وہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی ہے

الجواب (مکرر) اگر خلع کی صورت ہو جاوے اور شوہر رضا مند ہو تو خلع کر لیا جاوے۔ عورت اپنا مہر معاف کر دے - اور شوہر طلاق دیدے۔

میرا زیور دے دو میں آزاد کر دونگا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۱۴) ایک سال سے میری زوجہ اپنے باپ کے یہاں رہتی ہے - مجھ کو میری زوجہ کے رشتہ داروں نے واسطے لے جانے میری زوجہ کے کہا کہ یا اس کو لے جاؤ یا طلاق دے دو - میں نے کہا کہ میرا زیور دے دو میں اس کو آزاد کر دوں گا - انہوں نے زیور نہیں دیا اور کہا کہ اب تمہارا کچھ تعلق نہیں رہا - اور ایک مولوی نے کہدیا کہ طلاق ہو گئی - حالانکہ اس گفتگو کے وقت میری زوجہ وہاں موجود نہ تھی اور نہ اُس نے اس گفتگو کو سنا - اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ -

الجواب :- طلاق واقع ہونے کے لئے زوجہ کا پاس اور سامنے ہونا یا اُس کا سننا طلاق کی شرط نہیں ہے - لیکن صورت مسئولہ میں اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ سائل نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی بلکہ یہ کہا ہے کہ میرا زیور دے دو - میں اس کو آزاد کر دوں گا - اس کے بعد نہ انھوں نے زیور دیا اور نہ شوہر نے طلاق دی - لہذا اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی[۱]۔

لکھا کہ زوجیت سے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۱۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ایک تحریری نوٹس دیا جبکہ وہ اپنی ماں کے گھر چلی گئی تھی اور اُس نوٹس میں یہ الفاظ لکھے - (فی الحال میں نے تجھ کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا) لیکن جب عدالت میں زید سے پوچھا گیا

---

[۱] الفاظ الشرط ان واذا واذا ما الخ ففی هذه الالفاظ اذا وجد الشرط انحلت الیمین وانتهت لا تقتضی العموم والتکرار (عالمگیری مصری الطلاق بالشرط ص۴۱۵/۱) پھر دے دوں گا وعدہ ہے او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ص۶۵۷/۲) ظفیر

تو زید نے کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ یہ کلمہ زجراً و تنبیہاً لکھا تھا۔ میں نے طلاق نہیں دی نہ مقصود میرا ان کلمات سے طلاق تھی بلکہ زجر و تنبیہ تھی کہ ہندہ فوراً میرے گھر واپس چلی آئے۔ آیا طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے لستُ لکِ بزوجٍ او لستِ لی بامرأۃ الخ طلاق ان نواہ[1]۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان الفاظ میں نیتِ طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس جبکہ نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی اور وہ منکر ہے نیت طلاق سے تو قول اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

بھیجدو ورنہ میں جواب دیدونگا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سوال (۵۱۶) ایک شخص حلفیہ کہتا ہے کہ میں بیمار تھا۔ میری بیوی نے میری خدمت اچھی طرح نہیں کی اور ایک مرتبہ میں نے اس کو کسی غیر مرد کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وجہ سے بھی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگئی اور میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم میری بیوی کو اس کے باپ کے یہاں بھیجدو۔ ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا یا اپنی عورت کو جواب دیدوں گا دو گواہ ہیں جن کا بیان مختلف ہے۔ ایک گواہ کے بیان سے طلاق کا ثبوت ہوتا ہے، اور دوسرے سے نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اُس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ دونوں گواہوں کے بیان میں اختلاف ہے۔ اس لئے بصورت انکار شوہر از طلاق، طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط (دوسرے دے دونگا دعارہ ہے اس سے طلاق نہیں ظفیر)

دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۱۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ دو سال کے بعد پھر ایک طلاق دی۔ پھر تین سال کے بعد کسی بات پر ناراض ہوا اور بطور دھمکانے کے کہا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ج ۲ ۔ ظفیر

ہم سے تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے سے چلی جاؤ۔ مگر نیت دھمکانے کی ہے۔ کیا اس صورت میں نکاح کرلینا چاہئے۔

الجواب:۔ اس صورت میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عدت گزر گئی ہے تو دوبارہ نکاح کرسکتی ہے۔ فقط (دھمکانے کے لئے جو جملہ بلانیت طلاق کہا اُس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

بلانیت غصہ میں کہا میرے مکان مت آنا مجھ سے قطع تعلق، کیا حکم ہے۔

سوال (۵۱۸) زید اور زوجہ کے تکرار ہو جانے پر زوجہ بلا اجازتِ زید والدین کے گھر چلی جائے اور زید غصہ میں خوشدامن سے یہ الفاظ کہے کہ میرے مکان پر اب زوجہ کو مت پہنچانا اور جو کچھ سامان تمہارا ہو اُس کو منگا لینا۔ مجھ سے قطع تعلق۔ لیکن زید کے دل میں یہ خیال تک بھی نہیں ہے کہ زوجہ کو طلاق ہو جاوے۔ اس صورت میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا۔

الجواب:۔ اس صورت میں موافق بیان زید کے کہ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی اُس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار میں تصریح ہے کہ اُن الفاظ سے جو قطع تعلق پر دال ہیں اگرچہ حالت غصہ میں سرزد ہوں بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ عبارت ذیل درمختار کا یہی مفاد ہے۔ وفی الغضب توقف الا ولان ان نوی وقع والا لا الخ[1]

کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر تمہاری بیوی نہیں رہے گی شوہر نے منظور کرلیا کیا حکم ہے

سوال (۵۱۹) ایک شخص نے اپنے سالے کو خط لکھا جس میں اپنی زوجہ کو تین طلاق لکھی تھی۔ لیکن دریافت کرنے پر شوہر نے خط لکھنے سے انکار کردیا۔ تب لوگوں نے اس سے قرار لیا کہ اب اگر چھ ماہ تک لڑکی کی خبر نہیں لوگے اور کھانا کپڑا نہ دوگے تو تمہاری بی بی بعد چھ ماہ کے نہ رہے گی۔ اُس نے منظور کرلیا۔ مگر چھ ماہ سے

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۴ / ۲۲ ظفیر

دو تین ماہ زیادہ ہی ہو گئے۔ اُس نے کوئی خبر نہیں لی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ خط کے انکار کی صورت میں بدون دو گواہان عادل کے طلاق ثابت نہ ہو گی اور یہ الفاظ جو شوہر نے بعد میں بطریق تعلیق کہے ہیں کہ چھ ماہ تک خبر گیری نہ کرنے سے وہ اس کی بی بی نہ رہے گی اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو شرط کے پائے جانے کے بعد اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں[1]۔

بیوی سے کہا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

سوال (۵۲۰) اگر شوہر اپنی زوجہ کو یہ کہدے کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ چاہے چکلے میں جا کر بیٹھ جا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ لفظ چھوڑ دیا ترجمہ سرحتک اور فارقتک کا ہے۔ اور وہ اصل میں کنایات میں سے ہے جو کہ محتاج طرف نیت کے ہیں لیکن شامی میں ہے کہ عرفِ فارس میں رہا کردم صریح ہے طلاق میں۔ پس اسی طرح جبکہ ہندی میں چھوڑ دیا بمنزلہ صریح کے ہے تو اس میں بلا نیت طلاق واقع ہو گی[2]۔ فقط

---

[1] فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [2] قوله سرحتك وهو رها كردم لانه صار صريحاً في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي في شرح القدوري (رد المحتار باب الكنايات ص ۶۳۸ ج ۲) اس سے پہلے اس طرح کے تمام سوالات میں اسے مفتی علام رحمۃ اللہ علیہ نے کنایہ قرار دیکر نیت کی شرط لگائی ہے دراصل یہ دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان میں "چھوڑ دیا" کا لفظ طلاق کے معنی میں صریح ہے یا نہیں جس علاقہ میں صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے بلا نیت طلاق ہو گی اور جہاں صریح کے درجہ میں نہیں ہے بغیر نیت طلاق نہیں ہو گی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ رہا کردم کہیں صریح ہو تو ہندوستان میں چھوڑ دیا بھی صریح ہی ہو۔ ظفیر

بغیر طلاق دوسرے کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلانیت اس سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۵۲۱) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد باہم ناچاقی رہنے لگی اور زید کا طرز عمل ہندہ کے ساتھ یہ رہا کہ کبھی التفات کرنا اور کبھی عرصہ تک بے التفاتی سے پیش آتا اسکے بعد ہندہ کو خالد نے بلایا اور اُس سے مخفی نکاح کرلیا۔ لوگوں کے کہنے پر خالد نے ہندہ کو گھر سے نکالدیا اور ہندہ اور زید میں پھر تعلق زوجیت پورا پورا رہا۔ اس کے بعد خالد نے زید کو بلوا کر اصلی حالت دریافت کی۔ زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو طلاق تو اب تک نہیں دی ہے۔ لیکن ڈیڑھ دو سال سے مجھے اس کے ساتھ کچھ سروکار نہیں ہے۔ اب حالت مثل طلاق ہی کے ہے۔ اگر ہندہ سے میرا مہر معاف کرادیا جائے تو میں طلاق دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس پر خالد نے کہا کہ تم طلاق دیدو میں مہر معاف کرادوں گا۔ چنانچہ زید نے اس واقعہ کے دو تین دن بعد طلاق دیدی۔ طلاق دینے کے بعد ہی خالد نے ہندہ کو بلایا اور بلا نکاح و بلا انتظار عدت گھر میں رکھ لیا۔ کیا خالد کا وہ پہلا نکاح جو مخفی قبل از طلاق ہوا تھا صحیح ہوا اور بعد از طلاق ضرورت نہ تھی۔ خالد کہتا ہے کہ زید نے چونکہ یہ جملہ کہا کہ ڈیڑھ سال سے مجھے سروکار نہیں ہے اس کہنے سے ڈیڑھ سال پہلے طلاق واقع ہوگئی اور میرا پہلا نکاح بوجہ انقضائے عدت صحیح ہوا۔ زید کہتا ہے کہ میری نیت اس جملہ سے طلاق کی نہ تھی۔ اس صورت میں زید کا کہنا صحیح ہے یا نہ اور شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: خالد نے جو نکاح مخفی بلا طلاق شوہر اول کیا وہ باطل اور حرام ہے اور طلاق کے بعد بھی بلا عدت گزارنے کے نکاح صحیح نہیں ہوسکتا اور طلاق اُس وقت واقع ہوئی جس وقت شوہر اول یعنی زید نے طلاق دی ہے اور زید کے اس کہنے سے کہ مجھے ہندہ سے ڈیڑھ دو سال سے کچھ سروکار نہیں ہے بدون نیت طلاق

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المختار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

کے طلاق واقع نہیں ہوئی۔[ف]

مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۲۲) زید مع اپنی بیوی منکوحہ کے بکر کے کمرہ میں داخل ہوا اور زید نے یہ الفاظ بکر سے اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ اس کو میں آپ کی خدمت میں دیتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے مجھ کو اب اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور متواتر کئی شب ایسا ہی کیا۔ ایسی حالت میں شرعاً زید کی بیوی پر طلاق ہو گئی یا نہ۔ اور وہ عورت زید کے لئے جائز رہی یا نہیں اور بکر اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ وہ شخص دیوث اور بدکار و بے حیا ہے جو اس طرح اپنی زوجہ کو غیر مرد کے سپرد برائے حرام کاری کرے۔ مگر اس کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور زید کا نکاح اس سے قائم ہے اور بکر سے نکاح درست نہیں ہے جبتک زید طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گزر جاوے بکر سے اس کا نکاح حرام ہے۔

بیماری کی حالت میں طلاق دی مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۲۳) ایک شخص نے بیماری کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ اور اس کو یاد نہیں کہ میں نے کے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا۔ ایسی حالت میں کون سی طلاق واقع ہو گئی، اور تجدید نکاح کی ضرورت ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔ اب گمان غالب کا اعتبار کرے۔ اگر گمان غالب یہ ہے کہ تین یا زیادہ دفعہ طلاق کا لفظ کہا ہے تو بدون حلالہ کے نکاح میں نہ لاوے۔ اور اگر گمان غالب ایک یا دو کا ہے، اور عدت یعنی تین حیض گذر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کرلیوے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہکذا فی الشامی۔

[ف] فالکنایات لا تطلق بہا الا بالنیۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں

سوال (۵۲۴) طلاق بائنہ بہ راضی نامہ بغیر تجدید نکاح زائل بیشود یا نہ، بلکہ تجدید نکاح ضروری است۔

الجواب:۔ در طلاق بائنہ تجدید نکاح لابد است، بتراضی بدوں تجدید نکاح زائل نمی شود[1]۔

حرام کرلیا سے مراد اگر طلاق تھی واقع ہوگئی نہیں تو جب تحریری طلاق دی تب واقع ہوئی

سوال (۵۲۵) ایک عورت ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو عدالت میں بیان دیتی ہے کہ میرا خاوند نامرد ہے اور میرا خسر مجھ سے ہمیشہ ہمبستر ہوتا رہا ہے۔ اب میں اپنے خسر سے حاملہ ہوں۔ نیز اس عورت کا خاوند ایک دوسرے مقدمہ میں ۳۰ر جولائی ۱۹۱۷ء کو دوسری عدالت میں بیان دیتا ہے کہ میں نے اپنی عورت کو مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو بوجہ اس کے عدالت میں مذکورہ بالا بیان دینے کے اپنے اوپر حرام تصور کرلیا تھا۔ حالانکہ ۵ ار اپریل ۱۹۱۷ء کو اس نے تحریری طلاق بھی کردی اور ایام حمل میں عورت مذکورہ کے متعلق تین چار آدمیوں کے سامنے حلفیہ کہہ چکا تھا کہ یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ یہ وجوہات دیکھ کر میں نے اس عورت کا نکاح مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۱۷ء کو عورت اور اس کے والد کے کہنے پر دوسرے شخص سے پڑھادیا۔ اس صورت میں عورت مذکورہ کو کس تاریخ سے طلاق واقع ہوئی اور یہ نکاح عدت کے اندر ہوا یا باہر۔

الجواب:۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ میں نے اپنی عورت کو ۱۶ر نومبر ۱۹۱۶ء کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا طلاق کی تھی تو طلاق

---

[1] اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث، فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ وبعد انقضائھا۔

(عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص ۴۷۲ / ۱ ج) ظفیر

اسی وقت واقع ہوگئی[1]۔ عدت بھی اسی وقت سے شمار ہوگی۔ اور عورت چونکہ اس وقت حاملہ تھی تو وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہوگئی۔ بعد وضع حمل کے جو نکاح ثانی اُس کا ۱۶ اپریل ۱۹۱۷ء کو ہوا وہ صحیح ہوا۔ اور اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی نہ تھی تو جس وقت اس نے ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو تحریری طلاق دی اُس وقت طلاق واقع ہوئی۔ اس صورت میں نکاح ثانی عدت میں ہوا اور باطل ہوا۔

بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں کون سی طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۲۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ آج سے میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ مجھے تمہارے گھر اور اولاد کی پرواہ نہیں۔ میرا تمہارا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائنہ۔

الجواب:- اس خط کے موافق اُس شخص کی منکوحہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی اول صریح طلاق تھی۔ پھر لفظ کنایہ سے یعنی میرا تعلق اب کوئی نہیں ہے۔ ایک طلاقِ بائنہ واقع ہوئی اور چونکہ اول ذکر طلاق کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کنایہ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ای بخلاف الاخیرین وبتۃٌ وبتلۃٌ من الفاظ الثانی لا الاول۔[2]

---

[1] ومن الالفاظ المُستعملۃ الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلانیۃ للعرف (درمختار) ای فیکون صریحا لاکنایۃ (رد المحتار باب الصریح ص۵۹۴ ج۲) فنحو اخرجی واذہبی الخ یحتمل رداً و نحو خلیۃ وبریۃ حرام بائن ومرادفہا الخ یصلح سبا (درمختار) وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الخ والحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلانیۃ حتی لایصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتاخرین فیتوقف الاٰن وقوع البائن بہ علی وجود العرف کمافی زمانہم الخ (رد المحتار باب الکنایات ص۶۳۰ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص۶۴۰ ج۲۔ ۱۲ ظفیر

جہاں چاہے چلی جا مجھے صورت نہ دکھانا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۲۷) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا کہ تو جہاں تیرا دل چاہے چلی جا چاہے بھنگیوں میں چلی جا۔ مجھے صورت نہ دکھلانا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) شوہر سے دریافت کیا گیا تو یہ جواب دیا اگر مجھ کو ضرورت اس کے لیجانے کی ہوتی تو میں اس قدر عرصہ تک اس کو یہاں کیوں چھوڑتا مجھے اس کی ضرورت نہیں جو دل چاہے سو کرے۔ میری طرف سے پانچ برس سے طلاق ہے۔ اب نکاح ثانی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ[1] عدت اب گزر گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے۔

(۲) شوہر کے اس بیان سے اس وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت اس نے یہ کہا ہے کہ میری طرف سے تو پانچ برس سے طلاق ہے۔ کیونکہ ایسے بیان سے اسی وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت یہ کلام کیا ہے۔ اس سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو زمانہ گذر گیا اس سے اب طلاق دینے کا اختیار نہیں رہا۔ پس اس کلام شوہر کے بعد جب عدت گذر جاوے یعنی تین حیض اس عورت کو ہو جاویں اس وقت دوسرا نکاح درست ہوگا۔

غصہ میں کہا ایک، دو، تین۔ تو میری ماں بہن ہے۔ لفظ طلاق نہیں کہا۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۲۸) شخصے در حالت غضب زوجۂ خود را گفت یکے۔ دو۔ سہ۔ برو مادر و خواہر من

[1] فالکنایات لا تطلق بها الا بالنية (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) والقول قول الزوج فی ترک النية مع اليمين (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۵ ج ۱) ظفیر

ہستی بلا ذکر لفظ طلاق و بلا مذاکرہ طلاق۔ پس دریں صورت کدام طلاق واقع شود

الجواب:- بدون لفظ طلاق و بدون مذاکرۂ طلاق از لفظ یکے۔ دو۔ سہ۔ مادر و خواہر من ہستی طلاق واقع نشود۔ و از لفظ مادر و خواہر من ہستی بلا حرف تشبیہہ طلاق واقع نہ شود۔ فی الدر المختار وان لم ینو او حذف الکاف لغا[۱] ۔ الخ و لفظ برو از کنایات ست اگر بہ نیت طلاق گفتہ شود طلاق بائنہ واقع شود و گرنہ طلاق واقع نہ شود[۲]۔ فقط

تو مجھ پر حرام کہنے سے کتنی طلاق پڑی اور چند بار کہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۲۹) زید نے درحالت مذاکرہ طلاق بدلالۃ الحال و نزاع باہمی اپنی عورت منکوحہ کو کہا کہ تو مجھ پر حرام تو کتنی دفعہ حرام کہنے سے ثلاثہ ہوتی ہے۔ دو بار یا زیادہ حرام کہنے سے کون سی طلاق ہوتی ہے۔

الجواب:- مذاکرہ طلاق کے وقت لفظ حرام سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے[۳]۔ اور کئی لفظ حرام کہنے سے بھی ایک ہی طلاق بائنہ رہے گی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن[۴] الخ

شوہر کا یہ جملہ کہ جس طرح لائے تھے نکالدو۔ طلاق کے لئے کنایہ نہیں ہے

سوال (۵۳۰) ایک شخص کو اس کے سسر نے غصہ سے کہا کہ تم ہمارے یہاں مت آؤ۔ زیورات کو لاکر اپنی بی بی کو مکان میں لے جاؤ۔ اُس نے کہا جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو۔ یہ کنایہ طلاق سے ہے یا نہیں۔ پھر غصہ میں آکر کہا میں طلاق دیا۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲۔ ظفیر [۲] ولو قال لہا اذھبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیۃ (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر [۳] وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الخ والحاصل ان المتأخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [۴] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲) ظفیر

الجواب: یہ الفاظ شوہر کے کہ جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو الخ کنایہ طلاق سے نہیں ہیں اور پھر جو غصہ میں کہا میں طلاق دیا الخ اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال (۵۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بوجہ نااتفاقی ظلم کر کے اپنے مکان سے نکالدیا اور کہتا رہا کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دونگا۔ میں تجھ کو عمر بھر رکھنے والا نہیں۔ ہندہ اپنے بھائی کے مکان میں چلی گئی۔ تین چار روز بعد زید کو اس کی سوتیلی ماں نے لعن طعن کی اور کہا کہ میں اور تیرا باپ ہندہ کو بلا کر ضرور مکان میں رکھیں گے اور تو نے اگر ہندہ کو طلاق دی تو پھر فلاں فلاں کی طرح جنہوں نے اپنی عورتوں کو طلاق دی ہے عمر بھر بے عورت رگڑے گا۔ اور کوئی تجھے عورت نہیں دے گا تو زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو چھوٹا کر دیا۔ میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔ اب میں عمر بھر عورت نہیں کروں گا اس صورت میں ہندہ کو کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب: اقول بہ نستعین مذاکرہ طلاق کی تفسیر فقہاء نے یہ کی ہے کہ زوجہ طلاق کو طلب کرے اور صورت مسئولہ میں عورت کی طرف سے طلب طلاق نہیں ہے اور شوہر کا یہ قول کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دونگا حسب تفسیر فقہاء مذاکرہ طلاق نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ استقبال سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور وہ لغو ہوتا ہے[۱] پس ظاہر یہ ہے کہ زید کا قول "میں نے ہندہ کو چھوٹا کر دیا میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا" اگر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے ہندہ کو چھوڑ دیا الخ تو یہ کنایہ ہے محتاج ہے نیت کا، لعدم مذاکرۃ الطلاق بالتفسیر المذکور قال فی الشامی وعلی هذا فتفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق اوتقدیم الایقاع کمافی اعتدی ثلثا وقال قبله المذاکرۃ ان تسئل هی

---

[۱] ولو قال بالعربیۃ اطلق لایکون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۸۴ ج ۱) ظفیر

او اجبنی الطلاق[۱] الخ اور لفظ او تقدیم الایقاع سے کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ خاص اعتدی وغیرہ الفاظ ہیں کہ اول میں ایقاع طلاق مقدماً مقدر ہوتا ہے ای لانی طلقتک وغیرہ الغرض خود مرد کا ذکر طلاق بصیغۂ وعدہ کرنا اور پھر لفظ کنایہ کہنا مفید اس کو نہیں ہے کہ اس کو مذاکرہ طلاق سمجھ کر لفظ کنایہ سے بلانیت وقوع طلاق کا حکم کیا جاوے وھذا ماظھرلی فقط

پہلے کہا حرام پھر کہا طلاق کیا حکم ہے

سوال (۵۳۲) ہندہ کا نکاح زید سے بغرض حلالہ کیا گیا ہمبستری اور وطی ہوئی۔ صبح کو بکر نے زید سے کہا کہ اب تم طلاق دے دو۔ زید نے انکار کیا کہ ابھی میرا دل طلاق دینے کو نہیں چاہتا۔ آخر بکر کے رعب سے متاثر ہو کر مجبوراً زید نے کہدیا کہ اچھا حرام۔ بکر نے کہا کہ یہ نہیں تین طلاق کہو۔ زید نے اس لفظ کے کہنے سے انکار کیا۔ بکر نے پھر مجبور کیا تو زید نے بکر سے خلاصی پانے کیلئے صرف ایک دفعہ بغیر کسی نام کے کہدیا کہ اچھا جی طلاق۔ زید نے ہندہ کا نام نہیں لیا۔ نہ ہندہ وہاں موجود تھی۔ اس معاملہ کے ڈیڑھ ماہ بعد ہندہ مذکورہ نے رجوع کر کے برضائے خود زید سے وطی کی اور اب بکر نے ہندہ کو زید کی مطلقہ سمجھ کر دیگر جگہ نکاح کر لینے کی اجازت دیدی ہے۔ اس صورت میں ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:- جب کہ زید نے لفظ حرام کہا اور بعد میں کہا اچھا طلاق، تو وہ عورت منکوحہ یعنی ہندہ مطلقہ بائنہ ہوگئی کیونکہ بکر اسی کو طلاق دلواتا تھا۔ لہذا قرینہ اُسی کی طرف اضافہ کا موجود ہے اور جبکہ وہ مطلقہ بائنہ ہو چکی ہے تو زید کا اس سے وطی کرنا حرام ہوا۔ الحاصل ہندہ بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ شامی میں ہے ویؤیدہ مافی البحر لو قال امرءۃ طالق او قال طلقت امرءۃ ثلاثاً وقال لم اعن امرءتی یصدق اھ ویفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرءتہ لان

[۱] ردالمختار کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۳۷/۲۔ ظفیر

العادة ان من له امرءة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقوله انى حلفت بالطلاق ينصرف اليها مالم يرد غيرها[1] الخ وسيذكر قريبا ان من الالفاظ المستعملة الطلاق يلزمنى وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلانية للعرف[2] الخ فقط

کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں کیا حکم ہے

سوال (۵۳۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ ایسے الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر طلاق کی نیت سے اس نے یہ لفظ کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ اس سے پوچھنا چاہئے کہ طلاق کی نیت سے کہے ہیں یا کس نیت سے[3]۔ فقط

میرا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا یہ لکھے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۴) زید کی منکوحہ بدون اجازت شوہر اپنے والدین کے یہاں چلی گئی کہ جس کو ایک سال ہو چکا ہے، زید نے اُس کے چلے جانے کے دو مہینہ بعد اُس کے پاس ایک تحریر بھیجی کہ تم چونکہ بغیر میری اجازت اپنے والدین کے یہاں چلی گئی ہو۔ لہذا میرا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا اور تم اسی روز سے میرے نکاح سے باہر ہو۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ لست لك بزوج اولست لى بامرأة اوقالت له لست لى بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه وفى الشامى، واشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذه الكناية رجعى كذا فى البحر[4] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوگئی۔ بعد عدت کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

[1] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۱/۲ ظفیر [2] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹۱/۲۔ ظفیر

[3] اذهبى الى جهنم يقع ان نوى وكذا اذهبى عنى (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ص ۶۵۲/۲) ظفیر [4] ردالمحتار باب الصریح ص ۶۲۳/۲۔ ظفیر

چھوڑ چکا ہوں اگر بیوی کے متعلق کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۵) ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس حالت میں چھوڑ رکھا ہے کہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ کہیں رہے۔ اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ طلاق کے لئے اس کو کہا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ طلاق کے صریح لفظ سے میں اس کو مطلقہ نہیں کرتا۔ میرا نفس اس کو نہیں مانتا۔ البتہ میری طرف سے کوئی روک نہیں خواہ کہیں نکاح کرے میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنا نکاح ثانی کر چکا ہوں۔ اس صورت میں اس عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: "میں اس کو چھوڑ چکا ہوں" اگر نیت طلاق کی ہے اور بہ نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ صریح لفظ "طلاق" کا اگرچہ نہ کہا ہو لیکن بہ نیت یہ لفظ کہا ہو جو اس نے کہا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرۂ طلاق کی صورت میں قضاءً ان الفاظ سے بلا نیت بھی طلاق کا حکم ہوتا ہے۔ بہر حال شوہر سے یہ دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اس بہ نیت طلاق کے لفظ "چھوڑنے کا" کہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح اس کا جائز ہے۔[1]

فارغخطی لکھ چکا ہوں میرے لئے حرام ہے یہ لکھا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۶) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر کا پوری طرح خرچ نہیں دے سکتے اور تم اپنے مکان میں چھوڑ گئے تھے تمہارے خویش و اقارب نے اس کو نکال دیا ہے لہذا جب تم میں نان نفقہ دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کی گلو خلاصی کر دو۔ اس کا جواب

---

[1] واذا بهشتم ترا فان كان في حالة غضب ومذاكرة الطلاق فواحدة يملك الرجعة وان نوى بائنا او ثلاثا فهو كما نوى (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۹ ج ۱) سرحتك و فارقتك الخ يقع بباقيها البائن ان نواها (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲) ظفیر

داماد نے اپنی عورت کو یہ لکھا، اے بیوی تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغخطی طلب کرتی ہو تو میں پیشتر فارغخطی لکھ چکا ہوں اور اس خط میں تو فارغخطی لے، تو میرے لئے حرام ہے۔ سب طرح سے میں راضی، تو میرے کام کی نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔

مندرجہ ذیل اشعار بیوی کو لکھے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۳۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو جو کہ اپنی ہمشیرہ خورد کے گھر گئی ہوئی تھی۔ الفاظ ذیل اشعار خط میں لکھ کر بھیجے تھے۔

ترک ہرگز ہو نہیں پردہ وہاں الطاف سے　　جیسے بے پردہ رہی ہو کچھ دنوں ممتاز سے
گر خلاف اس کے عمل ہے یا کیا اب جائے گا　　زوجیت کا باہمی رشتہ قطع ہو جائے گا

شعر متذکرہ موصول کے پہلے ہی سے مکتوب الیہا نے میاں الطاف سے جو کہ اُن کے بہنوئی ہیں پردہ ترک کر دیا تھا اور بعد اطلاع پانے کے بھی بے پردہ رہی، اس صورت میں طلاق بائن ہوئی یا نہیں۔ شوہر کا قول ہے کہ انھوں نے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔

الجواب:۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی نہیں تھی تو اس صورت میں طلاق نہ ہوگی کہ یہ لفظ کنایات میں سے ہے۔

چلی جا میرے کام کی نہیں ان الفاظ کا کیا حکم ہے

سوال (۵۳۸) میاں بیوی میں ہمیشہ تکرار رہتی تھی۔ اس عرصہ میں بہت دفعہ مرد نے عورتوں کے سامنے یہ لفظ کہے کہ تو میرے کام کی نہیں جہاں چاہے چلی جا۔ ہمیں کچھ غرض نہیں۔ مجبور ہو کر وہ عورت اپنے ماں باپ کے یہاں چلی آئی۔ جس کو آٹھ سال گذر گئے۔ آج تک شوہر نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اس صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ اگر شوہر نے ان الفاظ سے نیت طلاق کی کی تھی اور بارادۂ طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہوگئی ہے۔ اب کہ بظاہر عدت گذر گئی دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ پھر نکاح ثانی بھی درست نہیں ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

تو مجھ سے علیحدہ ہو تیری ضرورت نہیں یہ کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۳۹) زید نے اپنی زوجہ کو کئی مرتبہ یہ کہا کہ تو میرے سے علیحدہ ہو۔ اور نہ مجھ کو تیری ضرورت ہے اور شوہر نو ماہ سے لاپتہ ہے، اس میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: ۔ یہ کلمات صریح طلاق کے نہیں ہیں۔ ان کلمات میں طلاق نیت شوہر پر واقع ہوتی ہے اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تو کچھ حکم اس پر نہ کیا جاوے گا۔ اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور دوسرا نکاح عورت مذکورہ کو درست نہیں ہے۔[1]

میرے گھر سے نکل جاؤ۔ یہ جملہ بیوی کو لکھا کیا حکم ہے

سوال (۵۴۰) ایک شخص مسلمان اس وقت بصرہ انگریزی فوج میں ملازم۔ اس شخص نے جنگ میں سے اپنے گھر خط تحریر کیا اور اپنی عورت کو مخاطب کر کے یہ لکھا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ۔ ہمارا تمہارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ تم ہمارے سے مرگئی اور ہم تمہارے سے مر گئے، اس لفظ کے سوا اور کچھ ذکر طلاق وغیرہ کا نہیں لکھا۔ ایک مولوی نے اس تحریر پر طلاق تصور کر کے دوسرے مرد کے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا ہے۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہ۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے لئے کیا

---

[1] فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیۃ او دلالۃ الحال (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵/۲) ظفیر

حکم ہے۔

الجواب: - یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں، اگر طلاق کی نیت سے لکھے ہوں تو ایک طلاق بائن اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی[1]۔ عدت تین حیض کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون تحقیق حال کے اور بدون معلوم ہونے نیت شوہر کے طلاق کا حکم لگا دینا صحیح نہیں ہے اور طلاق کا حکم کرنے والا اور دوسرا نکاح کرنے والا گناہگار ہے۔ توبہ کرے اور شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

اب تو میرے کام کی نہیں رہی نکل جا یہ کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۴۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہہ کر کہ تو اب میرے کام کی نہیں رہی میرے یہاں سے نکل جا، گھر سے نکال دیا۔ ہنوز زوجیت قائم ہے یا طلاق ہوگئی۔

الجواب: - یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو کہے ہیں صریح الفاظ طلاق کے نہیں ہیں کنایات کے الفاظ ہیں۔ اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت ان الفاظ سے کیا تھی۔ اگر نیت طلاق سے کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں[2]۔

بیوی سے کہا چھوڑ دیا طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۵۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا تو کیا طلاق واقع ہوگئی۔

الجواب: - لفظ چھوڑ دیا کنایہ ہے۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو

---

[1] فالکنایات لا تطلق بها ای بالکنایات الابنیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر [2] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة، فنحو اخرجی واذهبی وقومی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر بہ نیت طلاق نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے میں اعتبار شوہر کے قول کا ہے مع الیمین قال فی الدر المختار والقول لہ بیمینہ فی عدم النیۃ[1] اور مذاکرۂ طلاق میں اگر شوہر نے لفظ مذکورہ اپنی زوجہ کو کہا ہے تو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ مذاکرۂ طلاق بھی اس لفظ میں قائم مقام نیت کے ہے۔

کہا تو کسی سے نکاح کرلے کیا حکم ہے

سوال (۵۴۳) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں صفائی سے اپنی زوجہ سے کہا میں اس بات سے خوش ہوں کہ تو میرے سامنے کسی سے نکاح کرلے۔ اس صورت میں طلاق بائنہ ہوئی یا رجعی یا وہ اس کی زوجہ بدستور باقی ہے۔

الجواب:۔ یہ لفظ کنایہ ہے اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الشامی عن الذخیرۃ اذہبی وتزوجی لایقع الابالنیۃ وان نوی فھی واحدۃ بائنۃ الخ[2] اور صاحب درمختار نے جو یہ نقل کیا ہے اذہبی وتزوجی تقع واحدۃ بلانیۃ[3] علامہ شامی نے فرمایا کہ یہ خلاف ہے قاضی خان کی تصحیح کے اور پھر ذخیرہ سے اس کی تائید کی۔ کمامر

کہا تو میری عورت نہیں ہے۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۴۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تو میری عورت نہیں ہے لڑکے کی عورت ہے اور تجھ کو جو حمل ہے میرے لڑکے کا ہے۔ اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور عورت

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۴ ج ۲ والقول قول الزوج فی ترک النیۃ مع الیمین (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۵ ج ۱) ظفیر

[2] رد المحتار الشامی قبیل باب تفویض الطلاق ص ۶۵۲ ج ۲ ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲ ظفیر

اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی[۱]۔ فقط

جا نکل جا طلاق دی کہنے سے بائنہ طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۴۵) کریم نے اپنی عورت کو مارا اور کہا جا نکل جا میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ اس کے بعد کریم نے عورت کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق نہیں دی۔ اس پر پنچایت مقرر ہوئی اور کریم نے عورت کے رکھنے سے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کہ عورت کیا کرے۔ کریم نے کہا کہ جہاں چاہے جاوے اور جس سے چاہے نکاح کرے۔ اس صورت میں کریم کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب:- اگر واقعی کریم نے یہ لفظ کہا تھا کہ جا نکل میں نے تجھ کو طلاق دی تو ایک طلاق بائنہ اسی وقت اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی لیکن اگر شوہر اس سے منکر ہے اور گواہ طلاق کا کوئی نہیں ہے اور عورت کو یہ واقعہ معلوم ہے تو گو قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا نہ کرے گا مگر عورت کے لئے حکم جدائی کا ثابت ہے یعنی اس عورت کو حلال نہیں ہے کہ اس مرد کے پاس رہے۔ مجبوری میں وہ معذور ہے[۲] اور دوسرے الفاظ جو کریم نے پنچایت کے سامنے کہے وہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ اگر پہلا لفظ جو صریح ہے ثابت نہ ہو تو ان الفاظ میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر نیت طلاق کی ہوگی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

جملہ تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۴۶) ایک شخص نے زوجہ سے کہا میں

---

[۱] ولو قال ما انت لی بامرأۃ ولست لک بزوج ونوی الطلاق یقع عند ابی حنیفۃ وعندھما لا یقع (عالمگیری مصری ص۳۵۱ ج۱) ظفیر

[۲] والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ الخ وفی البزازیۃ عن الاوزجندی انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالاثم علیہ قلت ای اذا لم تقدر علی الفداء او الھرب ولا علی منعہ عنھا فلا ینافی ما قبلہ (رد المحتار باب الصریح ص۵۹۴ ج۲) ظفیر

تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں۔ تم اور یہ بستی مجھ سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئے اور یہ لفظ بھی کہا کہ تم کو طلاق دے کر جاؤنگا۔ طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب: - اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایات سے ہے اور دلالۃ الحال کی وجہ سے طلاق بائن ہوجاوے گی۔ ولا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال كذا فی الدر المختار[1] وافاد الشامی تحته فتفسیر المذاکرة بسوال الطلاق الخ اور تین طلاق نہیں واقع ہوگی اگرچہ نیت بھی کی ہو۔ لا یلحق البائن البائن الخ در مختار[2]۔

چھوڑی سہ بار

سوال (۵۴۷) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو ایک دفعہ یہ لفظ کہا "چھوڑی سہ بار" اس صورت میں حلالہ کی ضرورت تو نہیں ہوگی۔

الجواب: - اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ شوہر نے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نکاح جدید بلا حلالہ درست ہے[3]۔

انت لی حرام کہا کیا حکم ہے

سوال (۵۴۸) زید زوجۂ خود را در حالت جنگ و مجادلہ گفت انت لی حرام۔ ازیں لفظ طلاق واقع شد یا نہ۔

الجواب: - قال فی الشامی فی لفظ حرام وسیاتی وقوع البائن به بلا نية فی زماننا للتعارف[4] پس ہرگاہ در لفظ حرام وقوع طلاق بائنہ بلا نیت متعارف گشت۔ از قول زید انت لی حرام طلاق بائنہ واقع خواہد شد۔

فلاں مجھ پر حرام ہے میں اسے بیچ دونگا کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۵۴۹) شخصے غائبانہ روبروئے شاہدین عاقلین حرین بالغین اسم زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانۃ علی

۱؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ ظفیر ۲؎ ایضاً ص ۶۴۶ ج ۲ ظفیر

۳؎ فالکنایات لا تطلق بها الا بنية الخ فنحو اخرجی واذهبی الخ سرحتک و فارقتک (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر ۴؎ رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۸ ج ۲ ظفیر

حرام من او را فروخت خواہم نمود۔ آیا بایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شد یا رجعی۔

الجواب :۔ دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است و اگر بجائے عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلۂ طلاق صریح معروف است دریں صورت و در در مختار فرمودہ کہ بلا نیت طلاق واقع میشود قال فی الدر المختار قال لامرءته انت علی حرام الی ان قال یفتی بانه طلاق بائن وان لم ینوه لغلبة العرف الخ قال الشامی قوله وان لم ینوه قلت الظاهر انه اذا لم ینو شیئاً اصلاً یقع دیانة ایضاً و فیه ایضاً قوله لغلبة العرف اما کونه بائنا فلانه مقتضی لفظ الحرام لان الرجعی لایحرم الزوجة مادامت فی العدة وانما یصح وصفها بالحرام بالبائن[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۵۵۰) کہا تو جان اور ترا کام کیا حکم ہے

زید کی بیوی اس کے تشدد کی وجہ سے میکے چلی گئی مگر زید سے اجازت لے کر۔ اور پندرہ دنوں میں واپسی کا وعدہ بھی کیا مگر واپس نہیں ہوئی۔ زید نے دو خط لکھے۔ اس کے بھائی کے نام لکھا، اس خط کو دیکھتے ہی پہونچا دو۔ جس طرح ممکن ہو، اگر خدانخواستہ نہیں پہونچاؤ گے تو واضح رہے کہ مجھ سے اور آپ کی ہمشیرہ سے کچھ سروکار نہیں رہے گا۔ آئندہ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ دوسرا خط بیوی کے نام بھیجا "اگر تو فلاں دن اپنے بھائی کے ہمراہ میرے یہاں پہونچ گئی تو فبہا، ورنہ تو جان اور ترا کام"۔ بیوی اس متعینہ دن پر نہیں گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :۔ یہ الفاظ "تو جان اور ترا کام" الفاظ کنایات میں سے ہیں اور ظاہراً خلیّة بریّة کے ہم معنی ہیں۔ لہٰذا اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہندہ پر واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار باب الایلاء ص ۶ و ص ۶۱ ج ۲ ۔ ظفیر [2] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال (الی قوله) نحو خلیة بریة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

چلی جا نکل جا بیوی سے کہا | **سوال (۵۵۱)** اگر کوئی شخص غصہ میں عورت کو کہے چلی جا نکل جا تو ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اپنی زوجہ کو چلی جا نکل جا کہنے سے اگر نیت طلاق کی ہے طلاق ہو جاتی ہے ورنہ نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ۔

تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا سے طلاق | **سوال (۵۵۲)** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا چلی جا۔ میری طرف سے بھنگیوں میں جا یا چماروں میں، میں تیرا خواہاں نہیں ہوں۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ ان الفاظ میں نیت سے طلاق پڑتی ہے۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو گئی اس سے دریافت کر لیا جاوے[۲]۔

تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہا | **سوال (۵۵۳)** مسماۃ فاطمہ سے عزیز الدین نے نکاح کیا۔ اور کوئی حق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے مسماۃ نے یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ میں تجھے باپ سمجھتی ہوں اور میں تیری بیٹی ہوں بلکہ زوجہ نے طلاق تک لے لی اور شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ جہاں جی چاہے بیٹھ جا میرا تیرا کچھ تعلق نہیں ہے اور مسماۃ کو طلاق بنا چکا تھا جب جھگڑا ہوا فوراً طلاق لے لی کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ زوجہ کے ان الفاظ کہنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ اختیار طلاق کا شوہر کو ہوتا ہے نہ زوجہ کو۔ زوجہ اگر یہ کہے کہ تو میرے اوپر حرام ہے یا تو میرا باپ ہے یا میں تیری بیٹی ہوں یا اسی قسم کے الفاظ کہنے سے یا صریح طلاق کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔ البتہ شوہر نے جو یہ الفاظ کہے کہ میرا تیرا کچھ تعلق نہیں جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا۔ اگر ان الفاظ سے نیت شوہر کی طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال (الی قوله) فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (درمختار باب الکنایات) ظفیر [۲] ایضاً ۱۲ ظفیر

اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ہے[1] مگر یہ الفاظ جو شوہر نے کہے ہیں کہ جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا الخ۔ یہ الفاظ ایسے نہیں ہیں کہ اُن سے عورت کو طلاق لینے کا اختیار حاصل ہو جاوے۔ فقط

یہ کہنا کہ مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں

سوال (۵۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے بھائی کو خط لکھا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ تم کو اپنی ہمشیرہ یعنی میری زوجہ کا اختیار ہے اُس کو جس جگہ تمہارا دل چاہے بٹھلا دو۔ مجھ کو کچھ اُس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں ہے۔ یہ خط پڑھتے ہی اُس شخص نے بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ نکاح کر دیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہ، اور یہ طلاق بائن ہے یا کیا۔

الجواب: اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی لستُ لکِ بزوجٍ اولستِ لی بامرءۃ اوقالت لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواہ۔ درمختار۔ وفی الشامی واشار بقولہ طلاق الی ان الواقع بھذہ الکنایۃ رجعی کذا فی البحر[2]۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں نیت کرنے پر طلاق رجعی واقع ہوگی بعد عدت کے نکاح اُس کا دوسرے شخص سے صحیح ہے۔

بیوی سے کہا جس سے چاہے ہمبستر ہو۔

سوال (۵۵۵) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ تو فلاں شخص سے ہمبستر نہ ہونا اور جس سے چاہے ہمبستر ہو۔ اس کہنے سے وہ عورت زید کے نکاح خارج ہوئی یا نہ۔

الجواب: اس کلام سے زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور اُس پر طلاق نہ پڑے گی۔ فقط

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں

سوال (۵۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اُس کی ماں، دادی، چچا کے روبرو مجھ سے اس کلمہ کو کہا کہ مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس صورت میں وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔ اور بچے والد سے کچھ پانے

[1] لو قال لم یبق بینی وبینک شیء ونوی یقع (عالمگیری کشوری ص ۳۹۴ ج ۲) [2] رد المحتار ص ۶۲۳ ج ۲ باب الصریح ۱۲ ظفیر

کے مستحق ہیں یا نہ۔ اور وہ لڑکی اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب: اگر شوہر نے یہ لفظ کہ مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے بہ نیتِ طلاق کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرا نکاح اُس عورت کو درست ہے اور اگر بہ نیت طلاق اُس نے یہ لفظ نہیں کہا یا سرے سے وہ اس لفظ کے کہنے سے انکار کرتا ہے تو چونکہ گواہی شرعی پوری موجود نہیں اس لئے طلاق ثابت نہ ہو گی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے[1]۔ بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور جب تک طلاق ثابت نہ ہو عورت کا نفقہ بھی اسی کے ذمہ ہے اور باپ کے مرنے کے بعد بچوں کو اُس کا مال حسبِ حصص شرعیہ ملیگا۔ فقط

سوال (۵۵۷) زید نے غصہ میں زوجہ سے کہا، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا تو میری بیٹی کے مانند ہے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔ اگر زید اس سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد کر سکتا ہے یا جب چاہے، مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

یہ کہا کہ تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

الجواب: اگر طلاق کی نیت سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق واقع نہیں ہو گی اور ظہار اس سے نہیں ہوتا، بہ نیت طلاق ہو جانے کی صورت میں زید اس سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔ مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے[2]۔

سوال (۵۵۸) زید نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ "دو ماہ کے بعد میری زوجہ کو فارغ البال کر دیں" اس خط کو آئے ایک سال ہو گیا ہے

دوسرے کو لکھا کہ میری بیوی کو فارغ البال کر دیں کیا حکم ہے

---

[1] لو قال لم یبق بینی و بینک عمل ونوی یقع (عالمگیری کشوری ص ۳۹۴ ج ۲) فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] وان نوی بانت علی مثل امی او کامی، و کذا لو حذف علی برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ ووقع ما نواہ لانہ کنایۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۹۴ ج ۲) ظفیر

وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہ۔

الجواب:۔شوہر نے جو اپنے بھائی کے نام خط لکھا ہے کہ بعد دو ماہ میری زوجہ کو فارغ البال کردیں۔ اگر بہ نیت طلاق ایسا لکھا تھا اور اس کے بھائی نے موافق تحریر شوہر کے اس عورت کو فارغ البال کردیا یعنی طلاق دیدی تو اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔ بدون نیت شوہر کے طلاق کی اور بدون اپنے بھائی کے طلاق دینے کے، طلاق واقع نہ ہوگی[1] پس اگر بھائی نے طلاق دیدی ہے اور شوہر کی نیت بھی یہی تھی تو بعد طلاق دینے کے اگر عدت یعنی تین حیض گذر گئے تو اب وہ عورت دوسرا نکاح جس سے چاہے کرسکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں کرسکتی، بھائی کو چاہئے کہ اول شوہر سے دریافت کرے کہ تمہاری نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اس کے بعد جب وہ لکھے کہ میری غرض یہ تھی کہ طلاق دے دو۔ اس وقت بھائی کو چاہئے کہ طلاق دیدے جب وہ طلاق دیدے گا۔ اس کے بعد تین حیض عدت کے پورے کرکے عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ فقط

کہا کہ میرے کام کی نہیں طلاق دے چکا کیا حکم ہے

سوال (۵۵۹) ایک شخص نے چھ سال ہوئے اپنی زوجہ کو ان لفظوں سے طلاق دی کہ تو میری ماں بہن ہے۔ میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا۔ یہ میرے کام کی نہیں میں تو طلاق دے چکا۔ اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اور جن لوگوں کے سامنے مذکورہ الفاظ کہے تھے ان میں بعض مرگئے بعض زندہ ہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی لیکن اگر شوہر انکار کرے تو دو گواہ عادل کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی[2]، اور دو گواہ عادل طلاق کے نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ

---

[1] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادة ص ۵۱۵ ج ۴) ظفیر

ہوگی۔ انکارِ شوہر معتبر ہوگا اور باوجود گواہوں کے انکار شوہر کا معتبر نہ ہوگا۔ اگر دو گواہ طلاق کے موجود ہیں تو اب جبکہ چھ سال طلاق کو گذر چکے ظاہر ہے کہ عدت طلاق جو تین حیض ہیں بھی گذر گئی۔ اس حالت میں عورت مطلقہ کو دوسرا نکاح کرنا صحیح و درست ہے۔

کہا کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جا۔ کیا حکم ہے

سوال (۵۶۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جاؤ۔ مجھے کچھ دعویٰ نہیں ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب:۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی[1]۔ فقط

سروکار نہیں کا جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۶۱) ہاجرہ کے شوہر نے ہاجرہ کے ساتھ بدسلوکی کی۔ ہاجرہ کے دریافت کرنے پر کہا کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں اور نہ مجھ کو تم سے۔ ہاجرہ اپنے میکہ میں چلی آئی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شوہر اول آمادہ فساد و تکرار ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر شوہر نے یہ لفظ کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں الخ بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ لیکن اگر شوہر بہ نیت طلاق کہنے سے انکار کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی[2] اور بدون طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح ہاجرہ کا درست نہ ہوگا۔ فقط

دوسرا خاوند کرلے کہنے سے بشرط نیت طلاق ہوگئی

سوال (۵۶۲) زبیدہ کا خاوند کئی سال سے اپنی بی بی زبیدہ سے بے خبر ہے اور گداگری کرتا ہے۔ بی بی کی طرف سے سوال کرنے

---

[1] فنحو اذهبي واخرجي وقومي الخ ففي حالة الرضاء تتوقف الاقسام على نيته (درمختار) و لو قال لها اذهبي اى طريق شئت لا يقع بدون النية (عالمگیری مصری کتاب الطلاق ص ۳۵۲ ج ۱) ظفیر

[2] فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ص ۶۳۵ ج ۲) لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع كذا في العتابية (عالمگیری کنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر

پر جواب دیا کہ میں اس کا خرچہ نہیں چلا سکتا وہ اپنا دوسرا خاوند کرلے میرا کوئی اعتراض نہیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق شوہر نے کہے ہوں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر نیت طلاق سے نہ کہے ہوں تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے[۱]۔ فقط

میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کہنے سے طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق ہوگی

سوال (۵۶۳) ایک شخص نے عدالت میں یہ بیان دیا جو درج ذیل ہے۔ کیا اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ مسماۃ ڈھولاں میری عورت تھی وہ بدچلن ہوگئی تھی اور بارہ سال ہوئے میرے گھر سے نکل آئی تھی میں نے اس کو طلاق نہیں دی ہے۔ اس کا گذارہ حرامکاری پر ہے۔ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا۔ میری شادی کو ۱۳ سال کا عرصہ ہوا۔

الجواب:- اس لفظ سے کہ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کنایات میں سے ہے اگر بہ نیت طلاق شوہر اس لفظ کو کہے تو اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور شامی میں کہا کہ دلالت حال اس صورت میں نیت کے قائم مقام نہیں ہے عبارت درمختار یہ ہے لست لک بزوج او لست لی بامرأۃ او قالت لہ لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواہ الخ شامی میں ہے قولہ طلاق ان نواہ) لان الجملۃ تصلح لانشاء الطلاق کما تصلح لانکارہ فیتعین الاولی بالنیۃ لانہ لا یقع بدونہا اتفاقاً لکونہ من الکنایات واشار الی انہ لا یقوم مقام دلالۃ الحال الخ واشار بقولہ طلاق الی ان الواقع بہذہ الکنایۃ

[۱] ولو قال اذہبی وتزوجی واحدۃ اذا نوی (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۶ ج ۱) والقول قول الزوج فی ترک النیۃ مع الیمین (ایضاً ص ۳۷۵ ج ۱) ظفیر

رجعی کذا فی البحر من الکنایات[۱] ص۳۵۳ ج۳

کسی اور شخص سے شادی کرلو، کہنے سے بغیر نیت طلاق نہ ہوگی

سوال (۵۶۴) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تم قلم دوات لے آؤ کہ تم کو تحریر کردوں از دواج کسی اور شخص سے کرلو آیا اس صورت میں طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں بدون نیت طلاق واقع نہ ہوگی۔ کذا فی الدر المختار[۲]

بیوی سے کہا کہ تو میری ہمشیرہ ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۶۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو جھگڑے میں یہ کہا کہ اے تو میری ہمشیرہ ہے یہ بھی کہا کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے والا ینو شیئا او حذف الکاف لغا[۳] الخ یعنی اگر کچھ نیت نہ کرے یا صرف تشبیہ کو حذف کردے مثلاً یہ کہے کہ تو میری بہن ہے تو یہ لغو ہے۔ اس سے ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوگی اور یہ لفظ کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کنایات میں سے ہے۔ اگر نیت طلاق سے یہ لفظ کہا ہو تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو وہ اس عورت کو رکھ سکتا ہے وہ اس کی زوجہ ہے اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ کہے ہیں تو نکاح جدید کے بدون حلالہ کے وہ اس کو لوٹا سکتا ہے۔ فقط

ایک جملہ کا مطلب

سوال (۵۶۶) درمختار کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔

---

[۱] ردالمحتار باب الصریح ص۶۲۳ ج۲ ظفیر [۲] ولو قال اذهبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شیئ الخ ویوید ما فی الذخیرة اذهبی وتزوجی لا یقع الا بالنیة، (ردالمحتار باب الکنایات ص۶۵۲ ج۲)، ظفیر [۳] الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ص۷۹۴ ج۲ ظفیر

ولا یقع باربعة طرق علیك مفتوحة[۱])

الجواب:۔ اربعہ طرق مفتوح ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرف چاہے چلی جاوے اختیار ہے اور جس راستہ کو چلے کچھ روک نہیں ہے پس غرض قہار کی یہ ہے کہ اس لفظ کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے لیکن اگر چھوڑ دیا کہا تو پھر بائنہ ہوگئی رجعت نہیں ہوسکتی

سوال (۵۶۷) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بحالت غصہ ایک مرتبہ لفظ طلاق کا کہدے اور دوسرا لفظ چھوڑ دے منہ سے نکل جاوے تو رجعت کا کیا حکم ہے اور اگر چند مرتبہ لفظ چھوڑ دے کہا جاوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور اگر اس کے بعد لفظ چھوڑ دے بھی کہا تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اس میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور لفظ چھوڑ دے بہ نیت طلاق کہنے سے بھی ایک طلاق بائنہ رہتی ہے۔ فقط

بیوی سے کہا "تو میری بہن ہو چکی ہے جہاں چاہے نکاح کرلے" کیا حکم ہے

سوال (۵۶۸) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہو چکی جہاں چاہے اپنا نکاح کرلے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ اپنی زوجہ کو یہ لفظ کہنا کہ تو میری بہن ہو چکی لغو ہے اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ مگر یہ لفظ کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہنا چاہیئے۔ البتہ یہ لفظ کہ جہاں چاہے نکاح

---

[۱] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۳۔ پوری عبارت ہے ولا یقع باربعة طرق علیك مفتوحة وان نوی مالم یقل خذی ای طریق شئت (در مختار) کانه یریٖد ان من اراد الناس بمثله اسلکی الطریق الاربع والا فاللفظ انما یعطی الامر بسلوك احدها الا ان تقع واحدة بائنة فتح (رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۳) ظفیر

کرلے[1] کنایہ طلاق ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی[2]۔ فقط

کسی نے ہنسی سے کہا بیوی چھوڑ دی کیا حکم ہے

سوال (۵۶۹) ایک شخص نے دوسرے سے آکر کہا کہ بیوی چھوڑ دی اس نے ہنسی میں جواب دیا چھوڑی۔ دل میں کچھ خیال نہیں تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب:- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی کیونکہ ہنسی میں بھی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے[3] اور چھوڑنے کا لفظ عرف ہندوستان میں بمعنی طلاق کے ہے۔ فقط (اگر نیت طلاق کی ہو گی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں ظفیر)

اچھا جاؤ قطع تعلق بیوی کے جواب میں کہا مگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے

سوال (۵۷۰) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم ایک سال کے لئے اپنے والدین کے یہاں چلی جاؤ میں کسی دوسری جگہ جاؤں گا۔ زوجہ نے کہا کہ میں سال بھر کے لئے تو جاتی نہیں۔ ہاں اگر تم قطع تعلق کر کے ہمیشہ کے لئے چھوڑ آؤ تو چلی جاؤنگی۔ زید نے کہا یہ میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ پھر زید کے منہ سے ویسے ہی اثنائے گفتگو میں بلا نیت و ارادہ یہ نکلا کہ اچھا جیسے تم چاہتی ہو ویسے چھوڑ آوں۔ وہ بولی کہ ہاں، زید کے منہ سے بلا ارادہ طلاق کے یہ نکلا کہ اچھا جاؤ۔ آیا اس لفظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب:- بدون نیت طلاق کے اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی[4]۔ فقط

---

[1] ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الظہار ص ۹۲۹ ج ۲)، ظفیر [2] ولو قال لہا اذہبی فتزوجی یقع واحدۃ اذا نوی (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۷۶ ج ۱)، ظفیر [3] ثلث جدہن جد وہزلہن جد النکاح والطلاق الخ مشکوٰۃ باب الطلاق ص ـ)، ظفیر [4] فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذہبی وقومی (الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکنایات ص ۶۲۵ ج ۲ و ص ۶۳۷ ج ۲)، ظفیر

بلا نیت طلاق غصہ میں بیوی سے کہا تم آزاد ہو، تو کیا حکم ہے

سوال (۵۷۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو بحالت غصہ کہا کہ تو مجھ سے آزاد ہے اور ان الفاظ کے کہنے سے اُس کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ صرف غصہ میں ڈرانے کی وجہ سے اُسے کہدیا تھا۔ بعد ازاں وہ عورت ڈیڑھ سال تک اپنی والدہ کے یہاں رہی۔ اب وہ شخص راضی کر کے پھر اپنے گھر لایا۔ کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی اور کون سی طلاق واقع ہوگی جس میں صرف نکاح کی حاجت پڑے گی یا تحلیل کی۔

الجواب:۔ حالتِ غصہ میں اپنی زوجہ کو اس لفظ کے کہنے سے کہ تو آزاد ہے، ایک طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے قضاء نیت کا اعتبار نہیں ہے کذا فی الشامی[1]۔ لہٰذا اس عورت کو بدون نکاح جدید کے رکھنا درست نہیں ہے۔ پس اگر دوبارہ نکاح کرنے پر رضامند ہیں تو بدون حلالہ کے نکاح ہوسکتا ہے از سر نو نکاح کر لیا جاوے۔ فقط

لے فار غخطی۔ نے طلاق کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۷۲) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر کا خرچ پوری طرح نہیں دے سکتے اور جب تم میں نان ونفقہ دینے کی طاقت نہیں تو اس کا کوئی خلاصہ' راستہ کردو۔ اس کا جواب داماد نے اپنی عورت کو یہ دیا کہ تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فار غخطی طلب کرتی ہو۔ اب تو میرے کام کی نہیں۔ میرے واسطے تو حرام ہوچکی لے فار غخطی، لے طلاق۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:۔ فار غخطی کا لفظ کہنے یا لکھنے سے طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے۔ اگر عورت اُس کو قبول کرلے۔ اور حرام ہوچکی وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہیں کہ اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو یا مذاکرۂ طلاق کے وقت یہ الفاظ کہے جاویں تو

[1] قال انت طالق او انت حر و عنی الاخبار کذبا وقع قضاء الا اذا اشھد علی ذالک (درمختار) ای علی انہ یخبر کذبا (رد المحتار باب الصریح ص ۶۳۳ / ۲ ج) ظفیر

طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے[۱]۔ فقط

طلاق دیتا ہوں اپنے نفس پر حرام کرلیا جہاں چاہے چلی جا طلاقنامہ میں لکھا کیا حکم ہے

سوال (۵۷۳) غلام جیلانی نے اپنی زوجہ کو طلاقنامہ اس مضمون کا لکھکر بھیجدیا کہ مسماۃ فاطمہ بی بی کو طلاق دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے میں نے اس کو اپنے نفس پر حرام کردیا ہے۔ اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اپنا نکاح کرلے۔ اگر عدت میں یا بعد عدت کے تجدید نکاح کرلیں تو صحیح ہے یا نہ۔

الجواب:- اس صورت میں غلام جیلانی کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئیں[۲]۔ وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ لہذا عدت میں یا بعد عدت کے غلام جیلانی اس کو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بیوی سے کہا میں تیرے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کرلو کیا حکم ہے

سوال (۵۷۴) ہندہ بیان کرتی ہے کہ جس وقت سے میری شادی ہوئی شوہر بالکل میری طرف مخاطب نہیں ہوا ایک روز شب کو میں نے شوہر کا ہاتھ پکڑا۔ تب شوہر نے مجھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں بالکل تیرے لائق نہیں ہوں تم اپنا دوسرا انتظام کرلو۔ یہ کہہ کر پانچ روپیہ دیدیئے اور صبح کو کہیں چلا گیا۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں۔

---

[۱] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ خلیة بریة حرام (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۷ ج ۲) ظفیر

[۲] الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة (در مختار) واذا لحق الصریح البائن کان بائنا لان البینونة السابقة علیه تمنع الرجعة کما فی الخلاصة (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲) قال الزوج طلاق میکنم؟ کرلی ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قوله کنم لانه استقبال فلم یکن تحقیقا بالتشکیك ولو قال بالعربیة اطلق لایکون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۸۴ ج ۱) ظفیر

الجواب:۔ اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ لفظ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی[1]۔ عدت گذرنے کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے قاضی شرعی بعد تاجیل کے تفریق کر سکتا ہے۔ مگر وہ اس زمانہ میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ قاضی شرعی موجود نہیں ہے۔ فقط

سوال (۵۷۵) صورت ذیل میں کیا حکم ہے ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا ڈھائی سال تک دونوں میں تعلق زن و شوہر رہا۔ بعدہ زید نے ہندہ کو گھر سے نکال دیا اور کہہ دیا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلی جا میرے کام کی تو نہیں ہے۔ مجھ سے کوئی تعلق نہیں جو تیرا جی چاہے سو کر۔ تب ہندہ پیشہ کسب کا کرنے لگی۔ اب کسی عالم دین کا وعظ سن کر اس کو یہ خیال ہوا کہ میں اس فعل قبیح کو چھوڑ کر اپنا نکاح کسی شریف کسی بھلے آدمی سے کر لوں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق نہیں دی ہے لیکن کسب کرنے کی حالت میں نکاح ٹوٹا یا نہیں اور دوسرا نکاح کرنے کی حالت میں طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ پیشہ زنا وغیرہ سے نکاح شوہر اول کا باطل نہیں ہوا اور الفاظ مذکورہ جو زید نے کہے کنایات طلاق میں سے ہیں ان میں وقوع طلاق کے لئے نیت طلاق کی ضرورت ہے پس اگر وہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہوں تو طلاق واقع ہوگی دوبارہ طلاق کی ضرورت نہیں[2] ہے اور نہ عورت پھر محل طلاق ہے اور اگر بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہ کہے تھے تو جواز نکاح ثانی کیلئے شوہر اول کے طلاق کی ضرورت ہے کذا فی الشامی وغیرہ۔ فقط

سوال (۵۷۶) زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اس سے اور ہم سے زندگی بھر کوئی واسطہ اور تعلق نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ مگر یہ الفاظ غصہ کی حالت میں کہے بلکہ اگر نیت طلاق ہو جب بھی وہی حکم ہے جو غصہ کی حالت میں ہے یا

---

[1] فالکنایات لاتطلق بھا الا بنیة (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] ولو قال لھا اذھبی ای طریق شئت لایقع بدون النیة (عالمگیری مصری باب الکنایات ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر

نہیں۔ زید ہندہ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں اور بعد نکاح پھر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ لفظ کنایات کی قسم ثانی میں داخل ہے اور حکم اس کا یہ ہے کہ حالتِ غصہ میں بدون نیت کے اس میں طلاق واقع نہ ہوگی فی الدر المختار وفی الغضب توقف الاولان الخ[1] پس اگر نیت طلاق نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر نیت طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ اُس میں واقع ہوئی۔ دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور لفظ مذکور سے پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

پانچ برس جو جی آئے کرنا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۷۷) ایک شخص کو دریائے شور کیا گیا۔ ورثار نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے بعد تمہاری بیوی کا کس طرح گذرہ ہوگا۔ کیا تمہارے بعد اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے تو اُس نے جواب دیا کہ میرے جانے کے پانچ برس بعد جو تمہارا دل چاہے سو کرنا تم کو اختیار ہے۔ اب اس کو گئے ہوئے چھ سال گذر گئے اب اس کی عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے صاف لفظوں میں طلاق نہیں دی اور نہ اس کی نیت کا حال معلوم ہوا اور نہ وہ مفقود الخبر ہے کہ اب اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ جائز ہو جاوے۔ بہر حال اس صورت میں نکاح ثانی کرنا اس عورت کا درست نہیں ہے۔ فقط

طلاق چاہتی ہے بیوی نے کہا ہاں شوہر نے کہا جا چلی جا کیا حکم ہے

سوال (۵۷۸) زید اپنی بیوی کو کچھ سمجھا رہا تھا پر وہ نہیں مانتی تھی۔ بیوی کی خواہش آزمانے کے لئے زید نے کہا کیا تو طلاق چاہتی ہے اس نے کہا ہاں زید نے کہا جا چلی جا۔ بیوی وہاں سے اُٹھی نہیں۔ کچھ دیر بعد زید نے رجوع کر لیا۔ زید کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ بہ نیت طلاق نہیں کہا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اگر زید اس لفظ کو تین مرتبہ یا زیادہ کہتا تو کیا حکم ہوگا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الکنایات ص ۶۴۴ ج ۲ ظفیر

الجواب:- اس کلمہ سے جیسا کہ زید کہتا ہے جبکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق اس پر واقع نہیں ہوگی اور بدستور نکاح اُن میں قائم ہے اور اگر زید کی نیت طلاق کی ہوتی اور نیت طلاق تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ جا چلی جا کہتا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی، اور رجعت صحیح نہ ہوتی۔ کیونکہ طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے۔ نکاح جدید کی ضرورت ہوتی ہے۔[1]

ساس کو لکھا کہ اپنی نور چشمی کا عقد کہیں کر دیں کیا حکم ہے

سوال (۵۷۹) زید اپنی زوجہ کی نسبت اپنی خوشدامن کو تحریر کرتا ہے کہ اپنی نور چشمی کا عقد بہت جلد کہیں کر دیں۔ یہ رائے از روئے مخالفت نہیں ہے بلکہ بہترائی کی رائے دے رہا ہوں۔ کیا طلاق ہو گئی۔

الجواب:- اس سے طلاق نہیں ہوگی۔ فقط

اپنے اوپر حرام کیا کہنے کا کیا حکم ہے

سوال (۵۸۰) میری منکوحہ میری بغیر اجازت بیگانہ کے گھر چلی گئی میں نے اس کو سمجھایا اس نے نہیں مانا۔ بلکہ مجھ کو گالیاں دینی شروع کیں اور بغیر اجازت اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ اس کے والد نے مجھے مجبور کیا تو میں اُس کے چھوڑنے پر تیار ہو گیا۔ اسٹامپ نویس نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا تو میں نے مارے ڈر کے تین مرتبہ کہا کہ میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا اور عرائض نویس نے میرا انگوٹھا لگوالیا۔ چند روز بعد عورت میرے پاس آئی کہ میں تم سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتی لیکن اس کے والد نے بعد عدت کے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

الجواب:- اس صورت میں سائل کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ ہو گئی جیسا کہ حکم کنایات کا ہے کہ الفاظ کنایات کے بار بار اعادہ سے ایک طلاق بائنہ ہی رہتی ہے۔ کذا فی الشامی۔[2]

---

[1] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة الخ فنحو اخرجی واذهبی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

[2] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی یحتمل ردا الخ ویقع بباقیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ البائن ان نواها الخ لا یلحق البائن البائن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲ و ص ۶۴۶ ج ۲) ظفیر

پس اگر دوسرے شخص سے اس عورت مطلقہ کا نکاح بعد گذرنے عدت کے ہوا ہے تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور عدت طلاق اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں۔ پس اگر تین ماہ دس یوم میں اس عورت کو تین حیض آچکے ہیں تو عدت اس کی پوری ہو گئی اور نکاح جو کہ بعد عدت کے ہوا صحیح ہو گیا شامی وغیرہ۔ اور واضح ہو کہ طلاق بائنہ میں شوہر اول اس عورت مطلقہ کو بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔ مگر نکاح جدید کر سکتا ہے۔ لیکن جبکہ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور نکاح بعد عدت کے ہوا تو شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی نہیں یہی میری طلاق و فارغطی سمجھو کیا حکم ہے

سوال (۵۸۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے رشتہ داروں سے کہا کہ عورت میرے کام کی نہیں ہے میں اسکو رکھنا نہیں چاہتا۔ لہذا اپنی لڑکی کو میرے گھر سے لے آؤ اور یہی میری طلاق و فارغطی سمجھو ان الفاظ کے کہنے سے عقد قائم رہا یا طلاق واقع ہو گئی۔

الجواب: اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اُس عورت پر واقع ہو گئی اور عدت گذرنے پر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

ایک مرتبہ طلاق کہا اور تین مرتبہ چھوڑ دی تو کتنی طلاق پڑی

سوال (۵۸۲) مجھ میں اور میری زوجہ میں ایک روز تکرار ہوا۔ اس پر اُس کے ماموں ظہور احمد نے مجھ کو اس قدر مارا کہ میری آنکھیں پتھرا گئیں میرا گلا گھونٹ کر تقریباً دو سو جوتے مارے۔ اس وجہ سے بحالت غصہ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ اس پر ایک شخص نے آکر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو چھوڑی۔ میں نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ چھوڑ دی۔ لیکن لفظ طلاق صرف ایک مرتبہ کہا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: اس صورت میں سائل کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئیں۔ کیونکہ ایک طلاق صریح لفظ طلاق سے واقع ہوئی اور پھر تین بار چھوڑ دی چھوڑ دی کہنے سے ایک طلاق بائنہ اور واقع ہوئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے والبائن

یلحق الصریح[۱] پس سائل اگر اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے اور وہ عورت بھی راضی ہو تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

کنایہ کے مختلف جملے کہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی

سوال (۵۸۳) میں نے اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ کہے آج میں نے عورت کے نکاح کا سوت توڑ دیا غیر عورت کے موافق حرام جانا۔ زندگی کے واسطے چھوڑ دیا اور وہ میرے واسطے حلال نہ ہو سکے گی۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی یا مغلظہ۔ دوبارہ اس کو رکھنے کی کیا صورت ہے۔

الجواب: اس صورت میں سائل کی زوجہ سائل پر حرام ہو گئی اور اس پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور نکاح کا تعلق منقطع ہو گیا۔ مگر چونکہ یہ طلاق لفظ کنایہ سے دی گئی ہے اسلئے وہ عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو گئی۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں تصریح ہے البائن لا یلحق البائن[۲] الخ لہذا سائل اُس مطلقہ بائنہ سے بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی۔ کیونکہ تین طلاق اس صورت میں نہیں ہوئی۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط

تو میرے گھر سے نکل جا طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق ہو جائیگی

سوال (۵۸۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ الفاظ کہے تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ اب تو میرے گھر سے نکل جا۔ اب میں نے تجھ کو تمام تکلیفوں سے علیحدہ کر دیا۔ تو اپنے باپ کے یہاں رہا کیجئے۔ اب تیرا واسطہ مجھ سے نہیں رہا۔ پھر معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے اُس کی نیت طلاق کی تھی تو اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی۔ شوہر بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہ اور عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب: شوہر کا یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں بلا حرف تشبیہ

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ لا یلحق البائن البائن (درمختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ہو ما کان بلفظ الکنایۃ لانہ ہو الذی لیس ظاہراً فی انشاء الطلاق کذا فی الفتح (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲) ظفیر [۲] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ ظفیر

لغو ہے۔ اس سے طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوتا۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ البتہ یہ کہنا شوہر کا کہ تو میرے گھر سے نکل جا الخ یہ لفظ کنایہ طلاق کا ہے۔ اس میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ پس اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اُس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور تجدید نکاح عورت کی رضامندی سے ہو سکتی ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عورت راضی نہ ہو اور دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بعد عدت کے۔ فقط

تو مجھ پر حرام ہے کہنے کے دو گواہ ہوں تو طلاق بائنہ ہوگی

سوال (۵۸۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو مارا اور چھرا دکھا کر ڈرایا کہ مجھے باپ کہہ۔ زوجہ نے ڈر کر کہدیا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو ہم پر حرام ہے۔ ہم سے تجھ سے کچھ بات نہیں۔ یہ زوجہ اور اس کے طرفدار لوگوں کا بیان ہے مگر شخص مذکور بجز مارنے کے اور تمام باتوں سے انکار کرتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب: - اگر اس لفظ کے سننے والے (کہ تو ہم پر حرام ہے) دو گواہ ثقہ اور عادل موجود ہیں تو اس صورت میں وہ عورت اس مرد پر حرام ہوگئی اور اگر دو گواہ سننے والے الفاظ مذکورہ کے موجود نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے۔ والقول لہ بیمینہ[2] الخ وفی الشامی کما افتی المتاخرون فی انت علی حرام بانہ طلاق بائن للعرف[3] الخ۔ فقط

---

[1] وان نوی بانت علیّ مثل امی برا او ظہارا او طلاقا صحت نیتہ وان لاینو شیئا او حذف الکاف لغا (در مختار) لانہ مجمل فی حق التشبیہ فما لم یتبین مراد مخصوص لا یحکم بشئ (رد المحتار باب الظہار ص ۷۹۴ ج ۲) فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ یقع بباقیہا البائن الخ (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۷ ج ۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲ ظفیر [3] الحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیۃ حتی لایصدق اذا قال لم انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتاخرین الخ لکن الرجعی لا یحرم الوطئ فتعین البائن (رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۸ ج ۲ و ص ۶۳۹ ج ۲) ظفیر

طلاق شرعی دیتا ہوں جہاں چاہے نکاح کرلیوے کہا تو کونسی طلاق ہوئی

سوال (۵۸۶) ایک شخص کے طلاقنامہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ میں اپنی زوجہ کو بوجہ اختلاف باہمی کے شرعی طلاق دیتا ہوں۔ اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرلیوے میری طرف سے وہ مطلق العنان ہے۔ میں نے طلاق شرعی دیدی۔ اس نے مجھ کو مہر معاف کردیا۔ یہ طلاق رجعی ہے یا بائنہ۔

الجواب: شامی نے یہ تصریح کی ہے کہ اگر صریح طلاق کے ساتھ کوئی لفظ کنایہ کا بولا جاوے گا تو دونوں طلاق بائنہ ہو جاویگی اور ظاہر ہے کہ مطلق العنان کردینا زوجہ کا آزاد کرنے کے معنی میں ہے اسی طرح اس کو نکاح کا اختیار دینا بمعنی تزوجی یا ابتغی الازواج یا اذہبی و تزوجی کے ہے اور یہ سب کنایات طلاق ہیں اور مذاکرہ طلاق میں ان الفاظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ پس جبکہ صریح طلاق کے بعد ان الفاظ میں سے کوئی لفظ واقع ہوگا تو اس صریح طلاق کو بھی بائنہ کردے گا۔ شامی میں بشرح قول صاحب درمختار کما لونوی بطلاق واحدۃ وبنحو بائن اخری مذکور ہے۔ قولہ (بنحو بائن) ای من کل کنایۃ قرنت بطالق کمافی الفتح و البحر شامی اور یہ مسلم ہے کہ بعض کنایات میں غضب اور مذاکرہ طلاق قائم مقام نیت کے ہے اور انت حرۃ کو اس قسم میں سے شمار کیا ہے جس سے بحالت غضب و مذاکرہ طلاق بلا نیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ الغرض صورت مسئولہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ فقط

تو مجھ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو کہا، کیا حکم ہے

سوال (۵۸۷) زید کی زوجہ اور اس کے رشتہ داروں نے زید پر کچھ بہتان لگایا۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ جو بہتان مجھ پر لگایا گیا ہے جب تک اس کا تصفیہ نہ ہوگا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس پر اس کی زوجہ بلا اجازت اپنے رشتہ داروں میں چلی گئی۔ تین ماہ سے زائد ہوئے نہ وہ خود آئی نہ زید نے بلایا، اور نہ ابھی تک اس اتہام کا فیصلہ ہوا۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں

الجواب: لفظ حرام کنایات میں سے ہے۔ اصل قاعدہ فقہ کے موافق اس میں

نیت کی ضرورت ہے۔ بلانیت بحالت غضب اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار وفی الغضب توقف الاولان[۱] الخ اور الفاظ خلیۃ بریۃ۔ حرام۔ بائن وغیرہ دوسری قسم میں سے ہیں جو کہ بحالت غصب بھی نیت پر موقوف ہیں۔ پس اگر یہ لفظ بہ نیت طلاق اپنی زوجہ کو کہا جاوے گا تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور بحالت مذاکرہ طلاق بلانیت بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور شامی نے نقل کیا ہے کہ متأخرین کا فتویٰ یہ ہے کہ لفظ حرام سے بلانیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے حیث قال وسیاتی وقوع البائن بہ بلانیۃ فی زماننا للتعارف الخ وفی الدر المختار وبقی امر الحرام بانہ طلاق بائن وان لم ینوہ الخ اور واضح ہو کہ کسی مدت تک یا مدت تصفیہ معاملہ مذکورہ تک اپنی زوجہ کو اپنے نفس پر حرام کرنا ہمیشہ کے لئے حرام کرنا ہوتا ہے اور شوہر اول اگر اس سے نکاح کرنا چاہے اور عورت راضی ہو تو عدت کے اندر بھی نکاح کرنا صحیح ہے اور بعد عدت کے بھی صحیح ہے۔ وتنکح مبانتہ بما دون الثلث فی العدۃ وبعدھا بالاجماع[۲] الخ فقط

تین لکیر کھینچ کر کہا جا تجھ کو چھوڑا کیا حکم ہے

سوال (۵۸۸) ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حالت غصہ میں بہ نیت طلاق اثناء جنگ کے اپنی زوجہ کو میں نے کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر زمین پر اس طرح تین لکیر کھینچ کر /// کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر جا میں نے تجھ کو چھوڑا اور ہمارے ملک میں لکیریں زمین پر طلاق دینے کے وقت کھینچتے ہیں۔ آیا صورت بالا میں تین طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب:۔ درمختار باب الصریح میں ہے صریحہ مالم یستعمل الافیہ الخ قال فی الشامی واراد بما اللفظ اومایقوم مقامہ من الکتابۃ المستبینۃ اوالاشارۃ

۱؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۴ ج ۲ ظفیر ۲؎ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۸ ج ۲ ظفیر

المفهومة فلا يقع بالقاء ثلثة احجار اليها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الالقاء والحلق طلاقاً كما قدمناه لان ركن الطلاق اللفظ او مايقوم مقامه مما ذكر كما مر[1] وقال الشامى فيما سبق فى شرح قوله وركنه لفظ مخصوص وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار ينوى الطلاق ولم يذكر لفظاً لاصريحاً ولا كناية لا يقع عليها كما افتى به الخير الرملى ردالمحتار شامى[2] پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں تین لکیر زمین پر بہ نیت طلاق کھینچنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی۔ البتہ اس لفظ سے کہ جا میں تجھ کو چھوڑا بہ نیت طلاق یا بحالت غضب ومذاکرہ طلاق ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی کذا فی باب الکنایات من در المختار[3]۔

اگر اتنے دن نہ آؤں تو میں لادعویٰ ہوں اس صورت میں کیا حکم ہے

سوال (۵۸۹) ایک عورت اپنے خاوند سے زبانی یا بذریعہ خط طلاق طلب کرے۔ اس پر شوہر یہ کہے یا لکھے کہ چھ ماہ تک اگر میں نہ آؤں یا تیری حوائج کا انتظام نہ کروں تو میں لادعویٰ ہوں جو تیرا جی چاہے کر۔ چنانچہ قدوری وہدایہ میں مذاکرہ طلاق کے وقت جواب بالکنایہ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب:۔ جو الفاظ کنایہ کے سوال میں مذکور ہیں ان سے بیشک مذاکرہ طلاق کی صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ لادعویٰ ہونا انت بریئۃ یا انت حرۃ وغیرہ کے معنی کے قریب ہے اور ان دونوں لفظوں میں مذاکرہ طلاق کے وقت طلاق بائنہ واقع ہوجاتی ہے[4] اور جو تیرا جی چاہے کر بمعنی اختاری کے ہوسکتا ہے اس میں وقوع طلاق بائنہ

[1] ردالمحتار باب الصریح ص ۵۹ ج ۲ ظفیر [2] دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷ ج ۲ ظفیر [3] فالکنایات لاتطلق بها الابنية اودلالة الحال الخ فنحو اخرجى واذهبى الخ (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ص ۶۳ ج ۲ ظفیر [4] وفى مذاكرة الطلاق يتوقف الاول فقط ويقع بالاخيرين وان لم ينو (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ص ۶۴ ج ۲) ظفیر

کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یا طلاق دے۔ شامی میں ہے خلا اختاری ای حیث ذکر انہ لایقع بھما الطلاق مالم تطلق المرءۃ نفسھا[۱] الخ۔ فقط

تجھ کو نہیں رکھوں گا تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۰) بشیر الدین کی بیوی اور اس کی والدہ میں لڑائی ہوئی۔ بشیر الدین نے بیوی کو مارنے کا قصد کیا۔ جس سے مسماۃ بھاگ کر دوسرے مکان میں چلی گئی جب اس کی تلاش میں اس مکان تک پہنچا تو ایک عورت نے کہا کہ تو اس کو کیوں دوڑاتا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اسی وقت بشیر الدین نے اپنی بیوی کو خطاب کرکے کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا اگر رکھوں تو تو میری ماں ہے تین مرتبہ کہا۔ تجھ کو چھوڑ دیا شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ صورت مذکورہ میں اس شخص نے پہلے یہ لفظ کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھونگا اس میں استقبال ہے اور استقبال سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ وعدہ طلاق ہوتا ہے جس کو علامہ شامی نے لکھا ہے بقولہ لانہ وعد[۲]۔ اس کے بعد کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو کسی محرمہ ابدیہ کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے انت علی کظھر امی تو اس سے ظہار ثابت ہوتا ہے۔ بغیر ادائے کفارہ کے وطی ناجائز رہتی ہے۔ لیکن مذکورہ میں بوجہ حرف تشبیہ نہ ہونے کے ظہار ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے کہ بغیر حرف تشبیہ کے کلام لغو قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نے کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بعینہ ترجمہ ہے انت امی کا یہاں حرف تشبیہ مذکور نہیں۔ لامحالہ یہ کلام اسکا لغو قرار دیا جائیگا کمافی الدر المختار ولاینو شیئا اوحذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ[۳] حذف کاف کی مثال علامہ شامی نے بان قال انت امی کے ساتھ دی ہے۔ وفی العالمگیریۃ لوقال لھا انت امی

---

[۱] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲ ج ۲ ظفیر [۲] دیکھئے رد المحتار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۷ ج ۲ ظفیر [۳] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الظہار ص ۹۴۷ ج ۲ اس کے بعد یہ بھی ہے ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ونحوہ ظفیر

لایکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها وفی البحر قید هاتشبیه لانه لوخلا عنه لان قال انت الی لایکون مظاهر الکنه مکروه لقربه من التشبیه وقیاسا علی یا اخیته المنهی عنه فی حدیث ابی داؤد المصرح بالکراهة ولولا التصریح بها لاتمکن القول بالظهار فعلم انه لابد فی کونه ظهاراً باداة التشبیه شرعًا انتهی[1] البتہ قول اس کا تجھ کو چھوڑ دیا یہ ترجمہ ہے سرحتک کا۔ اور سرحتک الفاظ کنایہ کی تیسری قسم میں داخل ہے اور تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ حالت غضب میں بغیر نیت کے طلاق پڑجاتی ہے کما فی فتاوی الشامیه وفی الغضب توقف الاولان ای مایصلح رداً وجواباً ومایصلح سباً وجواباً الخ بخلاف الفاظ الاخیر ما یتعین للجواب فقط لانها وان احتملت الطلاق وغیره ایضاً لکنها لما زال عنها احتمال الرد والتبعید والسب والشتم اللذین احتملتهما حال الغضب تعینت الحال دالة علی ارادة الطلاق فترجح جانب الطلاق فی کلامه ظاهراً فلایصدق فی الصرف عن الظاهر فلذا وقع بها قضاءً بلاتوقف علی النیة انتهی[2] پس یہ ثابت ہوگیا کہ چھوڑ دیا کے لفظ سے بغیر نیت کے ایک طلاق بائن پڑے گی۔ جب تک تجدید نکاح نہ ہو وطی ناجائز رہیگی۔ فقط

دو طلاق رجعی کے بعد کہا جواب ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو مرتبہ طلاق رجعی دی اور دونوں مرتبہ ہندہ کے معافی مانگنے پر رجوع کرلیا تین سال کے بعد زید نے تنگ آکر ہندہ کو اس کے باپ کے گھر جانے کو کہا کہ تم اب میرے کام کی نہیں ہو۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ وہ ہندہ کو اپنے گھر لے جائے۔ زید نے کہا لے جاؤ۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ تمہاری طرف سے اب جواب ہے۔ زید نے کہا ہاں جواب ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب:۔ وجبکہ الطلاق مرتان زید کو دو طلاق تک حق رجعت ہندہ کا

---

[1] البحر الرائق باب الظہار ص [2] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۴۲/۲ ظفیر

حاصل تھا لہذا رجعت دونوں دفعہ صحیح ہو گئی۔ تیسری دفعہ جو لفظ زید نے کہا وہ کنایہ کا لفظ ہے۔ اس میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ یعنی حالت غضب یا مذاکرہ طلاق میں طلاق واقع ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں دلالۃ حال موجود نہیں ہے۔ کیونکہ عورت یا اس کے باپ کی طرف سے طلب طلاق صریح الفاظ میں نہیں ہے اور نہ حالت غضب سوال میں مذکور ہے۔ لہذا بدون نیت زید کے اُس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ پس اگر نیت زید کی طلاق کی تھی تو یہ تیسری طلاق بھی ہندہ پر واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ ثلثہ مغلظہ ہو گئی۔ بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو ہندہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ بدستور تعلق نکاح اُن میں قائم ہے۔ ھکذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

نکال دو جہاں جی چاہے چلی جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۵۹۲) ایک شخص نے بذریعہ خط اپنی والدہ کو لکھا کہ میری منکوحہ کو گھر سے نکال دو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جہاں اس کا جی چاہے چلی جائے۔ زید نے یہ الفاظ ایک مفتی کو دکھلا کر بینونت کا فتوی حاصل کر کے اس عورت سے نکاح کر لیا۔ شوہر نے دعوی کر دیا۔ آخر اس سے تحریری طلاق حاصل کی گئی۔ آیا زید کا پہلا نکاح درست ہے یا تجدید نکاح ضروری ہے۔

الجواب: اگر اس شخص نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق نہ لکھے تھے جیسا کہ اس کے دعوی کرنے سے ظاہر ہوتا ہے تو طلاق کے بعد عدت گذار کر پھر اس سے نکاح کیا جاوے کیونکہ اس صورت میں پہلا نکاح باطل ہے۔ لان نکاح منکوحۃ الغیر باطل در مختار[2] و شامی قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء الآیۃ[3]۔ فقط

غصہ میں سر حنک فارقتک کہا تو کیا حکم ہے۔

سوال (۵۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غایت غصہ میں سرحتک فارقتک کہا۔ قائل عدد کی تصریح نہیں کرتا۔ مگر زوجہ اور اس کی والدہ مع شاہدہ

[1] فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ / ۲) ظفیر [2] اما نکاح منکوحة الغیر فلم یقل احد بجوازه (رد المحتار باب المهر ص ۴۸۲ / ۲) [3] سورۃ النساء ظفیر

تین بار کہنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس صورت میں عدد کو کچھ دخل ہے یا نہیں۔

الجواب:- درمختار وغیرہ میں ہے کہ سرحتك وفارقتك کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ غصہ کی حالت میں بلا نیت اس سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بحکم لایلحق البائن درمختار۔ عورت مذکورہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جاوے گی۔ دوسری اور تیسری طلاق جو بلفظ کنایہ ہو اس پر واقع نہ ہو گی اور نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے شوہر اول سے جائز ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ درمختار و شامی۔ فقط

ایسا نہ کیا تو آزاد سمجھی جاؤ گی لکھا مگر نیت طلاق کی نہ تھی تو کیا حکم ہے

سوال (۵۹۴) ہندہ اپنے شوہر زید کے گھر جانے اور رہنے سے انکار کرتی تھی۔ زید کے ایک رشتہ دار نے محض دھمکی کی غرض سے بالفاظ ذیل ایک خط اپنے قلم سے لکھ کر اور زید کے دستخط کرا کر ہندہ کے پاس بھیج دیا۔ آج ۱۷ اگست سنہ ۱۹۲۶ء سے ۵ یوم کے اندر زید کے گھر آکر ہنسی خوشی رہنے لگو۔ ورنہ تم آزاد سمجھی جاؤ گی۔ ہم سے کچھ واسطہ نہ ہو گا۔ لیکن ہندہ پانچ یوم گذرنے پر بھی زید کے گھر نہیں آئی اور اب کہتی ہے کہ میں مطلقہ ہو چکی۔ آیا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ زید تصریح کر رہا ہے کہ میری نیت طلاق دینے کی ہرگز نہ تھی، اور نہ الفاظ کے لکھنے سے راضی ہوں۔

الجواب:- اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اول تو زید ان الفاظ کے لکھوانے اور ان الفاظ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے اور ثانیاً اس کی نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ حالت غضب و مذاکرہ طلاق کی تھی کہ جس کے قرینہ سے وقوع طلاق سمجھا جاوے۔ لہذا اس صورت میں زید کی طرف سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار و شامی۔ فقط

خرچہ کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۵۹۵) صرف لفظ چھوڑی کہنے سے بغیر ملانے قرینہ بیونت کے بوقت مطالبہ خرچ طلاق بائن واقع ہوتی ہے

یا رجعی یا کچھ نہیں۔

(۲) جب ہندہ نے بحیثیت نکاح خرچہ کا دعویٰ کیا تو زوج تردید دعویٰ کے لئے کہتا ہے کہ میں نے چھوڑی ہوئی ہے اور یہ حق دار خرچہ کی نہیں ہے۔ یہ تردید زوج کی جو دال بر انقطاع کلی ہے متضمن اقرار بالطلاق البائن ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے کہ سرختک و فارقتک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے تجھ کو چھوڑی، ان کنایات میں سے ہے کہ مذاکرہ طلاق کے وقت ان الفاظ سے بلانیت طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کے معنی شامی میں یہ لکھے ہیں کہ عورت طلاق کا سوال کرے کہ مجھے طلاق دیدے۔ ان الفاظ سے بلانیت طلاق واقع ہو جاتی ہے یا کوئی غیر شخص شوہر سے کہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدے۔ اس کے جواب میں شوہر یہ کہے کہ میں نے چھوڑی تو اس وقت اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور طلب نفقہ کے جواب میں یہ لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی فتفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق او تقدیم الایقاع۔ فقط

تو کہیں چلی جا ہیں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہو گی اور اغلام سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال (۵۹۶) دو حقیقی بہنیں ہیں۔ ایک کی شادی زید کے ہمراہ ہوئی اور دوسری کی شادی عمر کے ساتھ ہوئی عمر اپنی زوجہ سے اغلام کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان میں ناراضگی ہو گئی اور عمر نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے تو کہیں چلی جا، مجھ کو تیری قطعی پروا نہیں۔ وہ اپنی ہمشیرہ زید کی زوجہ کے پاس چلی گئی اور زید سے ناجائز تعلق ہو گیا اور بچہ پیدا ہوا۔ آیا عمر نے جو الفاظ اپنی زوجہ کو کہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور ارتکاب اغلام سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور زید کی زوجہ کا نکاح قائم ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر عمر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر عمر کہے کہ ان الفاظ سے میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور اغلام کے ارتکاب سے نکاح فسخ نہیں ہوا اور زید کی زوجہ کا نکاح بھی

زید سے قائم ہے۔ فقط (مگر ایسے شخص کو جو اغلام کرنے پر قادر ہو، اور بیوی سے جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو فقہاء نے عنین کے حکم میں لکھا ہے۔ ظفیر)

اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہو دے دو مجھ کو ضرورت نہیں، اگر طلاق کی نیت سے کہے گا تو طلاق ہو جائے گی

سوال (۵۹۷) زید نے بوقت جدائی اپنے خسر کو کہا کہ اپنی لڑکی جس جگہ چاہے دیدو میری توبہ ہے اور مجھ کو کوئی ضرورت تیری لڑکی کی نہیں ہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب:- اقول وباللہ التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت وقصد طلاق کہے ہیں تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں۔ کیونکہ الفاظ مذکورہ پہلی دو قسموں میں ہیں تیسری قسم میں سے نہیں ہیں جس سے حالتِ غضب وجدال میں بلانیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تیسری قسم کے الفاظ سرحتک فارقتک انت واحدۃ انت حرۃ وغیرہ کے ہیں اور الفاظ خلیۃ بریۃ حرام بائن بتۃ بتلۃ یہ سب دوسری قسم میں ہیں اور شامی میں خانیہ سے منقول ہے اذھبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شئ[1] الخ وفی شرح الجامع ولا فرق بین الواو والفاء ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذھبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ الخ رد المحتار[2]۔ فقط

نہیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں واسطہ نہیں میں نیت سے طلاق ہوتی ہے

سوال (۵۹۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ ہم کو اُس کے رکھنے کی ضرورت نہیں اور اس سے ہم کو کچھ واسطہ نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- یہ الفاظ جو شخص مذکور نے اپنی زوجہ کو کہے کنایات میں سے ہیں۔ صریح طلاق کے الفاظ نہیں۔ ان میں اگر قرینہ طلاق کا نہ ہو تو نیت شوہر کی دریافت کی جاتی ہے

[1] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲۔ ظفیر [2] رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ج ۲۔ ظفیر

اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار۔ شامی۔[1]

جہاں چاہو شادی کردو کہنے سے بشرط نیت طلاق ہوجائیگی

سوال (۵۹۹) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے والد نے ایک بڑی عمر والے شخص کے ساتھ کر دیا تھا۔ ہندہ اپنے شوہر زید کے یہاں رخصت ہو کر گئی۔ چونکہ میاں بی بی کی عمر میں بڑا فرق تھا، لڑائی شروع ہوگئی۔ کچھ دنوں کے بعد زید رنگون چلا گیا اور ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ گیا۔ چونکہ کچھ خبر نہ لیتا تھا عورت نے خط لکھوایا کہ آنا ہو تو آجاؤ۔ ورنہ صاف صاف لکھو۔ میں دوسری جگہ شادی کرلوں۔

زید نے اپنی ساس کے نام خط بھیجا کہ میں نہ آؤں گا، اس کی جہاں چاہو شادی کردو۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد زید کا بھتیجہ ہندہ کو رخصت کرا لایا اور زید کو لکھا۔ وہ بھی رنگون سے چلا آیا۔ اپنی عورت ہندہ سے ملا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد لڑائی شروع ہوگئی۔ ہندہ نے اپنے بھائی وغیرہ کو خبر دی۔ وہ کسی طرح ہندہ کو زید کے گھر سے لے آئے۔ اب ہندہ زید کے یہاں جانے پر کسی طرح رضامند نہیں ہوتی اور زید اس کو علیحدہ کرنے اور خلع کرنے پر رضامند نہیں۔ ہندہ نے زید سے کہلا بھیجا کہ تم نے خط لکھا تھا کہ جہاں چاہو شادی کرلو۔ میں اپنا نکاح کرتی ہوں۔ زید نے جواب دیا کہ میں نے غصہ میں لکھا تھا۔ ہندہ نے عمر سے نکاح کرلیا۔ یہ نکاح شرعاً درست ہوا یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کے یہ الفاظ کہ اس کی جہاں چاہو شادی کردو کنایات طلاق سے ہیں۔ جن سے بصورت نیت طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ پس صورت مسئولہ میں

---

[1] فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیۃ او دلالۃ الحال فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص ۶۳۵ ج ۲) ظفیر

یہ لفظ اگر بہ نیت طلاق کہے تھے تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، اور اس کا نکاح عمر سے صحیح ہوگیا۔ لیکن اگر زید کی نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ وہ اس سے انکاری ہے تو یہ الفاظ بیکار ہیں۔ ہندہ بدستور اس کی منکوحہ ہے[۱]۔ اُس نے عمر سے جو نکاح کیا صحیح نہیں ہوا جس طرح بھی ہو زید سے پہلے طلاق دلائی جائے یا یہ معاملہ قاضی کے یہاں پیش کیا جائے۔ وہ کسی شافعی المذہب قاضی کے ذریعہ اُن میں تفریق کرا سکتا ہے۔ کیونکہ عدم ادائے نفقہ کی صورت میں اگرچہ حنفی قاضی کو تفریق کا اختیار نہیں، لیکن اگر یہ کسی ایسے حاکم کو جس کے مذہب میں تفریق جائز ہو حکم کر دے تو اُس کا فیصلہ حنفی المذہب زوجین کے حق میں نافذ ہے۔

اس کو لے جاؤ اس سے نکاح کر لینا اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہوگئی

سوال (۶۰۰) ایک شخص نے باہمی جھگڑے کی وجہ سے اپنی زوجہ کو ایک غیر شخص کے ہمراہ کر کے یہ کہا کہ یہ ہمارے قابل نہیں ہے۔ تم اس کو لے جاؤ۔ اس سے نکاح کر لینا۔ یا اور کسی کے ساتھ نکاح کرا دینا۔ اس صورت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس کے شوہر سے دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اُس نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس عورت پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ درمختار[۲]۔ فقط

میری طرف سے اجازت ہے رکھو، یا عقد کرا دو لکھنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۶۰۱) شوہر نے دو خطوط میں اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ لکھے کہ میری طرف سے اجازت ہے جو طبیعت میں آوے کرو، یا اپنے گھر رکھو یا دوسری جگہ عقد کرا دو۔ اس صورت میں مسماۃ کے لئے کیا حکم ہے۔

[۱] لو قال لها اذهبي فتزوجي تقع واحدة اذا نوى (عالمگیری مصری ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر [۲] ولو قال ابعدي عني ونوى الطلاق يقع (عالمگیری مصری ص ۳۷۶ ج ۱) ظفیر

الجواب:- یہ الفاظ جو اس کے شوہر نے دو خطوط میں لکھے ہیں صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے یا لکھے ہوں تو ایک طلاق بائنہ اس صورت میں واقع ہوگئی ہے۔ اور نیت کا حال شوہر سے صاف طور سے دریافت کرلیا جاوے کہ تمہاری نیت ان الفاظ کے لکھنے سے طلاق دینے کی ہے یا کیا مطلب ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

تم آزاد ہو دو مرتبہ کہا کون سی طلاق ہوئی

سوال (۶۰۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں پہلی مرتبہ یہ کہا کہ تم مجھ سے آزاد ہو۔ اور دوسری مرتبہ کہا جاؤ تم مجھ سے اور تیسری مرتبہ کہا کہ مجھ سے آزاد ہو۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ صرف تجدید نکاح سے حلال ہو جائے گی یا حلالہ بھی شرط ہے۔ اس سوال پر ایک دوسرے مولوی کا جواب لکھا ہوا تھا جس سے وقوع طلاق ثلثہ مفہوم ہوتا تھا۔

الجواب:- اس صورت میں بندہ کے نزدیک طلاق بائنہ اس شخص کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے انت حرۃ تو آزاد ہے۔ کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ جس میں بحالت غصہ بلا نیت کے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جو الفاظ کنایہ شوہر نے کہے اُن سے بحکم لایلحق البائن البائن جدید طلاق واقع نہ ہوگی۔ عبارت درمختار انت واحدۃ انت حرۃ الخ۔ وفی الغضب توقف الاولان الخ ولا یتوقف ما یتعین للجواب الخ شامی ج ۲ ص ۴۶۵ اقول وانت انت حرۃ للجواب۔ فقط

یہ میرے مصرف کی نہیں اس جملہ میں طلاق کی نیت کا اعتبار ہے

سوال (۶۰۳) زید ہفتہ عشرہ سے اپنی زوجہ سے ناراض تھا۔ جس پر چند آدمی بوجہ اتفاق کرانے کے جمع ہوگئے اور زید کو کہا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ۔ جس پر زید نے یہ کہا کہ یہ میرے مصرف کی نہیں میں نہیں لے جاتا اور میں طلاق بھی نہیں دوں گا۔ اس صورت میں طلاق شرعی ہو سکتی

ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اس صورت میں اگر زید کی نیت طلاق کی نہ تھی جیسا کہ اس کے لفظوں سے ظاہر ہے کہ میں طلاق بھی نہ دوں گا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ جو الفاظ زید نے کہے ہیں وہ صریح الفاظ نہیں ہیں کنایہ کے ہیں۔ اُن میں نیت کی ضرورت ہے یا دلالتِ حال کی ضرورت ہے اور وہ دونوں اس صورت میں موجود نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن سے غصہ کی حالت میں اور مُذاکرہ طلاق کی حالت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی[1]۔ شامی۔ فقط

میں نے اپنی زوجیت سے علیحدہ کردیا کہنے سے طلاق

سوال (۶۰۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تجھ کو زوجیت سے علیحدہ کردیا۔ آج سے تو میری بیوی نہیں اور تم سے ہمارا نباہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ زوجہ علیحدہ ہوگئی اور پانچ چھ ماہ کے بعد اُسی عورت سے جدید نکاح کیا۔ لہٰذا قول سابق سے طلاق پڑی یا نہیں۔ اور جدید نکاح کے بعد جو صحبت کی وہ زنا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ الفاظ مذکورہ اگر بہ نیت طلاق کہے جاویں تو اُن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور دوبارہ نکاح اُس سے صحیح ہے۔ لہٰذا نکاح مذکور ہوگیا اور بعد نکاح کے صحبت اس سے جائز ہے۔ کمافی الدرالمختار لایلحق البائن البائن[2] الخ۔ فقط

صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۶۰۵) خلاصۂ سوال یہ ہے کہ (۱) ایک دفعہ زن و شوہر میں تکرار ہوئی۔ شوہر نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا کہ تیرا میرا نباہ نہ ہوگا تو اپنا مہر لے کر اپنے والدین کے یہاں ہمیشہ رہ۔ پھر مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔

---

[1] فالکنایات لاتطلق بها قضاء الابنیة او دلالة الحال ففی حالة الرضا تتوقف الاقسام الثلاثة علی نیته وفی الغضب الاولان وفی مذاکرة الطلاق الاول فقط (درمختار) والحاصل ان الاول یتوقف علی النیة فی حالة الرضا والغضب والمذاکرة (ردالمحتار ص ۴۳۹/۲ و ص ۴۴۰/۲) ظفیر

[2] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ص ۴۴۲/۲) ظفیر

اس کے بعد نہ زوجہ کو لینے کے لئے آیا نہ خرچ و خوراک دیا۔

(۲) بیوی کے خرچ مانگنے پر یہ کہا کہ مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ ہے۔

(۳) شوہر نے اثنائے گفتگو میں خسر سے یہ کہا کہ فیصلہ تو اس طرح ہوگا کہ یا تو میری بیوی کو ساتھ کرو، یا مجھ سے طلاق لو۔ خسر نے کہا کہ بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا اچھا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد طلاق کی تحریر ہوگئی جو منسلک استفتاء ہے۔ لہذا اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور زوجہ چونکہ حاملہ ہے عدت اُس کی وضع حمل ہوگی یا نہیں۔ اور نفقہ گذشتہ ایام کا اور عدت کا شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یعنی ۳ میں جو شوہر نے یہ لفظ بجواب قول خسر خود کہ میں یہی چاہتا ہوں یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں کہا کہ اچھا چھوڑ دیا۔ اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ یہ لفظ طلب طلاق کے بعد کہا گیا۔ لہذا مذاکرۂ طلاق کے بعد یہ لفظ کہا گیا ہے جو کہ موجب وقوع طلاق ہے۔ درمختار[۱]۔ بخلاف ۱ و ۲ کے کہ وہاں کوئی قرینہ اور دلالتِ حال وقوع طلاق کی نہیں ہے اور نیتِ شوہر بھی طلاق کی نہ تھی۔ جیسا کہ تمام تحریر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ظاہر ہے اور پھر جو تحریر طلاق کی ہوئی وہ چونکہ اسی طلاق سابق کی خبر دینے کے طریق سے تھی اس لئے اس سے دوبارہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ الغرض رجوع اس میں جائز نہیں[۲] ہے۔ البتہ نکاح پھر جدید برضائے فریقین ہو سکتا ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے۔ اور نان نفقہ گذشتہ زمانہ کا واجب نہیں رہا، اور نفقہ عدت کا شوہر کے ذمہ ہے۔ فقط

[۱] دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۳۵ ج ۲۔ ظفیر

[۲] ویقع بباقیھا الخ البائن ان نواھا (ایضاً ص ۶۴۲ ج ۲) ظفیر۔

میں نے تمہاری صفائی کردی کہہ کر علیحدہ کردے تو طلاق ہوگی یا نہیں

سوال (۶۰۶) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید نے اپنی زوجہ کا زیور لے کر کہا کہ اب ہم نے تمہاری صفائی کردی۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی زوجیت سے علیحدہ کردیا۔ زید کی زوجہ میکہ چلی آئی۔ اب ۹ برس کے بعد زید دعویدار ہے کہ میں نے تم کو طلاق نہیں دیا۔ زید اُس کو شرعاً لے جاسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر زید یہ کہے کہ میری نیت ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو قول اُس کا معتبر ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ اس کو رکھ سکتا ہے[۱]۔ فقط

---

[۱] والقول له بیمینه فی عدم النیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات۔ ص ۶۴۲/۲) ظفیر۔

قد تم الجزء التاسع بعون الله تعالیٰ وتوفیقه فی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن سنة ثلاث وتسعین وثلث مائة والف علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی فوض الیه الترتیب والتحشیه تحت اشراف صاحب الفضیلة حکیم الاسلام مولانا القاری محمد طیب صاحب دامت فیوضه۔ رئیس دار العلوم دیوبند ۔ ویاتی الجزء العاشر انشاء الله